جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

مقیاسِ حقیقت

بجواب

مقیاسِ حنفیت

مولوی محمد عمر صاحب اچھروی کی تلبیس اور تاریخی غلط بیانیوں کا تجزیہ

مرتبہ

فقیر الی اللہ حکیم محمد اشرف عفا اللہ تعالیٰ عنہ

ملنے کا پتہ

دار الاشاعت اشرفیہ سندھو بلوکی ضلع لاہور

بار سوم: تعداد ۲۰۰۰

www.KitaboSunnat.com

قیمت نمبر/30 (تمنائی برقی پریس لاہور) نمبر/30 روپے علاوہ محصول ڈاک۔

دار الکتب السنابل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

مقیاسِ حقیقت

بجواب

مقیاسِ حنفیت

مولوی محمد عمر صاحب اچھروی کی تلبیس اور تاریخی غلط بیانیوں کا تجزیہ

مرتبہ

فقیر الی اللہ حکیم محمد اشرف عفا اللہ تعالیٰ عنہ

ملنے کا پتہ

دار الاشاعت اشرفیہ سندھیلیانوالی ضلع لاہور

بار سوم: تعداد ۲۰۰۰

قیمت فی ۳۰/- روپے علاوہ محصول ڈاک۔

(ثنائی برقی پریس لاہور)

دار الکتب الثلیث

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّل

والدِ محترم (حکیم محمد اشرف سندھو) کے مسودات سے تاریخ التقلید، پیغام جیلانی، رسول اللہ کی نماز، فرقہ ناجیہ، مقیاسِ حقیقت حصہ پنجم طبع کرانے کے بعد اس کتاب کے علاوہ رکعات قیام رمضان سی اقوال اصحاب النعمان، اکابر علماء دیوبند کا مذہب، اکمل البیان فی شرح حدیث نجد قرن الشیطان، بریلویت کا پس منظر، بریلوی عقائد و اعمال دوبارہ طبع کرا رہا ہوں اور عنقریب ہی بقیہ مسودات عقیدۃ حیات النبی حصہ دوم اور اکمل البیان فی شرح حدیث نجد قرن الشیطان (عربی) طبع ہو جائیں گے۔ پھر انشاء اللہ العزیز فلاح دارین، الشہاب الثاقب، فرقہ وجودیہ کی اصلیت اور پہچان اور البشری بسعادۃ الدارین بھی کتابت ہونے پر دوبارہ طبع کراؤنگا اور اپنے اس فرض سے عہدہ برآ ہونگا جو اُن کی وفات پر میرے نازک کندھوں پر آپڑا تھا۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ

محمد زبیر ابن المصنف

ناظم

دائرہ اشاعت اشرفیہ سندھو بلوکی براستہ چھانگا انگا ضلع لاہور

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 472

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین والقائد المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ الیٰ یوم الدین اما بعد

واضح ہو کہ جھوٹ بولنا یا کسی پر غلط افترا، صرف ان ادیان و مذاہب کے نزدیک ہی ممنوع اور جرم و گناہ نہیں جو خدا کی ہستی کا تصور و ثبوت پیش کرتے ہیں، بلکہ اس انسانیت سوز جرم و کردار یا بد عادت کو خدا کی ہستی سے انکار کرنے والے، فرعون مزاج، دہریہ بلکہ عہد حاضرہ کے دہریہ کمیونسٹ بھی بدترین جرم مانتے اور انسانیت کے خوشنما چہرہ پر انتہائی بدنما داغ جانتے ہیں۔ اسلام چونکہ بنی نوع انسان کی اصلاح و فلاح اور نجات اخروی کا مکمل ضمان دار و صحیح علمبردار ہے۔ اس لئے قرآن حکیم نے اس بدترین عادت اور جرم عظیم کو موجب لعنت و پھٹکار قرار دیا ہے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ و افترا کو نفاق کی خاص الخاص علامت و نشانی اعلان فرماتے ہوئے بالکل کھلے الفاظ میں فرمایا کہ مومن سے دوسرے گناہ و جرائم کا ارتکاب تو ممکن ہے مگر جھوٹ و افترا محال و ناممکن۔ مگر دیکھا یہ جا رہا ہے کہ مذکورہ زبردست تہدید اور اشد ترین وعید کے باوجود عہد حاضرہ کے مسلمانوں میں کچھ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو علم کے مدعی اور مسلمانوں کی صلاح و فلاح کے دعویدار، فقہ (مذہب) حنفی کے صحیح مبلغ و ترجمان ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ مگر ان کا ذریعۂ معاش ہی جھوٹ و افترا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ اس بدکرداری کو وہ زندگی کا نصب العین یا عمدہ ترین مشغلہ سمجھے ہوئے ہیں اور یہی ان کی قلبی مسرت اور روحانی اطمینان کی آخری اور سب سے بڑی متاع ہے اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ انہیں اپنے باطل کردار یا بد عملی پر اس درجہ فخر و ناز ہے کہ انتہائی جرأت و دلیری بلکہ متکبرانہ انداز سے بطور چیلنج اعلان کر رہے ہیں کہ جو شخص ہماری اس فنکاری و بہتان بازی کو غلط و باطل ثابت کر دکھائے اُسے ایک ہزار روپیہ انعام نقد اور صرف ایک حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو ایک صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔ چنانچہ مولوی محمد عمر صاحب اچھروی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مایۂ ناز تصنیف "مقیاس حنفیت" اس امر کا نمونہ اور زندہ ثبوت ہے۔

مصنف نے اس میں اس درجہ تاریخی غلط بیانی، جعلسازی اور فریب کاری کے جوہر دکھائے ہیں کہ مسلمان تو رہے درکنار اگر کوئی غیر مسلم ذی شعور بھی دیکھ پائے تو حیران رہ جائے۔ مگر مصنف ہے کہ خاتمہ کتاب پر یوں چیلنج کر رہا ہے:۔

"ایک ہزار روپیہ انعام اس شخص کو دیا جائے گا جو اس کتاب "مقیاس حنفیت" کا جواب نمبروار پیش کر کے شائع کر دے اور ایک سو روپیہ ہر اس شخص کو دیا جائے گا جو کتاب "مقیاس حنفیت" کا ایک حوالہ غلط ثابت کر دے اور جتنے حوالے غلط ثابت کرے اتنے سو روپے انعام حاصل کرے۔" (طبع ثالث ص۲۴۲)

دیوانوں کی بڑ انعام کا اعلان تو محض دیوانوں کی بڑ ہے جو عقیدت مندوں کے لئے مسرت کا باعث تو ہو سکتی ہے مگر عقل و فہم والوں کے نزدیک تو بریلویہ کی طرف سے انعامی چیلنج کا ایسا ایسا ہی ہے جیسا عمیق سمندر کی گہرائیوں میں آگ کے شعلوں کا وہم و گماں۔

غرور توڑ اور باطل شکن جواب اچھروی صاحب اور ان کے ہم عقیدہ، اہل توحید کی خاموشی سے چونکہ پھولے نہیں سماتے بلکہ کتاب دکھا دکھا کر جواب طلب کر رہے ہیں۔ بنابریں فقیر الی اللہ کو باطل شکن جواب کی ضرورت محسوس ہوئی۔

ہر چند کوشش تو یہی ہے کہ مضمون میں تلخی نہ ہو مگر مصنف "مقیاس حنفیت" کا لب و لہجہ چونکہ انتہائی تلخ اور حقارت آمیز ہے۔ جس کا ادنیٰ نمونہ یہ ہے:۔

"اگر امت وہابیہ کو امت درندگان خنزیر وغیرہ سے تشبیہ دی جائے اور کہا جائے کہ امت ہونے میں فلاں مولوی صاحب اور خنزیر ہم مثل ہیں تو امت وہابیہ کو ناراضگی تو نہ ہوگی اور نہیں ہونی چاہیئے۔"

(مقیاس حنفیت طبع اول ص۸۴

طبع ثالث ص۲۴۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا جواب میں اگر قدرے تلخی ہو تو درگذر فرمائیے۔

؎ پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پہ کلامِ نرم و نازک بے اثر

احقر العباد فقیر الی اللہ حکیم محمد اشرف عفا اللہ تعالےٰ عنہ،

طبع اول۔ رجب ۱۳۷۵ھ ۱۰۰۰
طبع دوم۔ صفر ۱۳۸۱ھ ۱۰۰۰
طبع سوم۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ ۲۰۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمونے کے جھوٹ

بیاباں کی بھی سختی دیکھ دوران سیاحت میں میں لے آؤں گا واپس تجھ کو تیرے باغ راحت میں

اچھروی صاحب اور انکے ہم عقیدہ بریلوی دوست چونکہ بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو قادر و مختار مانتے، ان سے استغاثہ کرتے، ان کے نام کا ورد و وظیفہ جپتے، بلکہ پیر صاحب کے نام سے منسوب سگ دربار غوثیہ یا قادری کہلوانے کو فخر جانتے اور گیارھویں وغیرہ کو دنیا و آخرت کی فلاح مانتے ہیں بنابریں اچھروی صاحب کی غلط بیانی کی ابتداء ہی پیر صاحبؒ پر بہتان سے کی جاتی ہے۔

۱۔ اچھروی صاحب "مقیاس حنفیت" طبع اول صـ۱ میں لکھتے ہیں :۔

سوال نمبر ۲ :۔ "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کے مدعی کو وہابی کہنے کا آپ کے پاس کون سا مقیاس حنفیت ہے"

الجواب :۔ حضرت پیران پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حنفی کی دو قسمیں بیان کی ہیں حنفیہ مرجیہ اور حنفی اہل السنت والجماعت، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ محض دعوے کافی نہیں بلکہ حنفیت اعتقاد اور اعمال احناف کے متوازی ہونے پر مبنی ہے۔ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ایک تیسری حنفیت کا بھی ظہور ہوا جو وہابیت پر مشتمل ہے۔

جھوٹ | بولنے والے کو چونکہ اپنے جھوٹ کے افشاء ہونے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ بنابریں وہ اسے صحیح ثابت کرنے کی غرض سے ہمیشہ ملمع سازی میں مصروف رہتا ہے چنانچہ اس حقیقت کی مثال مصنفِ مقیاس حنفیت نے طبع ثالث میں مذکورہ سوال کا جواب دیتے ہوئے یوں پیش کی ہے۔

الجواب :۔ حضرت پیران پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حنفی کو دو مقامات پر علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا ہے جس سے احناف کی دو اقسام ثابت ہوتی ہیں "حنفیہ مرجیہ" اور "حنفی اہل السنت والجماعت" جیسا کہ آجکل احناف کی دو قسمیں موجود ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ محض دعوٰی کافی نہیں بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفیت اعتقاد اور اعمال احناف کے متوازی ہونے پر مبنی ہے۔ حضرت پیر پیراں رحمۃ اللہ علیہ کے بعد وہی مرجیہ حنفیہ وہابیت کے عقائد کو عمدہ سمجھ کر یکجان دو قالب بن گئے" (طبع ثالث ص۲ انشار پریس لاہور)

ناظرین ایک ہی سوال کے دو مختلف جوابات بلفظہٖ آپ کے سامنے ہیں یعنی طبع اوّل میں حنفیہ کی دو قسمیں (۱) حنفیہ مرجیہ اور (۲) حنفی اہل السنت اعلان کرنے کے بعد وہابی حنفیوں کو تیسری قسم قرار دیا ہے۔ مگر تیسری دفعہ جب کہ کتاب چھپی تو اس میں حنفیت کی صرف دو قسمیں قرار دے کر گلابی وہابی یا دیوبندی حنفیوں کو ہی دوسری قسم یعنی مرجیہ لکھ دیا جس سے ظاہر ہے کہ مصنف اپنی غلط بیانی سے پیدا شدہ بیقراری کے نتیجہ میں مختلف بیان و تحریر پر مجبور رہے۔ اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ اچھروی صاحب کے اس کردار کو دھوکہ بازی نام دیجئے یا . . . . . .

یہ ٹھہرے ہیں اب دین کے پیشوا لقب ان کا ہے وارثِ انبیاء

مصنف مقیاس حنفیت نے اپنی فنکاری کا ایک مظاہرہ یوں بھی فرمایا ہے کہ حضرت پیر پیراںؒ نے حنفی کی دو قسمیں فرمائی ہیں مگر حضرت پیر پیرانؒ کے قول کا کوئی ماخذ یا ان کی کسی تصنیف کا حوالہ نہیں دیا جو اس امر کی دلیل ہے کہ اچھروی صاحب نے اُنؒ پر بے سروپا جھوٹ افتراء کیا ہے

بریلوی دوستو اچھروی صاحب کا ایک جھوٹ تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کیا آپ کا فرض نہیں کہ اپنے واعظ و مناظر کے انعامی چیلنج کے مطابق یکصد ۱۰۰ روپیہ کا مطالبہ کریں اور اگر پس و پیش کریں تو مقیاس حنفیت میں بار بار دہرائی گئی گردان کے مطابق کم از کم لعنت اللہ علی الکاذبین پڑھنے کا فیصلہ ہی کریں۔

خوش نوایانِ چمن کو غیب سے مژدہ ملا صیاد اپنے دام میں خود مبتلا ہونے کو ہے

پیر پیراںؒ کا فیصلہ "غنیۃ الطالبین" پیر صاحب کی وہ تصنیف ہے کہ ہندوستان میں جس کا بین السطور اردو ترجمہ پھر اصلی عربی اور بالمقابل اردو ترجمہ اور صرف اردو ترجمہ بارہا شائع ہو چکا ہے۔ اس کی قبولیت کا یہ عالم ہے کہ خود مصنف مقیاس حنفیت بھی اسے مستند تسلیم کرتے ہوئے کئی حوالے اپنے ثبوت میں نقل کر چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل بدعت وگمراہ شیخ عبدالقادر قدس اللہ سرہ، گمراہ فرقوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "تمام گمراہ (بہتر) فرقوں کی اصل تو فرقے ہیں" جن کے نام یوں گنوائے ہیں۔ الخوارج والشیعہ والمعتزلۃ والمرجئۃ والمشبہ والجہمیۃ والضراریۃ والنجاریۃ والکلابیۃ (غنیہ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور)

مرجیہ کی شاخیں یا فرقے بڑے پیر صاحبؒ فرماتے ہیں واما المرجیۃ فقد قہا اثنا عشرۃ فرقۃ (ص۲۰۴) مرجیہ کے بارہ فرقے ہیں اور ان کی فہرست یوں ذکر کی ہے (۱) جہمیہ (۲) صالحیہ (۳) شمریہ (۴) یونسیہ (۵) یونانیہ (۶) نجاریہ (۷) غیلانیہ (۸) شبیبہ (۹) حنفیہ (۱۰) محاذیہ (۱۱) برسیسیہ (۱۲) کرامیہ

پہچان وتعارف مذکورہ بارہ فرقوں کی شناخت یا پہچان اور ان کے اماموں کے نام وعقائد کی تشریح ووضاحت فرماتے ہوئے حنفیہ کا تعارف یوں کروایا ہے واما الحنفیۃ فہم اصحاب ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت (غنیہ ص۲۰۵) حنفیہ سے مراد وہ فرقہ یا گروہ ہے جو امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کے مقلد یا پیروکار ہیں۔

بریلوی دوستو پیر صاحبؒ کا فیصلہ کہ مقلدینِ امام ابوحنیفہ، مرجیہ فرقے کی شاخ ہیں۔ یا بالفاظ دیگر حنفی لوگ خود مرجیہ کے فرقوں میں سے ایک فرقہ ہیں۔ لیکن آپ کے مایہ ناز عالم ہیں کہ شیخ صاحب کے نام پر حنفیہ کی دو قسموں کا غلط انتساب کر رہے ہیں۔

کئے اس پیار میں بھی آپ نے لاکھوں ستم ہم پر
خدا ناخواستہ تم خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

جیلانی مذہب وعقیدہ اگر ناگوار نہ ہو تو اچھروی صاحب کی غلط بیانی ملاحظہ فرمانے کے بعد حضرت پیر صاحبؒ کا مذہب وعقیدہ اور اہل سنت والجماعت کی تعریف وپہچان اور اہل بدعت کی اہم علامات بھی حضرت پیر صاحب کی قلم سے ملاحظہ فرماتے چلیئے۔ پیر صاحبؒ بالاتفاق حنبلی العقیدہ ہیں یعنی اہل حدیث کا جو عقیدہ ہے وہی بڑے پیر صاحبؒ کا عقیدہ ہے چنانچہ حضرت پیر صاحبؒ غنیۃ الطالبین میں رطب اللسان ہیں قال الامام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی واماتنا اللہ علی مذہبہ اصلا وفرعا وحشرنا فی زمرتہ (غنیۃ الطالبین مترجم ص۳۲۰ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی قول ہے امام احمد بن حنبل کا، اللہ تعالےٰ اصول و فروع میں ہمارا خاتمہ ان ہی کے مذہب و عقیدہ پر کرے اور قیامت کے دن انہیں کے ساتھ محشر فرمائے۔

معیار ولایت معرفت الٰہی کا ذریعہ پیر صاحبؒ کے نزدیک صرف عقیدہ حنبلی ہی ہے چنانچہ آپ کے ایک عقیدت مند یا مشتاق ولایت نے سوال کیا کہ بغیر اختیار کئے عقیدہ حنبلی، کوئی شخص ولایت کے مرتبہ سے فائز ہو سکتا ہے یا نہیں فقال ما کان ولا یکون (طبقات ابن رجب مطبوعہ مصر ص۲۳۶) عقیدہ حنبلی اختیار کئے بغیر نہ تو کوئی آج تک ولی ہوا ہے اور نہ ہی قیامت تک ہوگا۔

اہل سنت کی تعریف زبانی کلامی تو ہر شخص ہی اہل السنت والجماعت کا مدعی ہے بنابریں بڑے پیر صاحبؒ سے اہل سنت والجماعت کی تعریف بھی لگے ہاتھوں ملاحظہ فرماتے ہی چلیئے۔

فرماتے ہیں "فاھل السنت طائفۃ واحدۃ (غنیۃ الطالبین ص۱۹۲) پس اہل سنت تو صرف ایک ہی گروہ یا طائفہ ہے"۔ مزید فرماتے ہیں کہ اہل بدعت، اہل سنت کو برے برے ناموں کے ساتھ یاد کرنے کے عادی ہیں لہٰذا یاد رکھو کہ اہل سنت کا نام صرف ایک ہی ہے، بلفظہ ما اسمھم الا اصحاب الحدیث واھل السنت علی ما بینا (ص۱۹۲) یعنی اہل حدیث یا اہل سنت۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ مضمون اگرچہ طویل ہو رہا ہے مگر خیانت طبع کے لئے بلفظہ نقل کیا جاتا ہے وکل ذلک عصبیۃ وغیا ظا لاھل البدع کما لم یتفق بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم تسمیۃ کفار مکۃ ساحرا وشاعرا (ص۱۹۲) اہل بدعت گمراہ فرقوں کا اہل سنت کو برے برے ناموں سے یاد کرنا یہ محض ان کا دکھ اور تعصب ہے۔ کیونکہ اہل السنت کا اصل و صحیح نام تو صرف اہل حدیث ہی ہے اور بدعتی فرقے جو برے برے ناموں سے یاد کرتے ہیں تو وہ سب اسی طرح ہیں جیسا کہ کفار مکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر و شاعر وغیرہ ناموں سے یاد کرتے تھے (جیسا کہ عہد حاضر کے بدعتی اہل حدیث کو وہابی کہکر اپنے اسلاف کی منحوس روش کو تازہ کر رہے ہیں)

اہل بدعت کی پہچان ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں واعلم ان اھل البدعۃ علامات یعرفون بھا فعلامۃ اھل البدعۃ الوقیعۃ فی اھل الاثر (ص۱۸۲) اے طالب حق سمجھ لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بدعتیوں کی کچھ مخصوص نشانیاں ہیں جن سے وہ خود بخود پہچانے جاتے ہیں پس اہل بدعت کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کی برائی و بدگوئی کرنے کے عادی ہیں۔

دوستو! اگر آپ میں کچھ حق و صداقت کا جذبہ یا اسلام سے قدرے وابستگی اور پیر صاحب سے[1]

تاریخی غلط بیانی ناظرین آپ نے اگر وہ فن کار نہ دیکھے ہوں جن کا ذکر اللہ تعالےٰ نے یحرفون الکلم عن مواضعہ الایۃ اور یکتبون الکتب بایدیہم ثم یقولون ھذا من عند اللہ الآیۃ میں فرمایا ہے تو مقیاس حنفیت سے نمونہ دیکھ لیجئے۔

یہ کتاب جب کہ بار اوّل چھپی تو صفحہ ۱۱ کا حاشیہ صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہوئے، غیر اللہ کا امداد کو پہنچنا اور امداد کرنا ثابت کرتے ہوئے بحوالہ طبرانی صغیر ایک مصرعہ یوں نقل کیا:۔

"داد ع عباد اللہ یاتوا مداد اللہ کے بندوں کو مصیبت کے وقت پکارو وہ تمہاری امداد غائبانہ کریں گے۔ یہ شعر حضرت راجز نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا کیونکہ آپ نے اس کو، غائبانہ مدد فرما کر قتل سے بچا لیا تھا"

ناظرین خود ہی فرمائیے کہ عربی الفاظ کا جو ترجمہ مصنف مقیاس حنفیت نے کیا ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ الآیۃ کی صحیح مثال ہے یا نہیں۔ یعنی حضرت راجزؓ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کر رہا ہے کہ حضور اللہ کے بندوں (صحابہؓ) کو بلائیے، وہ امداد کو آئیں۔ طبرانی صغیر کی روایت کردہ نظم معہ ترجمہ آئندہ سطور میں بمعہ صحیح واقعہ آرہی ہے۔

مزید جعلسازی ملمع سازی کرنے والے کو چونکہ اپنے مکر و فریب کے افشا ہونے کا اکثر خطرہ ہی رہتا ہے لہٰذا وہ ہمیشہ اپنی بریت کی فکر میں کوشاں رہتا ہے چنانچہ مقیاس حنفیت جب کہ تیسری بار چھپی تو مصنف نے اپنے سابقہ غلط و باطل کردار کو صحیح ثابت کرنے کے غرض سے حضرت راجزؓ کی غائبانہ مدد یا من گھڑت قصہ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے طبرانی صغیر کی حدیث کے ابتدائی حصہ کو نقل کر کے ایک دیرا مصرعہ جو طبرانی میں نہیں، نقل کر کے ترجمہ کرتے وقت مثل سابق تحریف سے کام لیا ہے۔ چنانچہ طبع ثالث (صفحہ ۱۱) میں لکھا ہے:۔

---

[1] محبت ہے تو آنؐ کے فرمان کے مطابق آپ کو اہل حدیث کا مسلک اختیار کر لینا چاہیئے۔
ع بر رسولاں بلاغ و بس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہؓ کے پاس ان کی باری کی رات میں ٹھہرے تو آپؐ تہجد کے واسطے اُٹھے۔ نماز کے واسطے وضو کرتے وقت اسی جگہ بیٹھے ہوئے میں نے سنا کہ آپ فرماتے ہیں "لبیک لبیک" یعنی میں تیرے پاس پہنچا، میں تیرے پاس پہنچا میں تیرے پاس پہنچا، تو امداد کیا گیا، تین دفعہ فرمایا اور وضو کرنے کے مقام میں تشریف فرما ہیں، کہیں سرکے بھی نہیں اور نہ غائب ہوئے۔ تو جب آپ اس جگہ سے علیحدہ ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایسے سُنا ہے کہ آپؐ کسی انسان سے کلام فرماتے ہیں۔ کیا حضورؐ کے پاس کوئی تھا؟ تو آپؐ نے فرمایا "ھذا راجز یستصرخنی یہ راجز فریاد کرتا ہے۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ عمرو بن سالم راجز کو قریش قتل کرنا چاہتے تھے۔ تو وہ مکہ سے نکلا اور مدینہ طیبہ کا راستہ اختیار کیا۔ جب اس کو مصیبت پڑی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غائبانہ پکارتا اور آپ اس کی مدد فرماتے۔ چنانچہ ایک دفعہ راستہ میں زبردست دشمن کے گھیرے میں آگیا اور اس عمرو بن سالم صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غائبانہ پکارا اور فریاد کی کہ حضورؐ مجھے بچائیے ورنہ دشمن قتل کر دے گا۔ تو آپ اس وقت حضرت میمونہؓ بنت حرث اپنی بیوی صاحبہ کے گھر وضو فرما رہے تھے تو وہیں مدینہ طیبہ میں بیٹھے ہوئے ہی لبیک فرما کر راجز کے پاس اپنی حاضری کا ثبوت دیا اور نصرت سے اس کی امداد فرما کر اس کو دشمن سے بچا لیا اور آپ نے امداد کی، راجز رضی اللہ عنہ کو تسلی دی۔

چنانچہ راجز صحابی کے اس واقعہ سے استمداد اور آپ نے اپنی امداد غائبانہ کو اپنی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے بھی بیان فرمایا اور جب عمرو بن سالم راجز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غائبانہ امداد سے مدینہ طیبہ پہنچا تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق چند اشعار پڑھے۔ اس کا ایک شعر فقیر بھی عرض کرتا ہے جو سنہری قلم سے لکھنے کے قابل ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فانصر رسول اللہ نصر اعتداد داد ع عباد اللہ یا لؤا مدد!

پس تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگ کیونکہ آپؐ کی مدد ہر وقت تیار ہے اور اللہ کے بندوں کو پکار وہ تیری مدد کو پہنچیں گے۔" (مقیاس حنفیت طبع ثالث ص۱۰۱)

نقد انعام بریلوی دوستو! اگر آپ کے قابل ترین مصنف "طبرانی صغیر" کی حدیث سے اپنا بیان کردہ مضمون کہ "کفار مکہ یا قریش صرف راجز ہی کو قتل کرنا چاہتے تھے اور وہ قتل کے خوف سے مدینہ منورہ کی طرف بھاگا اور راستہ میں جب کہ قریش نے گھیر لیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امداد کے لئے پکارا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی غائبانہ مدد فرما کر اس کو قتل سے بچا لیا اور پھر اپنی زوجہ مطہرہ کے دریافت پر راجز کو قتل سے بچانے اور امداد کرنے کا واقعہ کا ذکر فرمایا" تو ہم ان کو ایک ہزار نقد انعام دیں گے۔

مجھ سا مشتاق نہ پاؤ گے جہاں میں گرچہ ڈھونڈو چراغ رخ زیبا لے کر

اصلیت واقعہ دوستو! اچھروی صاحب کی فن کاری کا پول معلوم کرنے کیلئے تاریخی واقعہ سنیئے۔

قبیلہ بنو بکر اور حضرت راجزؓ کے قبیلہ بنو خزاعہ (بنی کعب) کی قدیم الایام سے لڑائی چلی آ رہی تھی۔ جب قریش مکہ نے حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں کے ساتھ دس سال کے لئے صلح کا معاہدہ کیا تو اس معاہدہ میں بنو بکر قریش کی جانب شریک معاہدہ ہوئے اور بنو خزاعہ مسلمانوں کے حلیف ٹھہرے۔ ابھی صلح حدیبیہ کو دو سال بھی نہ گذرے تھے کہ بنو بکر نے اپنی پرانی عداوت کی بنا پر قبیلہ بنو خزاعہ پر حملہ کا ارادہ کیا، اور قریش نے معاہدہ صلح کے خلاف ان کو ہر ممکن امداد کا یقین دلایا۔

بنو خزاعہ کو قریش اور بنو بکر کی سازش کا وہم و گمان تک بھی نہ ہوا کہ اچانک رات کے وقت پوری تیاری سے بنو بکر نے ان پر قاتلانہ حملہ کر دیا جس میں سرداران قریش بھی بھیس بدل کر شریک ہوئے بنو خزاعہ کے افراد مظلومیت کی حالت میں مارے گئے حتیٰ کہ ان کے بعض افراد پناہ و امان حاصل کرنے کے لئے بیت اللہ شریف میں بھی جا چھپے مگر دشمن نے حرم میں بھی ان کو قتل کر دیا۔

قبیلہ بنو خزاعہ چونکہ معاہدہ میں مسلمانوں کا حلیف تھا اس لئے اس قبیلہ کے چالیس[1] شتر سوار

---

[1] کفار بنو خزاعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریش کی معاہدہ شکنی اور اپنی قوم کی دردانگیز داستان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنانے اور حسب وعدہ امداد لینے کی غرض سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے جن کا سالار قافلہ عمروؓ بن سالم تھا جو اپنی قوم کا ممتاز فرد ہونے کے ساتھ ہی امور شاعری بھی تھا جسے عرب لوگ راجز کے نام سے یاد کرتے تھے، یہ رات کے وقت مدینہ طیبہ میں داخل ہوا۔ امیر قافلہ عمروؓ بن سالم خزاعی قبیلہ سے علیحدہ ہو کر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے درِ دولت پر حاضر ہوئے۔ حسنِ اتفاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ تہجد کے لئے وضو فرما رہے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے راجز کی فریاد سُنی تو اس کو مطمئن فرمانے کے لئے بآوازِ بلند "لبیک لبیک ثلاثاً نصرت نصرت ثلاثاً" ہم امداد کے لئے حاضر ہیں، امداد کے لئے حاضر ہیں امداد کے لئے حاضر ہیں" فرمایا۔

پس جب کہ امّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اچانک ہی یہ حیرت انگیز مکالمہ یا گفتگو سُنی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:۔

"یا رسول اللہ سمعتک تقول فی متوضأک لبیک لبیک ثلاثا و نصرت نصرت ثلاثا کانک تکلم انسانا فہل کان معک احد قال ھذا راجز بنی کعب یستصرخنی ویزعم ان قریشا اعانت علیہم بنی بکر الحدیث (طبرانی صغیر ص۲۶)

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپؐ کو وضو کی جگہ یہ فرماتے سُنا کہ ہم امداد کو حاضر ہیں، ہم امداد کو حاضر ہیں، ہم امداد کو حاضر ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ آپ کسی انسان سے گفتگو فرما رہے ہیں۔ فرمائیے! آپ کے پاس فریاد کرتا ہوا کون انسان تھا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ راجز ہے جو مجھ سے امداد طلب کر رہا ہے۔ کیونکہ قریش نے معاہدۂ حدیبیہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بنو بکر کے ہمراہ بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا ہے"

چنانچہ حدیث میں ان اشعار کی جوابی کارروائی کا ذکر یوں ہے:۔

فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عائشۃ ان تجھزہ ولا تعلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احداً قالت فدخل علیها ابوبکر فقال یا بنیة ماهذا الجهاز فقالت واللہ ما ادری فقال واللہ ماهذا اذمان بنی الاصفر فاین یرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت واللہ لا علم لی قالت فاقمنا ثلاث صلی الصبح بالناس فسمعت الراجز ینشد ہ

؎ یا رب انی ناشد محمدا الخ پوری نظم ذیل میں آرہی ہے۔

پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہؓ کے گھر سے نکلے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ سامانِ جہاد درست کر کے باندھو مگر اس امر کی کسی کو خبر بھی نہ دینا جب کہ صدیقہ سامانِ جہاد تیار کرنے میں مصروف تھیں، ان کے والد ماجد حضرت ابوبکرؓ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ سامان جنگ کی تیاری دیکھ کر فرمایا "بیٹی! یہ سامان جہاد کس جہاد کی تیاری کے لئے باندھ رہی ہو"۔ صدیقہؓ نے عرض کیا (ابا جان) "مجھے تو کوئی علم نہیں"۔ صدیق رضؓ فرمانے لگے۔ "یہ زمانہ بنو اصفر کے ساتھ جہاد کا بھی نہیں ہے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کس طرف کی تیاری فرما رہے"۔ صدیقہؓ نے عرض کیا۔ "واللہ میں تو نہیں جانتی"

صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب تیسرا دن ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجمع عام میں راجز نے یہ نظم پڑھی:۔

۱۔ یا رب انی ناشد نی محمدا — اے رب تحقیق میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پختہ معاہدہ یاد دلاتا ہوں

حلف ابینا وابیه الاتلدا — جو کہ ہمارے اور ان کے خاندان میں قدیم سے ہوا۔

۲۔ انا ولدناك وكنت ولدا — آپ ہمارے سامنے ہی پیدا اور جوان ہوئے ہیں۔

ثمة اسلمنا ولم ننزع یدا — پھر جب سے اطاعت اختیار کی کبھی بھی اطاعت سے ہاتھ نہیں کھینچا

۳۔ ان قریشا اخلفوك الموعدا — تحقیق قریش نے آپ سے وعدہ خلافی کی ہے۔

ونقضوا میثاقك المؤكدا — اور پختہ و مضبوط معاہدہ کو توڑ پھینکا ہے۔

۴۔ وزعموا ان لست تدعو احدا — ان کا گمان یہ تھا کہ آپ ہماری امداد کے لئے کسی کو نہیں بلائیں گے

فانصر هداك الله نصرا ایدا — اللہ تعالیٰ آپ کا ہادی ہو، ہماری زبردست امداد فرمائیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وادعوا عباد اللہ یا توا مدوا — اور اللہ کے بندوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) کو بلائیے وہ بھی امداد کو آئیں
فیہم رسول اللہ قد تجددا — اُن میں اللہ کا رسول خود بھی شریک ہو۔
ان سیم خسفا وجہہ تربد — کیونکہ جب کوئی کمینہ آپ کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو
آپ کا چہرہ چمک جاتا ہے۔

طبرانی صغیر کی پوری نظم یہی ہے۔ مگر تاریخ طبری میں کچھ مزید اشعار بھی مذکور ہیں۔ مصنف مقیاس حنفیت کے فریب کو آشکارا اور حقیقت واقعہ کے اظہار کے صرف دو مصرعے ملاحظہ فرماتے چلئے۔

ھم بیتونا بالوتیر ھجدا — وجعلوا فی کداء رصدا

ہم چشمۂ وتیر کے پاس اپنے گھروں میں آرام سے سو رہے تھے کہ قریش اور بنو بکر نے ہمیں، ناپاک گھاس کی طرح پائمال کر ڈالا۔

ان اشعار کے جواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع صحابہؓ کو جوش دلاتے ہوئے بنو خزاعہ کی امداد اور قریش کو معاہدہ شکنی کی سزا دینے کے لئے فرمایا:۔

فقال لبیک لبیک ثلاثا نصرت نصرت ثلاثا ثم خرج النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلما کان بالروحاء نظر الی سحاب منتصب فقال ان السحاب ھذ لینتصب بنصر بنی کعب" الحدیث (طبرانی صغیر ص۲۰۲)

ہم مدد کو حاضر ہیں۔ مدد کو حاضر ہیں۔ مدد کو حاضر ہیں، بس پھر آپؐ معہ صحابہ رضی اللہ عنہم پوری تیاری کے ساتھ قریش پر حملہ آور ہونے کو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے جب مقام "روحاء" میں پہنچے تو بادل کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا یہ بادل بنی کعب (بنو خزاعہ) کی امداد کے لئے آیا ہے اور چلتے چلتے آپ نے دعا فرمائی:۔

اللھم اعم علیھم خبرنا حتی ناخذھم بغتۃ " اے اللہ تعالیٰ قریش کو ہمارے حملہ کی خبر نہ پہنچے تاکہ ہم ان پر اچانک حملہ کر سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ لشکر اسلام مکہ معظمہ کے قریب پہنچ گیا اور قریش کو گمان تک بھی نہ ہوا۔ حتیٰ کہ رات کے وقت ابوسفیان، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء سرداران قریش اتفاقاً شہر سے جب باہر نکلے تو انہیں جگہ بجگہ بکثرت آگ جلتی ہوئی نظر آئی تو وہ حیرت زدہ ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ پس وہ فکر و حیرانی کے عالم میں تفتیش کیلئے آگے بڑھے تو اچانک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے ان کو گرفتار کر لیا اور حضور کی خدمت میں پیش کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابوسفیان مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ صحیح البخاری کے الفاظ یہ ہیں " فاخذ دھم فاتوا بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم ابوسفیان (بخاری، کتاب المغازی فتح مکہ)

غرضیکہ راجز کے اشعار و نظم، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امداد پر مبنی تھے۔ جسے فتح مکہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مگر اچھروی صاحب ہیں کہ تاریخی واقعہ کو جھوٹ کہانی کی صورت میں ذکر کر رہے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء کر رہے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حضرت راجزؓ نے غیر اللہ سے استمداد حاصل کرنے کی غرض سے " وادع عباد اللہ یاتوا مددا " پڑھا نہ صرف یہی بلکہ فانصر رسول اللہ نصرا عتدا کے ترجمہ میں مزید دھوکہ دیا حالانکہ راجز تو آپؐ سے اپنے قبیلہ کی تباہی اور قریش کی معاہدہ شکنی پر امداد طلب کرتا ہوا۔ عرض کر رہا ہے کہ اے اللہ کے رسول قریش کو معاہدہ شکنی کا مزہ چکھائیے۔ چنانچہ راجز کی فریاد کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش پر حملہ کر کے بنو خزاعہ کی امداد کا عملی ثبوت دیا۔

اختلاف روایت اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ بریلوی " فانصر رسول اللہ نصرا عتدا " سے غائبانہ امداد کا استدلال کریں گے۔ بنابریں راجز کے اشعار کو نقل کرنے والے راویوں کی زبان سے " فانصر ھداک اللہ نصرا ایدا " اور " فانصر رسول اللہ نصرا عتدا " مختلف الفاظ سے دو مصرعے روایت کروا دیئے تاکہ ان کا فریب ظاہر ہو جائے۔

بریلوی دوستو اصل واقعہ آپ کے سامنے ہے۔ خدارا خود ہی انصافاً فرمایئے کہ حنفی مذہب کی تعلیم یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء کا ریکارڈ قائم کیا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیساکہ اچھروی صاحب سرانجام دے رہے ہیں ؎

قصے ہیں جا جا کے جھوٹے سناتے مریدوں کو ہیں لوٹتے اور کھاتے

۳۔ شاہکار اگرچہ تاریخ میں ہزاروں فریبی و غلط بیانی کرنے والوں کے تذکرے موجود ہیں، مگر اچھروی صاحب ہیں کہ تمام کا ریکارڈ مات کرتے ہوئے مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۵۱ اور طبع ثالث ص۵۷۴ پر لکھتے ہیں :۔

"بادشاہ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ جو تمہیں ابن تیمیہ کے عقیدے کا مل جائے تو اس کا مال لوٹ لو اور اسے قتل کر دو۔ چنانچہ چند دن کے لئے وہابیت روپوش ہو گئی"

یہ عبارت ثبوت ہی نہیں بلکہ اعلان ہے کہ وہابی مذہب ساتویں صدی ہجری سے بھی پہلے کا ہے کیونکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۶۶۱ھ میں پیدا اور ۷۲۸ھ میں فوت ہوئے اور اچھروی صاحب نے ان کو وہابیت کا علمبردار اور مجدد اعظم اعلان کرتے ہوئے لکھا ہے جب کہ وہابیت کا شہرہ ہوا تو بادشاہ نے وہابیوں کو لوٹ لینے اور قتل کرنے کا حکم جاری کر دیا جس کی وجہ وسبب سے وہابیت چند دن کیلئے پھر روپوش ہو گئی"۔ مگر طبع اول ص۵۰ اور طبع ثالث ص۱۹۱ میں خود ہی وہابی مذہب کے یوں بھی لکھ آتے ہیں :۔

"جیساکہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے متبعین جو نجد سے نکلے ہیں"

نہ صرف یہی بلکہ طبع اول ص۲۵۱ اور طبع ثالث ص۵۷۴ کی آخری سطور میں یوں بھی اعلان کر رہے ہیں :۔

"۱۱۴۳ھ میں عبدالوہاب قومی رضاکار بھرتی کر کے تمام نجد پر چھا گیا۔ چنانچہ تمام عرب پر مسلط ہو گیا"

بریلوی دوست ایسی متضاد بیانی کو دیوانگی کہا جائے یا جھوٹ و غلط بیانی کی آخری حد

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی آپ ہی ذرا اپنے جور و ستم کو دیکھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) **مزید بتایئے** | مقیاس حنفیت طبع اول ۱۲۵۲ھ اور طبع ثالث ۱۲۷۴ھ میں لکھا ہے :-

"۱۲۰۶ھ میں محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ابن تیمیہ اور ابن قیم کی ضائع شدہ کتابوں کی اشاعت شروع کر دی اور زور و شور سے اس مذہب کی مستقل بنیاد رکھ دی اور اپنے پر جہلی مذہب کے نام کا پردہ ڈال کر تیمی مذہب کی اشاعت شروع کر دی"

شیخ الاسلام | محمد بن عبدالوہاب کی تاریخ پیدائش مخالف و موافق بلکہ عیسائی مورخین تک کے نزدیک بالاتفاق ۱۱۱۵ھ ہے مگر اچھر وی صاحب ہیں کہ عقل و فہم سے روٹھ کر ان کی پیدائش سے بھی پورے دس سال پیشتر ان کو مذہب ابن تیمیہ کا مبلغ و ناشر ثابت کر رہے ہیں نہ صرف یہی بلکہ اس سے چند سطور پہلے خود ابن تیمیہ کو وہابیت کا ترجمان و علمبردار بھی ثابت کر چکے ہیں۔

بریلوی دوستو | خود ہی بتلایئے کہ ایسی بے تکی اور خلاف عقل و نقل باتیں اہل علم کا کام ہے یا عقل دشمن اور متعصب اس قسم کی لاف زنی کرنے کے عادی ہوتے ہیں ؎

تعصب ہے وہ بلا کہ خدا کسی کو نہ دے وہ موت اور یہ بد ادا کسی کو نہ دے

(۵) **علم و عقل سے عداوت** | مقیاس حنفیت طبع اول ۱۲۵۲ھ اور طبع ثالث ۱۲۷۴ھ میں لکھا ہے :-

(محمد بن عبدالوہاب نجدی) ۱۱۴۳ھ میں قومی رضا کار بھرتی کر کے پورے نجد پر چھا گیا چنانچہ تمام عرب پر مسلط ہو گیا"

تاریخی شہادت | مورخین کی متفقہ شہادت یہ ہے کہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد شیخ عبدالوہاب کی وفات کے بعد ۱۱۵۳ھ میں جب دعوت توحید و سنت کا آغاز حریملا شہر سے کیا تو بدعتیوں نے بھی پوری مخالفت شروع کر دی جس کے نتیجہ میں آپ کو حریملا سے ہجرت کر کے عینیہ میں مقیم ہونا پڑا۔ جو آپ کا آبائی اور پیدائشی مقام تھا۔ مگر یہاں بھی بالآخر اس درجہ مخالفت ہوئی کہ عینیہ بھی چھوڑنا پڑا بلکہ امیر عینیہ نے قتل کی سازش بھی کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر وہ ناکام ہو کر رہ گئی۔

بالآخر شیخ ۱۱۵۷ھ درعیہ میں تشریف لے گئے جو کہ آلِ سعود کا مرکزی مقام تھا۔ آلِ سعود کے خوش قسمت و بلند بخت امیر محمد بن سعود نے شیخ سے توحید و سنت کی نشر و اشاعت اور ہر ممکن حمایت کا عہد کیا۔

چنانچہ اس معاہدہ کی شہرت ہوئی تو اہل بدعت اور امراء و شیوخِ قبائل نے اپنی ریاستوں کے لئے اس کو خطرہ محسوس کرتے ہوئے مخالفت شروع کر دی۔

اہلِ توحید جب ہر جگہ مصائب کا نشانہ بنائے گئے تو جوابی کاروائی اور مدافعت کی غرض سے شیخ نے بھی ۱۱۵۹ھ میں جنگ کا فتویٰ یا اجازت دے دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہی ایام میں پورے نجد پر آلِ سعود کا پرچم لہرانے لگا۔

۱۱۷۹ھ میں ابن سعود کی وفات ہو گئی تو ان کے لائق فرزند عبدالعزیزؒ نے حکومت و امارت سنبھالی۔

۱۲۰۶ھ میں شیخ رحمۃ اللہ فردوسِ بریں میں پہنچ گئے تو ان کی وفات کے پورے بارہ سال بعد یعنی ۱۲۱۸ھ میں امیر عبدالعزیز کا تمام عرب و حجاز پر قبضہ ہو گیا۔ مگر اچھروی صاحب ہیں کہ شیخ کی تحریک احیاء توحید و سنت سے پورے دس برس پہلے ہی شیخ کو پورے عرب پر قابض و حکمران ثابت کرنے پر مُصر ہیں۔

اچھروی عقیدت مند و خدا لگتی کہیئے کہ یہ تاریخی غلط بیانی علم و عقل سے بغاوت ہے یا نہیں؟ (۲) اور کیا یہی کردار حقیقت کا صحیح مقیاس ہے؟

؎ یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے

(۹) کذب بیانی کی مزید مثال اچھروی صاحب نے تاریخی غلط بیانی کا ریکارڈ مات کرتے ہوئے طبع اول ص۲۵۲ طبع ثالث ص۵۷۵ میں لکھا ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس طرف ہند میں شاہ ولی اللہ صاحب ہندی ۱۱۱۴ھ میں پیدا ہوئے اور
محمد بن عبدالوہاب نجدی سے ۹ برس چھوٹے تھے"

ناظرین! آپ ملاحظہ فرما چکے کہ شیخ صاحب کی تاریخ پیدائش بالاتفاق ۱۱۱۵ھ ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ شیخ صاحب حضرت شاہ صاحب سے ایک برس کم یا چھوٹے ہیں۔ مگر اچھروی صاحب ہیں کہ شاہ صاحب کو نو برس چھوٹا ثابت کر رہے ہیں۔

؎ گردن پہ تیری خونِ اخوت سوار ہے تیری جفا سے قوم کا سینہ فگار ہے

(۷) انوکھی کذب بیانی آپ نے جھوٹ کی مثالیں تو سنی ہوں گی مگر اس درجہ نرالی مثال شاید ہی سنی ہو جس کا عملی نمونہ مقیاس حنفیت میں پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ اچھروی صاحب طبع اول ص۲۵۳ اور طبع ثالث ص۵۷۵، ۵۷۶ میں لکھتے ہیں:۔

آچانک ارادۂ حج آپ (شاہ ولی اللہ) کو حجاز لے گیا۔ وہاں محمد بن عبدالوہاب نے دیکھا کہ بڑا ذی اثر عالم ہے۔ شاہ صاحب سے بڑی محبت کا وطیرہ اختیار کیا اور اپنے عقائد سے شاہ صاحب کو ورغلانا شروع کیا۔ جب واپس پہنچے تو حالت دگرگوں ہو چکی تھی اور اپنے والد کا عطیۂ ولایت بھی کھو چکے تھے"

بریلوی دوستو! آپ کا فرض ہے کہ شاہ ولی اللہؒ اور شیخ محمدؒ کی تاریخی ملاقات کا ثبوت اپنے واعظ و مصنف سے طلب کریں۔ اگر وہ دکھا دیں تو آپ کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ ورنہ آپ کا فرض ہے کہ ان سے متنفر ہو کر اہل حدیث نہ سہی کم از کم دیوبندی حنفی ہی ہو جائیں۔

(۸) جھوٹ میں تخفیف اچھروی صاحب مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۵۳ و طبع ثالث میں لکھتے ہیں کہ:۔

"دہلی میں ایک شور برپا ہو گیا۔ ولی اللہ وہابی ہو چکا ہے۔ کافر ہو گیا ہے"
تیسرے ایڈیشن میں کافر ہو گیا (کا لفظ چھوڑ دیا گیا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھروی عقیدت مندو اگر آپ کو اسلامی نظریہ کے مطابق جھوٹ سے نفرت ہے تو پھر آپ کا فرض ہے، یا تو اچھروی صاحب سے یہ تاریخی ثبوت طلب کریں کہ ۱۱۴۳ھ جو شاہ صاحب کا حجاز سے واپسی کا زمانہ ہے۔ اس عہد میں ہندوستان کے اندر وہابیت کا مکمل شہرہ و چرچا تھا۔ اگر وہ ثبوت نہ دکھا سکیں تو کیا پھر آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ ان کو کذاب قرار دیں۔

؎ نہ مانیں گے نصیحت تیری اے اشرفؒ وہ ہرگز
یہ ان کی بات مانیں گے جو گمراہی سکھاتے ہیں

(۹) جھوٹ پر اضطراب طبع اول ص۲۵۴ میں تو یوں لکھا ہے:۔

"شاہ صاحب کس مپرسی کی حالت میں اپنے دینی وطن نجد کو آبائی وطن پر متقم سمجھتے ہوئے محمد بن عبدالوہاب کے پاس جاکر وہابیت کے مقتدر نمائندے کی حیثیت میں قیام پذیر ہوئے اور کل شی یرجع الیٰ اصلہ کے مصداق بن کر وہاں کی حقیقت ہمیشہ کے واسطے وہیں جا ملی۔"

مگر تاریخ اور حضرت شاہ صاحب کے مرقدِ انور کے تاریخی کتبہ سے اچھروی صاحب کا دماغ قدرے درست ہوا اور کچھ ہوش آئی تو تیسرے ایڈیشن ص۵۷۶ میں اپنے جھوٹ کی درستگی کرتے ہوئے یوں لکھ دیا:۔

"وہابیت کے مقتدر نمائندے کی حیثیت میں قیام پذیر ہوئے۔ چنانچہ آخری عمر میں پھر (دہلی) واپس لوٹے۔"

بریلوی دوستو اگر آپ اپنے محقق مصنف اچھروی صاحب سے ۱۱۴۳ھ کے بعد شاہ صاحب کا حجاز جانا ثابت کر دکھائیں تو ایک ہزار اور پھر نجد میں اقامت ثابت کر دیں تو مزید ایک ہزار پیش کر دیا جائے گا۔ اور اگر آپ یہ نہ کر دا سکیں تو کیا پھر آپ کا یہ فرض نہیں کہ ایسے کذاب کی آؤ بھگت "لعنت اللہ علی الکاذبین" کے نعروں سے کیا کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) **دروغ گورا حافظہ نباشد** | مصنف مقیاس حنفیت صـ۲۵۴ طبع اول اور طبع ثالث صـ۵۷۷ میں لکھتے ہیں :۔

"۱۱۹۳ھ میں اسمٰعیل پیدا ہوئے۔ علم دین حاصل کیا لیکن تحریر سے بالکل عاری تھے"

چند سطور آگے چل کر خود لکھا ہے :۔

"نجدی کی ترجمانی میں کتاب تقویۃ الایمان۔ صراط المستقیم اور تنویر العینین وہابیت کی تائید میں شائع کیں"

ناظرین غور فرمائیے کہ اگر حسب تصریح اچھروی صاحب حضرت شہید علیہ الرحمۃ تحریر سے بالکل عاری تھے تو اہل بدعت اور قبر پرستوں کے باطل توہمات کے قلعوں پر اٹاک بم سے بھی زیادہ خطرناک بم تقویۃ الایمان کی صورت میں کیسے مرتب فرما گئے جس سے عہد حاضرہ کی بریلویت اور خود مصنف مقیاس حنفیت تو کیا بلکہ رہتی دنیا تک کی پوری بریلویت خائف و لرزاں ہے۔

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

آپ ہی ذرا اپنے جور و ستم کو دیکھو ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(۱۱) **سفید جھوٹ** | مقیاس حنفیت میں اچھروی صاحب طبع اول صـ۲۵۸ اور طبع ثالث صـ۵۸۲ میں لکھتے ہیں :۔

"حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آباد میں بہت کوشش کر چکے لیکن وہاں ملا ملتانی نے ان کو نہ اٹھنے دیا"

بریلوی دوستو | ملتانی صاحب تو حضرت حافظ صاحب کی وفات کے بعد وزیر آباد میں اقامت پذیر ہوئے ہیں۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اچھروی صاحب رکن مذہب بریلوی یعنی ملتانی صاحب کے نام سے بھی اس درجہ بے خبر ہیں کہ ملتانی صاحب کو ملاں ملتانی لکھ رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں حالانکہ یہ نام بغرض توہین مولوی نور حسینؒ نے مشہور کیا۔ چنانچہ ملتانی صاحب ملاں نام کو اپنی توہین یقین کرتے ہوئے گالیاں دیا کرتے تھے۔

اچھروی صاحب اگر ملتانی صاحب کی تحریر سے "ملاں" کا لفظ ثابت کر دیں تو اُن کو انعام دیا جائے گا۔

(۱۲) بے سروپا جھوٹ مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۵۳ اور طبع ثالث ص۵۷۶ میں ہے:۔

"شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے نئے مذہب وہابیت کی اشاعت کے واسطے اپنے خاندانی مذہب حنفی کے نام کو بدل کر محمدی نام رکھ لیا اور چونکہ مسلمان فرقہ وہابیہ سے باخبر ہو چکے تھے اس واسطے عوام و خواص ان کو بجائے محمدی کے وہابی ہی کہتے تھے کیونکہ سوا شاہ صاحب کے اور کوئی عالم وہابی نہ تھا۔"

نقد انعام اچھروی صاحب اگر تاریخی شواہد سے یہ ثابت کر دکھائیں کہ شاہ ولی اللہ کی زندگی میں خود شاہ صاحب یا کوئی دوسرا آدمی ہندوستان میں وہابیت سے مطعون تھا تو ان کو انعام دیا جائے گا۔ اگر یہ ثابت نہ کر سکیں تو کیا پھر بھی ان کے بریلوی عقیدت مندوں کو ان کے کذاب ہونے سے انکار ہی رہے گا؟

(۱۳) مزید بے سروپا جھوٹ حضرت سید احمد صاحب شہید نور اللہ مرقدہٗ ہندوستان کی وہ شخصیت ہیں کہ تاریخ میں ان کی مثالیں بہت کم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ذی شعور مسلمان اور مخالفِ اسلام عیسائی مورخین ان کا نام ادب و احترام سے لیتے اور ان کے کردار کو نمایاں و سنہری الفاظ سے بیان کرتے ہوئے سیر نہیں ہوتے مگر مصنف مقیاس حنفیت اُن کی توہین کرتے ہوئے لکھ رہا ہے:۔

"اسمٰعیلؒ صاحب نے اپنے ساتھ ایک بالکل ان پڑھ شخص سید احمد بریلوی کو وہابیت کا مدد و معاون بنا لیا۔" (طبع اول ص۲۵۲ اور طبع ثالث ص۵۷۵)

سید صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد رحمۃ اللہ علیہ کا صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں اور مشکوٰۃ شریف سبقاً پڑھنے پر تاریخی شہادت موجود ہے۔ مزید برآں آپ کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے بیشتر فارسی مکتوبات شائع ہو چکے ہیں اور ہندوستان کی مشہور و معروف پرانی لائبریریوں بلکہ لندن کی لائبریری تک میں اصل قلمی مکتوب بھی محفوظ ہیں۔

نہ صرف یہی بلکہ آپ کی تصنیف "تنبیہ الغافلین" نامی بھی موجود ہے جس سے آپ کا علم ظاہر ہے تو پھر روشن سورج کو سخت اندھیری رات یعنی فارسی مکتوبات اور تصنیف کی موجودگی میں سید صاحب کو بالکل ان پڑھ لکھنے والا یا تو مجنون ہے یا پھر بمصداق ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

کیا حج ہی وہابیت کی اصل بنیاد ہے سطور گذشتہ میں اچھروی کی قلم سے ذکر ہو چکا ہے کہ شاہ ولی اللہؒ حج کو گئے تو وہابی مذہب اختیار کر کے واپس ہندوستان لوٹے اور ان کے بعد پھر محسن الملک حضرت مولانا نواب محمد صدیق حسن خاں بھوپال اور بعدہٗ پھر مولوی مملوک علی صاحب کے متعلق بھی یہی لکھا ہے کہ یہ لوگ حج کو گئے تو وہابی ہو کر ہندوستان واپس لوٹے چنانچہ تفصیل آرہی ہے۔

اگر حقیقت یہی ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ ہی وہابیت کا اصل مرکز ہے تو پھر اچھروی اور دوسرے بریلویوں کو اپنا کعبہ اور مدینہ کوئی الگ بنا لینا چاہیئے بلکہ عہد حاضرہ میں تو بالکل ان کو اس طرف رُخ ہی نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں وہابیوں کی امامت اور حکومت ہے

(۱۴) عقل و شعور سے تہی دستی صاحب عقل و شعور جو کہتے ہیں وہ غور و فکر سے اور جو لکھتے ہیں وہ تحقیق و تفتیش سے، مگر مصنف مقیاس حنفیت عقل و شعور سے جس درجہ تہی دست ہے بطور نمونہ صرف دو مثالیں ملاحظہ فرماتے چلیئے۔

اچھروی صاحب نے صـ۱۵ طبع اول اور تیسرے اڈیشن صـ۱۹۱ میں تحریک وہابیت کا آغاز اور پھر حجاز سے اس کے خاتمہ کا اعلان بحوالہ شامی یوں کیا ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ا) جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے متبعین جو نجد سے نکلے اور حرمین میں چھا گئے۔"

(ب) "اللہ تعالیٰ نے ان کی حکومت کو توڑا اور ان کو برباد کر دیا اور مسلمانوں کے لشکر نے ۱۲۳۳ھ میں ان پر فتح پائی۔"

(ج) ۱۲۳۴ھ میں بادشاہ مصر عبداللہ کو شکست دے کر عبداللہ ابن مسعود کو قید کر کے مصر لے گیا اور حجاز پر قبضہ کیا۔" (طبع اول ص۲۵۵ طبع ثالث ص۵۷۸)

غرضیکہ اچھروی صاحب اعلان کر رہے ہیں کہ وہابی تحریک عرب میں مسلط تو ضرور ہوئی، مگر ۱۲۳۳ھ میں یہ اس درجہ ناکام کر دی گئی کہ پورے حجاز پر مصری حکومت کا کلی تسلط ہو گیا۔

نہ صرف اقتدار نجدی حکومت کا صرف اقتدار ہی ختم نہ ہوا بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ وہابیت کی تباہی کے بعد اگر موسم حج میں کسی حاجی پر وہابیت کا شبہ بھی ہوا تو فوراً جیل میں بند کر دیا اور اگر تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ یہ وہابی ہیں تو چھوڑ دیا ورنہ قتل یا دردناک سزاؤں میں مبتلا کر دیا۔

باوجود ان حالات کے پھر بھی اچھروی صاحب سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں وہابیت کا اصل مرکز ہونا سنیئے۔ مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۵۶ اور طبع ثالث ص۵۸۰ میں لکھتے ہیں:۔

"۱۲۸۵ھ میں (نواب صدیق حسن خاں) حج کو تشریف لے گئے تو وہاں سے وہابیت کا سبق سیکھ کر آئے اور ہندوستان میں واپس آکر استاذ الوہابین بن گئے اور بھوپال میں تمام وہابی علماء کو اکٹھا کر کے فقہ وہابی کی تدوین کی جس کے پردہ سے نکل کر مذہب وہابیہ ایک مستقل شکل میں شروع ہو گیا۔"

تضاد بیانی (۱) اچھروی صاحب خود ہی تو یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ۱۲۳۳ھ میں حجاز سے وہابیت کا کلیۃً خاتمہ ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) مگر خود ہی اس کے برعکس یہ بھی ثابت کر رہے ہیں کہ ۱۲۴۸ھ میں حجاز کے اندر وہابیت کا اس درجہ زور و غلغلہ تھا کہ نواب صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے وہابی ہو کر واپس لوٹے

(۳) ایک طرف تو اچھروی صاحب یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ہندوستانی وہابی نواب صاحب کے شاگرد ہیں۔

(۴) مگر اس کے برعکس خود ہی یہ بھی اعلان کر رہے ہیں کہ نواب صاحب نے ہندوستان کے تمام وہابی علماء کو اکٹھا کر کے فقہ وہابی کی تدوین کی۔

بریلوی دوستو انصافاً کہو کہ اس درجہ بے تکی باتیں اہل علم و ذی ہوش انسانوں کا کام ہے؟

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
ہزاروں ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(۱۵) **مشاہدہ کے خلاف جھوٹ** لکھتے ہیں:۔

"۱۲۲۹ھ میں امیر سعود وہابیہ نے روضہ اطہر بھی شہید کر دیا" (طبع اول ص ۲۵۵ طبع ثالث ص ۵۷۸، مقیاس حنفیت)

ہر سال ہزارہا کی تعداد میں پاکستان سے حجاج حج کو جاتے اور مسجد نبویؐ کے ساتھ ہی روضۂ اطہر کی زیارت کا شرف بھی حاصل کرتے ہیں، نہ صرف یہی بلکہ روضۂ اطہر کے گرد خلیفہ نور الدین کی سیسہ پلائی کی دیوار تہ آب سے لے کر زمین سے کافی بلند اور پھر اس کے گرداگرد ملک اشرف کی پیتل کی مضبوط جالی بھی جوں کی توں دیکھتے ہیں۔

بقول اچھروی جب کہ روضہ ہی شہید کر دیا گیا تو پھر یہ دیوار و جالی کیوں محفوظ ہیں حالانکہ یہ سب کچھ زمانہ حج میں اچھروی صاحب نے بچشم خود بھی دیکھا ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اچھروی صاحب کو نہ تو اپنی آنکھوں پر اعتبار ہے اور نہ ہی باقی دنیا کے مشاہدہ کا یقین۔

(۱۶) **اور سینہ زوری** طبع اول ص ۲۲۷ طبع ثالث ص ۵۲۹ میں لکھتے ہیں کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ مکرمہ کی اکثر مساجد کو وہابیوں نے شہید کر دیا۔ مثلاً جبل ابوقبیس پر ایک مسجد تھی جو حرم سے بیٹھے جنوب مشرق میں نظر آ رہی ہے۔ اس مسجد کو شہید کر دیا۔"

بریلوی دوستو آپ کے محقق خود ہی لکھ رہے ہیں کہ حرم میں بیٹھے مسجد نظر آ رہی ہے اور خود ہی بمصداق اپنے قول پر بول "یہ بھی لکھ دیا کہ وہ مسجد بھی شہید کر دی۔

خود ہی بتاؤ کہ اس تضاد بیانی کا نام جھوٹ ہے یا نہیں؟

ہمارا فرض تھا کہنا بتا دینا تمہارا کام ہے مانو یا نہ مانو

مسجد ہلال جبل ابوقبیس پر موجود ہے جو حرم میں بیٹھے دکھائی بھی دے رہی ہے جیسا کہ اچھروی صاحب نے خود بھی لکھا ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ صحن مسجد کا دروازہ حکومت نے مقفل کر رکھا ہے کیونکہ جاہل لوگ اس کی پرستش کرتے تھے۔ بنا بریں حکومت نے صحن مسجد کے دروازہ کو مقفل کر دیا۔

دیوبندی ہندوؤں کے نمائندے اور دارالعلوم دیوبند ہندوؤں اور عیسائیوں کا ادارہ ہے دارالعلوم دیوبند کی دنیا میں بھی جو شہرت ہے وہ محتاج بیان نہیں اور علماء دیوبند کی علمی شہرت بھی جس درجہ ہے، اُسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ مگر آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ اچھروی صاحب سکھا شاہی سے دارالعلوم دیوبند کو ہندوؤں اور عیسائیوں کا ادارہ اور دیوبندی علماء کو ہندوؤں اور عیسائیوں کا نمائندہ اور ایجنٹ قرار دے رہے ہیں۔

اچھروی صاحب لکھتے ہیں:۔

"مملوک علی صاحب جو تمام دیوبند کے استاذ ہیں۔ ان کو حرمین شریفین کا شوق ہوا تو وہاں پہنچتے ہی وہابیت سے متاثر ہو گئے ..... درس میں عقائد وہابیہ کے کئی پرزے تیار کر لئے ..... مملوک علی صاحب دیوبندی مذہب کی مشین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ باقی سب پُرزے یا فرع ہیں۔ مولوی محمد قاسم صاحب اور مولوی رشید احمد صاحب یہ دونوں مولوی صاحب کے بڑے شاگردوں میں سے تھے۔" (طبع اول ص۵۵ طبع ثالث ص۵۵)

بریلوی دوستو اپنے ایک نازِ محقق کی تحقیق سنتے ہو کہ مولوی مملوک علی صاحب حج کر گئے تو وہابی ہو کر ہندوستان وارد ہوئے اور وہابیت کے کئی ایک کل پرزے تیار کر لئے جن میں سے مولانا محمد قاسم اور مولانا رشید احمد رحمہا اللہ سب سے بڑے ہیں۔

اصل حقیقت سنئے۔ دارالعلوم دیوبند کی ابتدا ۱۸۶۷ء سے ہوئی پس بقول اچھروی مولوی مملوک علی صاحب کا زمانہ حج گویا ۱۸۶۶ء سے ایک مدت پہلے ہے۔ مگر خود ہی اچھروی صاحب یہ اعلان بھی کر چکے ہیں کہ ۱۲۳۳ھ میں حجاز سے وہابیت ختم ہی نہیں بلکہ بزورِ شمشیر خارج کر دی گئی۔

پس جب کہ مولوی صاحب کے زمانہ حج کے وقت حرمین شریفین میں کوئی وہابی نہیں تھا تو یہ کیسے وہابیت سے متاثر ہوئے اور کیونکر وہابی بن کر آئے۔ فرمائیے! کیا ایسی ہی کذب بیانی کا ..... نام ہی مقیاسِ حنفیت ہے؟

"جب کہ ہندوؤں کو ان (دیوبندیوں) کی ہندو نوازی کا پورا اعتماد ہو گیا تو ہندوؤں نے سوچا کہ ہم اسلام اور بانیٔ اسلام کے نقائص تحریر کرتے ہیں تو ہمارا نقص کہنا کامیاب نہ ہو سکے گا۔ تو البتہ انہیں دیوبندیوں سے ہی کام لیا جائے تو ممکن ہے انہوں نے مولوی محمد قاسم صاحب سے مدرسہ قاسمیہ دارالعلوم کا اجرا کروا دیا۔

برطانیہ بھی بانیٔ اسلام کا چونکہ پرانا دشمن تھا۔ اس نے بھی اس شاخ کو ترقی سے نوازا اور باقی اسلامی مدارس آہستہ آہستہ ان کی سرپرستی کی حالت سے کمزور ہو گئے کیونکہ ان کا پشت پناہ انگریز اور ہندو مستول تو نہیں تھیں۔ وہ ترقی کر گیا تھے کہ ریاستوں سے چندہ آنا شروع ہو گیا۔" (تاریخ حنفیت طبع اول ص۲۶۶ طبع ثالث ص۲۶۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریلوی دوستو اگر قاسم العلوم واقعی عیسائیت اور ہندوازم کی تبلیغ واشاعت کا مرکز ہے تو پھر ہند و پاکستان تو رہے درکنار لبنان، شام، مصر، عراق، حجاز، کابل، ایران، ترکستان وغیرہ ممالک کے جو طلباء طلب علم کے لئے اس کی طرف کشاں کشاں چلے آرہے ہیں۔ کیا وہ سب کے سب ہندوازم اور عیسائیت کی تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں؟

کتب فقہ اور احادیث کے حواشی و شروح جو علماء دیوبند کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں۔ کیا یہ سب ہندو اور عیسائی مذہب کی نشر واشاعت ہی ہے؟

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں جو دیوبند کی شاخیں کھلی ہوئی ہیں۔ کیا وہ بھی ہندو اور عیسائی مذہب کی ترویج و ترقی ہی کا موجب ہیں؟

پس اگر اصل حقیقت یہ ہے تو پھر خود ہی فرماؤ کہ تمہاری حقیقت کیا ہے اور کہاں ہے ؎

تلاش قلیاں میں رکھا ہے اس نے ابر مردہ کو
ڈوب مر روروکے نوا سے بہمن آب ہے!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ اچھروی صاحب نے از خود افسانہ بنا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر یوں مشہور کیا ہے:۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجدیوں کے حق میں دعا نہیں فرمائی بلکہ فرمایا کہ نجد سے فتنے اور زلزلے اٹھیں گے اور قرن شیطان طلوع ہوگا اور آپ کا رُخ انور (یہ فرماتے وقت) مشرق کی جانب تھا۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انگلی کے اشارے سے (مشرق کی طرف) اشارہ کرتے ہوئے فرمایا الفتنة ھٰھنا الفتنة ھٰھنا من حیث یطلع قرن الشیطان ترجمہ: فتنہ یہاں سے ہوگا جہاں سے قرن شیطان طلوع ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا اس وقت علم غیب کی اطلاع دینا اس وقت من و عن صحیح ثابت ہو رہا ہے۔" (طبع اوّل ص۲۵۱ طبع ثالث ص۵۷۳)

اس سے پہلے طبع اوّل ص۱۷۹ طبع ثالث ص۴۰۶ پر یوں بھی لکھا ہے :-

"یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم غیب کی قبل از وقت خبر کا اظہار کرنا کہ میں نجدیوں سے ڈرتا ہوں اور دوسری بات یہ بھی ثابت ہو گئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نجدیوں سے ڈر تھا۔ اب تم خود انصاف کر لو کہ نجدی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رحمت سے کیوں محروم ہیں۔"

نجدیوں کی پہچان | اچھروی صاحب (طبع اوّل ص۵۱ اور طبع ثالث ص۱۹۱) میں لکھتے ہیں :- "جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے متبعین جو نجد سے نکلے ہیں اور حرمین شریفین پر چھا گئے ہیں۔"

مصنف مقیاس حنفیت | کے مذکورہ بیان کا خلاصہ یہ کہ نجدی وہابی وہی گروہ یا قوم ہے جس سے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ڈرتے رہے اور امت کو بھی ڈراتے گئے کہ فتنے و فسادات کا مظہر یہی نجد ہے جس سے گروہ وہابیہ ظاہر ہوا۔

اچھروی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سراسر جھوٹ باندھا ہے۔ اگر بن توبہ کئے چل بسے تو یقیناً اس جرم کی پاداش میں سیدھے اسی مقام میں جائیں گے جس کی بشارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دی ہے من کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ : میرے نام سے جھوٹ و غلط اعلان کرنے والے کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

بریلوی دوست | اگر اپنے محقق سے صحیح احادیث سے نہ سہی اپنے حنفی مذہب کے نامور شارحین حدیث کی شروح صحیح بخاری یا مرقاۃ شرح مشکوٰۃ سے ہی یہ ثابت کرا دیں کہ حدیث میں وارد نجد سے مراد نجد وہابیہ ہی ہے تو ان کو ایک ہزار بطور انعام پیش کر دیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ مانیں گے نصیحت تیری اے اشرفؒ وہ ہرگز
یہ ان کی بات مانیں گے جو گمراہی سکھاتے ہیں !

اصلیت یہ ہے کہ نجدِ فتنہ صرف وہی نجد ہے جو کوفہ وعراق کے نام سے شہرۂ آفاق ہے۔ امت پر جس قدر بھی فتنے باہر سے آئے یا افرادِ امت سے ظاہر ہوئے، ان تمام کا سرچشمہ کوفہ وعراق ہی ہے۔ حتیٰ کہ پورے بہتر فرقوں کا ظہور وخروج کوفہ، بصرہ، بغداد وعراق ہی سے ہوا ہے۔

اس کے برعکس نجد وہابیہ وہ مبارک نجد ہے جو یمن وحجاز کا مشترکہ علاقہ ہے لہٰذا یمن وحجاز سے متعلق جو بشارتیں اور دعائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں، نجدِ وہابیہ ان سب کا حقدار ہے۔

چنانچہ اس موضوع پر ہم اپنے رسالہ "اکمل البیان فی شرح حدیث نجد قرن الشیطان" میں تفصیل بحث کر چکے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حنفی فقہاء سے نجد وہابیہ کا قربِ قیامت مرکزِ اسلام ہونا ثابت کیا گیا ہے [1]

جھوٹ وافترا مقیاسِ حنفیت میں بکثرت ہر جنس کا ذکر اپنی اپنی جگہ ہوتا رہے گا

حنفی مذہب

یہ واضح ہے کہ حنفی مذہب صرف وہی ہے جو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول وعمل سے ثابت ہے۔ چنانچہ اصولِ فقہ حنفی کی مستند درسی کتابوں میں مقلِد کی پوزیشن یوں بیان کی گئی ہے :-

---

[1] قیمت : ۵۰ پیسے دار الاشاعت اشرفیہ سندھو بلوکی ضلع لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واما المقلد فمستنده قول مجتهده — مقلد کے لئے اپنے امام و مجتہد کا قول ہی شرعی حجت ہے۔ (مسلم الثبوت)

مولوی احمد رضا خانصاحب نے مذکورہ اصولی مسئلہ کی تشریح جس وضاحت سے بیان کی ہے۔ بریلوی عقیدت مندوں کے لئے اسے بھی ذکر کر دینا ضروری ہے۔ فرماتے ہیں:

"اگرچہ کتب فقہ حنفیہ میں قول صاحبین پر بھی فتویٰ ہے مگر اصح واحوط واقدم قولِ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ ہے اور فقیر کا معمول ہے کہ کسی مسئلہ میں بے خاص مجبوری کے قول امام سے عدول گوارا نہیں کرتا۔

تفصیل جلیل میرے رسالہ احلی الاعلام بانّ الفتوی مطلقا علی القول الامام میں ہے:۔

اذا قال الامام فصدقوہ فان القول ما قال الامام — امام صاحب کے قول و عمل کو قبول و معمول کرو کیونکہ اصل حنفی مذہب وہی ہے جو قول امام سے ثابت ہے ہم حنفی ہیں نہ کہ یوسفی نہ شیبانی

{ملفوظات مولوی احمد رضا خانصاحب جلد دوم ص ۲۴}

غرضیکہ حنفی مذہب کا انحصار صرف امام صاحبؒ کے قول پر ہے یعنی جو مسئلہ قول امام سے ثابت ہو وہ حنفی مذہب ہے اور جس مسئلہ کی دلیل و سند حضرت امامؒ سے نہ ملے اسے حنفی مذہب کا نام دینا حنفی مذہب پر بہتان ہے۔

لباسِ خضر میں یاں سینکڑوں راہزن بھی ملتے ہیں
اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

مقیاسِ حنفیت اچھروی صاحب نے اپنی کتاب کا نام تو "مقیاسِ حنفیت" یعنی حنفی مذہب معلوم کرنے کا تھرمامیٹر بلکہ طبع ثالث کے ٹائیٹل پر تصویر بھی تھرمامیٹر کی دے دی ہے مگر اس میں جس قدر بھی مسائل بیان کئے ہیں، ان میں سے ایک بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا نہیں کہ جس کا ثبوت امام ابو حنیفہؒ کے قول و فعل سے مل سکے یا کم از کم حنفی مذہب کی مستند درسی کتب قدوری، ہدایہ، کنز الدقائق اور شرح وقایہ وغیرہ میں مذکور ہو بلکہ مقیاس حنفیت کے مندرجہ تمام مسائل صرف وہی ہیں جو قبر پرست اور پیٹ پرست ملاؤں نے پیٹ پرستی کے لئے از خود ایجاد کر کے حنفی مذہب کے نام پر مشہور کر رکھے ہیں۔

چنانچہ مصنف مقیاس حنفیت نے اپنی شہرت اور قبر پرستوں پر لطور احسان ان من گھڑت مسائل کو ڈرامائی اور غلط تاویلات سے حنفی مذہب کے نام منسوب کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

نہ صرف یہی بلکہ عام مسلمانوں کو توحید و سنت سے دور رکھنے اور اہل حدیث کو بدنام کرنے کے لئے ان پر بہتان باندھے اور نکتہ چینی کی ہے مگر ہم اس پوری نکتہ چینی کو نظر انداز کرتے ہوئے "مقیاس حنفیت" کے بنیادی مسائل سے "مقیاس حقیقت" کی ابتداء کرتے ہیں۔ وَمَا تَوْفِيقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ

بنیادی مسئلہ پوری افسانہ طرازی کی بنیاد صرف ایک ہی مسئلہ ہے اور وہ ہے "بشریت انبیاء علیہم السلام سے انکار" بقیہ تمام مسائل یعنی علم غیب، حاضر و ناظر، استمداد اور اعانت از انبیاء و صلحاء، عرس اور بزرگوں کی نذر نیاز اور گیارہویں وغیرہ، یہ سب اسی کی شاخیں ہیں۔

لہذا بمصداق الاہم فالاہم اچھروی صاحب کے بنیادی مسئلہ سے متعلق اسلامی عقیدہ سنیئے تاکہ جب بنیاد ہی نہ رہی تو پوری عمارت انشاء اللہ العظیم دھڑام سے گر جائے گی۔ وباللہ التوفیق وھو المستعان وعلیہ التکلان۔

مقیاس حنفیت کے جمیع اعتراضات اور پورے دلائل اگر لفظ بلفظ نقل کئے اور پھر حرف بحرف ان کا جواب لکھا جائے تو طویل دفتر بن جائے گا جس کے لئے بہت زیادہ وقت درکار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا بجائے توضیع اوقات کے صرف اچھروی صاحب کے بشریت سے انکاری کے ثبوت اور بشریت پر کئے گئے اہم اعتراضات کا لب لباب مقیاس حنفیت طبع اول اور تیسرے ایڈیشن کے الفاظ میں نقل کر کے ان کا جواب قرآن کریم کی آیات بینات اور صحیح احادیث، خود امام ابوحنیفہؒ پھر حنفی مذہب کی مستند و رسمی کتب عقائد کے الفاظ ان کا صحیح منشاء و مفہوم، مجدد و قائدین ملت بریلویہ اور صدر حزب الاحناف و جمعیت العلماء کل پاکستان سید ابوالحسنات صاحب خطیب مسجد وزیر خاں کے قلم سے عرض ہے

اچھروی صاحب نے انبیاء علیہم السلام بالخصوص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار کرتے ہوئے جو دلائل دیئے ہیں، ان کا ماحصل مقیاس حنفیت کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) طبع اول ص۵۸ اور طبع ثالث ص۲۳۴ میں لکھتے ہیں:۔

"احناف کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہہ کر پکارنا کفر ہے کیونکہ یہ کلمہ بشر انبیاء علیہم السلام کو حقارتاً کفار کہا کرتے تھے"

(۲) طبع اول ص۵۸ اور طبع ثالث ص۲۳۵ بحروف جلی لکھا ہے:۔

"وہابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مثل بشر کہتا ہے اور حنفی آپ کو بے مثل نور کہتا ہے۔ تم سوچو کہ تم کون ہو"

(۳) طبع اول ص۵۹ اور طبع ثالث ص۲۳۶ میں قل انما انا بشر مثلکم کی تاویل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

(ا) "اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تواضع کے واسطے انما انا بشر مثلکم سکھایا ہے"

(ب) "نبی جو اپنی زبان سے بطریق تواضع وانکساری ارشاد فرماویں، ہم ان کو اپنی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تواضعانہ اور انکسارانہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلامانہ الفاظ پیش کر سکتے ہیں" (ص۷۹ طبع اول۔ ص۲۳۶ طبع ثالث)
طبع اول ص۹۹ اور طبع ثالث ص۲۳۶ کے آخر میں لکھتے ہیں :۔
" آدم علیہ السلام کا کئی برس تک یہ وظیفہ رہا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین ○ آدم علیہ السلام نے اس دعا میں اپنی ذات کو ظلم وخسارہ کی طرف منسوب کیا ہے لیکن اگر ہم آدم علیہ السلام کی ذات کی طرف ظلم وخسارہ منسوب کریں تو ایمان جاتا ہے۔

ایسے ہی یونس علیہ السلام نے لا الہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظٰلمین پڑھ کر اپنی طرف ظلم منسوب کیا اگر ہم ان کو ظالم کہدیں تو کفر ہے۔ لہذا انبیاء کرام نے جو الفاظ عجز وانکساری اپنی طرف استعمال فرمائے کسی امتی نے ان کا حامل ان کو قرار نہ دیا۔ چنانچہ اگر ہم بھی انہیں الفاظ کو جو انہوں نے اپنی ذات پر استعمال کئے ہیں، منسوب کریں تو کفر ہے۔

(۳) علی ہذا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انما انا بشر مثلکم کہنا یا ھل کنت الا بشرا رسولا کہنا اور انبیاء کا ان نحن الا بشر مثلکم کہنا اپنی ذات کے واسطے تواضعاً جائز ہے لیکن ہم امتیوں کو انبیاء کی شان میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنی مثل بشر کہنا تو بین انبیاء میں گرفتار ہونا اور سنت ابلیسی کا پیرو ہونا ہے" (طبع اول ص۸۰ طبع ثالث ص۲۳۸)
آگے چل کر لکھتے ہیں :۔
" کفار اپنے زمانے کے انبیاء کو اپنے مثل بشر کہتے آئے ہیں"
(۴) تمام قرآن کریم میں یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کسی امتی نے بھی اپنے نبی علیہ السلام کو بشر کا خطاب کیا ہو (طبع اول ص۷۹، طبع ثالث ص۲۳۸، طبع اول ص۸۱ اور طبع ثالث ص۲۴۰ پر تلبیس کرتے ہوئے بطور نتیجہ لکھا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) ان نو آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ انبیاء کو کسی امتی نے بشر سے خطاب نہیں کیا اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صحابی نے بشر کا خطاب کیا اس کا شاہد تمام قرآن مجید ہے ..... مومنوں میں سے انبیاء علیہم السلام کو بشر پکارنے والا ایک بھی ثابت نہیں ہوتا۔

(۶) ہاں ایک روایت ترمذی کی باوجود خبر احاد ہونے کے ضعیف بھی ہے طبع اول ص۸۶ اور طبع ثالث ص۲۴۰ پر وہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ و شمائل ترمذی بالفاظ "کان بشر من البشر" صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) بشروں سے بشر تھے"

اس روایت کا جواب وضعف بیان کرتے ہوئے لکھا:

"اس کی سند میں بہت ضعف ہے۔ اہل حدیث بننے کا دعوٰی کرنے والو! ایسی کچی باتیں احناف کے سامنے پھر زبان پر نہ لانا"

مصنف مقیاس حنفیت کی مغالطہ بازی سے کماحقہٗ آشنا ہونے کے لئے یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے آدم اور اس کی اولاد یا نسل انسان کو چار مختلف ناموں سے موسوم فرمایا ہے۔ آدم، بشر، انسان اور رجل۔ بطور مثال سنیئے

۱۔ **آدم:** یہ نام چونکہ شہرہ آفاق ہے اس لئے پارہ اول سورہ بقرہ کے شروع وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ الایہ پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔

۲۔ **انسان:** (ا) خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ (پ۲۷۔ الرحمٰن) انسان کو پیدا کیا، بیان کرنا سکھایا۔

(ب) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ○ (حوالہ مذکور) پیدا کیا انسان کو ٹھیکری کی مانند بجنے والی مٹی سے۔

(ج) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ (پ۳۰۔ سورہ علق) پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پھٹکی سے۔

۳۔ **بشر**: (د) اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ○ (پ۲۳۔ سورہ ص) میں پیدا کرنے والا ہوں بشر کو مٹی سے۔

(ب) ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا (پ۱۹۔ سورہ فرقان) وہی جس نے پانی (نطفہ) سے بشر کو پیدا کیا۔

(ج) بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ (پ۷۔ سورہ مائدہ) بلکہ تم بشر ہو۔ اس چیز سے کہ پیدا کیا

۴۔ **رجل**: (د) خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا (پ۴۔ سورہ نساء) آدم سے اس کی بیوی کو پیدا کیا اور ان دونوں سے بکثرت ولاتعداد رجال یا مرد

(ب) اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (پ۵۔ سورہ نساء) رجال (مردوں) کو عورتوں پر غلبہ ہے۔

(ج) وَلَوْجَعَلْنٰہُ مَلَکًا لَّجَعَلْنٰہُ رَجُلًا (پ۷۔ سورہ انعام) اگر ہم کوئی فرشتہ بھی رسول بنا کر بھیجتے تو اسے بھی رجل (مرد) بنا کر ہی بھیجتے۔

مذکورہ آیات سے ظاہر ہے کہ رجل، بشر، انسان اور آدم بظاہر مختلف الفاظ ہیں مگر ان سب کا مفہوم صرف ایک ہی ہے۔ اس کو ذہن نشین رکھتے ہوئے سنیئے۔

متفقہ امر ہے کہ آدم علیہ السلام خود نبی بھی تھے اور پھر ان کے بعد نبوت کا یہ سلسلہ بدستور ان کی اولاد یا نسل میں جاری رہا۔ حتیٰ کہ یہ سلسلہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔

کفار کا عقیدہ ہے کہ بشر یا انسان نبی اور رسول نہیں ہو سکتا

انبیاء و رسل کی نبوت و رسالت کا انکار کرنے والے کفار نے اپنے اپنے عہد میں جس اہم دلیل اور سبب کی بنا پر انکار کیا وہ محض انبیاء و رسل کا انسان و بشر ہونا اور عوام الناس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح ان کا کھانا پینا اور بازاروں وغیرہ میں چلنا اور پھرنا ہی ہے۔ قرآن حکیم نے کفار کے اس اصول اور عقیدہ کو جس وضاحت سے بیان فرمایا، نمونتہً ملاحظہ فرمائیے:۔

۱۔ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا (پ۱۸۔ سورہ فرقان۔ رکوع ۱)

ترجمہ: کفار بدکار کہنے لگے کیا یہ بھی رسول ہو سکتا ہے جو ہماری طرح کھاتا پیتا اور بازاروں وغیرہ میں ضروریات کے لئے پھرتا ہے کیوں نہیں اتارا گیا (اس کی تصدیق کے لئے) کوئی فرشتہ جو اس کے ہمراہ لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتا۔

۲۔ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ○ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○ (پ۱۸۔ سورہ مومنون ع۳)

ترجمہ: نہیں ہے یہ رسول مگر تمہارے جیسا ہی ایک بشر، جو کچھ تم کھاتے پیتے ہو وہی یہ بھی کھاتا اور پیتا ہے۔ پس اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک بشر کو نبی و رسول تسلیم کر کے فرمانبرداری اختیار کی۔ تو تم انتہائی خسارے والے ہوتے۔

۳۔ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ (حوالہ مذکور)

ترجمہ: نہیں ہے یہ رسول مگر ایسا آدمی کہ اس نے افتراء کیا ہے اللہ پر (نبوت کا دعوے دار ہو کر) اور ہم قطعاً اس پر ایمان نہیں لا سکتے۔

۴۔ وَمَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ (پ۱۲۔ سورہ ھود۔ ع ۳)

ترجمہ: سرداران کفار قوم نوحؑ نے کہا اے نوح ہم تجھے اپنے جیسا ایک بشر ہی تو دیکھ رہے ہیں اور تیری نبوت کا اقرار و تابعداری کرنے والے بھی ہماری قوم کے کمینے اور موٹی عقل کے انسان ہی ہیں اور ہم اپنے سے زیادہ کوئی بھی تیری فضیلت و مرتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیکھ رہے۔ بلکہ ہم تو تمہیں سراسر جھوٹا ہی جانتے ہیں۔

۵۔ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝ (پ۱۸۔ مومنون ع۳)

ترجمہ: قوم فرعون کے سرداروں نے کہا، ہم (موسیٰ اور ہارون) دو انسانوں پر جو ہماری طرح ہی کے بشر (ضروریات زندگی کے محتاج) ہیں کیسے ایمان لائیں حالانکہ ان کی قوم اور برادری ہماری غلام و اطاعت گذار ہے۔

۶۔ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پ۱۳۔ سورہ ابراہیم۔ ع ۲)

ترجمہ: قوم کفار کو ان کے رسولوں نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ کی ذات یا ہستی میں بھی کچھ شک و شبہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ وہی تمہیں دعوت دیتا ہے کہ آؤ میری طرف تاکہ تمہارے گناہ بخشوں اور مقررہ وقت تک مہلت دوں۔ (اس دعوت انبیاء و رسل کے جواب میں) قوم کفار نے کہا (اے نبوت و رسالت کے مدعیو) نہیں ہو تم مگر خود ہماری طرح کے انسان یا بشر (دعویٰ نبوت) سے تمہارا ارادہ و منشاء یہ ہے کہ تم ہمیں ان معبودوں کی پرستش سے روک دو، جن کی پوجا ہمارے بزرگ کرتے چلے آئے ہیں۔ پس (اگر تم اپنے دعویٰ نبوت میں سچے ہو) کوئی صریح دلیل ہمارے سامنے پیش کرو۔

۷۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (پ۱۵۔ سورہ بنی اسرائیل۔ ع ۱۱)

ترجمہ: کفار مکہ کو ہدایت (قرآن و رسول صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے سے صرف اس امر مانع ہوا کہ وہ کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے بشر کو ہی رسول بنا کر بھیج دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ (پ ۱۷ شعراء)

ترجمہ: کفار مکہ نے خفیہ مشورہ کیا اور آپس میں کہا، نہیں ہے یہ (رسول) مگر ایک بشر جو تمہارے ہی جیسا ہے پھر کیا تم بچشم خود دیکھنے کے باوجود بھی یہ جادو قبول کر سکتے ہو۔

۹۔ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً (پ ۱۸۔ سورہ مومنون۔ ع ۲)

ترجمہ: سرداران قوم کفار نے کہا، نہیں یہ (رسول) مگر خود تمہارے جیسا ایک بشر اس کا ارادہ ہے کہ تمہارے اوپر فضیلت حاصل کرے (امیر یا سردار قوم بن جائے) اگر اللہ تعالیٰ کوئی رسول بھیجنا چاہتا تو کسی فرشتہ کو نازل کر دیتا۔

۱۰۔ جب صالح علیہ السلام نے قوم کے روبرو اپنی نبوت پیش فرمائی تو قوم نے یوں جواب دیا:۔

اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ (پ ۱۹۔ سورہ الشعراء۔ ع ۸)

ترجمہ: سوا اس کے نہیں کہ تو ایک مسحور انسان (تجھ پر جادو کیا گیا) ہے نہیں ہے مگر ایک بشر، پس ہمارے سامنے اپنی نبوت کی کوئی دلیل پیش کر، اگر تو سچا ہے۔

۱۱۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے خطاب کیا کہ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو کفار نے جواباً کہا:۔

اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ (پ ۱۹۔ سورۃ الشعراء۔ ع ۱۰)

ترجمہ: سوا اس کے نہیں کہ تجھ پر جادو کیا گیا ہے اور نہیں ہے تو مگر ہمارے جیسا بشر اور ہمارا گمان یہ ہے کہ تو جھوٹا ہے (کیونکہ کبھی بشر بھی رسول ہو سکتا ہے)

۱۲۔ کفار مکہ نے اپنے چوہدری ولید سے کہا:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تو چونکہ بہت ملکوں میں پھر چکا ہے۔ لہذا ہمیں یہ بتاؤ کہ محمدؐ جو کہتا ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں اور یہ قرآن اللہ تعالےٰ کا کلام ہے"

تو اس مردود نے جواب دیا کہ :۔

"محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) جھوٹے ہیں اور یہ قرآن انسان یا بشر کا کلام ہے"

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ (پ۲۹۔ سورہ مدثر ع۱)

ترجمہ: نہیں ہے مگر یہ جادو نقل کیا گیا اور نہیں ہے یہ قرآن مگر کلام بشر۔

تلک اثنا عشرۃ کاملۃ قرآن مجید میں اس مضمون کی آیات اگرچہ بکثرت ہیں لیکن ہم نے بطور نمونہ صرف بارہ آیات کو پیش کیا ہے۔

کفار انبیاء علیہم السلام کو حقارت و مذاق سے بشر نہیں کہتے تھے جیسا کہ مصنف مقیاس حنفیت نے عوام یا دین سے ناواقف اور جاہلوں کو دھوکہ دینے یا گمراہ کرنے کی غرض سے یوں لکھ دیا کہ :۔

"کلمہ بشر انبیاء علیہم السلام کو حقارتاً کفار کہا کرتے تھے"

بلکہ کفار کا بنیادی عقیدہ شیطانی تعلیم و انگیخت سے یہ تھا کہ بشر یا انسان کا نبی و رسول ہونا ناممکن ہے۔

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے ۔۔۔ شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

اسلام کا اصولی مسئلہ اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جو ابوالبشر اور پہلے انسان یا رجل ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی بھی ہیں۔ ان کے بعد نبوت و رسالت کا سلسلہ ان کی اولاد میں بدستور جاری رہا۔ حتیٰ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی و رسول ہوئے جن کی انتہاء ہمارے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوئی۔

چنانچہ شرح فقہ اکبر (جسے اچھروی بھی تسلیم کر چکا ہے) میں حدیث کے واضح الفاظ یوں نقل کئے گئے ہیں کہ :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کی گنتی و تعداد پوچھی گئی تو فرمایا:۔

مائۃ الف واربعۃ وعشرون الفا والرسل منہم ثلث مائۃ وعشر

اولہم آدم واٰخرہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم (شرح فقہ اکبر صفحہ مطبوعہ کانپور)

ترجمہ: ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہیں جن میں تین سو دس ۳۱۰ رسول ہیں۔ ان کی ابتداء آدم (علیہ السلام) سے ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

یہی وجہ ہے کہ حضور خاتم النبیین کے نام سے موسوم ہیں۔ چنانچہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ختم بی الرسل وانا خاتم النبیین" (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۱) غرضیکہ آدم علیہ السلام سے جو نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔

صحیح مسلم اور جامع ترمذی کی احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان یوں بھی موجود ہے "انا سید ولد آدم" میں اولادِ آدم کا سردار یا افضل ترین انسان ہوں۔

صحیح بخاری کی حدیث کے درخشاں الفاظ کی ضیا باری بھی ملاحظہ فرماتے چلیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اولادِ آدم کے بہترین قبائل اور خاندانوں سے ہوتا ہوا اس افضل ترین خاندان میں پہنچا ہوں جس میں میری پیدائش ہوئی۔

غرضیکہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعلمین، خاتم النبیین ہونے کے ساتھ ہی اولادِ آدم کے فردِ بشر، سردار اور افضل ترین انسان بھی ہیں۔

چنانچہ فقہ اکبر جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف مانی جاتی ہے۔ اس کی شرح لکھتے ہوئے علامہ ملا علی حنفی نے اس حقیقت کو جس وضاحت سے آشکارا کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ آدم ہی ہے۔

انبیاء علیہم السلام بنی نوع انسان ہی سے ہیں

متفقہ امر ہے کہ نسل انسانی کا پہلا دور طوفانِ نوح (علیہ السلام) پر ختم ہو جاتا ہے اور عہد جدید یا دورِ ثانی کی ابتداء حضرت نوح علیہ السلام سے شروع ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نوح (علیہ السلام) آدمِ ثانی سے موسوم ہونے کے ساتھ ہی رسول بھی ہیں۔ گویا موجودہ انسانی آبادی اُنؑ کی نسل ہی سے ہے۔

ا۔ نبوت و رسالت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ بیان فرماتے ہیں:۔

۱۔ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ (پ۱۸۔ سورہ مومنون۔ ع ۲)

ترجمہ: پھر قوم نوح کے بعد ہم نے ایک دوسری قوم پیدا کی اور ان ہی (اسی قوم و نسل) میں سے ان کا رسول بھیجا۔

۲۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ (پ۷۔ سورہ انعام۔ ع ۱۹)

ترجمہ: (کفار سے قیامت کے دن یہ سوال ہوگا) کیا تمہارے پاس خود تمہاری نسل و قوم سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہارے سامنے میری آیات بیان کرتے تھے؟

۳۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ (پ۸۔ اعراف ع ۴)

ترجمہ: اے اولادِ آدم جب آئیں تمہارے پاس رسول خود تمہاری نسل میں سے، بیان کریں اوپر تمہارے میری آیات۔

۴۔ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ[1]

ترجمہ: اے کافرو! کیا تعجب کرتے ہو تم اس پر کہ آئی ہدایت تمہارے پروردگار کی طرف سے خود تمہاری ہی قوم و نسل کے ایک رجل (انسان یا البشر) پر تاکہ ڈراوے تم

---

[1] پ۸۔ سورہ اعراف۔ ع ۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو عذاب الٰہی سے۔

۵۔ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ (پ۱۱۔ سورہ یونس۔ ع ۱)

ترجمہ: کیا لوگوں (انسانوں) کو اس پر تعجب ہوا کہ ہم نے ان ہی (کی نسل) میں سے ایک رجل (بشر یا انسان) پر وحی کر دیا (رسول بنا دیا) کہ ڈرا دے لوگوں کو۔

۶۔ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ (پ۲۶۔ سورہ قٓ۔ ع ۱)

ترجمہ: بلکہ تعجب ہوا اُن کو اس پر کہ آیا ان کے پاس رسول ان ہی (کی نسل) میں سے۔

تلک ستہ کاملہ اس مضمون کی آیات قرآن مجید میں بکثرت ہیں مگر مسلمانوں کے اطمینان کے لئے چھ آیات ہی کافی ہیں جو اعلان کر رہی ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام خود اپنی اپنی قوم و نسل کے فرد و بشر ہی ہیں۔

باوجود ان دلائل و اعلانات کے اگر پھر بھی کوئی انبیاء علیہم السلام کو اولادِ آدم کا فرد و بشر یا انسان نہیں مانتا تو وہ یقیناً اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے۔

نہیں جانتے یہ کہ چلتے کدھر ہیں گئے بھول رستہ یا وہ راہ پر ہیں؟

انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قوم و امت کے رشتہ دار ہیں

ذیل میں قرآن حکیم کی زبان سے انبیاءؑ کا اپنی اپنی قوم و امت کا رشتہ دار و بھائی ہونا ملاحظہ فرمائیے:۔

۱۔ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ (پ۱۹۔ سورہ الشعراء۔ ع ۶)

ترجمہ: جب قوم کفار کو ان کے بھائی نوحؑ نے کہا۔ تم کیوں نہیں ڈرتے۔

۲۔ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا (پ۸۔ سورۃ اعراف۔ رکوع ۹)

ترجمہ: قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ علیہ السلام کو رسول بھیجا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا (پ۸۔ سورہ اعراف۔ ع ۱۰)

ترجمہ: قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو رسول بھیجا۔

۴۔ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا (پ۸۔ سورہ اعراف۔ ع ۱۱)

ترجمہ: اہلِ مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو رسول بھیجا۔

۵۔ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ (پ۱۹۔ سورۃ الشعراء۔ ع ۹)

ترجمہ: جب ان کے بھائی لوطؑ نے اپنی قوم سے کہا۔ تم کیوں نہیں ڈرتے۔

تلک خمسۃ کاملۃ یہ پانچ آیات اس امر کی شہادت وثبوت میں کافی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو اپنی اپنی امتوں کا بھائی اعلان فرمایا ہے۔

دور ہو جائے اگر کینہ تو دل آئینہ ہو
معرفت کے نور سے روشن تمہارا سینہ ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے امتیوں کو اپنا بھائی فرمانا

اب ذیل میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے افراد کو اپنا بھائی فرمانا ملاحظہ فرمائیے:۔

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان سے گذرے تو آپؐ نے "السلام علیکم دار قوم مومنین" فرماتے ہوئے کہا:۔

"وددت ان قد رأینا اخواننا ترجمہ: ہم اپنے بھائیوں کو دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں"

صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ کلمہ سننے پر عرض کیا:۔

"او لسنا اخوانك یا رسول الله قال انتم اصحابی و اخواننا الذین لم یاتوا الحدیث (صحیح مسلم۔ باب استحباب اطالۃ الغرۃ۔ کتاب الطہارت)

ترجمہ: کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپؐ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپؐ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔ آپ تو میرے صحابہ ہیں اور بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔ یعنی صحابہؓ کے بعد آنے والوں کو بھائی فرمایا (مسلمانوں نے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہونا مبارک ہو)

علامہ نوویؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کا درجہ محبت میں چونکہ بہت زیادہ ہے اس لئے ان کو "انتم اصحابی" سے فائز کرتے ہوئے ان کے بعد آنے والے تاقیامت مومنین کو بھائی کے منصب جلیلہ کی بشارت سے سرفراز فرمادیا۔

نیز رطب اللسان ہیں انما المومنون اخوۃ الآیۃ میں اللہ تعالےٰ نے اہلِ ایمان کی بھائی بندی کو آشکارا فرمایا ہے (مبارک ہیں وہ جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برادری میسّر ہے اور منحوس ہیں وہ جنہیں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی برادری پسند نہیں)

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار و مہاجرین رضی اللہ عنہم کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ آیا اور آپؐ کے سامنے اس نے سجدہ کیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا:۔

یا رسول اللہ تسجد لک البھائم والشجر فنحن احق ان نسجد لک فقال اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم" الحدیث (مشکوٰۃ)

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کو غیر ذی شعور چارپائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم ان سے کہیں زیادہ حقدار ہیں کہ آپؐ کو سجدہ کریں۔ ارشاد فرمایا:۔

"سجدہ چونکہ مخ العبادت ہے) عبادت تو اپنے پروردگار ہی کی کرو، اور اپنے بھائی کی (ہماری) عزت، اطاعت و فرمانبرداری کرو۔

صحابہؓ حضور کو اپنا بھائی جانتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ حضرت ابوبکرؓ سے عائشہ کا رشتہ طلب کیا تو صدیقؓ نے عرض کیا۔

"انما انا اخوک فقال انت اخی فی دین اللہ وکتابہ وھی لی حلال" (کشف الغمہ عن جمیع الائمۃ للشعرانی جلد ۲ صفحہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تو آپؐ کا بھائی ہوں۔ ارشاد فرمایا:۔

"(اے صدیقؓ) تو یقیناً اللہ کے دین اور اس کی کتاب میں میرا بھائی ہے لیکن عائشہ میرے لئے حلال ہے"

خلاصہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے افراد کو اپنا بھائی جانتے اور صحابہؓ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بھائی کہتے اور سمجھتے تھے۔

اہل ایمان یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برادری حقیقت ہے کہ انسانی برادریاں صرف دو ہی ہیں۔

۱۔ اول اہل ایمان کی برادری ہے جسے اللہ تعالےٰ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ الایہ سے بیان فرمایا ہے اور اس برادری و بھائی بندی کے ممتاز ارکان انبیاء و رسل ہیں۔

۲۔ دوسری برادری کفر کی ہے جس کے گورو فرعون و ابوجہل ہیں۔ پس جس نالائق کو اہل ایمان کی برادری میں شمولیت بُری معلوم ہوتی ہے وہ اپنا انجام سوچ لے۔

؎ مجھ سے گیا پالا ستم گر سے پڑا — مل گئی اسے دِل تجھے کفرانِ نعمت کی سزا

دُعا ہے کہ ہم سب کو اللہ تعالےٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخوت و برادری سے سرفراز فرماتے ہوئے حشر میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمرہ میں اٹھائے اور فردوس بریں میں آپؐ ہی کے پڑوس و جوار میں جگہ بخشے۔ آمین

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نبی نوع انسان ہی سے ہیں!

اگرچہ یہ دہرانے کی ضرورت نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی بنی نوع انسان ہی کے ممتاز ترین فرد ہیں کیونکہ قرآن حکیم نے یہ اعلان کر کے کہ:۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (پ۴۔ سورہ آل عمران ع۱۵)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مگر اللہ تعالےٰ کے رسول جیسا کہ ان سے پہلے رسول گزر چکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا :۔

" انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر" الحدیث مشکوٰۃ

ہم رسولوں کے قائد اور خاتم النبیین ہیں" فرما کر اشکار کر دیا کہ جب انبیاء نسلِ انسان سے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت "انا سید البشر" کے افضل ترین انسان ہوئے مگر فرقہ ضالیہ کے شور و شغب کے ازالہ کے لئے قرآن مجید کی مزید آیات کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ جد الانبیاء حضرت خلیل علیہ السلام تعمیرِ بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد دو گانہ شکر ادا کرتے ہوئے اللہ جل شانہٗ کے حضور دعا فرماتے ہیں :۔

"رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ (پ۱۔ سورہ بقرہ ع ۱۵)

ترجمہ : اے رب ہمارے مبعوث فرما ان میں رسول ان ہی (کی نسل و قوم) میں سے ایسا جو پڑھے ان پر تیری آیات۔

حضورؐ فرماتے ہیں اس دعائے ابراہیمیؑ کا نتیجہ صرف میں ہی ہوں۔ الفاظ حدیث یہ ہیں

" ساخبرکم بادل امری دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسٰی" (مشکوٰۃ)

ترجمہ : میں ہی دعائے ابراہیمؑ اور بشارتِ عیسٰےؑ کا نتیجہ ہوں۔

۲۔ تحویلِ قبلہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتے ہیں :۔

"وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ كَمَا اَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا (پ۲۔ سورہ بقرہ۔ ع ۱۸)

ترجمہ : تاکہ ہم تمہارے اوپر اپنی نعمتیں پوری کریں اور تم ہدایت یاب ہو جاؤ۔ جیسا کہ ہم نے تم پر یہ انعام کیا کہ تمہارے درمیان ایسا رسول مبعوث فرمایا جو خود تمہاری نسل میں سے ہی ہے۔ ہماری آیات تم پر پڑھتا ہے۔

غیر ملبہم لفظوں میں پڑھیئے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (پ۴، سورہ آل عمران - ع ۱۰)

ترجمہ: البتہ تحقیق یہ خاص انعام کیا اللہ تعالےٰ نے اہل ایمان پر کہ بھیجا ان میں رسول خود ان کی جانوں یا نسل میں سے۔

۴۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ (خاتمہ سورہ توبہ)

ترجمہ: البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس ایسا رسول جو خاص تمہاری جانوں یا نسل میں سے ہے۔ تمہاری مشکل و مصیبت اس پر گراں گزرتی ہے۔

تلک اربعۃ کاملۃ اہل ایمان کے اطمینان کے لئے یہ چار آیات کافی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو اسمٰعیل یا اولاد ابراہیمؑ اور نسل انسان ہی کے فرد البشر ہیں۔

پس ان آیات بینات کے بعد اگر کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے البشر و انسان ہونے یا آپؐ کو نسل انسان سے خارج کرنے پر ہی مصر رہے تو پھر اس بت کافر سے خدا سمجھے

؎ کوئی چیز سمجھو نہ اپنی بڑی تم رہو بات کو اپنی کرتے بڑی تم

انبیاء و رسل علیہم السلام رجال ہی ہیں؟

قرآن عزیز سے ذکر ہو چکا کہ آدم سے مراد انسان پھر البشر اور رجل بھی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل آیات سے انبیاء علیہم السلام کے رجل ہونے کا اعلان پڑھیئے:۔

۱۔ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ

ترجمہ: قوم نوحؑ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، کیا تعجب کرتے ہو تم اس پر کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت و ہدایت کا پیغام تمہاری ہی قوم و نسل کے آدمی پر کیوں اتارا گیا؟

۲۔ قوم عاد کو خطاب کرتے ہوئے مولا کریم فرماتے ہیں:۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ (پ۹، اعراف ع)

پ۸، سورہ انعام - ع ۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: کیا یہ امر تمہارے لئے تعجب خیز ہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت و ہدایت کا پیغام ایک تمہاری ہی قوم و نسل کے آدمی پر کیوں اتارا گیا؟

۳۔ قریشِ مکہ کو خطاب کرتے ہوئے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ:۔

اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْھُمْ (پ۱۱۔ شروع سورہ یونس)

ترجمہ: کیا لوگ اس بات سے تعجب کرتے ہیں کہ ہم نے انہی کی قوم و نسل میں سے ایک رجل پر وحی نازل کر دیا۔

۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان و تسلی دلاتے ہوئے باری تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنْ اَھْلِ الْقُرٰی (پ۱۳۔ آخر سورہ یوسف)

ترجمہ: اے میرے پیارے رسولؐ جس قدر بھی آپ سے پہلے ہم نے انسانی آبادیوں کی طرف رسول بھیجے۔ وہ سب کے سب رجل ہی ہیں

۵۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ (پ۱۴۔ سورہ نحل۔ ع ۶)

ترجمہ: جتنے بھی آپؐ سے پہلے رسول ہیں، سب رجل ہی تھے۔

۶۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنٰھُمْ جَسَدًا لَّا یَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِیْنَ (پ۱۷۔ سورہ انبیاء۔ ع ۱)

ترجمہ: (اے میرے حبیب) آپؐ سے پہلے کے تمام رسول رجل ہی تھے۔ ہم نے ان کی طرف وحی کیا ہے۔ پس دریافت کرو اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے اور وہ سب کھانا کھایا کرتے تھے اور ان کی زندگی بھی دوامی نہیں تھی۔

۷۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَھُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً (پ۱۳۔ ع ۶)

ترجمہ: البتہ تحقیق جس قدر بھی آپؐ سے پہلے ہم نے رسول بھیجے۔ ان سب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم کون ہو"؟

صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا نام بتایا۔ تو پھر اس نے سوال کیا:۔

"تیرے ساتھ دوسرا کون ہے؟"

اس کے جواب میں حضرت صدیقؓ نے فرمایا:۔

"رجل یھدینی (ایک رجل ہے جو مجھے راستہ کی رہبری کرتا ہے)"

(صدیق رضی اللہ عنہ نے ایمانی کمال کا مظاہرہ فرماتے ہوئے قریش کو بھی مطمئن کر دیا اور یہ حقیقت بھی آشکار فرما دی کہ ہادیٔ جن وانس ہیں جو مجھے نجات وجنت کا راستہ بتا رہے ہیں۔)

مزید سنیئے مجلس صحابہ رضی اللہ عنہم کا متفقہ واقعہ بھی سنتے چلئے۔ خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"ہم (صحابہؓ) مسجد میں بیٹھے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہم میں تشریف فرما تھے۔ پس اونٹ سوار آیا اور مسجد میں اونٹ بٹھا کر مجلس میں پہنچ کر پوچھنے لگا:۔

"ایکم محمد (آپ لوگوں میں "محمد" کون ہیں)"؟

ہم نے جواب دیا:۔

"ھذا الرجل الابیض المتکئ (ہم نے آپؐ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) یہ ہیں۔ سفید (گورے) رنگ کے رجل (مرد) تکیہ لگائے بیٹھے ہیں"

(صحیح البخاری۔ کتاب العلم

باب القراۃ والعرض علی المحدث۔ پ ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم کون ہو"؟

صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا نام بتایا۔ تو پھر اس نے سوال کیا:۔

"تیرے ساتھ دوسرا کون ہے؟"

اس کے جواب میں حضرت صدیقؓ نے فرمایا:۔

"رجل یھدینی (ایک رجل ہے جو مجھے راستہ کی رہبری کرتا ہے)"

(صدیق رضی اللہ عنہ نے ایمانی کمال کا مظاہرہ فرماتے ہوئے قریش کو بھی مطمئن کر دیا اور یہ حقیقت بھی آشکار فرما دی کہ ہادیٔ جن وانس ہیں جو مجھے نجات وجنت کا راستہ بتا رہے ہیں۔)

مزید سنیئے مجلس صحابہ رضی اللہ عنہم کا متفقہ واقعہ بھی سنتے چلئے۔ خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"ہم (صحابہؓ) مسجد میں بیٹھے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہم میں تشریف فرما تھے۔ پس اونٹ سوار آیا اور مسجد میں اونٹ بٹھا کر مجلس میں پہنچ کر پوچھنے لگا:۔

"ایکم محمد (آپ لوگوں میں "محمد" کون ہیں)"؟

ہم نے جواب دیا:۔

"ھذا الرجل الابیض المتکئ (ہم نے آپؐ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) یہ ہیں۔ سفید (گورے) رنگ کے رجل (مرد) تکیہ لگائے بیٹھے ہیں"

(صحیح البخاری۔ کتاب العلم

باب التذاۃ والعرض علی المحدث۔ پ ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رجل ہی جانتے

اور کہتے ہیں

اگرچہ مذکورہ دونوں شہادتیں ہی کافی ہیں تاہم ضیافت طبع کے لئے مزید سنیئے۔ خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

"منکر نکیر جب میت سے سوال کرتے ہیں تو ہمارے متعلق پوچھتے ہیں۔ ما علمك بهذا الرجل۔ تو اس رجل کے متعلق کیا علم رکھتا ہے"؟

(پ ۱۔ صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب من اجاب الفتیا۔ باشارۃ الید والراس)

بخاری و مسلم کی دوسری حدیث کے الفاظ یوں ہیں :۔ "ما کنت تقول فی هذا الرجل محمد" سنن ابی داؤد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں :۔ فیقولان ما هذا الرجل الذی بعث فیکم

خرخیکھ :۔

۱۔ اللہ تعالےٰ نے انبیاء کو رجل فرمایا ہے۔

۲۔ صحابہ رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رجل جانتے تھے۔

۳۔ فرشتے بھی آپؐ کو رجل ہی مانتے ہوئے میت سے سوال کرتے وقت رجل کہہ کر ہی پوچھتے ہیں۔

لہٰذا مصنف مقیاس حنفیت کا یہ فریب کہ کسی صحابی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر نہیں کہا، باطل ہو کر رہ گیا۔

کیونکہ جب صحابہؓ کا رجل کہنا ثابت ہے اور حسب تصریح قرآن مجید رجل سے مراد بشر ہے۔ لہٰذا صحابہؓ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا خود بخود ثابت ہو گیا۔ مزید تفصیل آ رہی ہے

وہ شاید قفس میں ہی عمریں گنوائیں
گئیں بھول صحرا کی جن کو صدائیں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالےٰ کا انبیاء علیہم السلام اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اپنی بشریت کا اعلان کروانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بامر الٰہی جب قریش مکہ کے سامنے اپنی رسالت و نبوت کا اعلان فرمایا تو قریش نے اپنے آبائی مذہب وعقیدہ (کفار کے اصول) کی بنا پر کہ بشر رسول نہیں ہو سکتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے انکار کیا۔

چنانچہ قرآن حکیم نے ان کے انکار کا ذکر یوں کیا:۔

۱۔ "قَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ" ترجمہ: کہنے لگے اگر یہ اپنے دعوئے رسالت میں سچا ہے تو پھر اس پر ہمارے سامنے فرشتہ کیوں نہیں اتارا جاتا۔

ان کے اس قول باطل کا رد کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا (پ۔ سورہ انعام۔ ع ۱)

ترجمہ: اور اگر ہم کسی فرشتہ کو بھی رسول بنا کر بھیجتے تو اسے بھی مرد ہی کی صورت میں بھیجتے۔

۲۔ ان کے غلط عقیدہ کا کہ بشر رسول نہیں ہو سکتا، رد کرتے ہوئے مولا کریم نے فرمایا ہے:۔

"کہ ہر جنس یا نسل جس طرح اپنے افراد سے استفادہ کر سکتی ہے دوسری جنس یا نسل سے ناممکن ہے۔ پس زمین پر چونکہ نسلِ انسان آباد ہے اس لئے اس آبادی کی طرف انسانوں کا رسول ہونا ہی مفید ہو سکتا ہے۔ اور اگر انسانوں کی بجائے زمین پر فرشتے آباد ہوتے تو ہم ان کی طرف فرشتہ رسول بنا کر بھیجتے"۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ (پ۔ بنی اسرائیل۔ ع ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اے میرے رسول ان بے عقل کفار قریش سے کہہ دے کہ اگر زمین پر فرشتے آباد ہوتے تو ہم ان کو مطمئن کرنے کے لئے فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے۔ لیکن اس دنیا میں چونکہ نسلِ انسانی آباد ہے۔ اس لئے ان بیوقوفوں سے کہہ دو:۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (پ۱۵۔ بنی اسرائیل۔ ع۱)

ترجمہ: پاک ہے پروردگار میرا، میں تو ایک بشر ہوں جو کہ اس کا پیغام پہنچانے والا ہوں۔

۳۔ کفار کے بنیادی عقیدے کا رد صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ہی اعلان نہیں کروایا گیا، بلکہ دوسرے رسولوں سے بھی اس کی پُرزور تردید یوں کرائی گئی ہے:۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (پ۱۳۔ سورہ ابراہیم۔ ع۲)

ترجمہ: کفار کو رسولوں نے جواب دیا کہ یہ ضرور ہے کہ ہم تمہاری مانند بشر ہیں مگر یہ نبوت و رسالت اللہ تعالےٰ کا خاص الخاص فضل ہے جو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے کر دیتا ہے۔

۴۔ کفار قریش کی ناحق شناسی اور احسان فراموشی کو ذکر کرتے ہوئے اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں:۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ (پ۷۔ سورہ انعام۔ ع۱۱)

ترجمہ: نالائقوں نے اللہ تعالےٰ کی کماحقہٗ قدر نہ کی، جب کہ کہا انہوں نے اللہ تعالےٰ نے کبھی کسی بشر پر کوئی کتاب نہیں اتاری۔ اے میرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ان ناقدر شناس لوگوں سے کہہ دیجئے کہ کس نے اتاری پھر وہ کتاب جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ (علیہ السلام) لوگوں کے لئے نور و ہدایت کا سرچشمہ لائے۔

مطلب یہ کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا، اے میرے حبیب قریش سے یہ فرمائیے اور پوچھئے کہ جب موسیٰ علیہ السلام انسان یا بشر ہونے کے باوجود رسول ہو سکتے ہیں اور ان پر تورات ایسی نور وہدایت سے بھرپور کتاب کا نازل ہونا بھی تسلیم کیا جا سکتا ہے تو میری بشریت، نبوت و رسالت کے کیونکر منافی ہو سکتی ہے اور پھر مجھ پر قرآن کے نازل ہونے سے تم کیوں انکاری ہو۔

۵۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ (پ۱۶۔ خاتمہ سورہ کہف)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے میرے حبیب مشرکین مکہ سے کہہ دیجئے کہ ضرور ہے کہ میں تمہارے جیسا بشر ہی ہوں مگر اس کے باوجود مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے کہ تمہیں یہ بتادوں کہ تمہارا معبود حقیقی ایک ہی ہے۔

پس جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی امید رکھتا ہے، اسے چاہیئے کہ اعمال صالحہ کا پابند ہو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

۶۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ (پ۲۴۔ سورہ حٰمٓ سجدہ۔ رکوع ۱)

ترجمہ: ارشاد ہوتا ہے کہ میرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کفار سے کہہ دیجئے کہ میں تمہارے جیسا بشر و انسان تو ضرور ہوں مگر اس کے باوجود مجھ پر وحی آتی ہے (اللہ کا رسول بھی ہوں) اصلیت یہ ہے کہ تمہارا معبود حقیقی صرف ایک ہی ہے۔ پس تم اس کی فرمانبرداری کرو اور اس سے اپنی خطاؤں اور گناہ کی بخشش مانگو۔

۷۔ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِئْنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ[1]

---

[1] پ۱۷۔ سورہ انبیاء۔ ع ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی بھی بشر کو دوامی زندگی نہیں بخشی۔ پس اگر تو مرگیا تو کیا تیرے مخالف ہمیشہ زندہ ہی رہیں گے۔ یعنی بشر کو دوامی زندگی قطعاً نہیں پس اے میرے رسول اگر تم مرگئے تو یہ بھی ضرور مریں گے۔ پھر تیری موت سے ان کا خوش ہونا ان کی بیوقوفی ہے۔

تلک سبعۃ کاملۃ اس مضمون کی مزید آیات بھی ہیں جو اس امر کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ کفار سے کہہ دیجئے کہ:۔

۱۔ "میں بشر ہونے کے باوجود اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں۔

۲۔ تمہارا یہ عقیدہ و نظریہ سراسر باطل ہے کہ بشر رسول نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بشر کی ہدایت کے لئے بشر کا رسول ہونا ہی فطری امر ہے۔

۳۔ اگر انسان کی بجائے کوئی فرشتہ رسول ہوتا تو اس کی رسالت پر ایمان لانا امر نا ممکن تھا۔ کیونکہ وہ انسانی حوائج و ضروریات سے بے نیاز ہوتا ہے اور انسان اپنی ضروریات بشریہ کو دلیل و حجت پیش کر کے انکار کر دیتا:

؎ تو اور جنس ہم اور جنس! پھر تیری اطاعت کون کرے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی زبانِ مبارک سے اپنی بشریت کا اعلان فرمانا

قرآن مجید کے الفاظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بامرِ الٰہی اپنی بشریت کا اعلان فرمانا ظاہر ہو چکا ہے۔ اس سے زیادہ ایک مسلمان کے لئے کسی مزید ثبوت کی اگرچہ ضرورت باقی نہیں رہتی۔ مگر فرقہ ضالہ چونکہ دلائل و ثبوت سے آنکھیں بند کرتا ہوا محض دیوانوں کی طرح یوں ہی رٹ لگانے کا خوگر ہے کہ:۔

"حدیث سے بشریتِ رسول کا ثبوت نہیں"

چنانچہ مقیاس حنفیت طبع اول ص۸۱ سطر ۱۶ میں لکھا ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہاں ایک روایت ترمذی شریف کی باوجود خبر احاد ہونے کے ضعیف بھی ہے جس کا ضعف انشاء اللہ جلد ثابت کیا جائے گا"

صلا پر اس روایت کو ضعیف ثابت کرنے کی انتہائی کوشش کے بعد سطر نمبر ۱۲ میں بڑے فخر و تکبر سے لکھا ہے :۔

"اہل حدیث بننے کا دعویٰ کرنے والو! ایسی کچی بات احناف کے سامنے پھر زبان پر نہ لانا"

بنابریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا از خود اپنی بشریت کا اعلان فرمانا بھی سُنیئے :۔

۱۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پانچ رکعت پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ ازید الصلوٰۃ (نماز کچھ زیادہ ہو گئی ہے؟)

آپؐ نے فرمایا، کیا بات ہوئی؟ عرض کیا گیا، آپ نے پانچ رکعت پڑھائی ہیں پس آپؐ نے بعد از سلام دو سجدے کئے۔

وفی روایۃ قال انما انا بشر مثلکم انسیٰ کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی الحدیث (مشکوٰۃ باب السہو)

ترجمہ : فرمایا تحقیق میں بھی تمہارے جیسا بشر ہوں۔ مجھ کو بھی سہو ہو جاتا ہے۔ پس جب کہ مجھے سہو ہو تو تم یاد دلا دیا کرو۔

۲۔ حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام خم غدیر پر آپؐ نے خطبہ دیا۔ حمد و ثنا کے بعد وعظ فرمایا :۔

فقال الا ایھا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتی رسول ربی فاجیب الحدیث (صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۹)

ترجمہ : اے لوگو! خبردار ہو جاؤ پس تحقیق میں بھی ایک بشر ہی ہوں۔ عنقریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کا فرشتہ آئے گا اور میں اس کا پیغام قبول کر لوں گا۔

۳۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرماتے ہوئے مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے تو دیکھا کہ اہل مدینہ نر کھجور کے بور کو مادہ کھجوروں پر پیوند کرتے ہیں۔ آپؐ نے بطور مشورہ ان کو پیوند لگانے سے روک دیا۔ پس جب کھجوروں کا پھل اتارا گیا تو صحابہؓ نے شکایت کی۔ چونکہ امسال پیوند نہیں کیا گیا۔ اس لئے پھل بہت کم اترا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا:۔

فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من دینکم فخذوا به واذا امرتکم بشیء من رائی فانما انا بشر الحدیث (صحیح مسلم جلد دوم ص۲۶۴)

ترجمہ: تحقیق میں بھی ایک بشر ہوں۔ پس جب امرِ دین میں کوئی حکم کروں تو اس کو قبول کرو اور جب کوئی مشورہ امرِ دنیا میں دوں تو اس کا تسلیم کرنا ضروری نہیں اس لئے کہ میں بھی بشر ہوں۔

فلک ٹوٹے، زمین پھٹ جائے، موت آئے کہ دم نکلے
مگر ہرگز نہ ہادی کی اطاعت سے قدم نکلے

صحابہ رضی اللہ عنہم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا

مصنف مقیاس حنفیت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے قول:۔ کان بشرا من البشر (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بشروں سے بشر تھے) ص۸۶ پر کہہ کر انکار و فرار کیا کہ:۔

"یہ روایت ضعیف ہے"

لیجئے ہم اس کی تصدیق و تائید میں مفسر قرآن ابن عباسؓ کا وہ خطبہ عرض کئے دیتے ہیں جو انہوں نے اس وقت دیا جب کہ صحابہؓ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے متعلق اختلاف ہوا۔ پس کھڑے ہوا اور فرمایا:۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد مات و انہ بشر و انہ
یأتی کما یأتی البشر اے قوم فادفنوا صاحبکم.....
اے قوم فادفنوا صاحبکم..... اے قوم فادفنوا صاحبکم

(مسند دارمی باب وفات النبی ص۲۳ مطبوعہ نظامی کانپور)

ترجمہ: تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بشر ہی تھے جو فوت ہو چکے۔ پس اے مسلمانو! اپنے صاحب کو دفن کرو..... دفن کرو..... دفن کرو۔

صحیح بخاری و مسلم کی احادیث، پھر ابن عباس کا مجلسِ عام میں خطبہ کہ:۔

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نسل انسانی کے فرد بشر ہی ہیں"

سے مصنف مقیاس حنفیت کا دجل و فریب **ھباءً منثورا** ہو کر رہ گیا ؎

حباب بحر کو دیکھو کہ کیسے سر اٹھاتا ہے تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

اھل سنت کا عقیدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سید البشر ہیں

اگرچہ ایک مسلمان کے لئے قرآن مجید اور احادیث کی نصوص ہی کافی ہیں مگر بریلوی دوست چونکہ اپنے آپ کو امام ابو حنیفہؒ کا مقلد مشہور کئے ہوئے ہیں۔ لہذا حضرت الامام کا فرمان فقہ اکبر سے نقل کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے جو حضرت الامام کی تصنیف کے نام سے مشہور ہے۔

چنانچہ حنفی مذہب کے مشاہیر علامہ بزدویؒ اور علی قاریؒ وغیرہ نے فقہ اکبر کو حضرت امام کی تصنیف سمجھ کر اس کی شروح لکھی ہیں۔

خود اچھروی صاحب نے بھی فقہ اکبر کو مستند تسلیم کرتے ہوئے شرح فقہ اکبر کے اقتباسات ثبوت مدعا کے لئے نقل کئے ہیں۔ اگرچہ وہ سراسر فریب ہی ہے۔ لہذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتمام حجت کے لئے فقہ اکبر اور علی قاری کی شرح کے واضح الفاظ عرض کئے جاتے ہیں:

"محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام حبیبہ وعبدہ ورسولہ ونبیہ وصفیہ وتقیہ ولم یعبد الصنم ولم یشرک باللہ طرفۃ عین ولم یرتکب صغیرۃ ولا کبیرۃ قط افضل الناس بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق ثم عمر بن الخطاب الفاروق ثم عثمان ذوالنورین ثم علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین۔"

(فقہ اکبر مترجم مطبوعہ گلزار سٹیم پریس لاہور)

ترجمہ: محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے دوست، بندے، نبی، برگزیدہ اور پاک و مطہر ہوتے ہیں۔ ایک لحظہ بھر بھی آپ نے بتوں کی پرستش نہیں کی اور نہ ہی آپ نے کسی صغیرہ و کبیرہ گناہ کا کبھی ارتکاب کیا۔ آپ افضل ترین انسان ہیں اور آپ کے بعد ابوبکر صدیق پھر فاروق و ذوالنورین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

حضرت امام کے اس قول کی تشریح ملا علی قاریؒ کی قلم سے ملاحظہ فرمائیے:۔

۱۔ وافضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای بعد وجودہ لانہ خاتم النبیین ..... والحاصل ان افضل الناس بعد الانبیاء علیہم السلام ابوبکر صدیق ..... افضل الاولیاء من الاولین والاخرین وقد حکی الاجماع علی ذلک ولا عبرۃ لمخالفۃ الروافض

(شرح فقہ اکبر ص۱۳۳ مطبوعہ مجیدی کانپور)

۲۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ای محمد بن عبداللہ ابن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلاب بن مرة بن کعب ابن لوئی بن غالب بن فهر بن کنانة بن خزیمة بن مدرکه بن الیاس ابن نزار بن معد بن عدنان هذا القدر من نسبه علیه الصلوٰة والسلام لم یختلف فیه احد من العلماء الاعلام (شرح فقہ اکبر ص۲۰۱)

۳۔ عبدہ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

ای المختص به لانه الفرد الاکمل عند اطلاقه ص۲۰۲ اور اس کے ذیل حدیث :۔

لا تطرونی کما اطرت عیسٰی وقولوا عبد الله ورسوله وقدم العبودیة فتفقد بها وجود علی الرسالة والدلالة علی عدم استنکافه من ذالك المقام بل الاشارة الی انه علیه الصلوٰة والسلام مفتخر بذالك المرام ۔ (ص۲۰۲ شرح فقہ اکبر)

لا تدعنی الا بیا عبدها فانه اشرف اسمائها

۴۔ انسان کے مراتب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

ان الانسان اما یکون ناقصا کالعوام من الجهلاء او کاملا غیر قادر علی التکمیل کالاولیاء او کاملا مکملا کالانبیاء علیهم السلام فاذا ثبت هذا فتقول عند مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم (شرح فقہ اکبر ص۱۳۲)

۵۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے سہو و نسیان کی تشریح فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کے سہو کو زلۃ کہا جاتا ہے اور زلۃ کی توضیح یوں کی جاتی ہے :۔

واما تصرف همتهم عن السیئات وجذبهم الی الطاعات جبرا من الله تعالٰی بعد ان اودع فی طباعهم ما فی طباع البشر (ص۔ شرح فقہ اکبر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر انا سید ولد آدم الحدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"فی کونہ من آدم بل من اولاد آدم" (ص۱۴۱ شرح فقہ اکبر)

فیہ ان من اولادہ من ھو افضل منہ کابراھیم فیکون نبینا افضل منہ بلا نزاع مع انہ قدیم او لولد آدم الجنس الانسانی کما ورد "یا ابن آدم انک ما دعوتنی و رجوتنی

(الحدیث القدسی ۔ شرح فقہ اکبر ص۱۴۱)

چونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے آپؐ کے وجود مسعود کے بعد تمام آدمیوں (انسانوں) سے افضل ابوبکر ہیں اور اس پر اجماع نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اولین و آخرین میں سے افضل الاولیا ہیں شیعہ اگرچہ اس کے مخالف ہیں۔ مگر ان کا کچھ اعتبار نہیں۔

۲۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہ کے بیٹے اور عبداللہ عبدالمطلب سے، آپؐ کا یہ سلسلۂ نسب عدنان تک بالاتفاق صحیح ہے۔

عبدہٗ کی تشریح کرتے ہوئے قاری صاحب لکھتے ہیں :۔

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے خاص الخاص بندے ہیں کیونکہ آپؐ فرد کامل ہیں"

اور پھر حدیث کہ :۔

"میری شان میں اس طرح مبالغہ نہ کرنا جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کی شان میں کیا لہٰذا مجھے اللہ تعالےٰ کا بندہ اور رسول ہی سمجھنا"

اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بندہ ہونے کو رسالت پر اس لئے مقدم فرمایا کہ آپؐ کا وجود پہلے اور رسالت بعد میں ہے اور یہ اس امر کی دلیل ہے کہ آپ اپنے بندہ ہونے کو اپنی توہین نہیں سمجھتے بلکہ اس میں یہ اشارہ کر دیا کہ :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ ہونا میرے لئے انتہائی فخر ہے" جیسا کہ شاعر نے کہا ہے :۔

مجھے تو اس کا بندہ کہہ کر ہی پکارو کیونکہ بندہ ہونا
انتہائی شرف کا نام ہے "

اور پھر حنفی مذہب کی مسلمہ کتاب "عقائد نسفی" کے حوالہ سے انسان کے مراتب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

" انسان تین قسم کے ہیں ۔ عوام جہلاء[1] ناقص انسان ہیں ۔ اولیاء[2] اللہ ۔ انبیاء[3] اور یہ انتہائی کامل انسان ہیں ۔ پس جب یہ ثابت ہو گیا کہ انبیاء کامل و اکمل انسان ہیں تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بھی کامل ترین انسان ہوئے " (ص ۱۴۳)

مرقاۃ میں ملا علی قاری حدیث المومن اکرم علی اللہ لبعض الملئکۃ الخ کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

ان عوام البشر خیر من عوام الملئکۃ و خواصھم من خواص الملئکۃ ..... والمراد بخواص المومنین الانبیاء والرسل

ترجمہ : عوام البشر (مومن) عوام فرشتوں اور خواص البشر خاص فرشتوں سے افضل ہیں اور خاص مومنین سے مراد انبیاء و رسل ہیں ۔

انا سید ولد آدم کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

" حضور صلی اللہ علیہ وسلم پوری اولادِ آدم سے افضل ہیں اور اولادِ آدم سے نسلِ انسانی مراد ہے ۔ یعنی آپ پوری کی پوری نسلِ انسان سے افضل و اکمل انسان ہیں ۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں ارشادِ الٰہی ہے ۔ اے آدم کے بیٹے ..... " (شرح فقہ اکبر ص ۱۴۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہا حنفیہ کا متفقہ عقیدہ | حضرت الامامؒ کا قول اور حضرت علی قاریؒ رکن مذہب حنفی کی واضح شرح ملاحظہ فرمانے کے بعد متاخرین فقہا حنفیہ کا متفقہ فیصلہ شرح عقاید نسفی ایسی مسلمہ و مستند درسی کتاب سے پڑھیئے :۔

"والرسول انسان بعثہ اللہ تعالےٰ الی الخلق لتبلیغ الاحکام"

(شرح عقائد نسفی مطبوعہ نولکشور کانپور ص ۱۴۲)

ترجمہ | ہم اپنی قلم سے نہیں بلکہ برصغیر ہی مذہب کے موجودہ قائد یعنی صدر حزب الاحناف و صدر جمعیت العلماء کل پاکستان سید ابوالحسنات محمد احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خاں کے شائع شدہ رسالہ "العقائد" سے عرض کرتے ہیں :۔

"نبی وہ بشر ہے جو خدا کی طرف سے آتے اور احکام الٰہی اس پر بذریعہ وحی آتے ہوں۔ جس قدر انبیاء گذرے سب بشر ہی تھے"

(العقائد ص ۱۵، ۱۶۔ شائع کردہ حزب الاحناف ہند)

؎ امام بوحنیفہؒ کے خلاف ہیں سب عمل ان کے
مگر جب پوچھئے اپنے کو حنفی یہ بتاتے ہیں

مجدد الف ثانی نوراللہ مرقدہ | اگرچہ حضرت الامام اور فقہاء حنفیہ کے قول کی موجودگی میں حنفی کہلانے والے دوستوں کے لئے کسی مزید دلیل وفتوٰی کی ضرورت نہیں تاہم متحدہ ہندوستان کے مبلغ اسلام اور نامور عارف باللہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا واضح عقیدہ خود ان کے مکتوبات سے ملاحظہ فرمایئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا اعلان فرماتے ہوئے مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"اے برادر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باآں علو شان بشر بود"

(مکتوبات جلد ۱ ص ۴۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے بھائی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود علو شان کے بشر ہی ہیں۔

۲۔ مزید وضاحت سے سنیئے :۔

"حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ حبیب خود را باوکد وجہ امر بے فرماند بہ اظہار بشریت کما قال اللہ تعالےٰ :۔

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ

لفظ مثلکم از برائے تاکید بشریت است" (مکتوبات حضرت مجدد جلد ۱ ص ۲۹۰)

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے انتہائی تاکید کے ساتھ فرمایا کہ اپنی بشریت کا اعلان کر دیجئے۔ جیسا کہ قول اللہ جل وعلا قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی سے ظاہر ہے کہ لفظ مثلکم برائے تاکید اظہار بشریت ہے

تہی دستانِ قسمت راچہ سود از رہبرِ کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

شافعی مذہب کا متفقہ فیصلہ کتاب وسنت کی نصوص، صحابہ رضی اللہ عنہم کی تصریحات، حضرت امام ابوحنیفہ اور فقہائے حنفیہ کے قول فیصل سے بشریت انبیاء کا عقیدہ آپ ملاحظہ فرما چکے۔ اب شافعی مذہب کا عقیدہ حضرت امام نووی محرر مذہب شافعیہ کی قلم سے پڑھیئے :۔

"وھذا الحدیث دلیل لتفضیلہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الخلق کلھم لان مذھب اھل السنۃ ان الادمیین افضل من الملئکۃ وھو صلی اللہ علیہ وسلم افضل الادمیین بھذا الحدیث وغیرھم ——————

(صحیح مسلم مطبوعہ نور محمد دہلی۔ جلد ۲ ص ۲۴۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے افضل و اعلیٰ تر ہیں۔ کیوں کہ اہل سنت والجماعت کے جمیع مذاہب کا متفقہ عقیدہ یہ ہے کہ

"مسلمان (انسان) فرشتوں سے افضل ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام نسلِ انسان سے افضل ترین انسان ہیں۔ جیسا کہ اس حدیث اور دوسری احادیث سے ظاہر ہے۔"

مقیاسِ حنفیت پر مغرور ہونے والو | اچھروی صاحب کے جھوٹ و افتراء اور ان کے ساتھ ہی مسئلہ "بشریتِ انبیاء" قرآن و حدیث کی نصوص، حضرت امام ابوحنیفہؒ اور فقہاء حنفیہؒ کی واضح تصریحات، حضرت مجدد الف ثانیؒ کے کہ شافعی مذہب کا عقیدہ نووی شرح صحیح مسلم ایسی مسلّم شرح سے آپ ملاحظہ فرما چکے۔ لہٰذا مؤدبانہ گذارش ہے کہ انصافاً فرمایئے کہ:۔

اچھروی صاحب حنفی ہیں یا کفار کے نمائندے

اے چشم اشک بار ذرا دیکھنے تو دے
ہوتا ہے جو خراب وہ تیرا ہی گھر نہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط بیانی کے نمونے

مغالطہ بازی و فریب ایسا فعل ہے کہ خود شیطان مردود جو اس کا موجد و محرک ہے۔ وہ بھی اس کے ارتکاب پر شرمندہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی پشیمانی کا تذکرہ یوں فرمایا ہے:۔

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ۲۸۔ سورۃ حشر۔ ع ۲)

ترجمہ: شیطان جب انسان کو ورغلا کر گناہ کروالیتا ہے تو خود شرمندہ ہو کر اپنی بریت کا اظہار کرتا ہوا کہتا ہے کہ میں تیرے اس فعل سے بیزار ہوں کیونکہ مجھے رب العلمین سے ڈر لگتا ہے۔

مگر ہمارے مخاطب اس درجہ نڈر ہیں کہ انہیں مغالطہ بازی سے جو لطف و سرور حاصل ہے۔ وہ دوسری کسی شے میں انہیں میسر ہی نہیں۔

اپیران پیرؒ پر بہتان | بریلویت اگرچہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو قادر و مختار اور حاجت روا و فریادرس مانتی، ان کی نذر و نیاز دیتی اور ان کے نام کے ورد و وظائف پڑھتی ہے۔ مگر اچھروی صاحب کی ان پر نظر عنایت ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ اہل علم سے یہ مخفی نہیں کہ حضرت پیرؒ صاحب کا مذہب و مسلک صرف وہی ہے جسے اہل حدیث کہا جاتا ہے اور تمام محدثین رحمہم اللہ اسی مذہب و عقیدہ کے حامل و علمبردار ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ یہ بھی محتاج تعارف نہیں کہ پیر صاحبؒ نے تمام فرقوں کی تفصیل پیش کرتے ہوئے ان کے مقتدایان اور ان کے اعمال و عقائد کو پوری ذمہ داری سے نقل کیا ہے اور آخری فیصلہ یہی دیا ہے کہ فرقہ ناجیہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے :۔

"ما انا علیہ واصحابی"

سے اعلان فرمایا اور ائمہ محدثین نے اہلسنت والجماعت سے تعبیر کیا وہ صرف ایک ہی گروہ یا جماعت ہے جو اہل حدیث کے نام سے شہرہ آفاق ہے۔

پیر صاحب روافض کے غلو کار فرقوں کی تفصیل اور ان کے اماموں کے نام ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :۔

"یہ چودہ فرقے ہیں جن میں سے ایک فرقہ محمدیہ نام سے بھی موسوم ہے"

اچھروی صاحب کو چونکہ اہل حدیث کے نام ہی سے چڑ ہے۔ اس لئے ہر آن اُن کو بدنام کرنے کی فکر دامن گیر رہتی ہے اور اہل حدیث چونکہ بوجہ خالص اتباع کتاب وسنت حنفی شافعی کے بالمقابل اپنے کو "محمدی" کہلواتے ہیں۔ بنابریں بمصداق :۔

اندھے کو اندھیرے میں بہت دُور کی سوجھی

اچھروی صاحب نے "محمدی" نام و نسبت سے عامۃ المسلمین کو دھوکا دینے کی غرض سے یوں گپ ہانکی ہے :۔

"اسی واسطے آپ (اہل حدیث) کو حضرت پیران پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے روافض کی ایک جماعت سے شمار کیا ہے"

ملاحظہ ہو غنیۃ الطالبین ص۲۱۶ :۔

"اما الرافضۃ[1] فتفرقت اربع عشر فرقۃ القطعیہ و الکسانیۃ و الکبیریۃ و المغیریۃ و المحمدیۃ الخ اور محمدی تم خود لکھواتے ہو" (تقویاس حنفیت طبع اول ص۲۴۵ طبع ثالث ص۵۰)

---

[1] روافضیوں کے چودہ فرقے ہیں۔ قطعیہ، کیسانیہ، کبیریہ، مغیریہ، محمدیہ الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکرر لکھا ہے :۔

"حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ جن کی غنیۃ الطالبین کو پڑھ کر محظوظ ہوتے ہو۔ وہ تم کو، جو محمدی ہونے کے دعوے دار ہو۔ فرقہ ناجیہ سے خارج کر رہے ہیں۔

چونکہ آپؒ کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متبعین محمدی کہلانے والوں کا خبیثی علم تھا۔ اس واسطے انہوں نے پہلے ہی فرقہ ناجیہ سے خارج کر دیا ہے وہابیوں کا محمدی کہلانا اس بنا پر نہیں کہ اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بلکہ وہ محمد بن عبدالوہاب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جیساکہ قادیانی اپنے آپ کو غلام احمد قادیانی کی طرف منسوب کرتے ہوئے "احمدی" کہلاتے ہیں۔ جو ناواقف کو دھوکا دینا ہے۔ اسی لیے ہی تمہارا بھی محمدی کہلانا عوام الناس کو دھوکا دینا ہے۔" (طبع اول، طبع ثالث ۲۴۸۰۲۴)

اچھروی صاحب کی مذکورہ بیان کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت شاہ جیلاں رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے رافضیوں کے پانچویں فرقہ "محمدیہ" کی وجہ تسمیہ اور عقیدہ وغیرہ ملاحظہ فرمائیے :۔

"والخامسة المحمّدية وقد زعمت ان القائم محمّد بن عبدالله بن الحسن ابن الحسين وانه اوصى الى ابى منصور دون بنى هاشم كما اوصى موسى عليه السلام الى يوشع بن نون دون ولده وولد هارون"

ترجمہ: اور پانچواں فرقہ رافضیوں کا محمدیہ ہے اور تحقیق انہوں نے گمان کیا ہے کہ امام قائم محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسین ہے اور اس نے وصیت کی ہے امامت کی ابی منصور کے حق، سوائے بنی ہاشم کے۔ جیساکہ وصیت کی موسیٰ علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یوشع بن نون کے لئے سوائے اپنی اور ہارون کی اولاد کے۔ (غنیہ ص۲۰۳)

حضرت پیر صاحبؒ تو رافضیوں کے فرقہ محمدیہ کے امام و مقتدا کا نام محمد بن عبداللہ اعلان فرماتے ہوئے ان کا عقیدہ یہ بیان کر رہے ہیں کہ:۔

"محمد بن عبداللہ امام قائم (برحق) ہیں اور اس نے اپنے بعد اپنی امامت و خلافت کا منصب بنی ہاشم کے برخلاف ابی منصور کو ویسے ہی بخشش دیا:

جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی اور ہارون علیہ السلام کی اولاد کو چھوڑ کر حضرت یوشع بن نون کو عنایت کر دیا"

مگر اچھروی صاحب ہیں کہ پیرانِ پیر پہ بہتان باندھ کر اور عامۃ المسلمین کو فریب دے کر اہل حدیث اور متبعینِ محمد بن عبدالوہاب نجدی کو رافضیوں کا فرقہ محمدیہ اعلان کر رہے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکذبین

رہ نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر — اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

کیا خانصاحب احمد رضا اور اُن کے والد بھی رافضی ہیں؟

اگر بقول اچھروی قاعدہ کلیہ اور اصول یہی ہے کہ جو بھی "محمدی" نام و نسبت سے موسوم و مشہور رہے، وہ رافضی ہی ہے۔ تو پھر ان کو یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہو گا کہ پوری بریلویت ہر حیثیت سے رافضی ہے کیونکہ خانصاحب بصد خوشی و فخر اپنے کو محمدی لکھتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ اپنے والد کو بھی "محمدی" اعلان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

(۱) "ابو محمد عبدالمصطفےٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی" (انہار الانوار من یم صلوٰۃ الابرار ص۳۔ مصنفہ خانصاحب۔ شائع کردہ مرکزی حزب الاحناف ۱۳۰۵ھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ خانصاحب اپنے والد کا محمدی ہونا لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔
"سیدی و والدی حضرت مولٰنا مولوی فقی علی خانصاحب محمدی سنی حنفی قادری، برکاتی، بریلوی" (انہار الانوار ص۲۱ مطبوعہ ۱۳۰۵ھ)

۲۔ دماغی عارضہ کی عام علامت جنون و مالیخولیا کے مریض چونکہ عقل و خرد کی نعمت سے محروم ہوتے ہیں۔ بنا بریں ان کو خیر و شر اور نفع و نقصان میں تمیز نہیں ہوتی۔ اس کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اچھروی صاحب کے فہم و شعور کا جائزہ لیجئے۔

یہ راز و معمہ نہیں کہ رافضی و خارجی ایسے ہی متضاد و مختلف عقیدہ فرقے ہیں جیسا کہ آگ اور پانی۔

یعنی رافضی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں اس درجہ غلو کرتے ہیں کہ ان کو جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو کجا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل و برتر سمجھنے سے نہیں چوکتے۔

اس کے برعکس خارجی حضرات، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خارج از اسلام اور واجب القتل جانتے ہوئے ان تمام مسلمانوں کو بھی مرتد مانتے ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ برحق مان کر ان کی فضیلت کے قائل ہیں۔

مگر اچھروی صاحب ہیں کہ رافضی اور خارجی دونوں کو ایک ہی مذہب و مسلک کے حامل اور باہم شیر و شکر جانتے ہیں۔

چنانچہ ایک طرف تو بحوالہ "غنیۃ الطالبین" وہابیوں کو رافضیوں کا فرقہ "محمدیہ" بتلا رہے ہیں اور پھر اس کے ساتھ ہی وہابیوں کو بحوالہ شامی خارجی مشہور کر رہے ہیں ؎

تعصب ہے وہ بری بلا کہ خدا کسی کو نہ دے　　دے موت اور یہ بدا وا کسی کو نہ دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل سے پڑھیئے :۔

" وہابیوں کے متعلق فقہاء حنفیہ کرام کا فتویٰ ہے کہ وہابیوں کو خارجیوں میں شمار کیا گیا ہے "

ثبوت مدعا میں درالمختار شامی جلد ۳ صـ۴۲۷ کی عربی عبارت نقل کرتے ہوئے اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے :۔

" تو نے جان لیا کہ خارجیوں کے مسمی میں یہ غیر مشروط ہے بلکہ وہ اُن خارجیوں کا بیان جنہوں نے حضرت علیؓ پر چڑھائی کی اور تبرّے کئے اور نہیں تو اُن میں ان کا اعتقاد کفر کافی ہے ۔

جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے متبعین جو نجد سے نکلے اور حرمین پر چھا گئے اور وہ اپنے آپ کو حنفی المذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں " (طبع اول صـ۵۱ ، طبع ثالث صـ۱۹۱)

۳۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء بریلوی دوست چونکہ سگِ دربارِ غوثیہ منسوب ہوتے ہوئے اپنے آپ کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے منسوب کر کے حنفی بھی کہلاتے ہیں ۔

لہٰذا اچھروی کا پیر صاحبؒ پر کذب و افتراء ملاحظہ فرمانے کے بعد حضرت امام پر افتراء کا نمونہ بھی ملاحظہ فرماتے چلیئے ۔

قبل اس کے کہ افتراء بلفظہٖ نقل کیا جائے ، امام عالی مقام کے مذہب و مسلک کی وضاحت کے لئے امام صاحبؒ کی تصنیف و تالیف وغیرہ کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔

امام صاحبؒ کی خود نوشت تصنیف تاریخ کا آخری فیصلہ ہے کہ دوسرے ائمہ مذاہب کی تصنیفات تو دنیا میں موجود ہیں مگر امام عالی مقام کی اپنی قلم سے لکھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔ کوئی چھوٹی یا بڑی تصنیف اس زمین و آسمان کے درمیان موجود نہیں۔
آپ کے تذکرہ نویسوں نے یہ ضرور لکھا ہے کہ :۔
حضرت امام نے اپنے مخصوص تلامذہ کی ایک مجلس مرتب فرما کر کم و بیش بیس سال کے عرصہ میں ایک بہت بڑا مجموعۂ فقہ اپنی نگرانی میں مرتب کروایا، لیکن عقیدت مندان امام نے اپنی حسن عقیدت کی بنا پر احتیاطاً اسے اس درجہ محفوظ کیا کہ وہ ہمیشہ۔ کے لئے انسانی نظروں سے اوجھل ہو کر رہ گیا"

جہاں عقیدت و محبت کے انداز یہ ہوں۔ پھر وہاں مذہب و مسلک کا جو حال ہوگا وہ محتاج بیان نہیں۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

حضرت امام کے مذہب کا انحصار

حضرت امام کے مذہب کا انحصار صرف شاگردانِ امام کی زبانی کلامی روایات ہیں۔ چنانچہ سب سے اہم سرچشمہ امام محمد رحمۃ اللہ اور پھر امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی تصنیفات ہیں۔
جن کا مختصر خلاصہ متاخرین فقہاء احناف نے قدوری، ہدایہ، کنز و شرح وقایہ کی صورت میں مرتب کیا ہے۔ پس لے دے کے امام صاحب کے مذہب کا مدار انہیں کتب پر ہے، اور بطور مذہب امام پڑھی پڑھائی جاتی ہیں اور درسی کتب کے نام سے شہرہ آفاق ہیں۔
امام صاحبؒ کے شاگردانِ عظام کی تصانیف یا فقہ حنفی کی خاص درسی کتب بلکہ امام صاحب کے تذکروں اور تاریخ و رجال کی تمام کتب سے آج تک یہ قطعاً ثابت نہیں ہو سکا کہ "قصیدۃ النعمان" نامی کوئی قصیدہ امام صاحب کی خود نوشت تصنیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا امام صاحب نے یہ قصیدہ مرتب فرمایا اور اپنے تلامذہ کے سامنے پیش کیا، خود اس قصیدہ کے اشعار کو پڑھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یا تلامذہ کو پڑھنے کی ترغیب دی، یا تلامذہ نے سن کر یہ قصیدہ حفظ کیا اور بطور یادگار امام اپنے بعد آنے والوں کو تعلیم فرمایا۔

لیکن اچھروی صاحب ہیں کہ اس چودھویں صدی کے آخری ربع میں یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ قصیدۃ النعمان" امام صاحب کی ذاتی تصنیف ہے۔

چنانچہ طبع اول ص۲۱۳، طبع ثالث ص۲۸۵ پر چند اشعار نقل کرتے ہوئے دیوبندی احناف کو للکارا ہے کہ اگر حنفی ہو تو حضرت امام صاحب کا یہ عقیدہ قبول کرو۔ اچھروی صاحب کے اصل الفاظ آرہے ہیں۔

بیس ۲۰ ابو حنیفہ اچھروی کے مغالطہ کو آشکار کرنے کی غرض سے یہ ذکر کر دینا بھی ضروری سمجھا گیا کہ امام صاحبؒ کے نام (کنیت) کی شہرت کی وجہ سے کئی ایک گمراہ فرقوں کے پیشواؤں نے مسلمانوں کو فریب دینے کی غرض سے اپنی کنیت اور نام ابو حنیفہ النعمان تجویز کیا۔

چنانچہ تاریخ و رجال کی کتب سے ظاہر ہے کہ امام صاحبؒ کے علاوہ ابو حنیفہ نام کے انیس ۱۹ دوسرے انسان بھی گذرے ہیں۔ جو سب کے سب گمراہ فرقوں کے پیشوا ہیں اور اکثر رافضی ہیں۔

بخوف طوالت ان گمراہ فرقوں کے ائمہ کی فہرست نظر انداز کرتے ہوئے بطور تصدیق صرف دو ۲ رافضی ابو حنیفہ نامی گمراہوں کا ذکر بریلویت کے ممتاز رکن بلکہ اپنے عہد کے امام بریلویہ اور موجودہ دور کے قائد و صدر سید ابو الحسنات کے والد بزرگوار سید دیدار علی شاہ کی قلم سے عرض کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

بریلویہ کے امام عصرہ اپنی مایہ ناز تصنیف ہدایت الغوی بار شاداتِ علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھتے ہیں :۔

"(۱) ابو جعفر خزاعی نے جو امام ابو حنیفہ کے نام سے "قرآن مجید" کے نام سے قرآن کے متعلق قرآت موضوعہ کی اور زیادتی کے ساتھ مخالف قرآن موجودہ کے ایک کتاب جمع کر دی ہے (ہدایت الغوی بارشادات علی ص۱۹)

(۲) بلاشک یہ ابو حنیفہ بھی ابو حنیفہ النعمان بن منصور رافضی ہے۔ نہ امام ابو حنیفہ النعمان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ" (حوالہ مذکور)

اصلیت واقعہ | یہ ہے کہ فقہاء احناف نے بغیر تحقیق اسمی مشابہت کی بنا پر کئی ایسے فحش و باطل اقوال اپنی کتب میں گمراہ ابو حنیفہ انسانوں سے نقل کر دیئے جن کا حضرت امام صاحب سے کوئی سروکار نہیں۔

چنانچہ مصنف ہدایۃ الغوی نے بطور نمونہ ان حیاسوز مسائل کا ذکر بھی کیا ہے کہ اسمی مشابہت کی وجہ سے فقہاء نے نقل کئے ہیں۔ طالب تفصیل کو اصل رسالہ ملاحظہ فرمانا چاہیئے۔

اس تاریخی حقیقت سے ظاہر ہے کہ اچھروی صاحب نے جو "قصیدۃ النعمان" کے اشعار اپنی تائید کے لئے نقل کئے ہیں وہ امام عالیمقامؒ کے قطعاً نہیں بلکہ کسی گمراہ ابو حنیفہ کے ہیں، جن کو اچھروی صاحب نے سکھا شاہی سے حضرت امامؒ کے نام کرتے ہوئے اپنی عاقبت بگاڑی اور قیامت تک کی آنے والی نسلوں کا جو اس سے گمراہ ہوں گی بوجھ بھی اپنے ذمہ لیا ہے۔

اچھروی صاحب کے پیش کردہ اشعار یہ ہیں :۔

واذا اسمعت نعتك قولا طيبا واذا نظرت فما ارى الاك

(قصیدۃ النعمان مولفہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ص۱۲)

ترجمہ : جب میں کوئی بات سنتا ہوں، یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپ کی ہی طرف سے کلام پاک سنائی دیتی ہے اور جب میں دیکھتا ہوں ہر سو۔ تو سوا آپ کے مجھے کچھ نظر نہیں آتا۔

"اے حنفی بننے کا دعوے کرنے والو! یہ ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اور فرمان۔ اب فرمائیے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مشرک کہو گے؟

اس عقیدہ کو سننے کے بعد اگر تم نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سانچے میں اپنے عقیدے کو نہ ڈھالا تو تم حنفیت کے جھوٹے مدعی ہو، یا امام رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع کر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا تسلیم کر لو" (طبع اول ص۱۱۳۔ طبع ثالث ص۲۸۵)

آگے چل کر پھر لکھا:۔

یا مالکی کن شافعی فی فاقتی	انی فقیر فی الوری لغناک
یا اکرم الثقلین یا کنز الوری	جد فی بجودک وارضنی برضاک
انا طامع بالجود منک ولم یکن	لابی حنیفۃ فی الانام سواک

(قصیدۃ النعمان ص۶۳ مؤلفہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ)

(ص۲۱۳) اے میرے مالک (نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے) میرے فاقہ میں سفارش فرمائیے۔ میں تمام مخلوقات میں آپ کے غنا کا محتاج ہوں۔ اے جن و انسان کے بزرگ ترین، اے مخلوقات کے غذا نے، اپنی سخاوت سے کچھ مجھے بھی عطا فرمائیے۔ میں آپ کی سخاوت کا طمع کرنے والا ہوں، اور سوا آپ کے تمام مخلوقات میں ابو حنیفہ کا کوئی حامی نہیں۔

حنفی کہلانے والو | یہ ہے امام ابو حنیفہ کا مذہب۔ اب تم اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفیت کو امام ابو حنیفہ کے عقیدے کی کسوٹی پر پرکھو کہ واقعی تم حنفی ہو یا نہیں اور استمداد من عباد اللہ کا انکار کر کے حنفی کہلانے کے حقدار ہو یا وہابی ؟ (طبع اول ص۲۱۳ ۔ طبع ثالث ص۲۹)

بریلوی دوستو اگر آپ میں کچھ دینی شعور اور نجات کی خواہش بھی ہے تو کیا پھر آپ کا یہ اولیں فرض نہیں ہے کہ پہلی فرصت میں ہی اچھروی صاحب کا دامن پکڑ کر پرزور مطالبہ کریں کہ :۔

(۱) قصیدۃ النعمان حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خود نوشت تحریر تاریخی طور پر ثابت کرو۔

(۲) ورنہ کم از کم امام محمد یا امام ابو یوسف کی مولفات سے اس کا ثبوت دکھاؤ کہ حضرت امام رحمۃ اللہ، یہ قصیدہ پڑھا کرتے تھے اور ہم نے امام صاحب کی زبان فیض ترجمان سے سننے کے بعد ان اشعار کو حفظ کیا اور عمر بھر تبرکاً پڑھتے رہے ہیں۔ اور حنفی مذہب کے متبعین کو بھی بطور وظیفہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔

(۳) اگر یہ بھی نہ دکھا سکیں تو پھر فقہ کی درسی کتب ہی سے ان کا ثبوت طلب کرو۔

اگر دکھا دیں تو پھر بحیثیت حنفی مقلد یہ اشعار پڑھیے اور یہی عقیدہ رکھیے اور اگر اچھروی صاحب قصیدۃ النعمان حضرت امام کی تصنیف ثابت کرنے سے قاصر رہیں تو پھر آپ کا یہ فرض نہیں کہ :۔

"قصیدہ کے ہر حرف کے شمار و تعداد کے برابر لعنت و پھٹکار کی صلوٰۃ پڑھیں"

سے جسے سوجھی ہو ملت کے مقاصد ہی سے غداری

ہمیں لازم ہے اس کے لاشۂ ناپاک سے زاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امامؒ کا مقامِ توحید یہ ضرور ہے کہ فروع میں حضرت امامؒ دوسرے ائمہ ہدیٰ رحمہم اللہ سے مختلف ہیں مگر مسئلہ توحید میں اس قدر مضبوط ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نبی فرشتہ یا صالح سے صالح تر فوت شدہ انسان سے براہ راست اعانت طلب کرنا تو کجا ملائکۃ المقربین، انبیاء وصلحاء کی وساطت سے حاجات طلب کرنے کو بھی ناجائز مانتے ہیں۔

چنانچہ حنفی مذہب کی مستند عقیدہ کی کتاب میں حضرت امام اور ان کے تلامذہ کا فیصلہ اس بارہ میں یوں ہے:۔

قال ابو حنیفۃ وصاحباہ رضی اللہ عنہم یکرہ ان یقول الداعی اسالک بحق فلان وبحق انبیائک ورسلک وبحق بیتک الحرام والمشعر الحرام ونحو ذالک حتی کرہ ابو حنیفۃ و محمد ان یقول الرجل اللّٰھم انی اسالک بمقعد العز من عرشک (شرح الطحاویۃ فی العقیدۃ السلفیۃ مطبوعہ مصر ص۱۷۱)

ترجمہ: حضرت امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگردان عظام رضی اللہ عنہم مکروہ جانتے ہیں، اس قسم کی دعا کو کہ دعا کرنے والا اس طرح دعا کرے کہ:۔

"اے اللہ میں تجھے بحق فلاں بزرگ یا بحق انبیاء ورسل یا بحق بیت اللہ شریف وغیرہ کے دعا کرتا ہوں کہ میری فلاں حاجت روا یا حل کر دے"

حتیٰ کہ امام ابو حنیفہ اور محمد تو ایسی دعا کو بھی مکروہ جانتے ہیں کہ دعا کرنے والا یوں دعا کرے کہ:۔

"اے اللہ میں تجھ سے تیرے عرش معلےٰ پر جلوہ افروز ہونے کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرائب فی تحقیق المذاہب میں حضرت امام صاحبؒ کی زندگی کا ایک واقعہ یوں ہے :۔

"(رای الامام) ابو حنیفۃ من یاتی القبور لاھل الصلاح فیسلم ویخاطب ویتکلم ویقول یا اھل القبور ھل لکم من خبر و ھل عندکم من اثر انی اتیتکم و نادیتکم من شھور فلیس سوالی منکم الا الدعا فھل دریتم ام غفلتم۔

فسمع ابو حنیفۃ یقول یخاطبھم فقال ھل اجابوا لک قال لا فقال لہ سحقا لک وتربت یداک کیف تکلم اجسادا لا یستطیعون جوابا ولا یملکون شیئا ولا یسمعون صوتا وقرأ :۔

"وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ"

ترجمہ : امام ابو حنیفہؒ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ قبور بزرگان پر سلام مسنون کہنے کے بعد ان سے خطاب کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ اے میرے بزرگو کیا آپ کو خبر و پتہ نہیں کہ میں کئی ماہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے صرف یہی سوال کرتا ہوں کہ آپ ..... اللہ تعالےٰ سے میرے لئے دعا فرمائیے کیا آپ نے میری درخواست کو سمجھا نہیں ؟ یا آپ لاپرواہی فرما رہے ہیں ؟

پس امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کا یہ کلام سُنا تو اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :۔

"کیا ان بزرگوں نے تیری کلام سُنی اور تجھے کچھ جواب دیا؟"

اس نے کہا :۔

"نہیں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر حضرت امام نے ناراض وخفا ہو کر فرمایا :۔

"تجھے دور ہی دھتکار ہو اور تو ذلیل وخوار ہو۔ عقل کے اندھے تو ایسے جسموں سے کلام کرتا ہے کہ نہ ہی تو ان کو تیرے جواب دینے کی طاقت ہے اور نہ ہی تو ان کو تیرے نفع ونقصان کا کچھ اختیار ہے حتے کہ وہ تیری بات کو سُن بھی نہیں سکتے

کیا تو نے قرآن مجید کی یہ آیت نہیں پڑھی یا سُنی :۔ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

ترجمہ : تو اس شخص کو اپنی آواز سُنا ہی نہیں سکتا، جو قبر میں ہے۔

ناظرین حضرت امام کا عقیدہ آپ کے سامنے ہے کہ حضرت امام خصوصی مقربین بارگاہِ الٰہی کے واسطہ اور وسیلہ سے بھی دربار الٰہی میں سوال کرنے سے جب انکاری ہیں اور اہل قبور کے سماع اور جواب کو دھتکار رہے ہیں۔

پس جو شخص ایسے حنیف اور خدا رس پر خدا تعالےٰ کے سوا مقربین بارگاہِ الٰہی سے اعانت کرنے کا الزام عائد کرے۔ کیا دنیا میں لعنت اور آخرت میں سوا جہنم کے کوئی دوسری سزا بھی اس کے لئے ہو سکتی ہے۔

امام بو حنیفہ کے خلاف ہیں سب عمل ان کے
مگر جب پوچھئے اپنے کو حنفی یہ بتاتے ہیں

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ امام انسانوں پر جھوٹ جب جُرم ہے تو تاجدار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ کی سزا سوائے جہنم کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں :۔

ان کذبا علیّ لیس ککذب علی احد فمن کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار (صحیح مسلم باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : مجھ پر جھوٹ بولنے کا جرم عام انسانوں پر جھوٹ کے برابر نہیں ، بلکہ مجھ پر جھوٹ و افترا کرنے کی سزا ابدی جہنم ہے ۔

مگر اچھروی صاحب کو جھوٹ اور مغالطہ بازی کے سوا چونکہ راحت ولذت حاصل ہی نہیں ۔ اس لئے وہ کسی بھی وعید کی پرواہ نہیں کرتے ۔

فریب در فریب | بریلویت کو خوش رکھنے کی غرض سے اچھروی صاحب نے خاتمہ کتاب پر یوں اعلان کر رکھا ہے کہ :-

"ایک حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو ایک صد روپیہ انعام اور جس قدر حوالے غلط ہوں ، اُتنے سو انعام "

مگر جب کہ مغالطہ و فریب مقصود ہوتا ہے ۔ یوں ہی گپ ہانک دیتے ہیں حضرت پیر صاحب کی طرف غلط نسبت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

"پیر صاحب نے لکھا ہے کہ حنفیہ کی دو قسمیں ہیں ۔ حنفی مرجیہ اور حنفی اہل سنت مگر حوالہ ندارد "

ذیل میں ایسی ہی دوسری مثال ملاحظہ فرمائیے ۔ "اوّلہ نور" ملاحظہ ہو کی سرخی سے لکھتے ہیں :-

"دلیل اول : اللہ تعالےٰ نے جب پیدائش کی ابتداء فرمائی تو سب سے پہلے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے شروع کی چنانچہ اوّل ما خلق اللہ نوری حدیث شاہد ہے "

(مقیاس حنفیت طبع اول ص۵ ۔ طبع ثالث ص۲۳)

دعوےٰ تو اچھروی صاحب کا یہ ہے کہ "اوّل ما خلق اللہ نوری" کا فقرہ و جملہ حدیث ہے ۔ مگر نہ ہی تو اس کی سند ذکر کی اور نہ ہی راوی کا نام بتایا بلکہ کسی چھوٹی یا بڑی کتاب حدیث تو کیا کسی ننھو خیرا کی تصنیف کا حوالہ بھی نہیں دیا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے ثابت ہو گیا کہ اچھروی صاحب نے جو الفاظ حدیث کے نام سے نقل کئے یا لکھے ہیں، یہ محض ان کا دھوکہ ہے۔ کسی کتاب حدیث میں باسند سروی نہیں۔

نقد انعام یا لعنت و پھٹکار اچھروی صاحب اپنے دعوے کے ثبوت کے لئے مذکورہ الفاظ مرفوع صحیح حدیث سے دکھادیں تو انعام پائیں ورنہ بریلوی دوستوں کا فرض ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ افتراء کرنے والے کذاب پر انفرادی و اجتماعی طور، ہمیشہ و ہر حال لعنت و پھٹکار پڑھنے کا فیصلہ کریں۔

غلط حوالہ دیکھئے اچھروی صاحب کو جھوٹ کے سوا لذت و سرور حاصل ہی نہیں۔ لہذا ان سے تو کچھ کہنا ہی فضول ہے۔ البتہ بریلوی دوستوں سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ آپ حضرات چونکہ ان کو اپنا واعظ و مصنف مانتے ہیں لہذا غلط حوالہ دیکھئے۔

اچھروی صاحب طبع ثالث ص۲۳۵ میں مزید اضافہ کرتے ہوئے شرح شفا لعلی قاری ۱/۵۰۵ کے حوالہ سے ایک حدیث بالفاظ ذیل لائے ہیں:۔

"و شاهده حديث عبد الرزاق عن جابر يا رسول الله اول شئ خلقه الله تعالى قبل الاشياء قال يا جابر ان الله تعالى خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره"

یہ روایت شرح شفا علی قاری کے مذکورہ صفحہ و جلد میں قطعاً نہیں، بلکہ قاری صاحب نے موضوعات کبیر میں اس حدیث کو موضوع ثابت کیا ہے تفصیل آرہی ہے۔

دوستو! اگر اچھروی صاحب انکاری ہوں اور آپ کو ان کے کذاب ہونے کا یقین ہو جائے تو پھر آپ کا یہ فرض تو ہے کہ کذاب تسلیم کر کے جلسۂ عام میں اعلان کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ مزید بہتان | اچھروی صاحب بحوالہ صحیح مسلم لکھتے ہیں کہ:۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص صحابی، قاری قرآن اپنے غلام کو مارتے ہیں اور غلام اللہ تعالےٰ سے بہتیری پناہ مانگتا ہے۔ لیکن عبداللہ بن مسعودؓ اس کو چھوڑتے نہیں۔ جب غلام نے اس آڑے وقت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قاضی الحاجات سمجھ کر غائبانہ پناہ طلب کی تو آپ نے اپنے تصرف نبوت سے عبداللہ بن مسعود کو مارنے سے ہٹایا۔

چنانچہ عبداللہ بن مسعود غلام کو چھوڑتے ہیں اور شرک نہیں کہتے۔ ثابت ہوا کہ انبیاء سے پناہ لینی جائز ہے۔" (طبع اول ص۳۲ طبع ثالث ص۱۵۶)

اچھروی صاحب نے مذکورہ سطور کو "تتخبطہ الشیطان من المس" کا صحیح مصداق ثابت ہونے کا یقین تین طرح پر دلایا ہے۔

(۱) حدیث کے راوی ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔

(۲) عبداللہ بن مسعودؓ حافظ و قاری نہیں۔

مگر شرک و بدعت کی شامت سے اچھروی عقل و شعور سے محروم ہے اس لیے یہ نہیں سمجھ سکے کہ راوی کون بزرگ ہیں۔ کسی معاصر کے توجہ دلانے پر اگر کچھ ہوش بھی آئی تو طبع ثالث میں نام تو اصل راوی کا لکھ دیا۔ مگر تعارف پھر بھی نہیں بدل سکا۔

۲۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ افتراء کیا ہے کہ آپ قاضی الحاجات ہیں، اور غائبانہ پکارنے والوں کی امداد و اعانت تصرف نبوت سے فرمایا کرتے تھے۔

۳۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پر یہ افتراء کیا کہ یہ حضرات رضی اللہ عنہم انبیاء سے غائبانہ استعانت کو شرک نہیں بلکہ جائز مانتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان امور کی صحیح حقیقت واصل کیفیت ملاحظہ فرمانے کے لئے اچھروی صاحب کی پیش کردہ حدیث سے اوپر کی حدیث ملاحظہ فرمائیے۔ مگر اوّلاً اچھروی صاحب کی نقل کردہ حدیث بمعہ ترجمہ سُنیئے :۔

عن ابی مسعود انه کان یضرب غلامه فجعل یقول اعوذ باللہ قال فجعل یضربه فقال اعوذ برسول اللہ فترکه (صحیح مسلم)

ترجمہ : عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آپ اپنے غلام کو مار رہے تھے تو وہ اعوذ باللہ کہتا تھا یعنے میں اللہ تعالےٰ سے پناہ مانگتا ہوں۔ راوی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ اس کو مارتے رہے، تو غلام نے کہا۔ اعوذ برسول اللہ یعنے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگتا ہوں تو عبداللہ بن مسعود نے اس کو چھوڑ دیا۔

حقیقتِ واقعہ سمجھنے کے لئے مسلم شریف سے پہلی دو حدیثوں کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے :۔

۱۔ قال ابو مسعود البدری کنت اضرب غلاما لی بالسوط فسمعت صوتا من خلفی اعلم ابا مسعود فلم افهم الصوت من غضب قال فلما دنی منی اذا هو رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم۔

حضرت ابو مسعود بدری کہتے ہیں، میں اپنے ایک غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا۔ پس ناگہاں اپنی پس پشت (پیچھے) سے یہ آواز سُنی کہ :۔

"اعلم ابا مسعود (اے ابومسعود جان لے تو)"

مگر بوجہ جوش وغصہ کے سمجھنے سے قاصر رہا کہ آواز دینے والے کون ہیں؟ پس جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بالکل قریب ہی آ گئے تو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت مجھے علم ہوا کہ آپ ہی آواز دے رہے تھے۔

دوسری حدیث :۔

عن ابی مسعود الانصاری قال کنت اضرب غلاما لی فسمعت من خلفی صوتا "اعلم ابا مسعود اللہ اقدر علیک منک علیہ" فالتفت فاذا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فقلت یا رسول اللہ ھو حر لوجہ اللہ (۲/۵۲ - صحیح مسلم)

ترجمہ : میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا۔ اپنے پیٹھ پیچھے سے میں نے کسی پکارنے والے کی یہ آواز سنی :۔

"اے ابا مسعود جان لے تو کہ اللہ تعالےٰ تیرے اوپر اس غلام سے زیادہ قادر ہے"

پس جب کہ میں نے یہ آواز سنی تو پیچھے مڑ کر دیکھا تو یہ آواز دینے والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ لہذا بے اختیار میرے منہ سے یہ کلمہ نکل گیا :۔

"یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں نے اس غلام کو اللہ کے نام پر آزاد کر دیا"

احادیث کا مطلب واضح ہے کہ حضرت ابو مسعود جس حال غلام کو کوڑے سے مار رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پس پشت تشریف لا رہے تھے اور غلام حضورؐ کو دور سے تشریف لاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ کیوں کہ اس کا منہ آپ کی جانب تھا۔

جب کہ غلام نے اعوذ باللہ کہا تو جوش و غصہ میں نہ ہی تو ابو مسعود غلام کی اس پناہ کو سمجھ سکے اور نہ ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز کو معلوم کر سکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر جونہی آپ قریب ہوئے تو غلام نے بجائے اللہ تعالےٰ سے پناہ پکڑنے کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر آپ سے پناہ طلب کی تو آپ نے ابومسعود کو دوبارہ تنبیہ فرمایا تو اس نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو نادم ہو کر ادباً عرض کیا کہ:۔

"حضور میں نے اس غلام کو خدا کے واسطے آزاد کر دیا"

اچھروی افسانہ کارد | ناظرین! الفاظ حدیث آپ کے سامنے ہیں جو اعلان کر رہے ہیں کہ ابومسعود جب کہ غلام کو مار رہے تھے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس واقعہ کو بالکل قریب ہی سے ملاحظہ فرما رہے تھے اور غلام بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سامنے سے تشریف فرما ہوتے ہوئے بچشم خود دیکھ رہا تھا۔ حتیٰ کہ آپ عین موقعہ پر تشریف فرما ہوئے۔ جس سے اچھروی صاحب کی مغالطہ بازی کہ:۔

جب غلام نے اس آڑے وقت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو قاضی الحاجات سمجھ کر غائبانہ پناہ طلب کی۔ تو آپ نے اپنے تصرف نبوت سے عبداللہ بن مسعود کو مارنے سے ہٹا دیا۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود غلام کو چھوڑتے ہیں اور شرک نہیں کہتے"

عیاں ہو گئی۔

بریلوی دوستو | ایمانداری سے کہئے کہ اچھروی جیسا کذاب کوئی دوسرا بھی ہو سکتا ہے اور کیا آپ اس کے شیدائی و حواری ہی رہیں گے؟

کہئے اس پیار میں بھی آپ نے لاکھوں ستم
خدا نا خواستہ تم خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

۶۔ سب سے بڑا کذاب | انسانی تاریخ کو دوبارہ و سہ بارہ گھنگال لیجئے اور عہد حاضرہ کی پوری انسانی آبادی کا بھی مشاہدہ فرما لیجئے۔ مگر اچھروی جیسا فن کار کذاب آپ کو نہیں ملے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی یقین دہانی کے لئے ہم عہد حاضرہ کے صرف دو اہم تاریخی واقعات اچھروی صاحب کی قلم سے نقل کرتے ہیں جو ہر سال ہزار ہا انسان موسم حج میں بچشم خود ملاحظہ کرتے ہیں۔ جن میں ہزاروں بریلوی دوست بھی موجود ہوتے ہیں۔

ہم بریلویوں کو کہتے ہیں کہ اچھروی صاحب کے تاریخی مغالطہ کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اپنے چشم دید حالات کی کسوٹی سے آزمائیں اور خوب پرکھ کر دیکھیں۔

سلطان عبدالعزیز بن سعود یا عہد حاضرہ (۱۳۷۶ھ) کے شاہ سعود کے والد ماجدؒ پر افترا کر کے اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر نجدیوں کے خلاف بھڑکانے کی غرض سے اچھروی صاحب لکھتے ہیں:۔

۱۔ "جنت البقیع کے تمام مقابر کو مسمار کر کے مزروعہ زمین کی طرح برابر کیا گیا ہے۔" (مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۲۷۔ طبع ثالث ص۵۳۹)

وہ حضرات جو سفرِ حج سے فائز ہیں

جنت البقیع کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتے ہوئے ایمانداری سے بتائیں کہ جنت البقیع میں ازواج مطہرات اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہن کی قبورِ مطہرہ کی زیارت انہیں میسر ہوئی یا نہیں۔

اگر آپ حضرات ان قبور کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی اور مسرتِ قلب حاصل کر چکے ہیں تو ایمانداری سے کہیئے کہ پوری دنیا میں اچھروی صاحب سے بڑھ کر کوئی کذاب بھی آپ نے دیکھا اور پایا ہے۔

۷۔ مدینہ منورہ آباد ہے یا غیر آباد

اچھروی صاحب ابن سعود مرحوم کے مظالم گنواتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ساکنانِ مدینہ طیبہ کو تنگ کر کے جلاوطن کر دیا ہے جو اس وقت ترکی و مصر و ماحولہ اور قسطنطنیہ و ماحولہ میں پناہ گزیں ہیں اور بعض کو شہید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا گیا۔" (طبع اول صـ۲۲۷ ۔ طبع ثالث صـ۵۳۹)

تحریر اعلان کر رہی ہے کہ ابن سعود رحمہ اللہ نے اہل مدینہ کو ویسے ہی طیبہ سے نکال دیا۔ جیسا کہ مشرقی پنجاب سے مسلمان مجبور ہو کر نکلے اور مغربی پنجاب و سندھ وغیرہ میں پناہ گزیں ہوئے۔

لہذا ہم ان دوستوں سے پوچھتے ہیں جنہیں زیارت طیبہ کی سعادت حاصل ہے کہ واقعی مدینہ منورہ میں وہ لوگ آباد نہیں ہیں جو کہ ٹرکی، مصر، جاوا ہندوستان وغیرہ سے ہجرت کر کے سالہا سال سے نہیں بلکہ پشت ہا پشت سے وہاں سکونت پذیر چلے آرہے ہیں، اور اگر آپ حضرات نے وہاں غیر ملکی مہاجروں کو آباد پایا ہے تو تاجدار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عقیدت و محبت میں مست لوگوں کی جستجو میں طیبہ کے گلی کوچوں اور بازاروں میں مصری، ترکی، جاوی ہندوستانی و سوڈانی مہاجروں سے ملاقات کرتے ہوئے دریافت فرمائیے کہ:

آپ کتنی مدت سے جوار نبوی میں سرفراز ہیں؟ اور کیا ابن سعود نے کچھ ٹرکی، مصری مہاجرین کو طیبہ سے نکلنے پر بھی مجبور کیا جو کہ ٹرکی و میں پناہ گزیں ہیں؟

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ساکنان مدینہ بیک زبان یہ کہیں گے کہ ابن سعود کی آمد سے پیشتر، جن ٹرکی لوگوں کو شریف مکہ نے نکلنے پر مجبور کیا تھا۔ عہد سعودی میں وہ بھی اپنے اپنے مکانوں میں آکر آباد ہو چکے ہیں۔

۸۔ جھوٹ کا منہ کالا | اچھروی صاحب لکھتے ہیں:۔

"سنہ ۱۲۲۹ھ میں امیر سعودیہ نے ..... روضۃ الطہر بھی شہید کر دیا"

(طبع اول صـ۲۵۵ ۔ طبع ثالث صـ۵۷۸)

اس تاریخی جھوٹ کی تردید مفتی احمد یار صاحب بدیوانی مدرس مدرسہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدام رسول کی قلم سے ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں :۔

"رب العالمین نے اپنے نبی کی آخری آرامگاہ کو ان (وہابیوں) سے محفوظ رکھا" (جاء الحق وزھق الباطل ص۴ مطبوعہ ۱۳۷۴ھ)

بریلوی دوستو :۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

قائدینِ بریلویہ سے مخالفت

اچھروی صاحب کی گذشتہ مغالطہ بازی اور کذب بیانی سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا کہ ان کو حق سے انتہائی عداوت اور باطل سے دلی عقیدت اور قلبی مسرت ہے یا بالفاظ دیگر حق سے ٹکرانا ان کی فطرت میں داخل ہے۔

مزید تصدیق کے لئے اپنے قائد یا بریلویت کے اصل بانی سے مخالفت ملاحظہ فرمائیے۔ قبل اس کے کہ مخالفت کی امثلہ ذکر کی جائیں۔ بریلوی قائد کا تعارف ضروری ہے۔

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ مشاہیر حلوہ خور قبوریین اپنے کو رضوی و بریلوی مشہور کرنے میں انتہائی فخر محسوس کرتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ متحدہ ہندوستان یا برصغیر پاک و ہند میں بریلویت کے اصل بانی خانصاحب "احمد رضا خان بریلوی" ہی ہیں۔ ان کے ہم عصر اور بعد کے جملہ قبوریین، سب ان کے مقلد اور پیروکار ہیں۔

چنانچہ ہمارے مخاطب نے خانصاحب کی قیادت کا اعتراف جن الفاظ سے کیا، وہ یوں ہیں :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رب کریم نے اعلیٰ حضرت قبلہ احمد رضا خانصاحب بریلوی" کو ان کے مقابلہ کے واسطے قائم کر دیا۔ انہوں نے فضلِ ایزدی سے دیوبندیوں کے ہر پول کا جواب احسن طریق سے دیا۔"

(مقیاس حنفیت طبع اول ص۱۵۲، طبع ثالث ص۵۵۰)

قائد بریلویہ کی تصنیفات اچھروی صاحب کے مذکورہ اعتراف سے عیاں ہے کہ ہمارے برصغیر میں بریلویت کے موجد خانصاحب ہی ہیں۔

وجہ یہ ہے کہ خانصاحب نے قبوریین کے اس خیالی مذہب کو جو کہ تقلید آبا کی صورت میں موروثی طور پر چلا آ رہا تھا۔ مستقل مذہب کے لباس میں کتابی صورت میں جمع کر دیا۔ ان کی تصانیف تو بکثرت ہیں۔ مگر ذیل میں ان خاص کتب کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن پر بریلویت کا انحصار ہے:۔

۱۔ **کنزالایمان**: اردو زبان میں خانصاحب نے قرآن مجید کا عام فہم ترجمہ لکھا ہے۔

۲۔ **احکام شریعت مصطفوی** یہ دونوں کتب خان صاحب کے

۳۔ **فتاوی افریقہ** خودنوشت فتاوی کا مجموعہ ہیں۔

۴۔ **ملفوظات**: خانصاحب نے زبانی طور پر وقتاً فوقتاً پند و نصیحت ارشاد فرمائے۔ وہ ملفوظات کے نام سے شائع شدہ ہیں۔

۵۔ **وصایا شریف**: خانصاحب کی بستر مرگ پر کی ہوئیں خاص وصیتیں وصایا شریف کے عنوان سے شائع ہو چکی ہیں۔

۶۔ **خزائن العرفان فی تفسیر القرآن** خانصاحب کے ترجمہ "کنزالایمان" کی تفسیر جو کہ حاشیہ کی زینت ہے اگرچہ یہ خانصاحب کی خودنوشت تو نہیں مگر اس سے یہ تو ظاہر ہے کہ بریلویت میں خانصاحب کے بعد

15472

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے دستِ راست سید مفتی نعیم الدین صاحب مراد آبادی کا مرتبہ ہے یہی وجہ ہے کہ بریلویت ان کو صدر الافاضل اور سید المفسرین کے نام سے مشہور کر رہی ہے۔ مراد آبادی کی دوسری تصانیف بھی ہیں، جن میں سے ایک مختصر رسالہ کتاب العقائد کے نام سے مشہور ہے۔ جو کہ صرف عقائد کی تشریح و تفصیل میں لکھا گیا ہے اور بریلویہ میں اس کو خاص اہمیت حاصل ہے اس مختصر تعارف کے بعد اب اچھروی صاحب کی مخالفت ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ کفر کی اصل اور کفار کا بنیادی عقیدہ

خانصاحب نے ترجمہ اور سید المفسرین بریلویہ نے تفسیر میں کفر کی اصل اور کفار کے بنیادی عقیدہ کو جس وضاحت سے بیان کیا ہے۔ سنیئے:۔

۱۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓی اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (پ۱۵۔ سورہ بنی اسرائیل ع۱۱)

ترجمہ: اور کس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا۔ جب کہ ان کے پاس ہدایت آئی۔ مگر صرف اس لئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (کنز الایمان)

سید المفسرین مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

"کافر، رسولوں کو صرف بشر ہی جانتے رہے اور ان کے منصب نبوت کو اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے مقر اور معترف نہ ہوئے۔ یہی ان کے کفر کی اصل تھی اور اسی لئے وہ کہا کرتے تھے۔ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ (حوالہ مذکور)

ترجمہ: تم فرماؤ، اگر زمین میں فرشتے ہوتے تو ان پر رسول بھی فرشتہ اتارتے

ف: کیوں کہ وہ ان کی جنس سے ہوتا۔ لیکن جب زمین میں انسان بستے ہیں تو ان کا غیر جنس ملائکہ سے رسول طلب کرنا نہایت بے جا ہے۔

۳- هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (شروع سورہ انبیاء)

ترجمہ: یہ کون ہیں تمہیں جیسے آدمی تو ہیں۔

ف: یہ کفر کا ایک اصول تھا کہ جب یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کر دی جائے گی کہ وہ تم جیسے بشر ہیں تو پھر کوئی ان پر ایمان نہ لائے گا۔

۴- فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا (پ۲۸۔ سورہ تغابن ع۱)

ترجمہ: بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے۔

ف: اول۔ انہوں نے بشر کے رسول ہونے سے انکار کیا اور یہ کمال بے عقلی اور نافہمی ہے کہ بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا۔

بریلوی ترجمہ وتفسیر کا خلاصہ یہ ہوا کہ کفار کا بنیادی عقیدہ صرف یہی ہے کہ بشر کا رسول ہونا امر محال ہے مگر یہ ان کا بے جا انکار اور کمال بے عقلی ہے کہ بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا۔

جس سے ظاہر ہے کہ بریلوی قائدین کا متفقہ اور صحیح عقیدہ یہی ہے۔ کہ "جو کوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بشریت سے انکاری ہے۔ ہے۔ وہ کفار کا نمائندہ یا مبلغ ہے۔ اسلام سے اسے کوئی سروکار یا واسطہ نہیں کیوں کہ تمام کے تمام انبیا علیہم السلام انسان و بشر ہی ہیں جن کی ابتدا آدم علیہ السلام اور انتہا آخر الزماں صلی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم پر ہوئی تھی

ازالہ شبہ | خانصاحب نے بشر کا ترجمہ آدمی کیا ہے جس کی ابتدا "خلق" مٹی سے اور پھر نطفہ سے ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فرمان اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ الآیۃ اور وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا سے ظاہر ہے۔ اس حقیقت کو ذہن نشین رکھتے ہوئے خان صاحب کا قول فتاوٰی افریقہ سے پڑھیئے:۔

"حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ما من مولود فی سرته من تربة التی خلق منها حتی یدفن فیها وانا وابوبکر وعمر خلقنا من تربة واحدة فیها ندفن

ترجمہ: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا۔ یہاں تک کہ مرنے کے بعد اسی میں دفن کیا جائے گا، اور میں اور ابوبکر عمر ایک ہی مٹی سے بنے ہیں۔ اسی میں دفن ہوں گے"

(فتاوٰی افریقہ ص۸۵۔ مطبوعہ رضوی پریس ۱۳۳۶ھ)

خانصاحب کی قلم | اعلان کر رہی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے اور جس مٹی سے پیدا ہوئے اسی میں مدفون ہیں اور بزبان قرآن حکیم جو مٹی سے پیدا ہوا وہ بشر یا آدمی ہے۔

گویا کہ خانصاحب بشر کا ترجمہ "آدمی" سے کرتے ہوئے اعتراف کر رہے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بشر و انسان ہی تھے۔

اچھروی صاحب کی مخالفت | قائد اور صدر الافاضل بریلویہ کا یہ متفقہ فیصلہ ملاحظہ فرمانے کے بعد اچھروی صاحب کی برملا مخالفت دیکھئے:۔

"احناف کے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہہ کر پکارنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بشر ماننا) کفر ہے۔ (مقیاس حنفیت طبع اول ص۱۰۰ طبع ثالث ص۲۳۴)

بریلوی دوستو حقیقت آپ کے سامنے ہے۔ اب آپ کی مرضی ہے کہ قائدین بریلویہ کے فتوے و فیصلہ اور عقیدہ کہ :۔

"رسول بشر ہوتے ہیں"

کو قبول کرتے ہوئے اچھروی صاحب کو..... تسلیم کریں یا پھر اچھروی صاحب کے فتوے کی رو سے انبیاء کی بشریت کے قائلین مجددین بریلویہ کو کافر سمجھیں ؎

من نہ گویم کہ ایں کن یا آں کن مصلحت بین و کارِ آسان کن

۲۔ تمام انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام بشر و انسان تھے ہیں

اہل سنت کا متفقہ عقیدہ یہی ہے کہ تمام کے تمام انبیاء جن کی ابتداء آدم سے اور انتہاء تاجدارِ مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی، سب انسان، بشر یا آدمی ہی ہیں کی تصدیق میں قرآن مجید کی آیات، احادیث صحابہ رضوان اللہ علیہم کے قرائن، خود حنفی امامؒ کا قول ذکر ہو چکا ہے۔

مجلس ہذا میں آخری فیصلہ کے لئے مکرر ملاحظہ فرمائیے۔ حنفی مذہب کی کتب عقائد میں "مسامرہ" نامی کتاب معتبر و مستند ہے۔ خانصاحب پھر خود اچھروی صاحب بھی اسے حنفی عقائد کا سنگ بنیاد تسلیم کرتے ہوئے اپنے فتوے اور مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۵۲ میں اس سے استشہاد کرتے ہیں۔ بشریت انبیاء کا عقیدہ اس میں جس وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے یہ ہے :۔

۱۔ ان النبی انسان بعثہ اللہ لتبلیغ ما اوحی الیہ کذا الرسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلا فرق (مسامرۃ لکمال بن ابی شریف ص۱۹۸ مصری)

۲۔ شیخ المشائخ اور استاذ الاحناف حضرت امام ابن ہمام مسامرہ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

فالنبی علی ھذا انسان اوحی الیہ بشرع"

(مسایرہ شرح مسامرہ مطبوعہ ایریہ مصر ص۱۹۷)

ترجمہ : نبی ایک انسان ہے جس کی طرف شریعت کی وحی کی گئی۔

۳۔ حنفی مذہب کی ابتدائی درسی کتاب شرح عقائد نسفی" کے الفاظ اگرچہ ذکر ہو چکے ہیں تاہم پھر پڑھیئے :۔

والرسول انسان بعثہ اللہ تعالٰی الی الخلق لتبلیغ الاحکام (مطبوعہ کانپور ص۱۲۷)

ترجمہ : نبی و رسول وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ احکام پر مامور ہو۔

قائد بریلویہ حنفی مذہب کی کتب عقائد کے بعد اب بشریت انبیاء کا عقیدہ خانصاحب کی قلم سے ترجمۂ قرآن کے الفاظ میں پڑھیئے :۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ (پ۱۳ ۔ سورہ ابراہیم ۔ ع ۲)

ترجمہ : ان کے رسولوں نے کہا ہم ہیں تو تمہاری طرح کے انسان مگر اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے احسان فرماتا ہے ۔ (کنز الایمان)

صدر الافاضل اس آیت شریفہ کی تفسیر و حاشیہ ۱۵ میں فرماتے ہیں :۔

" نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے اور اس منصب عظیم کے ساتھ مشرف فرماتا ہے "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید سنیئے :۔

۲۔ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ (پ۱۵۔ بنی اسرائیل ع۱۰)

ترجمہ : تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے ہوتے تو ان پر ہم رسول بھی فرشتہ اتارتے ۔ (کنز الایمان)

صدر الافاضل اس کی تفسیر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"کیوں کہ وہ ان کی جنس سے ہوتا ۔ لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بیجا ہے۔"

مجدد بریلویہ کا اعلان (۱) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝

ترجمہ :۔ انسان کو ایسی مٹی سے پیدا کیا جو کہ ٹھیکری کی طرح بجنے والی تھی (کنز الایمان)

یہ آیت شریف اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ انسان کی پیدائش مٹی سے ہے ۔ گویا کہ جس کی تخلیق مٹی سے ہے اسے ہی بشر کہا گیا ہے۔

اس حقیقت کو ذہن نشین رکھتے ہوئے خانصاحب کا مذکور فتویٰ قابلِ افریقہ سے کمر رپڑھیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

"میں اور ابوبکر اور عمر ایک ہی مٹی سے بنے ہیں ۔ اسی میں دفن ہوں گے۔"

(۲) مزید سنیئے ۔ مجدد بریلویہ نصیحت فرماتے ہیں :۔

"تمہارا دین یہ ہے ۔ اشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ عبد پہلے رسول بعد کو ۔ (فرمایا کہ) عبد کے درجے سے نہ بڑھا دینا۔" (ملفوظات ۔ حصہ چہارم ص۳۷)

خانصاحب کا ارشاد کہ :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدؔ کے درجے سے نہ بڑھا دینا

ذہن نشین رکھتے ہوئے حضرت امام ابو حنیفہؒ کے تعلیم فرمودہ الفاظ خود فقہ اکبر سے پڑھیئے :۔

"و محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام حبیبہ وعبدہ ورسولہ ونبیہ وصفیہ ونقیہ" (فقہ اکبر مترجم ص۸ مطبوعہ گلزار سٹیم پریس لاہور)

ترجمہ : محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے دوست، بندے، نبی، برگزیدہ اور پاک و مطہر ہوئے ہیں۔

ملا علی قاری عبدہٗ کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"ای المختص بہ لانہ الفرد الاکمل عند اطلاقہ" ص۴۲

اور اس کے ذیل حدیث :۔

"لا تطرونی کما اطرت عیسیٰ وقولوا عبد اللہ ورسولہ وتقدم العبودیۃ متقدمۃ وجود علی الرسالہ والدلالۃ علی عدم استنکافہ من ذالک المقام بل الاشارۃ الی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مفتخر بذالک المرام ؎

لا تدعنی الا بیا عبدھا فانہ اشرف اسمائھا

انسان کے مراتب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

ان الانسان اما یکون ناقصا کالعوام من الجھلاء او کاملا غیر قادر علی التکمیل کالاولیاء او کاملا مکملا کالانبیاء علیھم السلام فاذا ثبت ھذا عند مقام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ص۱۴۲

پھر انا سید ولد آدم الحدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"علی کونہ من آدم بل من اولاد آدم (ص۱۴۱)

فیہ ان من اولادہ من ھو افضل منہ کابراھیم نیکون نبیا افضل منہ بلا نزاع مع انہ قدیر اولد آدم الجنس الانسانی کما وردؐ یا ابن آدم انک ما دعوتنی ورجوتنی الحدیث القدسی" (ص۱۴۱)

عبدہٗ کی تشریح کرتے ہوئے قاری صاحب لکھتے ہیں:۔

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے خاص الخاص بندے ہیں کیونکہ آپ فرد کامل ہیں"

اور پھر حدیث کہ:۔

"میری شان میں اس طرح مبالغہ نہ کرنا جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں غلو و مبالغہ کیا۔ لہٰذا مجھے اللہ تعالےٰ کا بندہ اور رسول ہی سمجھنا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بندہ ہونے کو رسالت پر اس لئے مقدم فرمایا کہ آپ کا وجود پہلے اور رسالت بعد میں ہے اور یہ اس امر کی دلیل ہے کہ آپ اپنے بندہ ہونے کو اپنی توہین نہیں سمجھتے۔

بلکہ اس میں آشارہ کر دیا کہ بندہ ہونا میرے لئے انتہائی فخر ہے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے:۔

"مجھے تو اس کا بندہ کہہ کر ہی پکارو کیونکہ بندہ ہونا انتہائی شرف کا نام ہے"

پھر حنفی مذہب کی مسلمہ کتاب "عقائد نسفی" کے حوالہ سے انسان کے درجات و مراتب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انسان تین قسم یا مرتبہ کے ہیں۔ عوام[1] جہلاء ناقص انسان ہیں۔ اولیاء[2]۔ اللہ۔ انبیاء اور یہ انتہائی کامل انسان ہیں۔"

پس جب کہ یہ ثابت ہو گیا کہ انبیاء۔ کامل و اکمل انسان ہیں تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بھی کامل ترین انسان ہوتے۔ ص۱۴۲

مرقاۃ میں ملا علی قاری حدیث المومن اکرم علی اللہ لبعض الملئکۃ کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ان عوام البشر خیر من عوام البشر وخواصھم من خواص الملئکۃ ..... والمراد بخواص المومنین الرسل والانبیاء"

ترجمہ: عوام البشر (مومن) عوام فرشتوں اور خواص البشر خاص فرشتوں سے افضل ہیں اور خاص البشر سے مراد انبیاء ہیں۔

انا سید ولد آدم کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حضور صلے اللہ علیہ وسلم پوری اولادِ آدم سے افضل ہیں اور اولادِ آدم سے انسانی جنس اور نسل مراد ہے۔ یعنی آپؐ پوری کی پوری نسلِ انسان سے افضل و اکمل انسان ہیں جیسا کہ حدیث قدسی میں ارشادِ الٰہی ہے "اے آدم کے بیٹے ..... الخ" (شرح فقہ اکبر علی قاری)

فقہاءِ حنفیہ کا متفقہ عقیدہ حضرت الامام کا قولِ فیصل اور حضرت ملا علی قاری کے لیے رکن مذہب حنفی کی واضح شرح ملاحظہ فرمانے کے بعد متاخرین فقہاء حنفیہ کا متفقہ فیصلہ "شرح عقائد نسفی" مستند درسی کتاب سے پڑھیے:۔

والرسول انسان بعثہ اللہ تعالٰی الی الخلق لتبلیغ الاحکام

(شرح عقائد نسفی مطبوعہ قیومی کانپور ص۱۴۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ | ہم اپنی قلم سے نہیں بلکہ بریلوی مذہب کے موجودہ قائد یعنی صدر حزب الاحناف وصدر جمعیۃ العلماء کل پاکستان سید ابوالحسنات محمد احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خاں کے شائع شدہ رسالہ "العقائد" سے عرض کرتے ہیں:۔

"نبی وہ بشر ہے جو خدا کی طرف سے آئے اور احکام الٰہی اس پر بذریعہ وحی آتے ہوں۔ جس قدر انبیاء گزرے سب بشر ہی تھے"

(العقائد ص۱۵، ۱۶۔ شائع کردہ حزب الاحناف)

دربارِ نبوت کا فیصلہ | بھی سنتے چلئے۔ حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قال احبونا لحب الاسلام فان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تفضلونی فوق حقی فان اللہ اتخذنی عبدا قبل ان یتخذنی رسولا رواہ الطبرانی و اسنادہ حسن صحیح (مجمع الزوائد الجزء التاسع ص۱۲۵۔ مصری)

ترجمہ: ہماری محبت وعقیدت چونکہ اسلام کی بنا پر ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری شان میں غلو ومبالغہ کر کے میرے مرتبہ کو نہ بڑھانا۔

اصلیت یہ ہے کہ اللہ نے مجھے اپنا رسول منتخب فرمانے سے پہلے اپنا مخلص وبرگزیدہ بندہ منتخب فرمایا۔

پیرانِ پیر | غنیۃ الطالبین میں اسلامی عقیدہ کو بیان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"ویعتقد اھل الاسلام قاطبۃ ان محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب بن ھاشم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وسید المرسلین وخاتم النبیین الخ (ص۱۲۹ مترجم اسلامیہ لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاد سے ہونے کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ رسول، سید المرسلین و خاتم النبیین بھی ہیں۔

صدرالافاضل بریلویہ و سید المفسرین

بریلوی عقیدہ کی تعلیم پیش کرتے ہوتے کتاب العقاید میں "نبوت کا بیان" کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ خلق کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے واسطے بھیجا، ان کو نبی کہتے ہیں۔ انبیاء وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی آتی ہے۔"

بریلویہ کے تیسرے قائد

سردار صاحب لائل پوری کے استاد حضرت ابوالعلےٰ محمد امجد علی صاحب اعظمی "بہار شریعت" مصدقہ خانصاحب میں "عقائد متعلقہ نبوت" کی سرخی سے لکھتے ہیں:۔

"عقیدہ انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت" (بہار شریعت حصہ اول صفحہ)

فقہ حنفی اور بریلوی قائدین کا فیصلہ

آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ:۔

"نبی وہ بشر ہے جس پر احکام بذریعہ وحی آتے ہیں۔ جس قدر انبیاء گزرے وہ سب بشر ہی تھے۔"

جس سے عیاں ہے کہ بشریت انبیاء کا عقیدہ اسلام کا اصل عقیدہ ہے۔

اچھروی صاحب کی بغاوت

ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں:۔

"ان نو آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ انبیاء کو کسی امتی نے بشر سے خطاب نہیں کیا۔ نہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی صحابی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی بشر کا خطاب کیا۔ اس کا شاہد تمام قرآن ہے "

مکرر وضاحت سے لکھتے ہیں :۔

" مومنوں میں انبیاء علیہم السلام کو بشر پکارنے والا ایک بھی ثابت نہیں " (مقیاس حنفیت طبع اول ص۸۱ طبع ثالث ص۲۴)

بریلوی دوستو فقہ حنفی اور قائدین بریلویہ کا انبیاء کو بشر اعلان کرنا آپ کے سامنے ہے۔

ہمارا کام ہے کہنا بتا دینا تمہارا کام ہے مانو نہ مانو !

مجددینِ مذہب بریلویہ کا بنیادی عقیدہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جنس و نسل ہی سے ہیں

قبل اس کے کہ مجددین بریلویہ کا بنیادی عقیدہ نقل کیا جائے، اچھروی کے مغالطہ و فریب کا پول ظاہر کرنا ضروری ہے جو اس نے جہلاء کو گمراہ کرنے کی غرض سے یوں لکھا ہے کہ :۔

" احناف کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہہ کر پکارنا کفر ہے "

پوری اسلامی دنیا میں کوئی ایک انسان بھی ایسا دیکھنے یا سننے میں نہیں آیا جو کہ بریلویوں کی نقل میں "یا رسول اللہ کی بجائے یا البشر کا نعرہ لگاتا ہو" اور نہ ہی قطعاً یہ ثابت ہوا ہے کہ بریلویہ کے بالمقابل "یا رسول اللہ" کے وظیفہ کی جگہ "یا البشر یا البشر" کا وظیفہ جپتا ہو۔

ہاں اچھروی صاحب کے علم میں اگر کوئی ایسا بے عقل انسان ہے تو مطلع کریں۔ ہم اسے اس غلط وظیفہ یا نعرہ سے روکنے کی کوشش کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ حدیث من حیث الجماعت اپنے منحوس انسان کو جو یا البشر کا انعرہ لگاتا ہو یا پھر "یا البشر یا البشر" کا وظیفہ جپتا ہو۔ گمراہ ہی نہیں بلکہ ملعون جانتے ہیں؟

رہا یہ عقیدہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت اولاد آدم یا نسلِ انسان کے فردِ اعلیٰ ہونے کے ساتھ بنی نوع انسان کے ہم جنس ضرور ہیں۔

جو مردود آپ کو جنس یا نسلِ انسانی سے خارج مانتا یا قرار دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی دشمن و گستاخ ہے اور نہ ہی بنی نوع انسان پر اس سے زیادہ ظلم کرنے والا کوئی ہوا اور نہ ہی قیامت تک ہوگا۔ کیونکہ انسانی شرف و مجد نبوت ہی کی بدولت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ:۔

انا سید ولد آدم الحدیث

مزید فرمایا:۔

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ

ترجمہ: میں اولاد آدم کے بہترین خاندانوں سے ہوتا ہوا اس خاندان میں پہنچا ہوں جس میں میری پیدائش ہوئی۔

تصدیق کنز الایمان، خزائن العرفان سے سنیئے! (۱) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ[1]

ترجمہ: تم فرماؤ، ظاہر صورت بشر ہی میں (تو) میں تم جیسا ہی ہوں۔ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ (کنز الایمان)

۲۔ صدر الافاضل و سید المفسرین بریلویہ "تم ہی جیسا" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

---

[1] آخر سورہ کہف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مجھ پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں" (خزائن العرفان)

پارہ چوبیس سورہ حٰم سجدہ کی آیت شریف :۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے :۔

تم فرماؤ آدمی ہونے میں تو میں تم جیسا ہوں۔ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

۳۔ صدر الافاضل "تمہیں جیسا" کا فائدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"ظاہر میں کہ میں دیکھا بھی جاتا ہوں، میری بات سنی بھی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مغایرت بھی نہیں ہے تو پھر تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ "میری بات نہ تمہارے دل تک پہنچے، نہ تمہارے سننے میں آئے اور میرے تمہارے درمیان کوئی روک ہو"۔

بجائے میرے کوئی غیر جنس جن یا فرشتہ آتا تو تم کہہ سکتے تھے ..... کہ ہمارے اور ان کے درمیان تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے۔ لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیوں کہ میں بشری صورت میں ہوں۔ مجھ سے مانوس ہونا چاہیئے"

کیا قائدین بریلویہ وہابی ہیں؟

بریلوی ترجمہ و تفسیر اعلان کر رہے ہیں :۔

(۱) تم فرماؤ، آدمی (بشر) ہونے میں تو میں تم ہی جیسا ہوں۔

(۲) عام انسانوں کی طرح مجھ پر (بھی) اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں

(۳) میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مغایرت نہیں۔

پس جو کچھ اکابرین بریلویہ کی تحریر سے ثابت ہے۔ اہل حدیث و دیوبندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ پس اگر یہی وہابیت ہے تو قائدینِ بریلویہ وہابی ٹھہرے

اچھروی صاحب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بشریت کے خلاف نوری مخلوق ثابت کرنے کی غرض سے لکھتے ہیں:۔

"عقیدہ مسلمانان احناف یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نورِ محض پیدا کیا اور نور ہی رہے اور نور ہی رہیں گے" (طبع اول ص ۲۳۴ طبع ثالث)

آگے چل کر مزید وضاحت سے لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ نے جب پیدائش کی ابتداء فرمائی تو سب سے پہلے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے نورِ پاک سے شروع کی"

مقیاس حنفیت طبع اول ص ۲۳۵ طبع ثالث)

اچھروی صاحب کے الفاظ کہہ رہے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم انسان نہیں بلکہ انسانیت کے برعکس نوری مخلوق ہیں۔

بریلوی دوستو قائدین بریلویہ اور اچھروی کا عقیدہ آپ کے سامنے ہے۔ دونوں میں سے ایک یقیناً کذاب ہے۔ اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ خواہ بریلوی قائدین کو کافر و کذاب ٹھہرائیں یا اچھروی صاحب کو۔ ہم تو صرف لعنت اللہ علی الکاذبین پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوری مخلوق نہیں

بلکہ

نورِ ھدایت ھیں

مخلوقاتِ الٰہی میں شیطان ناری اور فرشتے نوری مخلوق ہیں مگر انسان جو خاکی مخلوق ہے۔ اسے ..... اللہ تعالےٰ نے اشرف المخلوقات کے مرتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے فائز کیا ہے۔

گویا کہ خاکی جب عبدِ اللہ ہو جاتے تو نوری مخلوق سے صرف ممتاز ہی نہیں بلکہ نوری اس کے غلام ہو جاتے ہیں۔

نوری مخلوق کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے ہدایت کو بھی نور فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ (پ ۶ - سورہ مائدہ - ع ۷)

اور قرآن حکیم کو بھی نور فرمایا ہے :۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا (پ ۲۸ - تغابن ع ۱)

ترجمہ : تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا[1] نور سے مراد قرآن شریف ہے۔ کیوں کہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔ (خزائن العرفان)

بلکہ ایمان کو بھی نور فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :۔

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (پ ۲۷ - سورہ حدید - ع ۱)

ترجمہ : وہی ہے کہ اپنے بندے پر روشن آیتیں اتارتا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے (کنز الایمان، خزائن العرفان)

پس جس طرح توراۃ، انجیل، قرآن، اسلام اور ایمان نور ہدایت ہیں۔ بعینہٖ (اسی طرح) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسان نبی و رسول ہونے کے نور ہدایت ہیں۔

تشریح و تفصیل کے لئے قائدین بریلویہ کے الفاظ میں کنز الایمان

---

[1] کنز الایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزائن العرفان اور وصایا شریف سے پڑھیے :۔

۱۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ (پ۶، مائدہ ع۳)

ترجمہ : بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (کنز الایمان)

سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا کیوں کہ آپ سے تاریکیٔ کفر دور ہوتی اور راہِ حق واضح ہوئی۔ (خزائن العرفان)

۲۔ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ (پ۲۲۔ احزاب۔ ع۶)

ترجمہ : اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا ہے اور چمکا دینے والا نور ہے (کنز الایمان)

درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نورِ نبوت نے پہنچائی اور کفر و شرک کے ظلماتِ شدیدہ کو اپنے نورِ حقیقت افروز سے دور کر دیا اور خلق کے لئے معرفتِ الٰہی تک پہنچنے کی راہیں روشن کر دیں اور ضلالت کی تاریک وادیوں میں راہ گم کرنے والوں کو اپنے نورِ ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نورِ نبوت سے ضمائر و ابصار اور قلوب و ارواح کو منور کیا۔ (خزائن العرفان)

مجسم و زندہ نبوت | سید المفسرین کے خط کشیدہ الفاظ نورِ نبوت، نورِ ہدایت بتا رہے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نورِ ہدایت ہیں۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو نورِ نبوت کی درخشانی و روشنی کی رہنمائی سے نورِ ایمان سے فائز ہوئے۔

دربارِ رسالت کا اعلان | عن عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلق خلقه فی ظلمة فالقی علیهم من نوره فمن اصابه من ذالك النور اهتدی ومن اخطاه ضل فلذالك جف القلم علی علم الله رواه احمد والترمذی (مشکوٰۃ)

رکنِ مذہب حنفی ملا علی قاری "ظلمۃ" کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ای کائنین فی الظلمة النفس المجهولة بالشهوات الردیة (مرقاۃ)

نور کی شرح میں لکھتے ہیں:۔

ای نوره الذی خلق قال تعالٰی وجعل الظلمٰت والنور فالاضافة الیه تعالٰی للتکریم (مرقاۃ)

حاصل ترجمہ یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے انسان کو نفسانی خواہشات کے ظلمت واندھیرے میں پیدا کیا پھر اس پر نور ہدایت کا چھینٹا دیا۔ پس جس کسی پر وہ چھینٹا پڑ گیا۔ وہ نور ہدایت سے ..... روشن ہوا اور جو انسان اس چھینٹے سے محروم رہ گیا، وہ خواہشاتِ نفسانی میں مبتلا ہوتا ہوا گمراہ۔

پس قلم ..... علم اللہ کے مطابق اہل ہدایت وگمراہوں کی فہرست لکھ کر خشک ہو گئی۔

قائد بریلویہ کا فیصلہ خانصاحب نے بریلویت کے لئے آخری وقت بسترِ مرگ پر جو وصیت فرمائی۔ ملاحظہ فرمائیے!

"اس وقت میں دو وصیتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو اللہ ورسول اللہ کی اور دوسری خود میری۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رب العزت کے نور ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ روشن ہوئے۔ ان سے تابعین روشن ہوئے۔ تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے۔ ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے۔ ان سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں، یہ نور ہم سے لو۔ تمہیں اس کی ضرورت ہے کہ تم روشن ہو۔ وہ نور یہ ہے کہ:۔

"اللہ و رسولؐ کی سچی محبت اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت۔"

(وصایا شریف حضرت خانصاحب صـ۳ مطبوعہ کوا پریٹو پرنٹنگ پریس لاہور)

خانصاحب کے الفاظِ وصیّت کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کا وہ نور ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے واسطہ و ذریعہ سے تابعین، ائمہ مجتہدین و محدثین رحمہم اللہ میں منتقل ہوتا ہوا قیامت تک جاری و روشن اور باقی ہے۔

جس سے ظاہر ہے کہ وہ نور "نبوت اور ہدایت" ہی ہے۔ جس کی ضیا باریاں رہتی دنیا تک کے اہل ایمان کو درخشاں و مستنیر کرتی رہیں گی۔"

اچھروی صاحب کی بغاوت قائد بریلویہ اور ان کے دستِ راست صدر الافاضل کا فیصلہ آپ ملاحظہ فرما چکے کہ:۔

"حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نوری مخلوق نہیں بلکہ انسانی جنس، نسل سے ہم جنس انسان ہیں۔ صورت میں انسان، ضرورت میں انسان۔ اغراض و امراض و حوادثات جس طرح دوسرے انسانوں پر گذرتے ہیں، برابر آپؐ پر بھی گذرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری و تندرستی، رنج و غم، زخم و الم وغیرہ زندگی میں آپ انسان یا بشر ہی ہیں۔

بایں ہمہ آپؐ اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ آپ کی عظمت اللہ تعالےٰ کے بعد مسلّم ہے اور آپؐ کا نورِ ہدایت اس درجہ باکمال و بے مثل ہے کہ عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک تمام انبیاء آپ کے زیرِ علم ہوں گے اور آپ کی قیادت و رہنمائی میں فردوسِ بریں میں فروکش ہوں گے۔

اللھم صل علی محمد و علےٰ اٰل محمد کما تحب و ترضیٰ

یا اللہ اپنے فضل و کرم سے ہم گنہگاروں کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور ہمسائیگی سے سرفراز فرما۔

باوجود ان سب کمالات اور عظمت و شان کے آپؐ آدم علیہ السلام کی اولاد اور نسلِ انسان کے فردِ بشر ہی ہیں۔ نوری مخلوق یا فرشتوں سے نہیں۔"

اچھروی کو انسانی نسل سے اس درجہ دشمنی ہے کہ وہ پوری نسل کو ہی اشرف المخلوقات کے درجہ سے گرانے کی کوشش کرتا ہوا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان سے خارج کر کے نوری مخلوق ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہوا لکھتا ہے کہ :-

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نور محض پیدا کیا۔ کما مرّ"

تیسرے ایڈیشن میں انتہائی ظلم طبع اول میں تو اچھروی صاحب نے آپؐ کو نوری مخلوق قرار دینے پر اکتفا کیا مگر تیسرے ایڈیشن میں اللہ تعالےٰ کی بے مثل ذات کے نور کا حصہ و جز قرار دے کر یہودیت و عیسائیت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریکارڈ بھی مات کر دیا۔ پوری بحث آ رہی ہے۔

بریلوی دوستو حقیقت آپ کے سامنے ہے کہ قائد بریلویہ اور ان کے دست راست اور آپ کے سید المفسرین تو بالاتفاق حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سید ولد آدم کی تعلیم کے تحت سید الناس مانتے ہوئے اور بیشمل نور ہدایت تسلیم کرتے ہوئے اسی عقیدہ پر کاربند ہونے کی نصیحت کر رہے ہیں اور اچھروی صاحب ان کے خلاف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نسل انسان سے خارج، نوری مخلوق قرار دینے پر مصر ہیں۔

اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ کو سید الاولین والآخرین مانتے ہوئے جنت و بخشش کی امید رکھیں۔ خواہ اچھروی صاحب کا عقیدہ قبول کرتے ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بشریت سے انکار اور شفاعت سے فرار کر کے آپ کو نوری مخلوق مانیئے۔ ؎

بنتی نہیں ہے بات بنا وٹ سے بال بھر
کھل جاتی ہے اخیر کو رنگت خضاب کی

۵۔ جھوٹ کے سر پر خاک اچھروی صاحب لکھتے ہیں :۔

"ابوجہل نے چند آدمی ننگے سر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر مسلح کھڑے کر دیئے تو اللہ تعالےٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا ارشاد فرمایا۔ تو آپ نے سورۃ یٰسین کی پہلی پانچ آیتیں پڑھ کر ایک مشت مٹی ان کی طرف پھینک دی چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کو تشریف لے جاتے ہوئے نظر نہ آئے۔

چنانچہ ان اشخاص قاتلین کی ہیئت کذائیہ ادا کرتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدہ بھی ننگے سر نماز پڑھتا ہے۔ قیام بھی اس کا اسی طور کو مستلزم ہے اور چونکہ ان کے سر پر آپؐ نے مٹی ڈال دی تھی، وہی نشانی آج تک ان کے چہروں سے نمایاں ہے۔"

(مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۵ طبع ثالث ص۵۷)

مفہوم و منشا ظاہر ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنے والے ابوجہل کے ہمراہی و رفیق ہیں اور جو ننگے سر نماز پڑھتے یا جائز جانتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر خاک ڈالی ہے۔

امجد و بریلویہ کا فتوے اچھروی صاحب کی مجنونانہ بکواس کو سامنے رکھتے ہوئے ملت بریلویہ کے مورث اعلیٰ حضرت خانصاحب کا فتویٰ پڑھیے:۔

سوال ۹۳ : اگر نماز کے اندر ٹوپی گر جائے تو اٹھانی چاہیئے یا نہیں؟

جواب : اٹھانا افضل ہے جب کہ بار بار گرے اور اگر تذلل و انکساری سے برہنہ سر پڑھنا چاہے تو نہ اٹھانی افضل ہے۔ (احکام شریعت حصہ دوم ص۹۳)

۲۔ کھلم کھلا اور برملا مسئلہ ۵۴ ۔ ۲۹ صفر ۱۳۳۹ھ :۔

"کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ بعض لوگ ننگے سر نماز پڑھتے ہیں اور پڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ عزوجل کے سامنے عاجزی کرتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج تو نہیں اور نماز میں کسی طرح کی کراہت تو نہیں؟ بینوا و توجروا۔

الجواب : اگر بہ نیت عاجزی ننگے سر پڑھتے ہیں تو کوئی حرج نہیں

عبد مذنب احمد رضا خاں عفی عنہ (احکام شریعت حصہ اول ص۴۳)

۳۔ اور سنیئے عقیدت مند عرض کرتا ہے:۔

"آمدنی کی قلت اور اہل و عیال کی کثرت سخت کلفت ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانصاحب فرماتے ہیں :۔

"یا مسبب الاسباب ۱۰۰ بار ، اول و آخر ۱۱ بار درود شریف بعد نمازِ عشا قبلہ رو باوضو ، بہ نیت حاجتی ننگے سر ، ایسی جگہ کہ جہاں سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ پڑھا کرو۔"

(ملفوظات احمد رضا خاں ص۔ حصہ دوم)

بریلوی دوستو | اگر آپ حضرات زندہ اور سنتے ہیں تو خود ہی فرماؤ کہ بقول اچھروی صاحب خانصاحب احمد رضا الجہل ملعون کے ساتھی ہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈالی ہوئی خاک ان ہی کے سر پر بھی ہے یا کہ نہیں اور اگر آپ احتراماً یہ گوارا نہیں کرتے تو پھر ایک مٹھی خاک اچھروی صاحب کے سر پر ڈالیے۔

؎ دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اگر سچ پوچھو | تو اچھروی صاحب کا دماغ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈالی ہوئی خاک کے سبب بیکار ہو رہا ہے اور جیسا کہ ابوجہل کے ساتھی نہ ہی تو حق کو دیکھ سکے اور نہ ہی قدموں کی آہٹ سن سکے۔ بعینہٖ اچھروی کتاب و سنت کی تعلیم اور نورِ اسلام کی حقیقی روشنی سے محروم ہے۔ اس کا دل ہدایت قبول کرنے سے عاری ہے۔ مقیاس حنفیت کی لغویات اس کا زندہ ثبوت ہیں۔

متفقہ لعنت | سطور فوق کے الفاظ اگر مزاج پر گراں ہوں تو آسان ترین الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔ اچھروی صاحب عرسوں اور قبروں وغیرہ پر عورتوں کے جانے اور بیٹھنے کا ثبوت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم مقررہ رات میں قبرستان تشریف لے گئے ..... نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں چپکے چپکے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی ملاحظہ فرمایا ..... تو مستورات حضرت عائشہ صدیقہ کی اس سنت کو اذا کرتی ہوئیں مردوں کی نظروں سے پوشیدہ وہاں پہنچتی ہیں" (طبع اول ص۱۶ ۔ طبع ثالث ص۱۷)

مجدد بریلویہ کا فتوے اچھروی صاحب کا فتوے آپ پڑھ چکے ۔ اب مجدد بریلویہ کا فتوے بھی ملاحظہ فرمائیے :۔

"مسئلہ ۲۷ : بزرگوں کے مزار پر عرسوں میں یا اس کے علاوہ عورتیں جاتی ہیں ، وہاں بیٹھتی ہیں تو اس قبرستان میں ان کا ٹھہرنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب : عورتوں کو مزارات اولیاء و مقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے" (احکام شریعت حصہ اول ص۹۰)

فتاوی افریقیہ میں مجدد بریلویہ فرماتے ہیں :۔

"ویستحب زیادۃ القبور للرجال و تکرہ للنساء الخ"

یعنی کفایہ شعبی پھر تاتارخانیہ میں امام قاضی سے سوال ہوا "کیا عورتوں کا قبرستان کو جانا جائز ہے" ؟

فرمایا :۔

"ایسی بات میں جائز و ناجائز نہیں پوچھتے (بلکہ) یہ پوچھو کہ جائے گی تو اس پر کتنی لعنت ہو گی ؟

خبردار (جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے ، اللہ تعالے اور اس کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور جب گھر سے چلتی ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب طرف سے شیطان اسے گھیرے میں لیتے ہیں اور جب قبر پر آتی ہے، میت کی روح لعنت کرتی ہے اور جب پلٹتی ہے، اللہ کی لعنت کے ساتھ پھرتی ہے۔

البتہ حاضری و خاکبوسیٔ آستان عرش نشان سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم، اعظم المندوبات ہے۔" (فتاویٰ افریقہ مطبوعہ رضوی پریس بریلی ۱۳۳۶ھ)

دربارِ نبوت کا فیصلہ | اچھروی صاحب پر مجدد اعظم بریلویہ کی لعنت ملاحظہ فرمانے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لعنت بھی ملاحظہ فرماتے چلیئے:۔

۱۔ "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور الحدیث"

(مشکوٰۃ باب المساجد فصل ثانی)

۲۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زورات القبور[1]

قبروں کی زیارت کو جانے والی عورتوں پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

بریلوی دوستو | اپنے واعظ کا فتوے اور اس پر اپنے قائد اور رسول اللہ علیہ وسلم کی لعنت بھی سنتے ہو۔ ؎

جو نبی کے امر میں خطا پائے گا — وہ ظالم ولیوانہ کدھر جائے گا

۷۔ اچھروی صاحب کی پھوہڑی اور فاتحہ خوانی | اچھروی صاحب نے تیسرے ایڈیشن میں عامۃ المسلمین کو گمراہ کرنے کی غرض سے جو اضافہ کیا اور ہر رسم کفر و بدعت کو جائز ہونے کا فتوے دیا اور شرعی جامہ پہنایا ہے۔

یہ آپ کے واعظ کا وہ کارنامہ ہے جو یہود مردود اور کفارِ مکہ کو بھی نہ سوجھا

---

[1] مشکوٰۃ باب زیارۃ القبور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ ان میں سے میت کی پھوہڑی و فاتحہ خوانی کا مسئلہ بلفظ ملاحظہ فرماتے چلئے۔ بطور جواب سوال لکھتے ہیں :۔

۱۔ کپڑا بچھا کر بیٹھنا یا مسلمانوں کا اجتماع تو شرعاً ناجائز نہیں۔

۲۔ باقی رہا بعد از دفن ایسا کرنا۔ تو یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور میت والوں کے پاس ان کی دلجوئی کے لئے جانا مسنون ہے، بدعت نہیں۔

۳۔ میت کے لئے کچھ قرآن پڑھ کر بخشنا یا ان کے حق میں دعائے خیر، تو یہ بھی سنت ہے۔" (طبع ثالث صـ۵۱۶)

مجدد اعظم کا فتوے بعد از دفن میت اہل میت کا کپڑا بچھا کر بیٹھنا اور لوگوں کے جمع ہونے کا جواز بلکہ سنت ہونا اچھروی صاحب سے پڑھنے کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم، فقہ حنفی اور مجدد بریلویہ کے فتوے سے ناجائز و منع بلکہ حرام ہونا ملاحظہ فرمائیے۔ فتوے بہت لمبا ہے، صرف ابتدائی حصہ نقل کیا جاتا ہے:۔

"امام احمدؒ اپنے مسند میں اور ابن ماجہ سنن میں بسند صحیح حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ كُنَّا نَعُدُّ الْاِجْتِمَاعَ اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ وَ صَنْعَةَ الطَّعَامِ مِنَ النِّيَاحَةِ

ترجمہ: ہم گروہ صحابہ اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور ان (جمع ہونے والوں) کے لئے کھانا تیار کرانے کو مردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے (آگے چل کر صـ۱۹۳ میں لکھا ہے کہ نیاحت حرام ہے) جس کی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق ہیں۔ (احکام شریعت حصہ سوم صـ۱۹۱)

بریلوی دوستو مزید مثالیں بھی موجود ہیں۔ مگر ہم بطور نمونہ سات پر اکتفا کرتے ہوئے آگاہ کرتے ہیں کہ اچھروی صاحب کو نہ تو اسلام سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی تعلق ہے اور نہ ہی فقہ حنفی سے کچھ واسطہ مجددین مذہب بریلویہ سے بھی کوئی دلچسپی نہیں۔

ان کا مدعا صرف حلوہ، کھیر اور بھاری فیس ہے۔ بنابریں جس طریق سے یہ حاصل ہو، وہی ان کا مذہب ہے۔ لہٰذا بریلوی دوستوں کو خیال ہونا چاہیئے کہ بریلویت کے لباس میں اچھروی صاحب اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

تحریف کے نمونے

تحریف وتلبیس معلوم کرنے کے لئے چونکہ صحیح معیار کی ضرورت ہے۔ بنا بریں اصل اسلام کا معیار عرض ہے تاکہ اللہ تعالےٰ اور اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے معیار کی روشنی میں شریعت حقہ معلوم ہو جائے اور سنت و بدعت کا فرق سامنے آ جائے۔

حنفی مذہب کے مدعی یا متلاشی کے لئے ہر مسئلہ وعمل میں صرف حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول وفتوےٰ ہی دلیل ہے۔

ذہن نشین رکھنے کے لئے خانصاحب کا قول پڑھیئے:۔

اذا قال الامام فصدقوہ فان القول ما قال الامام

قول امام ہی واجب التعمیل ہے۔ ہم قول امام ہی کو حجت مانتے ہیں۔ (ملفوظات حصہ دوم ص۲۴)

غرضیکہ حنفی مذہب کا معیار صرف حضرت امام کا قول وعمل یا فتوےٰ ہی ہے مگر ہمارے مخاطب اچھروی صاحب نے مقیاس حنفیت میں جس قدر عقائد و مسائل لکھے ہیں، ان میں سے کوئی ایک مسئلہ یا عقیدہ بھی ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے جس کی دلیل وسند قول امام تو کیا متاخرین فقہاء حنفیہ کی ان کتب سے بھی مل سکتی ہو جو بطور مذہب حنفی پڑھی پڑھائی جاتی ہیں۔ مثلاً قدوری ہدایہ، کنز و شرح وقایہ۔"

ہاں اگر اچھروی صاحب اپنے بیان کردہ مسائل کا ثبوت فقہ حنفیہ کی درسی کتب سے دکھا دیں تو انعام پائیں۔

نہ خنجر لسٹھے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

بلکہ اچھروی صاحب نے جن مسائل وعقائد کو مقیاس حنفیت قرار دیا ہے وہ سب کے سب پیٹ پرست، قبر پرست مجاورین کی اختراع ہیں یہی وجہ ہے کہ اپنے ہر دعوے وعمل کا ثبوت یوں پیش کرتے ہیں:

"اور احناف کا عقیدہ یہ ہے، احناف کے نزدیک یہ ہے، احناف کی مساجد میں یہ ہوتا ہے تم سوچو کہ تم کون ہو"

بقول اچھروی حنفی مذہب کا معیار اگر یہی ہو کہ جو کچھ حنفی کہلانے والوں کا عمل ہے وہی حنفی مذہب ہے تو پھر یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ سینما دیکھنا اس لئے جائز ہے کہ حنفی کہلانے والوں کی اکثریت سینما دیکھتی ہے یا صوم وصلوٰۃ کے ترک میں اس لئے کوئی حرج نہیں کہ حنفیوں کی اکثریت تارک صوم وصلوٰۃ ہے۔ یا حضرت خواجہ معین الدین مجدد الف ثانی، خواجہ فرید الدین شکر گنج، حضرت علی ہجویری (بقول جہلاء داتا گنج بخش) رحمہم اللہ کے مزاروں پر عرس ومیلہ کے نام سے جس قدر کفر وشرک کی رسومات ولچائی وفواحشات ہوتے ہیں، یہ سب اس لئے جائز ہیں کہ ان کے کرنے وکرانے والے سب حنفی ہی تو ہیں۔

بنا بریں جو شخص ان فواحشات سے انکاری ہے یا ان کو برا جانتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور منع کرتا ہے، وہ وہابی ہے لہٰذا تم سوچو کہ تم کون ہو؟"

غرضیکہ اسلام و ایمان اور حنفیت کا مدار اکثریت کے عمل و کردار پر منحصر نہیں بلکہ اسلام کا معیار کتاب و سنت اور تعاملِ خیر القرون ہے۔ پس جو مسئلہ (عمل و اعتقاد) اس معیار کے موافق ہے صحیح، اور جو اس کے خلاف ہے وہ شیطانی عمل ہے۔

وضاحت کے لئے کتاب و سنت اور تعاملِ خیر القرون، امام ابو حنیفہؒ شیخ جیلانیؒ کے الفاظ خانصاحب کی تصدیق سے سنتے چلئے۔

تکمیلِ دین کا اعلان اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی تعلیم و تکمیل کی غرض سے مبعوث فرمایا۔ جب شریعت مکمل ہو چکی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا:۔

والذی نفس عمر بیدہ ما قبض اللہ تعالیٰ روح نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا رفع الوحی عنہ حتی اغنی امتہ کلھم عن الرای (میزان شعرانی جلد ۱ ص۶۳ مصری)

ترجمہ: اس معبود برحق کی قسم جس کے قبضہ میں عمر کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ ہی تو وحی کو منقطع فرمایا اور نہ ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوح کو قبض کیا۔ جب تک کہ پوری امت کو معاملۂ دین میں رائے و قیاس سے بے نیاز نہیں کر دیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حجۃ الوداع کے موقعہ عرفات کے میدان میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے اکاسی یا تراسی دن پیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطاب کرتے ہوئے تکمیلِ دین کا اعلان یوں فرمایا:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (پ۶، سورہ مائدہ، ع ۱)

خانصاحب ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کر لیا" (کنز الایمان)

بریلویہ کے سید المفسرین اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ آیت شریفہ حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو کہ جمعہ کا تھا، بعد از عصر نازل ہوئی۔ (یہ آخری آیت ہے) اور امورِ تکلیفیہ میں حرام و حلال کے جو احکام، قیاس اور قانون سب مکمل کر دیئے۔ اس لئے اس آیت کے نزول کے بعد حلال و حرام کے بیان کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی" (خزائن العرفان)

بریلوی ترجمہ و تفسیر بتا رہے ہیں کہ اسلام کے احکام جو حلال و حرام سے متعلق ہیں، نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مکمل ہو چکے اور صحابہ رضی اللہ عنہم ان پر پوری طرح عامل تھے۔

جس سے ظاہر ہے کہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا جو طرزِ عمل ہے وہی اصل اسلام ہے اور ان کے زمانہ کے بعد جو اعمال و عقائد نئے جاری ہوئے وہ تمام غیر شرعی اور خلافِ اسلام ہیں۔

دربارِ رسالت کا پیش کردہ مقیاسِ شریعت چونکہ بریلوی دوست سگِ دربارِ غوثیہ ہونے کے مدعی ہیں، بنا علیہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی قلم سے عرض کرتے ہیں۔ پیر صاحب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔

بنو اسرائیل اکہتر فرقے ہوئے وستفترق امتی علی ثلاثۃ وسبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ قالوا وما تلک الواحدۃ قال صلے اللہ علیہ وسلم من کان علی مثل ما انا علیہ الیوم واصحابی (غنیہ مترجم مطبوعہ اسلامیہ ص۱۹۰)

ترجمہ : ہماری امت تہتر فرقے ہوکر رہے گی۔ ان میں سے ایک کے سوا باقی بہتر فرقے دوزخی ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کی، حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) اس ایک فرقے کی پہچان تو بیان فرما دیجئے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

"من کان علی مثل ما انا علیہ الیوم واصحابی"

اس گروہ کا طرزِ عمل اسی طریق پر ہوگا جس پر آج ہم اور ہمارے صحابہ ہیں۔

مزید سنیئے۔

پیر صاحب عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما کی طویل حدیث نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

"فانہ من یعش من بعدی یری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدث بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ"[1]

ترجمہ : پس جو کوئی میرے بعد زندہ رہا، یقیناً وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ پس تم میرے اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑے رہنا اور دین میں نئے نئے امور جاری کرنے سے پرہیز کرنا کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت

---

[1] غنیۃ الطالبین ص۱۹۲ مطبوعہ اسلامیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

پیر صاحب کی روایت کردہ ہر دو احادیث

اس امر کا ثبوت ہیں کہ جو عمل و عقیدہ عہد نبوی یا خلفاء راشدین کے زمانہ میں نہ تھا، وہ بدعت ہے اس معیار کے پیش نظر گیارھویں، میلاد، عرس، ختم اور بزرگوں کی نیاز و فاتحہ وغیرہ کو پرکھو۔ اگر تعامل خیر القرون کے مطابق ہیں تو درست اور جو مطابق نہ ہوں، وہ موجب عذاب ہیں ؎

فلک ٹوٹے، زمیں پھٹ جائے، موت آئے کہ دم نکلے
مگر ہرگز نہ ہادیؐ کی اطاعت سے قدم نکلے

فرمانِ نبوی میں کمی بیشی بھی موجبِ خسارہ ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں اپنی رائے کو دخل دے کر ثواب و نیکی سمجھنا بھی باعثِ خسارہ ہے۔ چنانچہ عہد نبوی کا مشہور واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یوں نقل کیا ہے کہ:۔

"..... بعث النبی صلے اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحۃ فی سریۃ فوافق ذالك یوم الجمعۃ فغدوا اصحابہ و قال اتخلف و اصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم الحقھم فلما صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راٰہ فقال ما منعك ان تغدو مع اصحابك فقال اردت ان اصلی معك ثم الحقھم فقال لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما ادرکت فضل غدوتھم (مشکوٰۃ باب اٰداب السفر فصل ثالث)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کی کمان میں مجاہدین کا لشکر کسی طرف روانہ فرمایا۔ روانگی کے دن اتفاقیہ جمعہ تھا۔ لشکر تو دوپہر سے قبل روانہ ہوگیا۔ مگر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ جمعہ مسجد نبوی ہی میں ادا کرلیا جائے۔ پھر مجاہدین سے جا ملوں گا۔

پس جب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بعد عبداللہؓ کو دیکھا تو فرمایا:۔

"تمہیں کس چیز نے مجاہدین کے ہمراہ جانے سے منع کیا"

عبداللہ نے عرض کیا:۔

"میں تو آپؐ کی اقتدار میں جمعہ ادا کرنے کے ارادہ سے رہ گیا کہ پھر لشکر سے جا ملوں گا"

پس عبداللہ سے یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"اگر تو پوری دنیا کی دولت بھی خرچ کر ڈالے تو وہ ثواب حاصل نہیں کر سکتا جو مجاہدین تعمیل حکم میں بغیر جمعہ پڑھے روانہ ہو کر حاصل کر چکے ہیں"

اپنی رائے والی نیکی کا انجام ناظرین کرام! حقیقت آپ کے سامنے ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طبیعت میں تعمیل ارشاد سے گریز کا شائبہ تک نہیں۔ بلکہ ارادہ نیک اور تجویز نہایت مبارک ہے کہ سفرِ جہاد ہے، زندگی ناپائیدار ہے۔ اعتبار نہیں کہ واپسی ہو یا نہ ہو۔

جمعہ کا دن ہے، تیز رو سواری پاس ہے لہٰذا مسجدِ نبوی کی نماز حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدار، خطبۂ جمعہ کی سماعت کا شرف حاصل کر کے مجاہدین سے جا ملنا کوئی مشکل نہیں۔ مگر امرِ نبوی میں اپنی رائے کو دخل دینے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو نتیجہ برآمد ہوا وہ آپ کے سامنے ہے۔

غرضیکہ جو عمل فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے من وعن مطابق نہیں۔ وہ دربارِ الٰہی میں قطعاً مقبول نہیں۔ اگرچہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور جہاد ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو سنت ثابتہ پر عمل کی توفیق بخشے اور اسی پر زندہ رکھے فقط خوشنودیٔ خالق اسی پر ہے مسلمانو

کہ پیغمبر کرے جو حکم لازم اس کو گردانو

عہد صحابہ رضی اللہ عنہم کا سبق آموز واقعہ

اللہ تعالےٰ اور اس کے برگزیدہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان ملاحظہ فرمانے کے بعد اب عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس کی پابندی کا ایمان افروز منظر بھی ملاحظہ فرماتے جائیے تاکہ سنت و بدعت کا فرق سامنے آجائے۔

لطف و کمال یہ ہے کہ اس کو فرمانے والے وہ جلیل القدر صحابی ہیں جنہیں فقہاء احناف حنفی مذہب کی بنیاد قرار دیتے ہیں (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) آپ کے تلمیذ حضرت عمرو بن سلمہؓ کہتے ہیں:۔

كنا نجلس على باب عبد الله بن مسعود قبل صلوٰة الغداة فاذا خرج فمشينا معه الى المسجد فجاءنا ابو موسى الاشعرى فقال اخرج عليكم ابو عبد الرحمٰن قلنا لا فجلس معنا حتى خرج فلما خرج قمنا اليه جميعا فقال له ابو موسٰى يا اباعبد الرحمٰن انى رايت فى المسجد آنفا امرا انكرته ولم ارد والحمد لله الا خيرا قال فما هو فقال ان عشت فستراه قال رايت فى المسجد قوما حلقا جلوسا ينتظرون الصلوٰة فى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كل حلقة رجل وفي ايديهم حصًى فيقول كبروا فيكبرون مائة فيقول هللوا فيهللون مائة ويقول سبحوا مائة فيسبحون مائة قال فما ذا قلت لهم قال ما قلت لهم شيئاً انتظار رايك وانتظار امرك قال افلا امرتهم ان يعدوا سيئاتهم وضمنت لهم ان لا يضيع من حسناتهم ثم مضى ومضينا معه حتى اتى حلقة من تلك الحلق فوقف عليهم فقال ما هذا الذي اراكم تصنعون قالوا يا اباعبد الرحمن لعد به التكبير والتهليل والتسبيح فقال عدوا سيئاتكم فانا ضامن ان لا يضيع من حسناتكم شيء ويحكم يا امة محمد ما اسرع هلكتكم هؤلاء صحابة نبيكم صلى الله عليه وسلم متوافرون وهذه ثيابه لم تبل وانيته لم تكسر والذي نفسي بيده انكم لعلى ملة هي اهدى من ملة محمد لتفتحتم باب ضلالة قالوا والله يا اباعبد الرحمن ما اردنا الا الخير قال وكم من مريد الخير لن يصيبه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا ان قوما يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم والله ما ادري لعل اكثرهم منكم ثم تولى عنهم فقال عمرو بن سلمة رأينا عامة اولئك الحلق يطاعنونا يوم النهروان مع الخوارج" (مسند دارمی ص۲۶)

ترجمہ: ہم عبداللہ بن مسعود کے دروازے پر صبح سے پہلے بیٹھے تھے تاکہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف فرما ہوں تو آپ کے ہمراہ مسجد میں جائیں۔ اتنے میں حضرت ابو موسیٰ اشعری تشریف لے آئے اور فرمایا کہ :۔

"ابھی تک ابو عبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) نہیں نکلے ؟

ہم نے کہا :۔

"ابھی تک تو نہیں نکلے"

پس حضرت ابو موسیٰؓ بھی بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تشریف فرما ہوئے۔ تو ہم بھی سب کے سب اٹھے (اور ان کے ہمراہ مسجد کی طرف روانہ ہوئے) اسی اثنا میں حضرت ابو موسیٰ اشعری نے کہا :۔

"اے ابا عبدالرحمٰن میں نے مسجد میں آج ایک نئی بات دیکھی ہے اور الحمد للہ کوئی بری بات بھی نہیں ہے"

عبداللہ بن مسعود نے فرمایا :۔

"تم نے کیا دیکھا ؟"

ابو موسیٰ نے کہا :۔

"اگر آپ زندہ رہے تو خود ہی دیکھ لیں گے"

پھر خود ہی کہا، میں نے مسجد میں ایک قوم دیکھی ہے جو انتظارِ نماز میں کئی ایک حلقے بنائے بیٹھی ہے اور ہر حلقہ میں ایک شخص ہے اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک (سو) کنکریاں۔

پس جو شخص حلقہ کے درمیان بیٹھا ہے وہ بآوازِ کہتا ہے :۔

"سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھو"

پس حلقہ والے لوگ سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھتے ہیں۔

اس کے بعد پھر وہی شخص کہتا ہے :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لا الہ الا اللہ سو مرتبہ پڑھو"

پس وہ لوگ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں۔

پھر وہی کہتا ہے:۔

"سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھو"

لہذا وہ سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھتے ہیں۔

(یہ تفصیل وذکر سننے کے بعد) عبداللہ بن مسعود نے ابوموسیٰؓ سے فرمایا۔

"یہ ماجرا دیکھ کر پھر آپ نے ان کو کیا کچھ فرمایا..... ...."

ابوموسےٰ نے جواباً عرض کیا:۔

"میں نے تو ان کو کچھ بھی نہیں کہا کیونکہ میں صرف آپ کے امر کا منتظر ہوں"

ابن مسعود نے فرمایا:۔

"تو نے ان کو یہی کیوں نہ کہہ دیا کہ بھائی تم اپنی برائیوں کو شمار کرو۔ تمہاری نیکیوں کا میں ذمہ دار ہوں کہ ضائع نہیں ہوں گی"

پس جب کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے۔ تو ابن مسعودؓ نے ان حلقوں میں سے ایک حلقہ پر کھڑے ہو کر فرمایا:۔

"تم کیا کرتے ہو؟"

انہوں نے جواباً عرض کیا:۔

"اے ابا عبدالرحمٰن کنکروں کے شمار سے تکبیر و تہلیل اور تسبیح پڑھتے ہیں"

ان کا یہ جواب سن کر فرمایا:۔

"اپنی برائیاں گنو (شمار کرو) تمہاری نیکیوں کے ہم ذمہ دار ہیں، وہ ضائع نہیں ہوں گی۔

اے امتِ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے مدعیو! تمہیں خرابی ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری ہلاکت کس درجہ قریب آگئی کہ تمہارے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تمہارے درمیان کثرت سے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے ابھی بوسیدہ نہیں ہوئے اور آپؐ کے کھانے پینے کے برتن بھی ابھی نہیں ٹوٹے۔

اس وحدہٗ لاشریک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے تم یہ بتاؤ کہ تمہارا یہ مذہب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مذہب سے زیادہ صحیح ہے؟ تم نے گمراہی کا دروازہ کھول دیا۔"

"اے ابا عبدالرحمٰن ہم نے تو نیکی اور خیر ہی کی غرض سے یہ ذکر کا سلسلہ شروع کیا ہے۔"

فرمایا کہ:۔

"اپنی رائے سے خیر کا ارادہ کرنے والے کبھی بھی نیکی حاصل نہیں کریں گے۔"

تحقیق ہمیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:۔

"عنقریب ایک قوم ظاہر ہوگی، جو قرآن مجید کو (نیکی کے ارادہ سے) پڑھے گی، مگر قرآن مجید ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اُترے گا (ثواب سے محروم ہوں گے)۔"

میں نہیں جانتا کہ ان کی اکثریت تم میں سے ہی ہو۔

یہ فرماتے ہوئے ابن مسعودؓ چلے گئے۔ عمرو بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم نے اگلے سال بچشم خود ان حلقہ باندھنے والے لوگوں کو دیکھا کہ نہروان کی لڑائی میں ان کی اکثریت ہمارے خلاف خوارج کے لشکر میں شامل ہو کر خلیفہ برحق حضرت علیؓ کے لشکر سے جنگ کر رہی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذاہب اربعہ یا امام معین کی تقلید کو فرض و واجب قرار دینے والوں کو اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

غور فرمایئے:

۱۔ یہ لوگ صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کی غرض سے مسجد میں منتظر بیٹھے ہیں۔

۲۔ ثواب کی نیت سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ وظائف پڑھ رہے ہیں۔

۳۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ اذکار ناجائز ہیں۔

مگر ان لوگوں نے جب کہ اذکار مسنونہ کو از خود اپنے ساختہ طریق سے حصول ثواب کی نیت سے پڑھا تو عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کی مجلس ذکر کو گمراہی قرار دیتے ہوئے اور ملامت فرماتے ہوئے خطاب کیا کہ:۔

"ممکن ہے اس بدترین گروہ کے لوگ تمہارے ہی ان حلقوں یا مجالس میں سے اکثر ہوں۔ جن کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آگاہ فرمایا کہ وہ لوگ (بدعتی خوارجی) قرآن مجید کو بظاہر حصول ثواب ہی کے ارادہ سے پڑھیں گے مگر ان کا پڑھنے کا ڈھب چونکہ اپنا مجوزہ یا ایجاد کردہ ہوگا (جیسا کہ میت کے لئے ختم قرآن، ختم بر طعام قبروں پر قرآن خوانی وغیرہ)

لہٰذا قرآن مجید کی تلاوت کے ثواب سے محروم ہوتے ہوئے اپنی خود ساختہ بدعات کی بدولت سزاوار جہنم ہوں گے"

ے قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
دوستو کچھ بھی فرمانِ محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں

حشر و انجام | اذکار مسنونہ کو اپنے مجوزہ طریق سے پڑھنے والوں کا نتیجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے سامنے ہے۔ جو بھی سنتِ نبوی کو اپنی تجویز و سکیم کے ماتحت ادا کرے گا وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک کر جہنم رسید ہو گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ عہد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسلام کا معیار ملاحظہ فرمانے کے بعد خیر القرون کے آخری قرن کی نامور شخصیت یعنی حنفی مذہب کے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ملاحظہ فرمائیے۔

ان کے زمانہ میں یہ چرچا عام ہوا کہ امام صاحب احادیث پر اپنے قیاس کو مقدم جانتے ہیں۔ چنانچہ اس عہد کے خلیفہ منصور عباسی کو جب یہ خبر پہنچی تو اس نے حضرت امامؒ کو خط لکھا۔

چنانچہ علامہ شعرانی نے "فصول فی بعض الاجوبۃ عن الامام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ" کے عنوان سے یوں نقل کیا ہے:۔

"ولما كان كتبه الخليفة ابو منصور الى ابى حنيفة بلغنى انك تقدم القياس على الحديث فقال ليس الامر كما بلغك يا امير المومنين انما اعمل اولا بكتاب الله ثم بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم باقضية ابى بكر وعمر وعثمان وعلى رضى الله تعالى عنهم ثم باقضية بقية الصحابة ثم اقيس لعد ذالك اذا اختلفوا وليس بين الله و بين خلقه قرابة (میزان جلد اول صہ مصری)

ترجمہ: جب منصور عباسی نے آپ کو خط لکھا کہ مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ آپ حدیث پر اپنے قیاس کو ترجیح دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب میں حضرت امام نے لکھا :۔

"اے امیر المومنین! آپ کو جو میرے متعلق اطلاع پہنچی، وہ بے بنیاد ہے۔ میں تو اول کتاب اللہ پر پھر سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتا ہوں۔

پس جب کہ یہ میسر نہ ہوں تو پھر دوسرے اجلہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے قول و عمل پر فتوے دیتا ہوں اور عمل کرتا ہوں۔

ہاں جس مسئلہ میں صحابہ باہم مختلف ہوں تو پھر صحیح قول معلوم کرنے کی غرض سے قیاس سے کام لیتا ہوں۔"

حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ اب حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا پیش کردہ معیار بھی سنتے چلئے۔ آپ فتوح الغیب میں رطب اللسان ہیں :۔

"واجعل الکتاب والسنۃ امامک والنظر فیھما بتامل وتدبر واعمل لھما ولا تغتر بالقال والقیل والھوس قال اللہ تعالیٰ "وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ" ولا تخالفہ فتترکوا العمل بما جاء بہ وتخترعوا لانفسکم عملا وعبادۃ کما قال فی حق قوم "ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ" "وَرَهْبَانِيَّةِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ" (فتوح الغیب برحاشیہ غنیۃ الطالبین مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور ص ۴۸۹ تا ۴۹۱)

ترجمہ : قرآن و حدیث کو اپنا امام و پیشوا بنا اور ان دونوں میں غور و تدبر سے دیکھ اور عمل کر۔ ان کے علاوہ کسی دوسرے کی قیل و قال اور رائے قیاس پر فریفتہ نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رسولؐ جو تمہیں دیویں مضبوط پکڑو اور اس پر عمل کرو، جس سے روکیں اور منع کریں اس کے قریب تک نہ جاؤ۔"

نیز سے رسول کے حکم کی مخالفت نہ کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ اس سے روگردان ہو کر تم اپنے لئے از خود عمل و عبادت کے طریق اختراع کر کے اس گمراہ قوم کی طرح صراط مستقیم سے الگ ہو جاؤ، جس نے رہبانیت و گوشہ گیری اپنے اوپر فرض کر لی، حالانکہ ہم نے ان کو ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔

مزید فرماتے ہیں:۔

"و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد ھذا یعم الرد ق و الاعمال والاقوال لیس لنا نبی فنتبعہ و لا کتاب غیر القران فنعمل بہ فلا تخرج عنھا فتھلک فیضلک ھواک و الشیطان قال اللہ تعالیٰ " وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ " و السلامۃ مع الکتاب و السنۃ و الھلاک مع غیرھما بما یرتقی العبید الی حالۃ الولایۃ (مقالہ چھتیسواں ص ۳۶ بر ۴۹۸ غنیۃ الطالبین مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور)

ترجمہ: نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس عمل پر ہمارا حکم نہیں وہ عمل اور اس کا کرنے والا مردود ہے۔ یہ حکم عام ہے اور تمام اعمال و عبادات کو شامل ہے اس لئے کہ نبی صلے اللہ وسلم کے سوا ہمارا کوئی نبی نہیں اور قرآن مجید کے سوا ہمارے لئے کوئی دوسری کتاب نہیں جس کی اطاعت ہم پر واجب ہو۔ پس اے مسلمان! تو ان دونوں کی اطاعت سے باہر نہ ہو کیوں کہ اگر تو نے ان دونوں سے روگردان ہو کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا تو یقیناً تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہ اور شیطان کا ساتھی ہو جائے گا۔

پس یاد رکھ کہ سلامتی کتاب وسنت کی اطاعت میں ہے اور ان کی مخالفت ہلاکت و بربادی کا موجب ہے۔ کتاب وسنت کی اطاعت ہی سے انسان مرتبۂ ولایت حاصل کر سکتا ہے۔

اہل سنّت والجماعت سلطان الاولیاءؒ فرماتے ہیں:۔

"فعلی المومن اتباع السنة والجماعة فالسنة ما سنهٗ رسول الله والجماعة ما اتفق علیه اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی خلافة الائمة الاربعة الخلفاء الراشدین المهدیین رضی الله عنهم اجمعین (غنیۃ ص۱۳)

ترجمہ: مومن پر اہلِ سنت والجماعت کی پیروی ضروری ہے۔ پس سنت وہ عمل ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان و عمل سے ثابت ہے اور جماعت سے مراد وہ اعمال ہیں جن پر عہدِ خلافتِ راشدہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے متفق ہو کر عمل فرمایا۔

خلاصہ و مطلب یہ کہ خلافتِ راشدہ کے زمانۂ مبارک میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا جو طرزِ عمل ہے، ان اعمال و عقائد سے روگردانی کفر ہے اور ان میں اضافہ بدعت، جو کہ موجبِ لعنت ہے۔

اہل سنّت والجماعت کا مشہور نام فاهل السنة طائفة واحدة (ص۱۹۲)

ترجمہ: اہل سنت والجماعت ایک ہی گروہ ہے۔

و ما اسمهم الا اصحاب الحدیث واهل السنة علی ما بینا (غنیۃ ص۱۹۳)

ترجمہ: اور ان کا نام اہلحدیث اور اہل سنت ہے جسے ہم بیان کر چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعت و بدعتی پر لعنت اہل سنت والجماعت کی تعریف معلوم کرنے کے بعد حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ سے بدعت و اہل بدعت پر لعنت کی پھٹکار بھی ملاحظہ فرماتے چلئے :۔

"فقال صلے اللہ علیہ وسلم من احدث حدثا او اوی محدثاً فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ الصرف والعدل (غنیۃ متوجم مطبوعہ اسلامیہ پبلیشنز لاہور صفحہ ۱۳۱)

ترجمہ : حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اہل سنت والجماعت یا خیر القرون کے معمول سے زاید یا ان کے خلاف کوئی نیا طریق جاری کیا، یا ایسے عمل کے موجد کو جگہ دی (عزت و تکریم سے دیکھا) اس مردود پر اللہ تعالیٰ جمیع ملائکہ اور تمام جہاں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے مردود کا کوئی عمل فرض یا نفل قبول نہیں فرماتے۔

قادری کہلانے والو اللہ تعالیٰ، حضور صلے اللہ علیہ وسلم، صحابہ رضی اللہ عنہم، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا پیش کردہ معیار حضرت شیخ عبد القادر قدس اللہ سرہ کی تصدیق پوری وضاحت سے آپ کے سامنے ہے اگر واقعی آپ حنفی اور حضرت پیر صاحب کے عقیدت مند ہیں تو پھر ایمانداری سے اپنے تمام کے تمام مخصوص عقائد و اعمال کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے دستور و عمل سے آزماؤ اور پرکھو۔

یا کم از کم حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ کے قول و عمل سے ہی یہ ثابت کرو کہ :۔

۱۔ حضرت امامؒ اور پیر صاحبؒ فلاں فلاں بزرگ اور مشائخ کا عرس کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔

۲۔ فلاں فلاں عرس پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۳۔ میلاد و گیارھویں کا ختم اس طریق سے ادا کرتے تھے۔

۴۔ یا رسول اللہ کا نعرہ مجالس میں لگواتے اور خود لگایا کرتے تھے۔

۵۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وغیرہ مروجہ درود پڑھتے یا پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے۔

۶۔ شیئاً للہ کے وظیفہ کی تعداد اس قدر فرمایا کرتے تھے۔

۷۔ اپنے فلاں فلاں بزرگ کی نیاز و فاتحہ دیا کرتے تھے۔ وغیرہ

اگر آپ کے اچھروی صاحب یا کوئی دوسرا حلوہ خور ملاں درسی کتب فقہ حنفیہ سے ثابت کر دکھاتے، تو کرو۔ ورنہ بدعت یقین کرتے ہوئے چھوڑ دو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو یقیناً بدعتی مرو گے اور جہنم ٹھکانہ ہوگا۔ عیاذاً باللہ

ہمارا کام ہے کہہ دینا بتا دینا تمہارا کام ہے مانو یا مانو

مرید کی تعریف اگر آپ واقعی پیر صاحب کے عقیدت مند ہیں تو پیر صاحب سے سنیئے اور صدق دل سے مرید ہو جایئے:۔

"فاما المرید من کانت فیہ ھذہ الجملۃ والصفۃ بھذہ الصفۃ فھو ابدا مقبل علی اللہ عزوجل مطیعتہ مول عن غیرہ و اجابتہ یسمع من ربہ عزوجل فیعمل بما فی الکتب والسنۃ و یصم عما سوٰی ذالک (غنیہ ص۸۲۵)

ترجمہ: پس مرید وہ ہے جس میں یہ صفات ہوں:۔

۱۔ ہمیشہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ اور اس کا فرمانبردار ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ غیر سے منہ پھیر لینے والا ہو۔
۳۔ اپنے مولا ہی کی سنتا اور قبول کرتا ہو۔
۴۔ قرآن، حدیث اس کی زندگی کا دستور ہو۔
۵۔ اس کے علاوہ تمام جہان سے بہرا ہو۔

مرید کو دائمی وصیت حضرت پیر صاحب مریدوں کو ہمیشہ یوں فرمایا کرتے تھے:۔

"اتبعوا ولا تبتدعوا واطیعوا ولا تخالفوا واصبروا ولا تجزعوا واثبتوا ولا تتزعزعوا وانتظروا ولا تیئسوا واجتمعوا علی الذکر ولا تتفرقوا وطهروا عن الذنوب ولا تلطخوا عن باب مولاکم لا تبرحوا

طبقات للشعرانی مصری ترجمہ شیخ جیلانی ص۱۱۱

ترجمہ: کتاب وسنت کی پیروی کرو۔ بدعات سے دور رہو۔ صبر کو لازم پکڑو۔ بے صبری وجزع فزع مت کرو۔ دین پر ثابت قدم رہو۔ بے دینی سے احتراز کرو۔ خدا تعالیٰ سے فضل کی امید رکھو۔ رحمت سے بے امید مت ہو۔ ذکر الٰہی جاری رکھو اور متفق رہو اور متفرق نہ ہو۔

اپنے کو گناہ سے پاک رکھو اور گناہ کی آلائش سے اپنے کو پلید نہ کرو۔ ہمیشہ مولا کریم کے دروازے کے بھکاری بنے رہو (طالب تفصیل کو پیغام جیلانی[1] ملاحظہ فرمانا چاہیئے)

قائدِ ملتِ بریلویہ خانصاحب لکھتے ہیں:۔

"جو بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وخلفاء راشدین واحکام فقہ کے خلاف نکلی ہو۔ وہی نئی بات اور بدعت ہے۔ اس سے

---

[1] قیمت ۳۰۵۰ روپے دارالاشاعت اشرفیہ سندھ بلوکی ضلع لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچنا چاہیئے۔"

اور سنیئے لکھتے ہیں :۔

"حکم حدیث و فقہ کے خلاف پر اڑا رہنا مسلمانوں کو ہرگز جائز نہیں۔" (احکام شریعت ص ۲/۱۳۲ مطبوعہ مراد آباد)

عمل و عقیدہ خواہ کچھ ہو مگر خانصاحب نے دیانتداری سے اعلان کر دیا ہے۔ شریعت یا اسلام کا معیار تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔ پس جو عمل و عقیدہ صحابہ سے ثابت ہے وہ اسلام اور شریعت ہے اور جو عمل و عقیدہ عہد صحابہ میں نہیں وہی بدعت ہے جو موجب جہنم ہے۔

معاملہ صاف ہے بریلویت کے امتیازی مسائل کا ثبوت اگر تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم سے مل جاتے تو فبہا ورنہ سخت قبریں، عرس مروجہ درود و نعرے مجلس میلاد، گیارہویں اور ختم وغیرہ کے تمام طریقے ناجائز و بدعت ماننے پڑیں گے

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔

مقیاس شریعت آپ ملاحظہ فرما چکے۔ اس کی ابتداء اور خاتمہ کے الفاظ مجدد اعظم بریلویہ کی قلم سے اس لئے نقل کئے گئے ہیں کہ یہ حقیقت آسانی سے سمجھ آجائے کہ اصل اسلام صرف وہی ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے یا قرآن مجید کی آیات اور احادیث کا مفہوم صرف وہی قابل قبول ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے سمجھا، بیان فرمایا، اس پر عمل کیا۔

ہے متن قول خدا تفسیر قول مصطفٰے حاشیہ چاہو تو ہے قول اصحاب رسول

چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان بحوالہ غنیہ ذکر ہو چکا ہے اور شیخ جیلانی کے فرمان یعم الرزق والاعمال والاقوال سے تشریح گذر چکی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو سامنے رکھتے ہوئے اچھروی صاحب کے پیش کردہ مسائل اور اُن کے دلائل کی اصلیت ملاحظہ فرمائیے اور ان کی فنکاری اور احادیث کے نام سے فریب دہی کا نمونہ دیکھئے۔

فریب ومغالطہ عرس اور میلے اچھروی صاحب "تذکرۃ الاخوان" صـ۸۶ کی عبارت عرس میں جانا، حلوا پکانا اور چراغ جلانا کی تردید اور مروجہ عرسوں اور قبروں پر چراغ جلانا وغیرہ کا ثبوت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی مقررہ رات میں قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر یکے بعد دیگرے تین دفعہ دستِ پاک اٹھا کر اہلِ قبور کے واسطے دعا فرمائی۔

چنانچہ ایسے ہی آج کل موجودہ عرس مقررہ راتوں میں کئے جاتے ہیں اور وہاں جا کر اہل قبور کے واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان :۔

"حتٰی جاء البقیع فقام فطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مرات" (صحیح مسلم جلد اول صـ۳۱۳)

حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا، آپؐ جنت البقیع کی طرف تشریف لائے تو آپؐ نے وہاں قیام فرمایا اور عرصہ تک وہاں ٹھہرے رہے پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک تین دفعہ اٹھائے۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عرصہ تک جنت البقیع میں قیام فرمایا۔ اسی سنت کو ادا کرنے کے لئے وہاں ٹھہرا جاتا ہے اور آپ بھی چونکہ مقررہ رات تشریف لائے ہیں۔ لہٰذا ہم بھی بزرگ کی برکت والی مقررہ رات میں حاضری دیتے ہیں اور نبی صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم نے چونکہ تین دفعہ دعا فرمائی ہے۔ اس سنت کو ادا کرنے کے لئے ہم بھی وہاں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں۔" (مقیاس حنفیت طبع اول۔ طبع ثالث ص ۱۹ ص ۱۸۷/۱۸۶)

اچھروی صاحب کے الفاظ اعلان کر رہے ہیں کہ :۔

۱۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم معین و مقررہ رات جنت البقیع تشریف لے گئے

۲۔ اسی سنت نبوی کی اقتداء میں عرس کئے جاتے ہیں۔

لعنت و پھٹکار اگر اچھروی صاحب مذکورہ حدیث سے رات کی تعیین کا ثبوت دیں اور یہ ثابت کر دیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے تو ان کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا ورنہ عامۃ المسلمین بالخصوص بریلوی دوستوں کا فرض ہے کہ ایسے مفتری علی الرسول (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ان گنت و لاتعداد مرتبہ لعنت و پھٹکار تا حینِ حیات پڑھتے رہیں۔

مزید انعام یا لعنت اگر اچھروی صاحب یہ ثابت کر دکھائیں کہ عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں جنت البقیع یا دیگر مقامات پر جہاں صحابہ مدفون ہیں، مروجہ عرسوں کی طرح مقررہ تاریخوں میں اجتماع ہوا کرتے تھے۔ یا کم از کم حضرت امام ابو حنیفہؒ اپنے مشائخ کی قبروں پر مقررہ عرس کیا کرتے تھے۔ تو ان کو منہ مانگا انعام ورنہ انہیں خود ہی اپنے اوپر لعنت پڑھنی چاہیئے یا اس بہتان سے توبہ کر کے مسلمان ہو جانا چاہیئے۔

اچھروی پول ملاحظہ فرمائیے جس حدیث سے اچھروی صاحب نے مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ ملاحظہ فرمائیے:۔

عن محمد بن قیس قال قالت عائشۃ الا احدثکم عنی و عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قلنا بلے قالت فلما کانت لیلتی التی کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم فیھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عند ی القلب فوضع رداءہ وخلع نعلیہ فوضعھما عند رجلیہ وبسط طرف ازارہ علی فراشہ فاضطجع فلم یلبث الا رایت ماظن ان قد رقد ت فاخذ رداءہ رویدا وانتعل رویدا وفتح الباب رویدا فخرج ثم اجافہ رویدا فجعلت درعی فی راسی واختمرت وتقنعت ازادی ثم انطلقت علی اثرہ حتی جاء البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مرات ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فھرول فھرولت فاحضر فاحضرت فسبقتہ فدخلت فلیس الا ان اضطجعت فدخل فقال مالک یاعائش حشیا رابیۃ قالت قلت لا شیٔ قال لتخبرینی او لیخبرنی اللطیف الخبیر قالت قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی فاخبرتہ قال فانت السواد الذی رایت امامی قلت نعم فلھدنی فی صدری لھدۃ اوجعتنی ثم قال اظننت ان یحیف اللہ علیک ورسولہ قالت مھما یکتم الناس یعلمہ اللہ نعم قال فان جبریل علیہ السلام اتانی حین رایت فنادانی فاخفاہ منک فاجتبتہ فاخفیتہ منک ولم یکن یدخل علیک وقد وضعت ثیابک وظننت ان قد رقدت فکرھت ان اوقظک وخشیت ان تستوحشی فقال ان ربک یامرک ان تاتی اھل البقیع فتستغفر لھم" الحدیث

(صحیح مسلم جلد اول ص ۳۱۳، ۳۱۴)

ترجمہ: محمد بن قیس جو کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نامور شاگردوں میں سے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں۔ ایک دفعہ اماں جان نے فرمایا کہ آج تمہیں میں اپنی آپ بیتی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک عجیب واقعہ نہ سناؤں ؟ ہم سب شاگردوں نے عرض کیا۔ ضرور فرمائیے۔

پس صدیقہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا کہ ایک دفعہ میری باری کے ایام میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر تھے۔ جب آپ رات کو سونے کی غرض سے تشریف فرما ہوئے تو اپنے اوپر کی چادر اتاری۔ جوتی مبارک بھی پاؤں سے نکالی اور دونوں کو اپنے پاؤں کی طرف رکھ دیا اور تہبند کا ایک کنارہ بستر شریف پر بچھا کر لیٹ گئے۔

ابھی معمولی وقفہ گذرا تھا کہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور آہستگی سے اپنی چادر اٹھائی اور پھر آہستگی سے جوتی بھی پہنی پھر آہستگی سے دروازہ کھولا اور باہر نکل کر کمال آہستگی سے بند کیا اور چل دیئے۔

یہ پورا واقعہ دیکھتی ہوئی میں بھی اٹھی۔ کپڑے پہنے اور چادر اوڑھ کر اپنے کو چھپانے کی غرض سے گھونگٹ نکالا اور چپکے چپکے آپ کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئی۔ حتیٰ کہ آپؐ جنت البقیع میں پہنچ گئے اور کچھ دیر کھڑا رہنے کے بعد آپ نے اپنے دونوں مقدس ہاتھ اٹھا کر قبرستان والوں کے لئے تین مرتبہ دعا فرمائی اور گھر کی طرف واپس لوٹے۔

میں بھی آپؐ کے آگے آگے خفیہ طور پر گھر کی طرف روانہ ہوئی۔ آپؐ جلدی جلدی چلے، میں بھی تیز تیز چلی۔ حتیٰ کہ آپؐ دوڑنے لگے، پس میں بھی دوڑی اور بھاگی حتیٰ کہ میں آپ سے پہلے بستر پر لیٹ گئی۔

لہٰذا جب آپؐ داخل ہوئے اور مجھے ہانپتی ہوئی پایا تو فرمایا:۔

"اے عائشہؓ! تو ہانپ رہی ہے کیا بات ہوئی؟"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے جواباً عرض کیا:۔

"حضورؐ! کوئی بات نہیں، یونہی سانس پھول رہا ہے۔"

اس پر آپؐ نے فرمایا:۔

"بہتر یہی ہے کہ تو خود ہی حقیقت بیان کر دے ورنہ لطیف الخبیر مجھے بتا دے گا۔"

اس سے متاثر ہو کر میں نے عرض کیا:۔

"میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، میں خود ہی عرض کئے دیتی ہوں۔ پس پوری تفصیل میں نے عرض کر دی۔"

میری زبانی سننے کے بعد آپؐ نے فرمایا:۔

"فانت السواد الذی رایت امامی" پس کیا تو ہی وہ کالا کالا نشان تھی، جسے میں اپنے آگے آگے چلتا ہوا دیکھتا آیا ہوں؟"

قلت (میں نے کہا):۔

"نعم حضورؐ وہ میں ہی تھی۔"

فلهدنی فی صدری لهدة اوجعتنی پس حضورؐ نے حقیقتِ حال سننے کے بعد بطورِ محبت و ہنسی میرے سینے میں اپنے مبارک ہاتھ سے ضرب لگائی اور فرمایا:۔

"کیا صدیقہ تجھے یہ خیال ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے رسول تجھ پر زیادتی کریں گے (تیری باری کی رات کسی دوسری بیوی کے پاس چلا جاؤں گا)"

میں نے جواباً عرض کیا:۔

"حضورؐ! بعض دفعہ لوگ کوئی بات چھپانے کی کوشش کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں لیکن اللہ تعالےٰ اسے خوب جانتا ہے اور آشکارا کر دیتا ہے (آپؐ نے مجھ سے چھپانے کی کوشش کی اور میں نے آپؐ سے، مگر اللہ تعالےٰ نے پورا راز کھول کر ظاہر کر دیا)۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

"جب تم نے مجھے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ اس وقت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے آواز دی فاخفاہ منک" پس اس نے اپنی آمد اور آواز کو تجھ سے چھپایا کیونکہ تو کپڑے اتار سو رہی تھی۔ اس لئے وہ اندر داخل نہیں ہو سکتے تھے اور نہ ہی انہوں نے تم پر اس حال اپنا ظاہر کرنا مناسب سمجھا۔

چونکہ جبریل علیہ السلام اپنا آنا اور آواز وغیرہ چھپا رہے تھے "فاخفیتہ منک" پس میں نے بھی تجھ سے یہ واقعہ چھپانے کی کوشش کی۔ بلکہ "ظننت ان قد رقدت" میں نے خیال کیا کہ تو گہری نیند سو رہی ہے "فکرھت ان اوقظک" پس میں نے تجھے جگانا نامناسب سمجھا "وخشیت ان تستوحشی" مجھے ڈر ہوا کہ تو کہیں وحشت میں نہ پڑ جائے (تجھے میرے بے وقت باہر جانے سے گھبراہٹ و پریشانی نہ ہو)

پس جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ:۔

تیرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ اس وقت قبرستانِ بقیع میں تشریف فرما ہو کر "فتستغفر لھم" قبرستان والوں کے لئے بخشش کی دعا کرو۔"

من گھڑت افسانہ کا پول | مصنف مقیاس حنفیت کی فنکاری اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغالطہ بازی کا پول حدیث نے کھول کر رکھ دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ اچھروی صاحب جس مکاری سے عرس اور میلہ کو ثابت کرنے پر مصر ہیں۔ ایسی گمراہ کن تدبیر تو ابلیس مردود کو بھی شاید ہی کبھی سوجھی ہو۔

کیونکہ الفاظِ حدیث تو اعلان کر رہے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس رات جنت البقیع (قبرستان) جانے کا گمان تک بھی نہ تھا۔ آپ بے فکری سے بستر پر آرام فرمانے کے لئے لیٹ چکے ہیں ابھی تھوڑا ہی وقت گذرا تھا کہ غفور الرحیم نے اہل قبرستان کی بخشش کے لئے دعاءِ بخشش کا حکم جبریلؑ کے ذریعے بھجوایا اور آپؐ تعمیلِ ارشاد میں صدیقہؓ سے خفیہ طور روانہ ہوئے۔

جس سے ظاہر ہے کہ :۔

۱۔ نہ ہی تو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں جانے کے لئے از خود رات مقرر فرمائی۔

۲۔ نہ ہی آپ اپنی مرضی سے وہاں دعائے بخشش کی غرض سے تشریف فرما ہوئے۔

جب کہ اصلیت یہ ہے تو پھر اچھروی صاحب کی مغالطہ بازی واضح طور پر ثابت ہو گئی۔

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد　　کیا کروں طبیعت ادھر نہیں آتی

بریلوی دوستو | اگر ایسی واضح مکاری و مغالطہ بازی دیکھنے کے بعد بھی اچھروی صاحب کو اپنا واعظ و مقتدا ہی تسلیم کریں تو انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالےٰ نے ایسے ہی حلوہ خور، شہرت پسند، طالبِ دنیا اور ان کے پیروکاروں کا ذکر یوں فرمایا ہے کہ :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آن کے مقتدی و مرید دوزخ میں دوہائی دیتے ہوں گے۔

إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝

ترجمہ: اے مولا کریم ہم تو علماء مشائخ اور اکابرین کی پیروی سے گمراہ ہو کر واصلِ جہنم ہوئے ہیں۔

علمِ غیب کلی اور ہر جگہ حاضر و ناظر | اچھروی صاحب نے مذکورہ حدیث عرسوں وغیرہ کے جواز میں پیش کی مگر الفاظِ حدیث اعلان کر رہے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کلی تھا اور آپ ہر جگہ حاضر و ناظر بھی تھے تو پھر آپ کو صدیقہ کی بیداری (جاگنے) بلکہ پورا واقعہ من و عن دیکھنے اور خفیہ و پوشیدہ پیچھے پیچھے جانے اور پھر واپس آنے کا علم و حال کیوں معلوم نہ ہوا اور آپؐ نے صدیقہ کے روبرو کیوں ان الفاظ میں اقرار و اعتراف کیا۔

(۱) فاخفیۃ منک (۲) وظننت ان قد رقدت (۳) فکرھت ان اوقظک (۴) وخشیت ان تستوحشی (۵) فانت السواد الذی رایت امامی

بلکہ بے خبری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

(۶) مالک یاعائش حشیا رابیۃ (۷) اظننت ان یحیف اللہ علیک ورسولہ (۸) لتخبرینی او لیخبرنی اللطیف الخبیر

۱۔ ترجمہ: میں نے بھی تجھ سے یہ واقعہ چھپایا۔
۲۔ میں تو یہی خیال کئے اور سمجھے ہوئے تھا کہ تو گہری نیند سو رہی ہے
۳۔ پس میں نے تجھے بیدار کرنا مکروہ سمجھا۔
۴۔ مجھے تیری وحشت کا ڈر ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ میرے آگے جو کالا نشان تھا، کیا وہ تو ہی تھی ؟
۶۔ اے عائشہ ! تجھے کیا ہوا کہ تو ہانپ رہی ہے۔
۷۔ کیا تجھے اپنے اوپر ظلم وزیادتی کا خیال تھا۔
۸۔ صحیح حالات تو خود ہی بیان کر دے ورنہ لطیف الخبیر تو مجھے من وعن بتا ہی دے گا۔

مذکورہ واقعہ سے قطع نظر الفاظِ حدیث اس امر کی دلیل ہیں کہ صحابہ اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہم کو مروجہ بریلوی توہمات کا خواب وخیال بھی نہ تھا کہ آپؐ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں اور آپؐ کو علمِ غیب کلی ہے۔

اگر صدیقہ کا یہ عقیدہ اور یقین ہوتا کہ آپؐ میری تمام حرکات جان رہے ہیں تو پھر ان کو اپنا آپ چھپانے، پیچھے جانے اور خفیہ آگے آنے کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ نہ ہی وہ آپ کے فرمان "مالك یا عائشۃ حمشیا رابیۃ" کے جواب میں "لا شئ" کہہ کر انکار کرتی۔

بہر حال بریلویہ کے علم غیب کلی اور ہر جگہ حاضر وناظر ہونے کے عقیدہ کے غلط ثابت کرنے یا اچھروی کے عرس وغیرہ کی تردید کے لئے صرف یہی حدیث کافی ہے۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زُلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

بے سند حدیث سے مغالطہ چونکہ اچھروی صاحب جانتے تھے کہ صحیح مسلم کی مذکورہ حدیث سے عرس وسیلہ کا استدلال بے بنیاد امر ہے لہٰذا تیسرے ایڈیشن میں (عامۃ المسلمین کو گمراہی پر مطمئن کرنے کی غرض سے) ایک ایسی روایت پیش کی ہے کہ جس کی سند ہی نہیں اور جو ادھوری سی سند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکور بھی ہے۔ اس کے راویوں کو محدثین غیر معتبر اور منکر الحدیث فرماتے ہیں مگر اچھروی صاحب چونکہ عامۃ المسلمین کو مغالطہ دے کر گمراہی پر مطمئن کرنا چاہتے ہیں لہذا وہ ادھوری و غیر معتبر سند بھی کھا گئے ہیں تاکہ پول نہ کھل جائے۔ چنانچہ صرف متن کے الفاظ ہی نقل کر دیئے ہیں۔

البدایہ والنہایہ جلد ۴ ص۴۵ میں روایت ہے:۔

"کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یزورھم کل حول فاذا بلغ لقرۃ الشعب یقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ثم کان ابو بکر یفعل ذلک کل حول ثم عمر ثم عثمان وکانت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاتیھم فبکت عندھم وتدعو لھم

ترجمہ: نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر سال قبور پر زیارت کے واسطے تشریف لاتے۔ جب قبرستان کے چھوٹے ٹکڑے کے کنارے پہنچتے تو فرماتے:۔

"السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار"

پھر حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہر سال یہی کرتے رہے اور حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی ان کی قبور پر تشریف لاتیں تو ان کے پاس روتیں اور ان کے واسطے دعا فرماتی۔

اس حدیث شریف سے ہر سال اہل اللہ کا عرس منانا سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہو گیا اور صحابہ ثلاثہ کی سنت اور حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ثابت ہو گیا۔ اب تم سالانہ عرس کو بدعت کہو تو خدا تمہیں ہدایت کرے۔" (طبع ثالث ص۱۸)

بفرض محال اگر تسلیم کر بھی لیا جائے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خلفاءِ ثلاثہ رضی اللہ عنہم اپنے اپنے عہد میں سال بسال جایا کرتے تھے تو الفاظِ حدیث سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مروجہ عرسوں کی طرح مقررہ تاریخ پر سال بعد تشریف لے جاتے رہے اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کو اطلاع دے کر جایا کرتے تھے۔

بلکہ الفاظ سے ظاہر ہے کہ بغرضِ دعا تشریف لے جایا کرتے تھے جس سے عرس و میلہ ثابت کرنا بے وقوفی ہے۔ کیونکہ عرس و میلہ تو مقررہ تاریخ پر مجمعِ عام کا نام ہے اور اس اجتماع میں صرف عقیدت مند ہی نہیں بلکہ عام تماشائی شامل ہوتے ہیں اور مذکورہ الفاظ سے تن تنہا ہونا ظاہر ہے۔ گویا کہ اچھروی صاحب کا استدلال ؎

کوے کی دم میں ٹانکی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

اَن گنت لعنت اگر اچھروی صاحب اپنے دعوے کے ثبوت میں یہ ثابت کر دکھائیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاءِ ثلاثہ رضی اللہ عنہم نے اعلان کر کے مقررہ تاریخ پر سال بعد مروجہ عرس و میلہ کی طرح اجتماع فرمایا اور ختم وغیرہ کیا۔

ان کی اقتداء میں زمانہ خیر القرون کے مسلمان یہ عرس و اجتماع پورے اہتمام سے سالانہ کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ اپنے تلامذہ کرام رحمہم اللہ کے ہمراہ عرس و میلہ پر جایا کرتے تھے۔ تو اُن کا منہ مانگا انعام، ورنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاءِ ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر عرس و میلہ کا بہتان عائد کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی وجہ سے اَن گنت لعنت و پھٹکار کے مستحق تو ہو ہی چکے ہیں ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھروی پول وفریب کی حقیقت ملاحظہ فرمائیے کہ جو الفاظ حدیث کے نام سے نقل کئے ہیں۔ ان کی سند "البدایہ والنہایہ" میں صرف یہی لکھی ہے ہے۔

"روی البیھقی من حدیث موسیٰ بن یعقوب عن عباد بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم" الحدیث

امام بیہقی کی پیدائش مقدمہ مشکوٰۃ میں ۳۸۴ھ اور وفات ۴۵۶ھ لکھی ہے جس سے ظاہر ہے کہ پانچویں صدی ہجری تک بکثرت تعداد کے راویوں سے یہ حدیث ہونی چاہیئے۔ مگر یہاں صرف موسیٰ بن یعقوب، عباد بن ابی صالح عن ابیہ، عن ابی ہریرۃ تین راوی ہی مذکور ہیں اور لطف یہ کہ تینوں راوی بھی غیر معتبر اور مشکوک ہیں۔

چنانچہ مستند کتب اسماء الرجال میں ان راویوں کے متعلق جو کچھ مذکور ہے وہ یہ ہے:۔

(۱) موسیٰ بن یعقوب زمعی کا ترجمہ تہذیب التہذیب جلد ۱۰ ص ۳۷۸ میں یوں لکھا ہے:۔

"قال ابنی المدینی ضعیف الحدیث و منکر الحدیث"

۱۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ موسیٰ بن یعقوب نہایت ضعیف اور منکر الحدیث ہے یعنی محدثین رحمہم اللہ نے اس سے حدیث روایت کرنے سے صرف نظر کیا ہے۔

"و قال النسائی لیس بالقوی"

۲۔ امام نسائیؒ نے فرمایا کہ یہ معتبر نہیں۔

میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۰ میں بھی یہی لکھا ہے۔

دوسرا راوی عباد بن ابی صالح ہے۔ اس کی بابت تہذیب التہذیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلد ۵ صـ۲۶۲ اور میزان الاعتدال ج ۲ صـ۹ میں لکھا ہے :۔

"قال علی ابن المدینی لیس بشئ و قال ابن حبان لا یجوز به الاحتیاج به اذا فرد و قال البخاری فی تاریخه الصغیر منکر الحدیث و قال الساجی فتبعه الازدی ثقة الا انه روی عن ابیه مالم یتابع علیه"

ترجمہ : علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں کہ عباد غیر معتبر (لاشئ) ہے۔ ابن حبانؒ فرماتے ہیں کہ عباد سے احتجاج جائز نہیں جب وہ منفرد ہو۔ امام بخاریؒ اپنی تاریخ صغیر میں فرماتے ہیں کہ وہ منکر الحدیث ہے۔ امام ساجیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی متابعت ازدی نے کی ہے اور وہ ثقہ ہے مگر جب وہ اپنے باپ سے روایت کرے اور اس کی کسی نے متابعت بھی نہ کی ہو، روایت جائز نہیں۔۔۔اور اچھروی صاحب کی پیش کردہ حدیث عباد صاحب اپنے باپ ہی سے روایت کر رہے ہیں، چنانچہ "عن ابیه" سے ظاہر ہے۔

منہ مانگا انعام اچھروی صاحب کی عرس و میلہ کے ثبوت میں پیش کردہ حدیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا بے ثبوت امر ہے۔ ہاں اچھروی صاحب اپنا مدعا مرفوع صحیح حدیث سے ثابت کر دکھائیں تو ان کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

مذکورہ واقعہ کی تصدیق کے لئے ایک حدیث یا مزید واقعہ سنتے چلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

"بینا رسول الله صلے الله علیه وسلم ذات لیلة یصلی فوضع یده علی الارض فلدغته عقرب فتناولها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنعلہ فقتلھا فلما انصرف قال لعن اللہ العقرب ما تدع مصلیا ولا غیرہ او نبیا وغیرہ ثم دعا بملح وماء فجعلہ فی اناء ثم جعل یصبہ علی اصبعہ حیث لدغتہ ویمسحھا ویعوذھا بالمعوذتین (مشکوٰۃ باب الطب والرقی فصل ثالث مطبوعہ نور محمدی ص۳۹۰)

ترجمہ: ایک رات حضور صلے اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز میں مصروف تھے پس جب سجدہ کی غرض سے ہاتھ مبارک زمین پر رکھے تو آپؐ کو بچھو (عقرب) نے کاٹ کھایا (ڈنگ مار دیا) پس آپؐ نے نعلین (جوتا) مبارک پکڑا اور بچھو کو مار ڈالا اور فرمایا:۔

"بچھو پر اللہ تعالےٰ کی لعنت ہو۔ نہ ہی تو یہ نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ ہی غیر نمازی۔ حتےٰ کہ یہ ملعون نبی کا لحاظ بھی نہیں کرتا"

پھر نمک اور پانی منگوایا اور برتن میں حل کر کے اپنی انگلی پر بہانا شروع کیا جس کو بچھو نے ڈنگ مارا تھا اور اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سے دم (جھاڑا) فرمایا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بچھو کو نیش زنی کرنے کے بعد جوتی سے قتل کیا اور اس پر لعنت فرمائی۔

اگر آپؐ کو اس کے وہاں موجود ہونے کا علم تھا اور آپؐ حاضر و ناظر بھی تھے۔ تو پھر کاٹنے سے پیشتر ہی کیوں قتل نہ کیا۔ درد و تکلیف کیوں اٹھائی۔

خدا الٹی سمجھ کسی کو نہ دے!
دے موت اور یہ بلا کسی کو نہ دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارھویں کا جواز

مصنف مقیاس حنفیت، مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے فتویٰ
"گیارہویں حرام ہے اور یہ عقائد فاسدہ موجب کفر ہیں"
کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"دیوبندیوں کے نزدیک کلام پڑھ کر اہل قبور کو بخشنا یا ان کی طرف سے کچھ صدقہ خیرات دینا، دن مقرر کر کے تو صدقہ بھی حرام اور قرآن پڑھنا بھی حرام اور قرآن پڑھنے والا کافر۔" (طبع اول ص۶۶ طبع ثالث ص۲۲۰)

منہ مانگا انعام دیوبندی اہل قبور کے واسطے دعا بخشش اور ایصال ثواب کو جائز مانتے اور اس کے منکر کو گمراہ جانتے ہیں۔ مگر اچھروی صاحب ہیں کہ سورج پر تھوکتے ہوئے، اس کو گھٹا ٹوپ اندھیرا کہہ رہے ہیں۔

اگر کسی اولے سے اولے دیوبندی کی تحریر سے یہ ثابت کر دکھائیں کہ اہل قبور کے لئے بخشش کی دعا، اور ان کی طرف سے صدقہ خیرات منع ہے تو اچھروی صاحب کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

شیخ عبدالحق دہلویؒ کا فتویٰ شیخ صاحب حنفیوں کے مسلمہ امام ہیں چنانچہ خود اچھروی صاحب اور ان کے مقتدا خانصاحب بھی اپنی تصنیفات میں شیخ صاحب کو مستند تسلیم (مقیاس حنفیت و احکام شریعت وغیرہ میں) کرتے ہیں بلکہ خانصاحب تو مولانا عبدالحی لکھنویؒ کو بھی احکام شریعت حصہ دوم ص۱۹۳ میں سچا پکا حنفی ترجمان مانتے ہیں۔

بنابریں دیوبندی جس صدقہ وغیرہ کو میت کی طرف سے منع جانتے ہیں وہ مولانا لکھنوی کے فتاوی سے شیخ عبدالحق دہلویؒ کے الفاظ میں پڑھیئے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ "مقرر کردن روز سوم وغیرہ بالتخصیص و اورا ضروری انگاشتن در شریعت ثابت نیست۔ صاحب نصاب الاحتساب آں را مکروہ نوشتہ و ہر روز یکہ خواہند ثواب بروح میت برسانند"

(فتاوی عبدالحی جلد سوم ص۶۵ مطبوعہ شرکت اسلام)

ترجمہ: خاص کرنا تیسرے یا کسی اور دن کا ایصالِ ثواب میت کے لئے اور اس کو ضروری سمجھنا شریعتِ محمدیہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ نصاب الاحتساب (جو فقہ کی معتبر کتاب ہے) والے نے ان باتوں کو مکروہ لکھا ہے بغیر تعیین و تقرر دن جب چاہیں، روحِ میت کو ثواب پہنچائیں۔"

۲۔ نیاز و فاتحہ و ختم مروجہ سے متعلق لکھا ہے:۔

"ایں طور مخصوص نہ در زمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بود، نہ در زمان خلفا بلکہ وجود در آں قرون ثلثہ کہ شہود لہا بالخیر اند منقول نشدہ"

(فتاوی عبدالحی جلد سوم ص۶۵ مطبوعہ شرکت اسلام)

ترجمہ: مروجہ نیاز و فاتحہ اور ختم و ایصال کا معین طریق نہ ہی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھا۔ نہ ہی عہد خلافت راشدہ میں بلکہ پورے خیر القرون یعنی ائمہ اربعہ کے وقت و زمانہ میں بھی اسکا رواج نہ تھا۔

حنفی مذہب اور دیوبندیوں کا عمل و فتوے بالکل وہی ہے جیسے، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے بیان کیا اور دیوبندیوں کے خلاف جو کچھ اچھرڈی نے کذب بیانی کی ہے وہ موجب لعنت ہے۔

خوش نوایانِ چمن کو غیب سے مژدہ ملا
صیاد اپنے دام میں خود مبتلا ہونے کو ہے

دن اور تاریخ مقرر کرنے کی ممانعت از خود کسی عمل کو اختراع کر کے اُسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرعی لباس دے کر موجب ثواب سمجھنا یا کسی منصوص عمل کو اپنی اختراع کردہ شکل وصورت سے ادا کرنا ہی بدعت ہے۔ تصدیق کیلئے احادیث پڑھیئے

جمعہ کے دن کی فضیلت کتاب وسنت سے ظاہر اور مسلمانوں میں مسلّم ہے لیکن نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کی تخصیص وتعیین سے روزہ رکھنے کو بھی منع فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں :۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الحدیث رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص ۱۹۹)

ترجمہ : رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی رات کو ازخود قیام اللیل (نفل وذکر) کے لئے مخصوص نہ کرو اور نہ ہی جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مقرر کرو۔

۲ مزید سنیے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا یصوم قبلہ او یصوم بعدہ متفق علیہ (حوالہ مذکور)

ترجمہ : جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص نہ کرو۔ اگر کوئی روزہ رکھے بھی تو ایک دن پہلے یا بعد بھی روزہ رکھے۔

جب نفلی عبادت سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا تو پھر ازخود کسی تاریخ اور دن کو تیجہ، ساتواں وچالیسواں، گیارہویں وعرس کو جائز سمجھنا تو دین سے کھلی مخالفت ہے۔

اچھرو ہی کہتے ہیں :۔

"شادی وغیرہ کی تاریخیں بھی منع ہونی چاہئیں"

ص باب صیام تطوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کا جواب یہ ہے کہ :۔

"کون بیوقوف ہے جو ان تاریخوں کو کارِ ثواب سمجھتا ہے یہ تو دنیوی نظام ہے"

مزید کہتے ہیں :۔

"پیدائش اور موت کے دن اور وقت بھی معین ہیں"

یہ تو اور زیادہ بے وقوفی ہے کیونکہ یہ قانون قدرت ہے جس میں انسانی عقل کو دخل نہیں۔ بدعت و گمراہی تو وہ ہے جس کو از خود ایجاد کر کے اس سے ثواب و نجات کی امید رکھی جائے۔

پیر صاحبؒ کی گیارہویں حضرت گنگوہی مرحوم کے فتوے کی تردید کی غرض سے گیارہویں کے ثبوت و جواز میں وذکرھم بایام اللہ الآیۃ گزرے ہوئے واقعات اور ایام سے نصیحت کرو، کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو گمراہ اور اپنے کو حدیث من قال فی القرآن برایہ فلیتبوا مقعدہ من النار[1] (قرآن مجید کی تفسیر جس نے اپنی رائے و قیاس سے کی اس کا ٹھکانا جہنم ہے) کا مصداق ٹھہراتے ہوئے لکھا ہے :۔

"اگر مقررہ دنوں کو دوبارہ یاد کرنا یا اس کی فضیلت کو دہرانا، یا خصوصیت سے عبادت کرنا کوئی شخص بدعت کہے اور موجبِ کفر کہے اور اس پر حرمت کا فتوے دے تو دشمنِ قرآن ہے اور مشرک باللہ۔

چنانچہ حدیث شریف میں بھی مذکور ہے کہ :۔

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بزرگوں کے یوم وصال کو ایام اللہ فرمایا ہے"

---

[1] مشکوٰۃ کتاب العلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۲۲۱ میں ہے :۔

"ان عاشوراء یوم من ایام اللہ"

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورے کا دن ایام اللہ سے ہے ..... بلکہ یہ دن تمام انبیاء کے انعامات کا دن ہے۔ اسی واسطے ایسے مقررہ دنوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ ..... باقی رہا گیارہویں کے تقرر کے متعلق، تو اس کو بھی اسی وجہ سے منایا جاتا ہے کہ اس دن میں حضرت غوث الاعظم پیر پیران محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال کا دن ہے اور یوم وصال کو منانا قرآن سے ثابت ہے

اسی واسطے حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے اسی مقررشدہ دن یعنے یوم وصال میں آپ کی طرف سے صدقہ خیرات دیا جاتا ہے"

(طبع اول صفحہ ۶۸ طبع ثالث صفحہ ۳۲۱)

اچھروی صاحب کی تحریر سے ظاہر ہے کہ بزرگوں کا یوم وفات منانا قرآن سے ثابت اور حدیث میں مذکور ہے۔

اگر اچھروی صاحب یہ ثابت کر دکھائیں کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کی وفات کے دنوں کو منانے کا حکم دیا اور حضورؐ بمعہ صحابہؓ رضی اللہ عنہم ان مخصوص ایام کو ایسے ہی منایا کرتے تھے جیسا کہ گیارہویں کو اہتمام سے منایا جاتا ہے تو ان کو منہ مانگا انعام ملے گا ورنہ بسبب افتراء علی اللہ و افتراء علی النبی صلے اللہ وسلم لعنت و پھٹکار کا ہار پہنے ہوئے جہنم تو جا ہی رہے ہیں۔

مزید انعام یا لعنت | اللہ تعالےٰ کی پوری مخلوق میں اللہ تعالےٰ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ مسلّم ہے۔ جو اس کا انکاری ہے وہ ملعون ہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دن بقول اچھروی سب سے بڑا یوم۔ من ایام اللہ ٹھہرا۔

بنا بریں جب کہ عام بزرگوں کی وفات کا دن بطور ایام اللہ جائز ہے، تو پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یوم وصال منانا واجب ہونا چاہیئے۔

لہٰذا اگر اچھروی صاحب یہ ثابت کر دکھائیں کہ خیر القرون میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یوم وصال مروجہ گیارہویں کی طرح منایا جاتا تھا اور حضرت امام ابو حنیفہؒ بلکہ خود حضرت پیر صاحبؒ انتہائی احترام و اہتمام سے زندگی بھر مناتے رہے تو اچھروی صاحب کو منہ مانگا انعام، ورنہ دوستوں کا فرض ہے، اُن پر دوامی لعنت و پھٹکار پڑھنے کا فیصلہ کر کے عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور رہوں۔

اچھروی صاحب کی حنفی مذہب سے بغاوت

کتاب و سنت کی نصوص شاہد ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے اور ان کے بعد عمر و عثمان اور علی پھر باقی عشرہ مبشرہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور شہداء اور پھر صالحین امت کا۔

اس حقیقت کو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان اور رکن مذہب حنفی حضرت ملا علی قاری کی شرح سے ذہن نشین کرنے کی غرض سے پڑھیئے:

"والحاصل ان افضل الناس بعد الانبیاء علیہم السلام ابو بکر صدیقؓ ..... افضل الاولیاء من الاولین والاخرین وقد حکی الاجماع علی ذلک ولا عبرۃ لمخالفۃ الروافض"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: تمام اولیاء وصلحاء کے سرتاج حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ اگرچہ روافض مخالف ہیں لیکن ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ امت کا اجماعی عقیدہ ہے کیونکہ حضرت صدیق افضل الاولیاء ہیں۔

مگر بریلوی حضرات صدیقؓ کی بجائے حضرت پیر صاحب کو افضل الاولیاء مانتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ بریلویت اجماع سے عملاً منکر ہے یعنی نہ تو رسول اللہ صلے اللہ کا یوم وصال گیارہویں کے اہتمام سے مناتے ہیں اور نہ ہی پھر حضرت صدیقؓ کا۔

جس سے ظاہر ہے کہ بریلویت ان دونوں مقدس ہستیوں سے حضرت پیر صاحب کو افضل مانتی ہوئی ان کا یوم وصال یا گیارہویں منا رہی ہے اور یہ کفر ہے کیونکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت پیر صاحب سے ہر حیثیت میں زیادہ احق ہیں۔

بنا بریں اگر اچھروی صاحب یہ ثابت کر دکھائیں کہ خیر القرون میں حضرت صدیقؓ کا یوم وصال منایا جاتا تھا یا کم از کم یہی دکھا دیں کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بالخصوص کوشش سے منایا کرتے تھے تو اُن کو منہ مانگا انعام ورنہ لعنت وپھٹکار کا ہار پہنے ہوئے شیطانی جلوس میں شامل تو ہو ہی رہے ہیں۔

حضرت پیرانِ پیر کا فیصلہ

روافض کا رد کرتے ہوئے حضرت پیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"ولو جاز ان یتخذ یوم موته یوم مصیبه لکان یوم الثنین اولیٰ بذالك اذ قبضه الله تعالیٰ نبیه محمدا صلے الله علیه وسلم وکذالك ابوبکر الصدیق قبض فیه" (غنیہ ص ۵۸۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : اگر یوم شہادت امام حسینؓ کو مصیبت کا دن منایا جائے تو یوم الاثنین (سوموار کا دن) اس سے زیادہ احق ہے کیونکہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم و ابوبکر کی وفات کا دن ہے۔

۲۔ آگے چل کر تعین و تقرر کا معیار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

لوجاز ان یتخذ هذا الیوم مصیبة لاتخذه الصحابة والتابعون لهم اقرب الیه عنا واخص به (غنیۃ ص۵۸۶)

ترجمہ : اگر شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے دن کو مصیبت کا دن منانا جائز ہوتا تو صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم اس دن کو لازم و مقرر فرماتے کیونکہ وہ زیادہ احق از روئے مرتبہ کے خاص تھے۔

خلاصہ یہ کہ کسی کے یوم وصال کو غم یا ایصال ثواب کا دن مقرر کرنا جائز ہوتا تو سب سے اول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یوم وصال منایا جاتا اور صحابہ رضی اللہ عنہم اس دن کو اہتمام سے مناتے۔

پس جب کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عہد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور افضل الاولیاء ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یوم وصال نہیں منایا گیا تو پھر دوسرا کون بزرگ ان سے بڑھ کر ہو سکتا ہے کہ اس کے یوم وصال کو اظہار غم یا ایصال ثواب کے طور پر منایا جائے اور اگر کوئی عہد خیر القرون کے بعد از خود ایسی رسم ایجاد کرتا ہے تو وہ بدعتی و مردود ہے۔

اچھروی صاحب مزید ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

۱۔ "خدائی قانون سے بھی یوم وصال زیادہ متبرک ہوتا ہے۔ اس واسطے آپ کے اس گیارہویں دن مقررہ پر حضرت پیر صاحب کی طرف سے صدقہ خیرات کئے جاتے ہیں اور ان کی روح کو ثواب قرآنیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچایا جاتا ہے۔ بقانون قرآن وحدیث گیارہویں کا تقرر اور یوم وصال کا متبرک ہونا ثابت ہو گیا۔"

آگے چل کر لکھا ہے:۔

"وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝

قسم ہے فجر کی، اور قسم ہے دس راتوں یعنے محرم کی یا عشرہ ذی الحج یا عشرہ اواخر رمضان کی، اور قسم ہے جوڑے کی عشر اور شفع کو مرکب کرنے سے اعداد ۱۲ بنتے ہیں۔ وہ بارہویں تاریخ وصال نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور قسم ہے اکیلی کی، عشر کو جب وتر سے ترکیب دی جائے تو اعداد ۱۱ بنتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے گیارہویں کی بھی قسم کھائی ہے۔

معلوم ہوا کہ گیارہویں تاریخ اللہ تعالےٰ کو بھی پسند ہے اور آیت کا ظاہر سیاق وسباق اس بات پر دالّ ہے کہ بارہویں تاریخ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کی ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالےٰ تمام انبیاء سے اپنے محبوب ترین محبوب کے یوم وصال کی قسم کھائی ہے۔ تو بعد از قرونِ نبوت اولیاء کا درجہ ہے جو اس گیارہویں کی قسم میں مستتر ہے۔" (مقیاس حنفیت طبع اول ص طبع ثالث ص۲۲۴)

مجدد دینِ بریلویہ کا ترجمہ و تفسیر اچھا وہی صاحب کی ہذیان کی تردید کے لئے خانصاحب کا ترجمہ اور بریلویہ کے سید المفسرین کی تفسیر بھی دیکھتے چلئے تاکہ آپ پر واضح ہو جائے کہ مصنف مقیاس حنفیت کسی مذہب وملت کا متبع وپابند نہیں۔

خانصاحب کا ترجمہ سنیئے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝

"ترجمہ: اس صبح کی قسم ہے اور دس راتوں کی قسم، اور جفت اور طاق کی قسم۔"

بریلویہ کے سید المفسرین تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ان سے مراد ذی الحج کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ حج میں مشغول ہونے کا ہے اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیر کی (دس) راتیں مراد ہیں یا محرم کے پہلے عشرہ کی۔"

پھر جفت وطاق کی تفسیر یوں ذکر کی ہے:۔

"جفت سے مراد خلق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔"

بریلوی مقتداؤں نے واضح کر دیا کہ ان آیات سے نہ تو بارہویں کی قسم مراد ہے اور نہ ہی گیارہویں کی بلکہ "والشفع" سے مراد مخلوق اور طاق سے ذات باری تعالیٰ مراد ہے۔ دس راتوں سے مراد عشرہ ذی الحج، محرم اور رمضان کے آخری عشرہ کی راتیں ہیں۔ جس سے اچھروی صاحب کی ہذیان اور ہرزہ سرائی کی حقیقت آشکار ہو گئی۔ عیاذنا اللہ

باطل شکن جواب سلسلہ ماسبق میں حضرت پیر صاحب کے قلم سے ذکر ہو چکا کہ اگر کسی کا یوم وصال منانے کی اجازت وضرورت ہوتی تو اسلام میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ کا یوم وصال منایا جاتا اور صحابہ رضی اللہ عنہم ان ایام کو مناتے کیونکہ وہ ہم سے ہر طرح زیادہ احق اور نزدیک تر ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن تاریخ گواہ ہے کہ عہدِ خیر القرون میں کبھی اس امر کا وہم و گمان تو کیا خواب و خیال بھی نہیں گذرا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یوم وصال منایا جائے۔

کفر توڑ رد | علماء و عوام اس سے واقف ہیں کہ آل رسولؐ کے لئے صدقہ جائز و حلال نہیں۔ چونکہ حضرت پیر صاحب خالص بنو فاطمہ یعنی حسنی الحسینی سید ہیں لہذا ان کے لئے صدقہ جائز نہ ہوا گویا کہ گیارہویں کی خیرات ان کیلئے کسی صورت بھی صحیح نہیں۔ یہ ڈھونگ صرف حلوہ خوروں نے ہی کھڑا کر رکھا ہے۔

پیر صاحبؒ کا فیصلہ | پیر صاحب مرید کی تربیت کا ذکر فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"ولا ینبغی ان یرتفق من المرید بحال ولا بالانتفاع بماله ولا یخدمه"

آگے چل کر مکرر صراحت سے فرماتے ہیں:۔

"فلا یرتفق به ولا بماله" (غنیہ ص۸۵)

ترجمہ: شیخ کو مرید کی خدمت اور مال سے ہرگز فائدہ و حاصل نہیں کرنا چاہیے۔ ہر دو عبارتوں کا حاصل ترجمہ یہ ہے کہ شیخ و مرشد کو مرید کے مال سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے۔

تقویٰ و پرہیزگاری کی تشریح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"فطعام الشیخ مباح للمرید و طعام المرید حرام فی حق الشیخ لصفاء حالته و نزاهة رتبة وعلو منزلته و قربة من ربه عز وجل (غنیہ ص۳۱۳)

ترجمہ: پس مرید کے لئے تو شیخ و مرشد کے دسترخوان (گھر) سے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا پینا جائز و مباح ہے۔ لیکن اس کے برعکس شیخ کو مرید کے گھر اور املاک سے کھانا پینا حرام ہے اس لئے کہ شیخ کا مرتبہ بلحاظ صفائی و بلندیٔ مرتبہ تقرب الی اللہ مرید سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔

پس جب کہ کامل ولی اللہ کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ مرید کے مال سے فائدہ تو کیا دعوتِ طعام قبول کرنے کا بھی مجاز نہیں یعنے مرید کی دعوت بھی اس کے لئے ناجائز و حرام ہے تو پھر شیخ جیلانی ایسے سلطان الاولیاء کے لئے عامۃ الناس کا صدقہ و خیرات کیسے اور کیوں کر جائز و مباح ہو سکتی ہے ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں

مزید دھوکا اور فریب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے اچھروی صاحب لکھتے ہیں :-

"اس حدیث میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی آل کی طرف سے قربانی فرمائی اور آپؐ کی آل میں پیرانِ پیر بھی ہیں۔ لہٰذا پیران پیر کی طرف سے بھی آپؐ نے قربانی کر دی۔ دن بھی مقرر دسواں اور رات بھی گیارہویں۔

بڑا افسوس ہے کہ جس امر کو شریعت نے ہر پہلو سے جائز رکھا ہو، مثلاً تقرب سے نیکی کرنا یا کسی بزرگ کی طرف سے صدقہ و خیرات کرنا یا اس بزرگ کی روح کو بخشنا اور تم اس کو حرمت کے فتوے سے نامزد کرو، موجبِ کفر کہو۔ یہ محض تمہارے اسلام کے عناد پر مبنی ہے" (طبع اول ص۴۲ طبع ثالث ص۲۲۰)

اچھروی صاحب خود ہی حدیث کا ترجمہ یوں کر رہے ہیں کہ :-

"اے اللہ تو قبول کر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کی طرف سے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف سے "

مگر عقل و دانش اور علم و شعور سے اس درجہ محروم ہیں کہ اس روایت سے بحیثیت فردِ آل حضرت پیر صاحب کی طرف سے صدقہ کا استدلال کر کے گیارہویں ثابت کرنے پر مصر ہیں۔ مگر پوری امت اور باقی تمام آل کو محروم کر رہے ہیں۔ لعنت اللہ علے الکاذبین۔

۱۔ اگر اس قرائن سے پیر صاحب کی گیارہویں ثابت ہے تو پھر پوری امت کی بھی گیارہویں ثابت ہوگئی۔ پیر صاحب کی خصوصیت ہی کیا ہے؟

۲۔ اگر بفرضِ محال اچھروی صاحب کا استدلال تسلیم بھی کر لیا جائے تو وہ سال بعد ہے۔ ہر ماہ کی گیارہویں پھر بھی باطل ہو کر رہ گئی۔

خدا الٹی سمجھ کسی کو نہ دے ؛ دے موت اور یہ بلا کسی کو نہ دے

گیارہویں کی تاریخی حیثیت

اچھروی صاحب اور ان کے ہم مشرب دن دسویں اور رات گیارہویں اور پیر صاحب کے گیارہ بیٹے اور آپ حضرت حسن کی گیارہویں پشت وغیرہ کی گنتی و تعداد سے گیارہویں کا ثبوت پیش کرنے کے عادی ہیں۔

آیئے آپ کو گیارہویں کی تاریخی حیثیت امام سیوطیؒ ایسے مشاہیر اسلام کی قلم اور تاریخ الخلفاء ایسی تاریخ کی درسی کتاب کے اصل عربی اور شائع شدہ ترجمہ کے الفاظ سے دکھائیں۔

امام سیوطیؒ اپنی سند سے راوی ہیں :۔

"لما فتحت مصر اتی عمرو بن العاص حین دخل یوم من اشهر العجم فقالوا یا ایها الامیر ان لنیلنا هذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنة (ای عادة) لا یجری الا بها قال وما ذاك قالوا اذا كان احدی عشرة لیلة تخلو من هذا الشهر عمدنا الی جاریة بكر بین ابویها فارضینا ابویها وجعلنا علیها من الثیاب (الحلی) افضل ما یكون ثم القیناها فی هذا النیل فقال لهم عمرو ان هذا لا یكون ابدا فی الاسلام وان الاسلام یهدم ما كان قبله فاقاموا والنیل لا یجری قلیلا ولا كثیرا حتی هموا بالجلاء فلما رای ذالك عمرو كتب الی عمر ابن الخطاب بذالك فكتب له ان قد اصبت بالذی فعلت وان الاسلام یهدم ما كان قبله لبعث بطاقة فی داخل كتابی وكتب الی عمرو انی قد بعثت الیك بطاقة فی داخل كتابی فالقها فی النیل فلما قدم كتاب عمر الی عمرو بن العاص اخذ البطاقة ففتحها فاذا فیها

"من عبد الله عمر امیر المومنین الی نیل مصر

اما بعد فان كنت تجری من قبلك فلا تجر وان

كان الله یجریك فاسأل الله الواحد القهار ان یجریك"

فالقی البطاقة فی النیل قبل الصلیب بیوم فاصبحوا وقد اجراه الله تعالی ستة عشر ذراعا فی لیلة واحدة فقطع الله تعالی تلك السنة عن مصر الی الیوم" (تاریخ الخلفاء عربی للسیوطی مطبوعہ محمدی دہلی صـ ۹۱ سنہ ۱۳۲۵ھ)

ترجمہ: (امام سیوطیؒ نے بروایت قیس ابن حجاج لکھا ہے) جب مصر حضرت عمرو بن العاص کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہ داخل شہر ہوئے تو وہاں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے آپ سے آکر عرض کی کہ :۔

"سیرابی کے لئے دریائے نیل کا ایک طریقہ مقرر ہے جس کے بغیر وہ نہیں چلتا۔"

عمرؓ (رضی اللہ تعالیٰ) نے پوچھا :۔

"کیا رسم ہے ؟"

انہوں نے کہا کہ :۔

"ہر چاند کی گیارہویں تاریخ کو ایک جوان باکرہ لڑکی کو دلہن بنا کر اور تا امکان اعلےٰ اعلےٰ قسم کی پوشاک اور زیورات پہنا کر بعد حصول رضامندی اس کے والدین کے دریائے نیل میں غرق کر دیتے ہیں۔"

حضرت عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے کہا :۔

"اسلام ایسی لغو باتوں کو مٹانے کے لئے آیا ہے میں اس کی اجازت نہ دوں گا۔"

چنانچہ یہ فعل نہ کیا گیا اور اسی پہ قائم رہے اور حقیقت میں دریا کو طغیانی نہ ہوئی اور اُس کا پانی ان کے مطلوبہ راستہ سے بالکل نہ آیا۔ گو انہوں نے پانی لانے کی کوشش بہت کی۔

اس پر عمرو بن العاصؓ حاکم نے حضرت عمرؓ خلیفۂ وقت کو جملہ گذشتہ معمولہ واقعات کی اطلاع دی اور خط کو ملفوف کر کے بھیج دیا۔

آپ نے جواب دیا کہ :۔

"تم نے بہت خوب کیا اور بہت ٹھیک جواب دیا کہ اسلام ایسی لغو باتوں کو مٹانے آیا ہے۔

میں اس کے ساتھ ایک رقعہ ملفوف کرتا ہوں، اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریائے نیل میں ڈال دو۔"

جب عمرو بن العاص کے پاس حضرت عمر خلیفہ کا خط پہنچا تو انہوں نے رقعہ کھول کر دیکھا تو اس میں لکھا ہوا تھا:۔

"منجانب بندۂ خدا عمرؓ امیر المومنین بسجانب دریائے نیل مصر۔ جس کو معلوم ہو کہ اگر تو پہلے سے طغیانی پر آتا ہے تو اب تا وقتیکہ تجھے خدا حکم نہ دے طغیانی پر نہ آنا۔ میں خدا واحدِ قہار سے دعا کرتا ہوں کہ تجھے طغیانی دے۔"

حضرت عمرو بن العاص نے یہ رقعہ نیل میں ایک روز قبل از یوم صلیب ڈال دیا۔ دوسرے دن علے الصباح خداوند تعالےٰ نے دریائے نیل کو سولہ گز مقام مطلوبہ پر روانی عطا کی۔ اس روز سے مصر کا یہ دستور بھی منقطع ہو گیا۔"

تاریخ الخلفاء اردو مطبوعہ صدیقی لاہور ۱۹۲۳ء (باب کرامات عمرؓ)

تاریخ کی شہادت سے ظاہر ہے کہ اہل مصر دریائے نیل کی گیارہویں اپنے ملکی مہینہ کی گیارہویں تاریخ کو انتہائی تزک و احتشام سے دیا کرتے تھے۔ اسلام نے اسے جبراً اور حکماً بند کر دیا۔

مگر جس طرح دوسری نومسلم اقوام میں ملکی و قومی توہمات و رسومات وغیرہ کچھ نہ کچھ باقی رہیں ویسے ہی اہل مصر اور اس کے ملحقہ ممالک میں اسلام سے ناواقف جہلاء میں گیارہویں کا تصور و خیال بھی باقی رہا۔

مشرکانہ تصورات کا جب ظہور شروع ہوا تو مصری ذہنیت رکھنے والے لوگوں میں گیارہویں کا تخیل بھی ابھرا۔

چنانچہ جو لوگ حضرت پیر صاحب کو غوث الاعظم، مشکل کشا، حاجت روا و مواشی عطا کرنے والا اور کھیتی باڑی میں برکت دینے والا مانتے ہیں۔ انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حضرت پیر صاحب کے نام پر گیارہویں شروع کی اور عورت کی بجائے کھیر، دودھ، پھل فروٹ و شیرینی وغیرہ پر اکتفا کیا یعنی مروجہ گیارہویں کا ڈھونگ کھڑا کر دیا۔ جسے حلوہ خوروں نے اپنی شکم پروری کا بہترین بہانہ سمجھ کر ایصالِ ثواب کے نام سے جائز قرار دیا۔

گیارہویں کی نیاز میں دودھ اور چاولوں کو جو اہمیت حاصل ہے وہ مصری ذہن کی غمازی اور نشان دہی کا واضح ثبوت ہے یعنے مصری جس طرح انسانی وحیوانی ضروریات کی کفالت کے لئے نیل کو قادر مانتے تھے۔ ویسے ہی حضرت پیر صاحب کو مواشی دہندہ اور انسانی ضروریات کا محافظ و داتا ماننے والے پیر صاحب کی گیارہویں دیتے ہیں۔ چنانچہ بریلویوں کا پیر صاحب کو غوث الاعظم و قادر ماننا محتاج تعارف نہیں۔

ازالۂ شبہ اگر یہ کہا جائے کہ اہل مصر کی گیارہویں کنواری بالغہ لڑکی پر مبنی تھی اور مروجہ گیارہویں میں اس کا وہم و گمان بھی نہیں تو اس کا جواب یہ ہے

۱۔ کہ اہل مصر کی گیارہویں پوری قوم و ملک کی طرف سے تھی۔ اس لئے نوجوان لڑکی کو گیارہویں کی نیاز میں دینا آسان تھا۔ مگر یہاں قوم و ملک تو کیا پوری بستی اور شہر کی طرف سے بھی اجتماعی طور پر نہیں بلکہ انفرادی طور پر دی جاتی ہے۔ اس لئے لڑکی کو بطور نیاز دینا امر ناممکن ہے۔

۲۔ اہل مصر نوجوان لڑکی کو دریائے نیل میں بہا دیتے تھے اور یہ امر کچھ زیادہ عار اور شرمندگی کا باعث و موجب نہیں، مگر اس کے برعکس مروجہ گیارہویں میں عورت اگر بطور نیاز دی جائے تو پھر کون ایسا بے غیرت انسان ہے جو اپنے سامنے حلوہ خوروں کو اپنی بیٹی سے عیاشی کو برداشت کرے۔

لہٰذا ان وجوہ کی بنا پر عورت کو بطور نیاز دینا بند کر دیا گیا ورنہ بریلوی عقیدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی رو سے عورتوں کو بطورِ نیاز فوت شدہ بزرگوں کی قبروں پر پیش کرنا، یا چڑھاوا چڑھانا کارِ ثواب اور جائز ہے۔ اگر آپ اس حقیقت سے آشنا ہونا چاہتے ہیں تو دل تھام کر سنیئے۔

عورت کا قبورِ اولیاء پر چڑھاوا خانصاحب یا بالفاظ دیگر قائدِ اعظم بریلویہ عورت کو نیاز و فاتحہ میں پیش کرنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت سیدی عبدالوہاب اکابر اولیاء کرام میں سے ہیں۔ حضرت سیدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا۔ اس مجمع میں چلے آتے تھے۔ ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی، فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے:۔

"النظرة الاولیٰ لك والثانية عليك"

ترجمہ: پہلی نظر تیرے لئے ہے اور دوسری تجھ پر یعنے پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا ماخذہ ہوگا۔

غیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی۔ جب مزار شریف پر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا، عبدالوہاب وہ کنیز تجھے پسند ہے؟ عرض کی "ہاں"۔ اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیئے۔ ارشاد فرمایا۔ اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی۔

اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں، معاً وہ تاجر حاضر ہوا۔ خادم کو ارشاد ہوا۔ انہوں نے آپ کی نذر کر دی۔ ارشاد فرمایا، عبدالوہاب اب دیر کاہے کی ہے فلاں حجرے میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔"[1]

؎ یا نہ رکھ منزل یوسف میں قدم اے کاروان یا نہ کر شرط کہ واں چاہ نہ ہو گرگ نہ ہو

---

[1] ملفوظات حصہ سوم ص۲۵ مطبوعہ مسلم یونیورسٹی پریس علیگڑھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانصاحب احمد رضا کے قول سے ظاہر ہے کہ عورت بطور نیاز و فاتحہ یا بغرض ایصال ثواب بزرگان دی جاسکتی ہے۔ اس میں نہ ہی تو کوئی شرعی ممانعت ہے اور نہ ہی دنیا کی ملامت۔ کیونکہ بریلوی عقیدہ کی بنا پر بزرگوں کو خوش کرنا عین عبادت اور خوشنودی مولا کا موجب ہے۔ خصوصاً حضرت پیر صاحب کو خوش کرنا تو بریلوی بالکل رضاء الٰہی کا موجب مانتے ہیں۔

چنانچہ حضرت خانصاحب پورے دعوے سے لکھتے ہیں :۔

"حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضور اقدس وانور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وارث کامل و نائب تام و آئینہ ذات ہیں ..... تعظیم غوثیت میں عین تعظیم سرکار رسالت ہے اور تعظیم سرکار رسالت عین تعظیم حضرت العزت ہے۔ جل جلالہ و صلے اللہ علیہ وسلم" (فتاوے افریقہ حضرت خانصاحب ص۱۰۱)

سگ دربار غوثیہ بریلوی دوست عام طور پر انتہائی ناز و فخر سے اپنے کو سگ دربار غوثیہ یعنے حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ کے دروازے کا کتا لکھتے اور کہتے ہیں۔ لہٰذا امید ہے کہ گیارہویں کی اصل نیاز و رسم یعنے عورتوں کو بطور نیاز دینے پر ضرور غور فرمائیں گے اور حضرت خانصاحب کے قول و فتوے کے مطابق عورتوں کو بطور نیاز و فاتحہ مزارات پر چڑھاوا چڑھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کریں گے کیونکہ صالحین و بزرگ قبروں میں زندہ اور صاحب شعور ہیں۔

چنانچہ اس توہم کا ثبوت بھی خانصاحب نے "عورت کو بطور نیاز و فاتحہ مزار پر چڑھاوا چڑھانے" سے پیشتر یوں اعلان کیا ہے :۔

"سید احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جن کی مجلس میلاد مصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔امام عبدالوہاب شعرانیؒ التزام کے ساتھ ہر سال حاضر ہوتے۔۔۔۔۔۔ ہمیشہ ایک دن پہلے ہی حاضر ہوتے تھے۔۔۔۔۔۔ ایک دفعہ آخری دن پہنچے جو اولیاء کرام مزار مبارک پر مراقب تھے، انہوں نے فرمایا، "کہاں تھے"؟ دو روز سے حضرت مزار مبارک سے پردہ اُٹھا اُٹھا فرماتے رہے ہیں۔ "عبدالوہاب آیا، عبدالوہاب آیا"؟ انہوں نے فرمایا۔ "کیا حضور کو میرے آنے کی اطلاع ہوتی ہے"؟ انہوں نے فرمایا، "اطلاع کیسی"؟ حضور تو فرماتے ہیں۔ کتنی ہی منزل پر کوئی شخص میرے مزار پر آنے کا ارادہ کرے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اس کی حفاظت کرتا ہوں، اگر اس کا ایک ٹکڑا رسی کا جاتا رہے گا۔ اللہ تعالےٰ مجھ پر سوال کرے گا" (ملفوظات حصہ سوم ص۲۵)

بقول خانصاحب جب کہ بزرگوں کا ہر حال محافظ و رکھوالا اور ساتھ رہنا ثابت ہے تو پھر عورتوں سے صحبت خود بخود ثابت ہو گئی۔ مزید ثبوت درکار ہو تو صد ۱۶۱ پر ملاحظہ فرمائیے۔

بریلوی دوستو گیارہویں کی حقیقت اور تاریخی حیثیت آپ کے سامنے ہے۔ اب یہ آپ کا فرض ہے کہ اسے اصلی صورت میں ادا کریں یا ادھوری بہر حال آپ کو غور کرنا چاہیئے کہ اسلام سے گیارہویں کو کیا لگاؤ ہے؟

یہ آئی کون سی منزل نہ ساحل ہے نہ دریا ہے
شناور بحرِ غم کا اب کہاں ڈوبے کہاں نکلے

نیاز و فاتحہ یا ایصالِ ثواب

بریلویہ کی چوٹی کی کتاب احکامِ شریعت سے قائد بریلویہ کا فتوےٰ ملاحظہ فرمائیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خانصاحب کا عقیدت مند سوال کرتا ہے :۔

"مسئلہ ۱۷ : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف چاروں پشت پر فاتحہ و درود پڑھنا چاہیئے یا نہیں ؟

الجواب : ہمارے نزدیک صحیح و راجح یہ ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے آباء و امہات حضرت عبداللہ، حضرت آمنہ سے حضرت آدم علیہ السلام و حضرت حوا تک سب اہل توحید اسلام اور نجات ہیں تو انہیں ایصال ثواب میں حرج نہیں" (احکام شریعت جلد ۲ صفحہ ۸۸)

سوال و جواب عقیدت مند کا سوال اور قائد ملت بریلویہ کا فتوے شاہد ہے کہ بریلوی دوست سرداران قریش مکہ کے مذہب و عقیدہ اور عمل کو رضاء الٰہی کا واحد ذریعہ اور نجات کا صحیح طریقہ و سبب مانتے ہیں اور ان کے مذہب و عقیدہ کو اسلامی لباس میں فروغ دینے کے خواہش مند ہیں کیونکہ خانصاحب کے الفاظ اعلان کر رہے ہیں کہ :۔

"سردار عبداللہ، عبدالمطلب، ہاشم اور عبد مناف سب اہل توحید و نجات ہیں"

نہ صرف یہی بلکہ اپنے اسی اصل عقیدہ کی بنا پر مثل دیگر صلحاء امت حضرت شیخ عبدالقادر وغیرہم رحمہم اللہ کے، ان کی نیاز و فاتحہ دینے کو کار ثواب اور موجب قرب الٰہی اعلان کر رہے ہیں۔

جس سے بھی نمایاں طور پر ظاہر ہے کہ بریلوی مذہب درحقیقت سردار عبدالمطلب اور ہاشم و عبد مناف کا مذہب ہے۔ فرق صرف یہی ہے کہ وہ بزرگوں کے بتوں اور قبروں دونوں کی پرستش کے عادی ہونے کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی خدا کو وحدہ لاشریک مانتے، اپنے کو ملتِ ابراہیم یا دینِ حنیف کا متبع و پیروکار جانتے، بیت اللہ کا طواف اور حج کرتے اور قربانی دیا کرتے تھے اور بریلوی دوست بجائے بتوں کے وہی عقیدہ صرف قبروں سے متعلق رکھتے ہوئے اپنے اولیاء وصلحاء کی پرستش اسلامی لباس میں کرتے ہیں۔

گویا کہ اہل جاہلیت یعنے سردار عبدالمطلب و ہاشم و عبد مناف وغیرہ بزرگ اپنے بریلوی متبعین کو بزبان حال یوں خطاب کر رہے ہیں ؎

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہو گی
یہ خبر کسی دشمن نے اڑائی ہو گی!

اسلامی عقیدہ خانصاحب یا بریلوی عقیدہ سے آشنا ہونے کے بعد اب اسلامی عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیے تاکہ اہل توحید اور بریلویہ کی باہمی عداوت واختلاف کی حقیقت آپ کے سامنے آجائے۔

۱۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے متعلق دربار الٰہی میں درخواست کی بلفظ استاذنت ربی ان استغفر لها فلم یؤذن لی واستاذنته فی ان ازور قبرها فاذن لی"

۲۔ عن ابی هریرة قال زار النبی صلے الله علیه وسلم قبر امه فبکی وابکی من حوله فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لها فلم یؤذن لی واستاذنته فی ان ازور قبرها فاذن لی (صحیح مسلم جلد اول ص۳۱۴)

مختصراً یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم نے اللہ تعالے سے اپنی والدہ کے لئے دعاء بخشش مانگنے کے لئے اجازت طلب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ تعالےٰ نے بخشش کے لئے دعا مانگنے کی اجازت تو نہ دی پھر ہم نے قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی تو اللہ تعالےٰ نے زیارت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم والدہ کی قبر پر زیارت کے لئے تشریف فرما ہوئے۔ خود بھی زار و قطار روتے اور اہل مجلس بھی روتے رہے۔

علامہ نوویؒ "بکی و ابکی" کی شرح لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"قال القاضی بکاء صلی اللہ علیہ وسلم علی ما فاتھا من ادراک ایامہ والایمان بہ"

ترجمہ: قاضی عیاض نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس بنا پر روئے کہ ان کو یہ صدمہ ہوا کہ والدہ نے میری نبوت کا زمانہ نہ پایا اور ایمان سے محروم ہی فوت ہو گئیں۔

اور سنیے:۔

"عن انس ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفی دعاہ فقال ان ابی و اباک فی النار

(صحیح مسلم جلد ا صـ۱۱۴ مطبوعہ نور محمدی)

ترجمہ: حضرت انس راوی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرا (فوت شدہ) والد کہاں ہے (جنت یا دوزخ میں) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ میں ہے۔ پس جب کہ وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا تو حضور نے اسے واپس بلایا اور فرمایا صرف تیرا ہی باپ دوزخ میں نہیں، بلکہ خود میرے والد بھی دوزخ ہی میں ہیں۔

حضرت امام نوویؒ (این ابی) پر رقمطراز ہیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نیہ ان من مات علی الکفر فھو فی النار و لا تنفعہ قرابۃ المقربین"

ترجمہ: جو شخص بھی کفر پر مرا وہ جہنمی ہے۔ اس کو انبیاء و صلحاء کی قرابت و رشتہ داری آگ سے نجات نہیں دلا سکے گی۔

اور پھر آگے چل کر "ان ابی و اباک" کی شرح لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ان من مات فی الفترۃ علی ما کانت علیہ العرب من عبادۃ الاوثان فھو من اھل النار (مسلم ص۱۲)

ترجمہ: جو لوگ مذہب عرب یعنے بت پرستی کے دین پر فوت ہو چکے وہ دوزخی ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ سردار عبداللہ عبدالمطلب، ہاشم عبدالمناف وغیرہ بت پرستی پر ہی مرے ہیں۔

بنا بریں جو ان کے مذہب و عقیدہ کو موجب نجات مانتا ہے وہ حقیقتاً ان کے مذہب کا ہی مبلغ ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صادق المصدوق صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلان ملاحظہ فرمانے کے بعد اب حنفی مذہب کے بانی کا اعلان بھی پڑھیئے۔

حضرت امامؒ فرماتے ہیں:۔

"و والدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الکفر (فقہ اکبر مع شرح ملا علی قاری ص۱۳۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماں اور باپ کفر پر ہی فوت ہوئے ہیں۔

رکن مذہب حنفی حضرت قاری صاحب اس کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ھذا رد علی من قال انھما ماتا علی الایمان او

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتا علی الکفر ثم احیاھم اللہ تعالی فاٰمنا فی مقام الایقان"۔

ترجمہ: امام عالی مقامؒ نے ان لوگوں کا رد فرمایا ہے جو غلو عقیدت کی بنا پر یہ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے والدین اہل ایمان تھے یا مرے تو کفر پر تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ زندگی بخشی اور مقام ایقان و ایمان پر اُن کا خاتمہ ہوا[1]۔

فتوے متعلقہ ابوطالب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین تو حضورؐ کی نبوت کا زمانہ پانے سے پیشتر فوت ہونے کی وجہ سے کفر پر مرے لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ ابوطالب زمانہ نبوت پائے اور حضورؐ کو صدیق و

---

[1] حضرت ملا علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔ وقد افردت لھذہ المسئلۃ رسالۃ مستقلۃ ورفعت ما ذکرہ السیوطی فی رسائلہ الثلثۃ فی تقویۃ ھذہ المقالہ بالادلۃ الجامعۃ المجتمعۃ من الکتاب والسنۃ والقیاس واجماع الامۃ ومن غریب ما وقع فی ھذہ التصفیۃ انکار بعض الجھلۃ من الحنفیۃ (شرح فقہ اکبر لعلی قاری ص۱۳۱ مجتبائی پولیس دھلی)

ہم نے اس مسئلہ پر مستقل رسالہ لکھا ہے اور سیوطی وغیرہ کے تمام اوعار دلائل کا کتاب وسنت، اجماع امت اور قیاس کے واضح و روشن دلائل سے پُر زور رد کیا ہے اور بعض جاہل احناف کے غریب و باطل توہمات کا بھی خوب رد کیا ہے۔ غرضیکہ قاری صاحب فرماتے ہیں۔ بادلائل واضح ثابت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال حالت کفر پر ہی ہوا اور وہ بفرمان جہنمی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امین اور آپؐ کے دین کو سچا سمجھتے ہوئے اور آپ سے انتہائی محبت رکھنے اور سر دھڑ کی بازی لگا کر آپؐ کی حمایت کرنے کے باوجود بھی کفر پر ہی مرا۔

"و ابو طالب عمه ای عم النبی صلی الله علیه وسلم ابو علیؓ مات کافرا و لم یومن به فقد ورد انه لما حضر ابو طالب الوفاة جاءه رسول الله صلی الله علیه وسلم فوجده عند ابا جهل و احزابه فقال صلی الله علیه وسلم یا عم قل کلمة احاج لك بها عند الله فقال ابوجهل اترغب عن ملة عبد المطلب وتکرر هذا الکلام فی ذالك المقام حتی قال ابو طالب فی اخر الکلام انا علی ملة ابی عبد المطلب و ابی ان یقول لا اله الا الله (شرح فقہ اکبر لعلی قاری صـ۱۳۲)

ترجمہ: حضرت امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا سردار ابو طالب جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ہیں، کفر پر ہی فوت ہوئے (حضرت ملا علی قاری ابو طالب کی وفات کے متعلق حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ) ابو طالب جب مرنے لگے تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما ہوئے اور ابو جہل وغیرہ سردارانِ قریش بھی وہاں موجود تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے میرے شفیق چچا اگر تو کلمۂ توحید کا اقرار کرے تو میں قیامت کے دن تیری شفاعت کیلئے اللہ تعالےٰ سے ضرور جھگڑا کرونگا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر ابوجہل نے دوبارہ سہ بارہ کہا:۔

"اے ابوطالب! کیا تو بھی عبدالمطلب کے دین سے منہ پھیر کر ہی مرے گا؟"

پس ابوطالب نے ابوجہل وغیرہ کو مطمئن کرنے کی غرض سے بآواز بلند اقرار کیا کہ:۔

"عبدالمطلب کے دین پر ہی اپنی جان خدا کے سپرد کر رہا ہوں"

اور لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار ہی کر کے کفر پر ہی مر گیا۔

کیا عبدالمطلب جنتی ہے؟

ابوطالب چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر طرح مددگار تھا۔ جب ابوطالب مر گیا تو آپ غمگین ہو کر بیٹھ گئے۔ ابی لہب نے آپ کا غمگین ہونا محسوس کیا تو حاضر ہو کر عرض کیا:۔

یا محمد امضی لما امرت وما کنت صالفا اذکان ابو طالب حیا فاصنعه"

ترجمہ: اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جیسا ابوطالب کی زندگی میں تو اپنے دین کی اشاعت کیا کرتا تھا ویسے ہی اب بھی کر۔ میں ہر حیثیت سے تیرا مددگار ہوں۔

"لا واللات لا یوصل الیک حتی اموت"

ترجمہ: لات کی قسم جب تک میں زندہ ہوں، تیری طرف کوئی دشمن آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکے گا۔

ابوجہل وغیرہ نے یہ واقعہ سنا تو غصے سے لال پیلے ہو کر ابولہب کے پاس پہنچے اور اس سے کہا:۔

"کیا تو بھی صابی ہو گیا اور عبدالمطلب کا دین چھوڑ چکا ہے"؟

تو اس کے جواب میں ابولہب نے کہا:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ما فارقت دین عبد المطلب ولکنی امنع ابن اخی ان یضام حتی یمضی لما یرید"

ترجمہ: میں نے عبدالمطلب کا دین قطعاً نہیں چھوڑا، بلکہ میں نے تو اپنے بھتیجے کی حمایت و اعانت کی ضمانت دی ہے تاکہ وہ اپنے مذہب کو علی الاعلان پھیلانے میں کوتاہی نہ کرے۔

یہ سن کر گروہِ قریش نے کہا:۔

لقد احسنت واجملت و وصلت الرحم"

ترجمہ: یہ تو آپ نے بہت اچھا اور صلہ رحمی کا کام کیا ہے۔

ابھی اس واقعہ کو چند ہی روز گزرے تھے کہ قریش ایک فارمولا بنا کر ابولہب کے پاس پہنچے اور کہا کہ:۔

"جس بھتیجے کی حمایت کے لئے تو سر دھڑ کی بازی لگا چکا ہے۔ ذرا اس سے یہ تو پوچھ کہ ہمارے سردار اور تیرے والد کے متعلق وہ کیا عقیدہ رکھتا ہے"؟

چنانچہ ان کے بہکانے میں آکر ابولہب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کرنے لگا:۔

"این مدخل عبد المطلب (عبدالمطلب کا ٹھکانا کہاں ہے؟)

قال (آپؐ نے فرمایا):۔

مع قومہ (وہ اپنی قوم کے ساتھ ہی ہیں)

یہ جواب سن کر ابولہب گروہِ قریش کے پاس گیا اور آپ کا یہ قول ان کے روبرو عرض کر دیا۔ ان سرکشوں نے کہا، ابولہب تم بات نہیں سمجھے؟ تمہارے بھتیجے کا منشا اس قول سے یہ ہے کہ سردار عبدالمطلب دوزخ ہی میں ہیں"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مردود پارٹی کی یہ بات سن کر ابولہب حواس باختہ ہو گیا اور اُلٹے پاؤں اسی وقت دوبارہ حاضر خدمت ہو کر دریافت کرنے لگا:۔

"یا محمد! یدخل عبد المطلب النار"

ترجمہ: اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا عبدالمطلب جہنم میں ہے؟

اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"من مات علی ما مات عبد المطلب دخل النار"

ترجمہ: جو کوئی اس عقیدہ پر مراجس پر عبدالمطلب کو موت آئی۔ وہ جہنمی ہے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ سُن کر ابولہب آگ بگولا ہو کر بکواس کرنے لگا۔ واللہ لا یرحت لک الا عدو ابداً، خدا کی قسم مجھ سے تو قطعاً بھلائی کی امید نہ رکھ۔ میں تیرا دشمن ہوں۔

غرضیکہ ابولہب کی دشمنی کا اصل موجب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی فرمان ہے کہ عبدالمطلب دوزخی ہے، جو کوئی بھی عبدالمطلب کے مذہب کو مذہب حق مانتا ہے وہ بھی جہنمی ہے۔ (ملخصاً تاریخ ابن کثیر جلد ۳ صـ ۱۳۴ مطبوعہ مصر)

حقیقت آشکار ہو گئی مختصراً یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ابولہب کی دشمنی کا اصل موجب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف یہی فرمان ہے کہ آپؐ نے عبدالمطلب کو اور ہر اس شخص کو کہ جو بھی عقیدہ عبدالمطلب کو برحق و موجب نجات سمجھتا ہوا مر گیا یا زندہ ہے، جہنمی قرار دیا ہے۔

اہل توحید سے بریلویہ کی عداوت عہد حاضرہ میں اہل توحید سے بریلویہ کی دشمنی کی اصل وجہ ظاہر ہو گئی کہ اہل توحید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و اطاعت میں عبدالمطلب اور ہر اس انسان کو جو عبدالمطلب کے عقیدہ کو برحق یا تقرب الی اللہ کا موجب مانتا ہے، کافر و جہنمی سمجھتے اور جانتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برخلاف اس کے بریلوی عبدالمطلب کو اہل حق و نجات مانتے ہوئے ان کی نیاز و فاتحہ مثل دوسرے صلحاء امت جائز اور کارِ ثواب اور موجبِ نجات مانتے ہیں۔ جیسا کہ خانصاحب کے فتوے سے ثابت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بریلوی ابوجہل و ابولہب کا پارٹ ادا کرتے ہوتے یا ان کے مقلدین کی حیثیت سے اہل توحید سے دشمنی رکھتے ہیں۔

چونکہ ابوطالب و ابوجہل وغیرہ عبدالمطلب کے عقیدہ کے مخالفین (مسلمانوں) کو صابی کے نام سے مطعون کیا کرتے تھے اور یہ انہیں کا پارٹ ادا کرتے ہوئے اہل توحید کو وہابی کہہ کر بدنام کرنے کی سعی میں مصروف ہیں۔

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی ظالم تجھے کفرانِ نعمت کی سزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف رحمہ اللہ کی تصانیف

۱	مقیاس حقیقت	۶۰۰۰ روپے	۱۲	اکمل البیان (عربی)	زیر طبع
۲	نتائج التقلید	ختم ہے	۱۳	البشری لسعادۃ الدارین (عربی)	" "
۳	تاریخ التقلید	۴۰۵۰ "	۱۴	عقیدۂ حیات النبی حصہ اول	۱۰۵۰ روپے
۴	پیغام جیلانی	۳۰۵۰ "	۱۵	" " حصہ دوم	زیر طبع
۵	مقام اہلحدیث	۲۰۵۰ "	۱۶	رسول اللہ کی نماز	۱۰۰ "
۶	بریلوی عقائد و اعمال	۱۰۵۰ "	۱۷	فلاح دارین	زیر طبع
۷	بریلویت کا پس منظر	۱۰۲۵ "	۱۸	الشہاب الثاقب	" "
۸	رکعات قیام رمضان من اقوال اصحاب النعمان	۱۷۵ "	۱۹	فرقہ وجودیہ کی اصلیت اور پہچان	" "
۹	اکمل البیان فی شرح حدیث نجد قرن الشیطان	۷۵ پیسے	۲۰	شانِ محمد (پنجابی نظم)	۲۵ پیسے
۱۰	اکابر علماء دیوبند کا مذہب	۷۵ "	۲۱	شمع توحید " "	۳۷ "
	فرقہ ناجیہ	۷۵ "	۲۲	سیرۃ النبی " "	۱۰ "
			۲۳	شافع روز جزا " "	۱۰ "
			۲۴	حقیقت ایمان " "	۱۰ "

مناظرہ حجہ کلاں، ولایت محمدی، تعویز محمدی، تاریخ اہلحدیث پنجابی نظم میں اور بکرا دیوی سے اردو نثر میں تھا جو اب نایاب ہیں۔ نانک کا پیغام سکھ سنگتوں کے نام، نانک کی ہر داس سکھ سنگتوں کے پاس، گیانی جی کیوں مسلمان ہوتے؟ وغیرہ رسائل بھی تھے۔

دارالاشاعت اشرفیہ سندھوڈا کھنڈ بلوکی براستہ چھانگا مانگا ضلع لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہالت کے نمونے

جہالت کی پہلی مثال کسی غبی سے غبی طالب علم سے اگر دریافت کیا جائے کہ مشکوٰۃ شریف کون سے محدث کی تصنیف ہے؟ تو وہ کھٹ سے کہہ دے گا کہ یہ علامہ ولی الدین محمد بن عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہ) خطیب تبریزی کا وہ شاہکار ہے کہ امت ان کے اس احسان سے سبکدوش ہو ہی نہیں سکتی۔

خدا کی شان کا نرالا مظہر دیکھئے کہ اپنے اس غیر فانی شاہکار سے رمضان شریف کے آخری جمعہ کے دن شوال (عید) کے چاند کی رویت کے وقت ۷۳۷ھ میں فراغت پائی۔

مصنف مشکوٰۃ شریف کا یہ مختصر تذکرہ عہد حاضرہ کی مطبوعہ مشکوٰۃ اصح المطابع دہلی نور محمد (۲) رشیدیہ (۳) حتیٰ کہ مطبوعہ ملک سراج الدین لاہور کے ٹائیٹل پر بھی مرقوم ہے۔ مگر اچھروی صاحب کی جہالت یا مشرکانہ توہمات پر دربارِ الٰہی سے پھٹکار کا نمونہ کہئے، ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ مشکوٰۃ ایسی شہرہ آفاق و مقبول انام کتاب کے مصنف کون بزرگ ہیں اور وہ کس ملک و مقام کے باشندے ہیں۔

چنانچہ پورے دعوے اور یقین سے لکھتے ہیں کہ:۔

"خطیب بغدادی مصنف مشکوٰۃ جو کہ متعصب شوافع شمار کئے گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، تاریخ بغداد میں فرماتے ہیں" (طبع اول ص۳ طبع ثالث ص۳۵)

یاد رہے کہ خطیب بغدادی کا اسم گرامی "حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت" ہے اور آپ مصنف مشکوٰۃ سے ڈھائی یا پونے تین سال پیشتر گزرے ہیں چنانچہ آپ کی پیدائش ۳۹۲ھ اور وفات ۴۶۳ھ میں ہوئی۔

یہی شمع اسلام روشن کریں گے بڑوں کا یہی نام روشن کریں گے

بریلوی دوستو ایمانداری سے کہیئے کہ یہ فخر المناظرین اور رئیس المعاندین ہیں یا کہ ابوالجہلا اور اکذب الکاذبین؟

دوسری مثال اگرچہ اچھروی کی جہالت شریف کے اظہار کے لئے پہلی مثال کافی ہے مگر اس سے بھی واضح نمونہ ملاحظہ فرماتے چلئے۔

کراچی کا مناظرہ "جو آٹھ جنوری ۱۹۵۸ء بروز اتوار مابین اہل توحید اور بریلویہ عیدگاہ چاکیواڑہ ہوا اور بریلویت کو جس میں شکست فاش بھی ہوئی۔

اچھروی صاحب نے اپنی شرمندگی و ذلت کو چھپانے اور پنجابی بریلویوں کو جل دینے کی غرض سے ایک طویل اشتہار حاجی بہادر علی گھنگ کے نام سے شائع کیا ہے۔

اس جھوٹ کے پلندہ اشتہار کی نیچے کی سطور میں جلی عنوان سے للکارا ہے:۔

"(آؤ اے فرقہ وہابیہ) مولوی محمد عمر صاحب کے اس حوالہ کو کہ ڈاڑھی والا اگر کسی عورت کا دودھ پی لے تو جائز ہے۔ "التجویز النظر" وہابی کتاب سے نہ دکھا سکیں تو ہم دس ہزار روپیہ نقد انعام کی پیشکش کرتے ہیں۔"

چیلنج منظور ہے ہم واضح الفاظ میں اچھروی صاحب اور بہادر علی گھنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پیشکش اور چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ آپ اپنی دس ہزار روپیہ کی رقم مسلمہ امین کے پاس جمع کرواتے ہوئے تاریخ مقررہ سے اطلاع دیجئے تاکہ یہ رقم وصول کر کے ہم آپ کی جہالت شریف کو اہل زمانہ پر ثابت کر دکھائیں کہ "التجویز النظر" کتاب سے آپ کی پیش کردہ عبارت تو کیا نکلے گی۔ اس نام کی کوئی کتاب ہی تسخہ۔ دنیا پر موجود نہیں۔ یہ صرف اچھروی صاحب کی جہالت کا کرشمہ ہے کہ وہ تجویز النظر کے لفظ کو کتاب کا نام سمجھے ہوئے ہیں۔

حقیقت ملاحظہ فرمائیے | اپنے زمانہ کے مجتہد و امام علامہ نواب صدیق حسن خاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ "روضۃ الندیہ" شرح درر البہیہ میں فرماتے ہیں

"ویجوز رضاع الکبیر ولو کان ذا لحیۃ لتجویز النظر لحدیث زینب بنت ام سلمۃ" (روضۃ الندیہ ص۱۵۸)

نواب صاحب تو فرما رہے کہ تجویز نظر کے لئے ڈاڑھی والے آدمی کو بھی دودھ پلایا جا سکتا ہے۔ مگر اچھروی صاحب کی جہالت کا یہ حال ہے کہ وہ تجویز النظر کے لفظ کو کتاب سمجھ رہے ہیں ؎

ختم شد بر تو جہالت ہم حماقت لا کلام
چوں شجاعت بر علی ؓ بر مصطفٰے پیغمبری

اچھروی صاحب نے عوام کو بہکانے اور گمراہ کرنے کی غرض سے مقیاس حنفیت میں از خود "وہابی" "محمد عمر" کے نام سے سوال و جواب کا ڈھونگ رچایا ہے۔ اگرچہ ان کا یہ تمام بہروپ جہالت کا نمونہ ہے جسے دیکھ کر بریلوی دوست بھی ان کی جہالت کا ماتم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

غور سے سنیئے | مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے:۔

"اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی قوم اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد (باب المساجد ثالث الفصل)

اس حدیث کا ترجمہ اچھروی کے مسلم و محبوب بزرگ قطب الدین صاحب نے "مظاہر حق" ترجمہ مشکوٰۃ میں یوں کیا ہے :-

"(اے اللہ تعالےٰ) نہ کر میری قبر کو مانند بت کے جس تعظیم کرنے لوگوں کے اور بار بار آنے ان کے واسطے زیارت کے یعنے بطور میلے (عرس) کے اور متوجہ ہونے کے طرف اس کی واسطے سجدہ وغیرہ کے جیسا کہ سنتے اور دیکھتے ہیں ہم بعضے مزارات (بزرگوں) اور مقامات کو یعنی مثل استھان (بت) وغیرہ کے"

(مظاہر حق جلد ۱ صـ ۲۵۳)

اچھروی صاحب از خود بطور سوال و جواب لکھتے ہیں :-

وہابی : حدیث شریف میں آتا ہے :- لا تجعلوا قبری وثنا یعبد (میری قبر کو بت نہ بنانا، جس کی عبادت کی جاتی ہے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر پر متواتر جانے اور تعظیم کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ بت پرست کرتے ہیں۔ وہی عمل تمہارا ہے۔

محمد عمر : سبحان اللہ۔ جناب تم نے تو علم غیب کا اپنی زبان سے اقرار کر لیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ضرور حاصل تھا لیکن مذہبی تعصب سے زبانی اقرار نہیں کرتے اور اس حدیث کے مطلب کو غلط بیان کر کے عوام کی آنکھوں میں جادو کا کام کر رہے۔ "ہاتھی کے دانت دکھانے کے واسطے اور کاٹنے کے اور"۔ کیونکہ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ "میری قبر کو بت نہ بنانا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ "بت کسے کہا جاتا ہے"؟ اور بت کیوں فرمایا؟

ابراہیم علیہ السلام نے بت کے صفات بیان فرماتے، یٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْـًٔا ۝

ترجمہ: اے میرے باپ تو اس چیز کی کیوں عبادت کرتا ہے، جو نہ سنتی ہے نہ دیکھتی ہے اور نہ تجھ سے کسی تکلیف کو دور کرتی ہے۔

ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل تھا کہ ابھی وہ قوم پیدا بھی نہیں ہوئی جو آپؐ کی قبر کو بت سمجھے گی لیکن آپؐ نے تیرہ سو سال پہلے ارشاد فرمادیا کہ تم میری قبر کو بت نہ سمجھنا یعنے جیسا کہ بت نہیں سنتا، میری قبر کو ایسے نہ سمجھنا کیوں میں سنتا ہوں اور بعد وصال بھی سنتا رہوں گا۔ بلکہ مجھے قبر میں بھی بصارت والا سمجھنا کیونکہ میں قبر میں بھی بصیر ہوں گا۔

پھر فرمایا بت نہ سمجھنا یعنے جیسا کہ بت پرست سے بت (بت پرستوں کی) کسی تکلیف کو دور نہیں کر سکتا، ایسا مجھے نہ سمجھنا کیوں کہ میں رحمۃ للعلمین ہوں۔ تمہاری ہر تکلیف کو دور کرتا رہوں گا۔"

(طبع اول ص۲۴۲، ۲۴۱ طبع ثالث ص۵۵۹)

بریلوی دوستو حدیث کے اصل الفاظ اور ان کا ترجمہ و تشریح خود اچھروی صاحب کے مسلمہ و محبوب حنفی کی قلم سے آپ کے سامنے ہے اور اچھروی صاحب کا الفاظِ حدیث کو بددیانتی سے اول بدل کر پیش کرنا اور خلاف منشا حدیث ترجمہ و تشریح وغیرہ بھی آپ ملاحظہ فرما چکے

لہٰذا انصاف و ایمانداری سے کہیئے کہ اچھروی سے بڑھ کر بھی کوئی دین دشمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی نظر سے گذرا ہے ؟

شریعت ہوئی ہے نکو نام ان سے بہت فخر کرتا ہے اسلام ان سے

اگر اچھروی صاحب کی یہ حرکات ملاحظہ فرمانے کے بعد بھی آپ صاحبان صدقِ دل سے تائب نہ ہوتے تو آپ کا حشر بھی دشمنانِ دین کے ساتھ ہی ہو گا۔

۳۔ فریب ومغالطہ مذکورہ بالا سے قطع نظر، فریب ومغالطہ کی بھی ایک مثال دیکھتے چلئے۔ اچھروی صاحب شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ کر اپنی فنکاری کرتے ہوئے جلی الفاظ میں لکھتے ہیں :۔

"فرقہ وہابیہ ودیوبندیہ نماز کے بعد بلند آواز سے اجتماعی طور پر درود شریف پڑھنے کو بدعت کہتے ہیں اور پڑھنے والے کو روکتے ہیں اور احناف کی مساجد میں صلوٰۃِ فریضہ کے بعد درود شریف کو بلند آواز سے لازمی پڑھا جاتا ہے۔ اب تم اپنے عمل سے فیصلہ کر لو کہ تم وہابی ہو یا حنفی ؟

۱۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (پ۲۲۔ سورہ احزاب۔ ع۷)

ترجمہ : بے شک اللہ اور اس کے فرشتے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں۔ اے ایمان والو ! تم بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو۔ اور سلام بھیجو حق سلام بھیجنے کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کریمہ سے اللہ تعالےٰ نے مومنوں پر درود شریف پڑھنا حکماً فرض کیا ہے ..... باقی رہا نماز فریضہ کے بعد متصل ہی اس فریضہ صلوٰۃ وسلام کو حتمی طور پر ادا کرنا اور اس ہیئت کذائیہ سے بآواز بلند پڑھنا، تو اس کا ثبوت احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔

بخاری شریف ۱/۱۱۶
مسلم شریف ۱/۲۱۷

عن ابن عباس ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قال ابن عباس کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک اذا سمعتہ

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے کہ بلند آواز سے ذکر کرنا بعد از فراغت نماز مکتوبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور فرمایا ابن عباس نے نمازی جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو میں اس ذکر کو سنتا تھا۔ اور میں زیادہ جانتا ہوں۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ بلند آواز سے مل کر ذکر کرنا بعد از نماز فریضہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مسنون طریقہ ہے۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہاں کون سا ذکر مراد ہو سکتا ہے؟ تو لازمی امر یہ ہے کہ وہ درود شریف ہی ہے۔ (مقیاس حنفیت طبع اول ص ۲۱۵، ۲۱۴ طبع ثالث ص ۵۲۱)

بے بسی | اچھروی صاحب نے دعوےٰ تو کر دیا کہ بعد از نماز باجماعت بریلوی کی مساجد میں اجتماعی طور پر جو مروجہ الفاظ کا درود بآواز بلند پڑھا جاتا ہے۔ یہ حدیث سے ثابت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن جب کہ مروجہ من گھڑت درود کے الفاظ کا ثبوت حدیث سے تو کیا کتبِ فقہ حنفی سے بھی نہ مل سکا تو حواس باختہ ہو کر یوں بڑبڑانے لگے کہ:۔

"اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہاں کون سا ذکر مراد ہو سکتا ہے؟ تو یہ لازمی امر ہے کہ وہ درود شریف ہی ہے"

اچھروی صاحب کی اسی بے بسی پر کہا گیا ہے ؎

حباب بحر کو دیکھ کر کیسے سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

بریلوی دوستو آپ اچھروی صاحب سے اپنی مساجد میں باآواز بلند پڑھنے والے **رواجی ومن گھڑت درود کے الفاظ** عہد نبوی میں بعد نماز جماعت مسجد نبوی کے نمازیوں سے باآواز بلند پڑھنے کا ثبوت دلوا دیں یا کم از کم، اچھروی صاحب پر اس مغالطہ و فریب کے عوض ..... ہی پڑھ دیں۔

؎ چمن برباد ہوتا کیوں خزاں سے اگر لغزش نہ ہوتی باغباں سے

مغالطہ کا پول اچھروی صاحب نے بخاری و مسلم کی جس روایت کو بریلوی مساجد میں مروجہ درود کو نماز باجماعت کے بعد باآواز بلند پڑھنے کے ثبوت میں پیش کیا ہے وہ "باب الذکر بعد صلوٰۃ" کی حدیث ہے اور اس حدیث سے جس ذکر کو باآواز بلند پڑھنا ثابت ہے اسے حضرت ابن عباس نے وضاحت سے بیان فرمایا ہے وہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی دوسری حدیث سے ظاہر ہے۔ ناظرین کی سہولت کے لئے مشکوٰۃ شریف کی متفق علیہ روایت سے عرض کیا جاتا ہے۔

۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کنت اعرف انقضاء صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر

(مشکوٰۃ باب ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز سے فارغ ہونے کو میں تکبیر (اللہ اکبر) کی آواز سے پہچانتا تھا۔

شارحینِ حدیث فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس بوجہ نوعمر ہونے کے آخری صفوں میں ہوتے تھے۔ اس لئے مسجد میں جب حضورؐ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اللہ اکبر کی آواز کا غلغلہ بلند ہوتا تو آپؓ (ابن عباس) معلوم کرتے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے ہیں۔

مزید اذکار و وظائف مذکورہ حدیث سے ثابت ہو چکا کہ عہد نبوی میں نماز فرض سے سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے پہلا ذکر جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ تلاوت فرماتے وہ "اللہ اکبر" ہے اور اس ذکر کی گونج سے آخری صفوں میں پڑھنے والے چھوٹے چھوٹے نوعمر صحابہ مثل ابن عباس حضور کا نماز سے فارغ ہونا پہچانتے تھے۔

اللہ اکبر کے بعد جو دوسرے اذکار بآواز بلند پڑھے جاتے تھے، ان کی تشریح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنیئے:۔

۲۔ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سلم من صلوٰته یقول بصوته الا علیٰ

ترجمہ: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تو بآواز بلند یہ اذکار تلاوت فرماتے:۔

۱۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر۔

۲۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

۳۔ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکٰفرون رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص۸۸)

تعاملِ صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت معاویہؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں مغیرہ بن شعبہؓ کو لکھا کہ مجھے ان اذکار و وظائف کی خبر دیجئے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرنے کے بعد تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مغیرہؓ نے حضرت معاویہؓ کو لکھ بھیجا کہ میں نے اپنے کانوں سے یہ سنا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱- لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر۔

۲- اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد۔ (صحیح مسلم ص۲۱۸ صحیح بخاری)

اور سنیئے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلاتہ استغفر ثلاثا وقال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام قال الولید فقلت لاوزاعی کیف الاستغفار قال یقول استغفر اللہ استغفر اللہ ثلاثا"

ترجمہ: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نمازِ فرض سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار دہراتے اور پھر اللھم انت السلام ومنک السلام الخ تلاوت فرماتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ حضرت امام اوزاعی سے دریافت کیا کہ استغفار کے الفاظ کیا ہیں؟ تو فرمایا:۔

"استغفر اللہ استغفر اللہ تین مرتبہ دہرایا کرتے تھے"

۵۔ کان عبد اللہ بن زبیر یقول فی دبر کل صلوٰۃ حین یسلم "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکٰفرون۔ قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھل بھن دبر کل صلوٰۃ (تفسیر ابن کثیر ذیل آیت لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

امام ابن کثیرؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ہر نماز کے بعد یہ کلمات مبارکہ بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے اور ساتھ ہی یہ بھی فرماتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات مبارکہ کو پڑھا کرتے تھے۔

کتب حدیث میں مذکورہ اذکار کے علاوہ بعض دوسرے اذکار و وظائف بھی آواز بلند پڑھنے کا عہد نبویؐ و صحابہؓ میں ثبوت ہے۔

لیکن ہم اسی پر اکتفا کرتے ہوئے مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ اچھروی صاحب کی تلبیس سے آگاہ رہیں اور بریلوی دوستوں کے مصنوعی درود سے احتراز کریں۔ اس لئے کہ اس روایتی درود کا وجود اور اجتماعی شکل میں پڑھنے کا ثبوت خیر القرون میں تو کیا خود حنفی مذہب کی درسی کتب میں بھی نہیں۔ یہ سب اہل بدعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ایجاد ہے (عیاذاً اللہ)۔

عجب مشکل میں آیا سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ اُدھڑا، جو وہ ٹانکا تو یہ اُدھڑا

بریلوی مذہب کا فتوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس طرح درود شریف کی فضیلت بالتفصیل فرمائی ہے۔ ویسے ہی الفاظ درود بھی خوب وضاحت سے تعلیم فرمائے ہیں۔

چنانچہ محدثین رحمہم اللہ نے درود شریف کے کم و بیش اسّی صیغے نقل فرمائے ہیں جن میں سے ہر ایک کی ابتداء "اللھم" سے ہوتی ہے۔ اور اس میں آل و اصحاب کا ذکر بھی موجود ہے۔

جس سے ظاہر ہے کہ درود وہی منظور ہے جس کی ابتداء "اللھم" سے ہو اور آل و اصحاب کا ذکر ہو، اور جو درود ان دونوں سے محروم ہے وہ عنداللہ قبول نہیں۔

چنانچہ بریلویہ کے اعلیٰ حضرت نے ترجمۂ قرآن کے حاشیہ و تفسیر میں اس حقیقت کو یوں ذکر کیا ہے:۔

"مسئلہ درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں، اور درود شریف اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تکریم ہے۔

علماء نے اللھم صل علےٰ محمد کے معنے یہ بیان کئے ہیں کہ یارب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما، دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما، ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر ان کا ثواب زیادہ کر کے اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء و مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کرتا (حاشیہ صفحہ سورہ احزاب ۔ پ۲۲)

بریلوی دوستو آپ کے مجدد و امام نے روز روشن کی طرح آشکار کر دیا کہ درود میں "اللھم" سے ابتداء اور آل کا ذکر شرط ہے۔ لہذا ایمانداری سے کہیئے کہ آپ جو درود "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" اور "صل علی نبینا و صل علی شفیعنا" وغیرہ الفاظ سے پڑھتے ہیں، ان میں یہ موجود ہیں؟ اگر نہیں، تو پھر یہ بدعت ہیں یا نہیں؟ ؎

یہ آئی کون سی منزل، نہ ساحل ہے نہ دریا ہے
شناور بحرِ غم کا اب کہاں ڈوبے کہاں نکلے؟

۴۔ خیانت کی مثال تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۴۲۰ میں آیت کریمہ وَنَرَاهُ قَرِيبًا کی تفسیر یوں لکھی ہے:۔

"(ونراہ قریبا) ای المومنون یعتقدون کونہ قریبا وان کان لہ امد لا یعلمہ الا اللہ

ترجمہ: مومن قیامت کے قریب ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں، اگرچہ اس کے لئے ایک مدت مقرر ہے، جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

لیکن اچھروی صاحب نے عوام کو دھوکہ دینے اور گمراہ کرنے کی غرض سے اس حوالہ کو مقیاس حنفیت طبع ثالث صفحہ ۳۶۰ سطر ۱۹ میں یوں نقل کیا ہے:۔

"(ونراہ قریبا) ای المومنین یعنے مومنین اس کو قریب دیکھتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مومنین انبیاء علیہم السلام اور اولیاء قیامت کو قریب دیکھتے ہیں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور فرمایئے کہ تفسیر ابن کثیر کی عبارت سے صرف لفظ "ای المدنون" نقل کر کے اس کے بعد کی عبارت بغیر ڈکار لئے اچھروی صاحب ہضم کر گئے ہیں تاکہ معنی بدل کر عوام کو فریب دیا جا سکے

آہ! کتنے ظالم ہیں ایسے لوگ جو قوم کی رہنمائی کے دعویدار ہوتے ہوئے قرآن مجید کے معنے بدل کر عوام کو دھوکا دینے سے بھی شرم نہیں کرتے۔ اور کس قدر قابل رحم ہے بریلوی پارٹی کہ جس کے مذہبی پیشوا ایسے ہی مکار لوگ ہیں ؎

شریعت ہوئی ہے بدنام ان سے بہت فخر کرتا ہے اسلام ان سے

شیطان مردود اگرچہ تمام برائیوں کا قائد اعظم ہے۔ مگر باوجود اس کے اسے برائی سے شرم محسوس ہوتی ہے۔

قرآن حکیم نے اس مردود کی ندامت کو یوں نقل فرمایا ہے:۔

۱۔ "كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝" (پ۲۸ حشر ع۲)

۲۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے شیطان کے متعلق اپنے صحابی سے فرمایا:۔

"اما انه صدقك وهو كذوب" (مشکوٰۃ شریف مطبوعہ ملک سراج الدین ۱۹۵۵ء)

ترجمہ: اگرچہ وہ جھوٹا ہے مگر تمہیں اس نے حق بات بتائی۔

مگر اچھروی صاحب، کذب بیانی میں اس درجہ صاحب کمال ہیں کہ ان کو جھوٹ بولنے سے جھجک محسوس نہیں ہوتی۔

مذکورہ حقیقت کی تفصیل و مثال مطلوب ہو تو ان کے عمل و کردار کا مختصر نمونہ خود ان کے الفاظ میں مقیاس حنفیت سے ملاحظہ فرمایئے۔

اچھروی صاحب مروجہ بریلوی مذہب یعنے قبروں کو پختہ بنانے، ان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلاف ڈالنے اور چراغ جلانے، ان سے مدد و امداد طلب کرنے اور پھر سالانہ عرس و میلہ وغیرہ جمیع رسومات کو اصل اسلام ثابت کرنے کی غرض سے پورے وثوق بلکہ خوب زور و شور اور دعوے سے لکھتے ہیں :۔

"تمام دنیا میں پہلا شخص ابن تیمیہ اور دوسرا مصنف کتاب التوحید محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے جس نے عرسوں کو گناہ کبیرہ کہا ہے اور قبور کی بے حرمتی کا اعلان کیا ہے۔" (طبع اول ص۱۵۵ طبع ثالث ص۱۵۵)

اچھروی صاحب کا دعوے آپ کے سامنے ہے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ مروجہ عرس جو بڑی بڑی خانقاہوں (مزاروں) مثلاً لاہور میں حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، جن کو جملہ داتا گنج بخش اور پاکپٹن میں شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار، جسے اہل بدعت بہشتی دروازہ کے نام سے تعبیر کر رہے ہیں، اور پھر ملتان میں شیخ بہاء الحق اور شیر گڑھ ضلع ساہیوال کے مشہور مزار اور ایسے ہی دوسرے ان گنت مزارات بلکہ چھوٹی چھوٹی قبروں پر ہو رہے ہیں۔ اور اپنی فحاشی و بدمعاشی اور مشرکانہ توہمات کا ثبوت ہیں۔ یا ان سے قدرے کم درجہ کے عرس جو کہ بریلوی علماء کی قیادت میں بریلویہ کے اعلیٰ حضرت اور شرقپور میں میاں شیر محمد وغیرہ کے مزارات پر ہوتے ہیں۔

ابتداء اسلام سے صلحاء کی قبروں پر ایسے ہی ہوتے آتے ہیں اور انہیں عرسوں کو منع کرنے اور گناہ کبیرہ کہنے والا تمام دنیا میں پہلا شخص ابن تیمیہ ہی ہے جو کہ چھٹی ساتویں صدی ہجری میں ہوا ہے اور اس کے بعد بارہویں صدی ہجری میں شیخ محمد نجدی نے ابن تیمیہؒ کے مذہب کو دوبارہ فروغ دیا ہے۔

مزید سنیئے | اچھروی صاحب لکھتے ہیں :۔

"چنانچہ ان امور سے ان کا منع ان کے جواز کی بین دلیل ہے کیوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان امور (قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم اور ان پر غلاف ڈالنا، چراغ جلانا اور مختلف رسومات سے ان پہ اجتماع یا عرس و میلہ کرنے) کا ثبوت پہلے خیر القرون میں چلا آتا تھا اور ان کے شر القرون میں ان حسنات (مذکورہ امور) کی نیکی ان کو بھلی معلوم نہ ہوئی تو انہوں نے بند کیا۔ اور دوسری دلیل کتاب التوحید کی خود مذکورہ بالا عبارت کا عنوان (جو کہ اوپر بریکٹ میں مذکور ہے) صحیح ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ اس زمانہ میں تمام علماء اور تمام عباد ان امور کو مستحسن سمجھ کر اور خیر القرون (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم) کی سنت حسنہ پہ عامل تھے اور مصنف ہذا اکیلا علماء و عباد امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت کے خلاف چلا ہے جو فی کثیر المسلمین بالعلماء والعباد کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے بھی مسلمانوں کی کثرت اور علماء حقہ کا جم غفیر اور زہاد کی جماعت ان ہی امورات کے عامل تھے اور یہ من شذ شذ فی النار کی زد میں آگئے۔

اسی کی اقتداء میں تمام فرقہ وہابیہ اور دیوبندیہ مسلمانانِ دنیا کو کفر کے جعلی فتوے لگا رہے ہیں اور انبیاء و اولیاء کی (مروجہ) تعظیم سے بند کر رہے ہیں۔" (طبع اول صفحہ ۴۵ طبع ثالث صفحہ ۱۵۵)

ناظرین | اچھروی صاحب کا دعوے آپ ملاحظہ فرما چکے کہ صلحاء کی قبروں کو پختہ بنوانا اور ان پر گنبد و عمارت کا کھڑا کرنا، غلاف ڈالنا، چراغ جلانا، دور و نزدیک سے چل کر ان پر منت و نذر چڑھانا، ان سے بوقت مشکل و مصیبت مدد و امداد چاہنا اور فریاد و استغاثہ کرنا اور سالانہ عرس و میلہ لگانا وغیرہ مروجہ تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسومات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، عہد خلافت راشدہ، زمانہ تابعین، بلکہ ائمہ اربعہ، حضرت امام مالکؒ، ابو حنیفہ، شافعی، احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے وقت سے ہی نہیں، بلکہ ان کے قول و فتوے سے ہوتے چلے آرہے ہیں۔ مذکورہ تمام امور کو روکنے اور منع کرنے والا تاریخ اسلام میں پہلا شخص ابن تیمیہؒ اور دوسرا شیخ محمدؒ ہے۔

بریلوی دوستو آپ میں اگر کچھ دینی غیرت، خدا کا خوف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عقیدت، خلفاء راشدین اور ائمہ اربعہ سے کوئی واسطہ یا محبت ہے تو آپ کا فرض ہے کہ اچھروی صاحب کو مجبور کریں کہ اہل السنت کی تفاسیر، کتب احادیث اور ان کی شروح، کتب سیر و رجال سے بالفاظ واضح یہ دکھادیں کہ:۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد اور دیگر اجلہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی قبروں کو پختہ بنوایا اور مروجہ تمام امور کو خود کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کرنے کا حکم دیا اور پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین اور دوسرے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم ان تمام مروجہ توہمات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول اور سنت ثابتہ سمجھتے ہوئے ادا کرتے رہے۔

حتےٰ کہ ائمہ اربعہ نے اپنے اساتذہ وغیرہ، صلحاء کی قبروں کو پختہ بنوایا اور ان پر مروجہ عرس وغیرہ کرواتے اور اپنے بعد آنے والے مسلمانوں کو قبور پر ہونے والی مروجہ تمام رسومات کو ادا کرنے کا فتوے دیا۔ یا فقہ حنفیہ کی درسی کتب قدوری، ہدایہ، کنز اور شرح وقایہ وغیرہ میں قبروں پر ہونے والی تمام مروجہ رسومات کا حکم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتوے واضح الفاظ میں موجود ہے:"

اگر تو اچھروی صاحب اپنا دعوے ثابت کر دکھائیں کہ ابتداء اسلام سے عرس اور قبروں کی مروجہ تعظیم ہوتی چلی آئی ہے تو آپ کو بریلویت مبارک۔ ورنہ آپ کا اخلاقی و مذہبی فرض ہے کہ اچھروی صاحب یا بریلوی مذہب سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائیں اور اچھروی صاحب کے باطل دعوے اور خیر القرون پر بہتان عظیم سے اپنے بعد آنے والے تمام مسلمانوں کو آگاہ کر جائیں۔

وہ شاید قفس ہی میں عمریں گنوائیں
گئیں بھول صحرا کی جن کو فضائیں

قبر پرستی اور عرسوں کی حقیقت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واضح فرمان اور حنفی مذہب کے مسلمہ شارحین حدیث یعنی حضرت ملاں علی قاری (جسے مجدد بریلویہ خاں صاحب بلکہ خود اچھروی صاحب بھی اپنی تصنیفات میں بطور سند و دلیل بار بار پیش کرتے ہیں) کی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے عربی الفاظ اور اُن کا اُردو ترجمہ مولانا نواب قطب الدین دہلویؒ کی قلم سے ملاحظہ فرمائیے، جسے اچھروی صاحب بریلویت کا بہت بڑا رکن، زبردست حامی اور وہابیت کا سب سے زیادہ رد کرنے والا مانتے ہیں۔

چنانچہ اچھروی صاحب لکھتے ہیں:۔

"مولوی احمد علی صاحب کے بڑے شاگرد نواب قطب الدین صاحب جنہوں نے مشکوٰۃ کی اُردو شرح (مظاہر حق) بھی لکھی ہے مولوی نذیر حسینؒ صاحب (دہلوی) جب کبھی وہابیت کا مسئلہ جاری فرماتے یا تحریری اشاعت کرتے تو نواب صاحب رات کو ہی اس کا جواب لکھ کر صبح کو شائع کروا دیتے اور مسلمانوں پر حقیقت واضح ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی اور دھوکے سے بچ جاتے (مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۵۸ - طبع ثالث ص

ملا علی قاری ؒ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاء اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد الحدیث کی شرح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

(ای لا تجعل قبری مثل الوثن فی تعظیم الناس و عودھم للزیارت لبعد بدنھم واستقبالھم نحوہ وفی السجود کما نسمع ونشاھد الآن فی بعض المزارات والمشاھد)

(مرقاۃ جلد ۱ ص۴۲۷ مطبوعہ مصر)

نواب قطب الدین ؒ کا مذکورہ الفاظ کا ترجمہ (یا اللہ) نہ کر میری ہی قبر کو مانند بت کے بیچ تعظیم کرنے لوگوں کے اور بار بار آنے ان کے واسطے زیارت کے یعنے بطور میلے (عرس) کے اور متوجہ ہونے کے طرف اس کی واسطے سجدہ (وغیرہ) کے جیسا کہ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں ہم اب بعضے مزارات (بزرگوں) اور مقامات کو یعنے مثل استھان (بت) وغیرہ کے ۔

(مظاہر حق جلد ۱ ص۲۵۳)

حقیقت ظاہر ہو گئی رکن مذہب حنفی حضرت علی قاری صاحب ؒ اور بقول اچھروی بریلویت کے سب سے بڑے حامی حضرت نواب قطب الدین ؒ کے اعلان اور فیصلہ سے ظاہر ہے کہ صلحاء کی قبروں کی تعظیم، ان پر گنبد وعمارت بنانا، اور غلاف ڈال کر، چراغ جلا کر ان کا طواف اور سجدہ، پھر ان کے پاس اعتکاف اور سالانہ اجتماع بصورت عرس وختم وایصال ثواب وغیرہ کے نام سے کیا جائے تو اس وقت یہ قبریں مثل وثن، استھان یا بت وغیرہ کے ہو جاتی ہیں اور ان امور کو قبور صلحا کی تعظیم کا نام دینا کفر وشرک ہے۔

دربار رسالت اور خلافت راشدہ کا فیصلہ حنفی مذہب کے شارحین نے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ اعلان فرمایا اس کی دلیل و سند، خلافت راشدہ کے فیصلہ سے ملاحظہ فرمائیے

۱۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے غلام ابی الہیاجؒ کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے اپنے عہد خلافت میں مجھے فرمایا :۔

"الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ (صحیح مسلم مع نووی مطبوعہ نور محمد جلد ۱ صفحہ ۳۱۲)

۲۔ دوسری حدیث میں "ولا صورۃ الا طمستھا" بھی وارد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم آپ کو ایسے کام پر مامور نہ فرمائیں کہ جس پر خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مامور فرمایا وہ یہ کہ :۔

"نہ چھوڑے کوئی تصویر یا بت جسے کہ ملیا میٹ کر دے اس کو اور نہ چھوڑے کوئی پختہ و بلند قبر جسے کہ اس کو زمین کے برابر کر دے"

حضرت امام شافعیؒ عہد رسالت اور خلافت راشدہ میں اونچی و بلند و پختہ قبروں اور بتوں وغیرہ کی تباہی کا جو قانون و فیصلہ جاری ہوا۔ اس کے عمل و نفاذ کا جو معمول خیر القرون میں جاری و ساری رہا۔ اس کی چشم دید شہادت امام شافعیؒ کی زبانی سنیئے :

امام نوویؒ رقمطراز ہیں کہ :۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی خود نوشت کتاب الام میں لکھتے ہیں :۔

روایت الائمۃ بمکۃ یامرون بھدم ما یبنی ویؤید الھدم قولہ "ولا قبرا مشرفا الا سویتہ" (صحیح مسلم مع نووی جلد ۱ صفحہ ۳۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : ہم نے اپنے عہد کے مشاہیر ائمہ مکہ مکرمہ کو یہ حکم اور فتوے دیتے ہوئے بچشم خود دیکھا کہ قبروں پر گنبد وغیرہ جو عمارت بھی ہے اس کو گرا کر قبر زمین کے برابر کر دی جائے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ :۔

"کسی پختہ و اونچی قبر کو نہ چھوڑا جائے مگر اسے زمین کے برابر کر دیا جائے"

یہ امر پختہ و بلند قبروں اور ان پر کی تمام عمارتوں کو گرا دینے کی دلیل ہے۔

دعا ہے کہ اللہ عزوجل کوئی ایسی جماعت اور مجاہد پیدا فرما کر ایک بار پھر اس فیصلہ کو عملی صورت میں نافذ و کامیاب فرمائے۔ آمین ثم آمین

امام ابن ہمامؒ ملا علی قاری نے مذکورہ حدیث کی شرح میں امام ابن ہمامؒ جو حنفی مذہب کے نامور مجتہد اور استاذ الاساتذہ شمار کئے جاتے ہیں اور جن کی وفات ۸۶۱ھ اور پیدائش ۷۹۰ھ میں ہوئی، کا قول یوں نقل کیا ہے :۔

"ھو الذی بنی علیہ حتی ارتفع ..... وقال ابن الھمام ھذا الحدیث محمول علی ما کانوا یفعلون من تعلیۃ القبور بالبناء العالی" (مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۷۹ باب دفن المیت)

اس حدیث کا منشاء یہ ہے کہ قبر کی کھدائی سے جو مٹی برآمد ہوتی ہے اس سے زائد جو عمارت بھی تعمیر کی جائے اس کو تباہ و برباد کر کے قبر کو ایک بالشت کی بلندی کے برابر باقی چھوڑا جائے

مزید سنیئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :۔

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر و ان یقعد علیہ وان یبنی علیہ (صحیح مسلم جلد ۱ ص ۳۱۲)

ترجمہ : رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے اور ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر گنبد و عمارت وغیرہ کھڑا کرنے سے منع کر دیا ہے۔

حقیقت ظاہر ہو گئی نامور فقہاء حنفیہ کے فیصلہ، حدیث کے واضح الفاظ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی چشم دید شہادت سے ظاہر ہو گیا کہ اچھروی صاحب کی یہ ہذیان کہ :-

تمام علماء و عباد ان امور (قبروں کی مروجہ تعظیم اور عرسوں وغیرہ) کو مستحسن سمجھ کر خیر القرون کی سنت حسنہ پر عامل تھے" اور ــــ

"ابن تیمیہ ہی وہ پہلا انسان ہے جس نے عرسوں کو گناہ کبیرہ کہا"

کی حقیقت ظاہر ہو گئی کہ اچھروی صاحب کی ہرزہ سرائی، دھوکہ و فریب ہے کیونکہ عہد خیر القرون میں جب کہ پختہ قبروں اور بتوں کو ایک ہی مقام و حیثیت دے کر گرانے اور تباہ کرنے کا حکم و آرڈر تھا تو پھر پختہ قبروں پر غلاف، چراغ اور سالانہ عرس و اجتماع کا تو وہم و گمان ہی سراسر بکواس ہے

یہی شمع اسلام روشن کریں گے بڑوں کا یہی نام روشن کریں گے

روضۃ النور کی زیارت خانصاحب نے ایک رسالہ انوار البشارت فی مسائل الحج و الزیارت لکھا ہے جس میں زیارتِ روضۃ النور سے متعلق ہدایات کی ایک لمبی فہرست پیش کی ہے۔ ان میں سے تین نمبر پیش خدمت ہیں :-

۳۷ ہشیار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو، کیوں کہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔ (انوار البشارت ص۲۹ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

۳۸ : روضۃ النور کا نہ طواف کرو، نہ سجدہ۔ نہ اتنا جھکو کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ان کی اطاعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ (انوار البشارت صفحہ ۴۲ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

خانصاحب نے واضح کر دیا کہ مرقد انور کے گرد طواف و اعتکاف، بطور سلام جھکنا اور سجدہ، حتیٰ کہ جالی شریف کو تبرکاً چھونا، یا اسے بوسہ دینا یا رومال وغیرہ تبرکاً ملنا (لگانا) یہ تمام امور خلافِ شریعت اور حرام ہیں۔ ان سے احتراز کرو۔ آپ کا ادب و احترام اور تعظیم آپ کی اطاعت میں ہے۔

درود و سلام عرض کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"جالی شریف سے چار ہاتھ دور فاصلہ پر کھڑے ہو جاؤ ——

نمبر ۱۸: الحمد للہ اب کہ دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی کیطرف ہے جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان صلے اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ، نہایت ادب و وقار کے ساتھ باآواز حزیں وصورت دردآگیں و دل شرمناک و جگر چاک چاک، معتدل آواز سے نہ بلند و سخت کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہو جاتے ہیں۔ نہ نہایت نرم و پست کیوں کہ سنت کے خلاف ہے۔"

(انوار البشارت صفحہ ۔ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی)

خانصاحب نے فیصلہ کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ جہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا تشریف فرما ہونا یقینی ہے، وہاں بلند آواز موجبِ حبطِ اعمال ہے۔

پس اگر تو آپؐ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں تو پھر مساجد اور مجالس میں بلند آواز سے سلام و درود کا شور بلکہ گھروں اور بازاروں وغیرہ کی غوغا آرائی اور لاؤڈ سپیکر پر وعظ و خطبہ یقیناً حبطِ اعمال کا موجب ہے۔ اگر روضہ انور سے دور، علیحدہ یہ امور جائز ہیں تو پھر عقیدۂ حاضر و ناظر باطل و بیکار ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جانتے یہ کہ جاتے کدھر ہیں گئے بھول رستہ یا وہ راہ پر ہیں!
من نہ گویم این کن یا آں کن مصلحت ہیں وکار آسان کن۔

قبروں کی تعظیم و بوسہ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ، جنہیں بریلوی دوست غوث الاعظم اور مشکل کشا مانتے ہوتے ان کے نام کے وظیفے جپتے اور گیارہویں دیتے ہیں۔

آپ کی پیدائش ۴۷۱ھ اور وفات ۵۶۱ھ ہے آپ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں رقمطراز ہیں:۔

واذا زار قبرا لا یضع یدہ علیہ ولا یقبلہ فانہ عادۃ الیہود (غنیۃ الطالبین مطبوعہ اسلامیہ لاہور ص۸۸)

ترجمہ: جب کسی بزرگ کی قبر کی زیارت میسر آئے تو نہ ہی تو قبر کو بطور تبرک چھوا جائے اور نہ ہی اس کو بوسہ دیا جائے یعنے قبر پہ ہاتھ لگا کر منہ آنکھوں پہ نہ رکھا جائے کیونکہ یہ یہود کی عادت ہے۔

پیر صاحبؒ کا فیصلہ بلفظہ آپ ملاحظہ فرما چکے کہ بزرگوں کی قبروں کی مروجہ تعظیم وتکریم یہودیت ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ ابتداء اسلام سے چھٹی صدی ہجری کے وسط تک کے علماء وفقہاء کرام کا متفقہ فتوے یہی چلا آیا ہے جسے پیر صاحبؒ یہودیت اعلان فرما رہے ہیں ؎

گر اسلام کی کچھ حمیت ہے تم کو!
تو جلدی سے اٹھو اور اپنی خبر لو

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ یہ امر محتاج تعارف نہیں کہ حضرت پیر صاحبؒ اور امام ابن تیمیہؒ حنبلی المذہب مشہور ہیں۔ پس ابن تیمیہؒ نے جو کچھ قبروں کی تعظیم اور عرسوں وغیرہ کے خلاف لکھا ہے وہ درحقیقت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قول و فتوے کی ترجمانی اور وضاحت ہی ہے کیونکہ آپ حضرت پیر صاحب سے ایک صدی بعد پیدا ہوتے ہیں اور آپ نے قبور کی تعظیم اور عرسوں وغیرہ کے خلاف جو کچھ لکھا ہے وہ حضرت پیر صاحب کے فتوے کی شرح میں لکھا ہے۔ لہٰذا اچھروی صاحب کی ہمہ ہرزہ سرائی بالکل عبث ہے۔

اہل کتاب کی قبر پرستی حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر ہو چکا کہ صلحاء کی قبروں کو بطور تبرک چھونا (ہاتھ لگانا) اور بوسہ وغیرہ یہود و نصاریٰ کی عادت اور خصلت ہے۔

ذیل میں یہود کی قبر پرستی اور ان کی تعظیم و تکریم کی مذمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاحظہ فرمائیے۔ احادیث اگرچہ بکثرت ہیں مگر ہم صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث نقل کرتے ہوئے حنفی مذہب کے رکن خاص اور نامور شارح سے اس کی تشریح و وضاحت عرض کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا:۔

لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد (متفق علیہ (مشکوٰۃ باب المساجد)

ترجمہ: یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔

حنفی مذہب کے رکن ملا علی قاری جن کی وفات حسب تصریح کشف الظنون مصنفہ علامہ چلپی حنفی ۱۰۱۶ھ یا بالفاظ دیگر شیخ محمد نسجدی سے ایک صدی پہلے گذرے ہیں۔

مذکورہ حدیث کی شرح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال الطیبی کانه علیه السلام عرف انه مرتحل وخاف من الناس ان یعظما قبرہ کما فعل الیھود والنصاری فعرض بلعنھم لئلا یعاملوا معه ذلك فقال (لعن الله الیھود والنصاری) سبب لعنھم اما لانھم کانوا یسجدون لقبور انبیاءھم تعظیما لھم وذلك ھو الشرك الجلی ..... فنھی النبی صلی اللہ علیه وسلم امته عن ذلك اما المشابھة ذلك الفعل سنة الیھود .....

وقال القاضی کانت الیھود والنصاری یسجدون قبور انبیاءھم ویجعلونھا ما قبله ویتوجھون فی الصلاۃ نحوھا فقد اتخذوھا اوثانا فلذالك لعنھم ومنع المسلمین عن مثل ذالك (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ علی قاری جلد ۱ ص ۴۵۶)

مظاہر حق قاری صاحب کی شرح کا اردو ترجمہ بھی ہندوستان کے مسلمہ حنفی بزرگ مولانا نواب قطب الدین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی قلم سے پڑھیئے :-

"جب جانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اجل نزدیک پہنچی ہے اور ڈرے امت سے کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کریں، جیسے کہ یہود و نصاریٰ نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ پس آگاہ کیا اس کے منع ہونے پر ساتھ لعنت کرنے یہود و نصاریٰ کے (مظاہر حق جلد ۱ صفحہ ۴۵۶)

فتح الباری مسلمہ حنفی بزرگوں کی شرح و ترجمہ کو ذہن نشین رکھتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی شرح بھی سنتے ہی چلئے :-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکانہ صلے اللہ علیہ وسلم علم انہ مرتحل من ذالک المرض فخاف ان یعظم قبرہ کما فعل من مضی فلعن اللہ الیہود والنصاری اشارۃ الی ذم من یفعل فعلھم وقولہ اتخذوا جملۃ مستانفۃ علی سبیل البیان لموجب اللعن (فتح الباری جلد ۱ ص ۴۲۳)

ترجمہ: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سمجھ لیا کہ یہ بیماری پیغام موت ہے۔ پس آپ اس امر سے خوف زدہ ہوئے کہ ایسا نہ ہو کہ ہماری قبر شریف کی تعظیم و تکریم بھی اسی طرح شروع ہو جائے جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے انبیاء کی قبروں کی کرتے چلے آرہے ہیں۔ پس آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی تعظیم کی مذمت کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی۔

حنفی شارح شیخ عبدالحق لمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:۔

" نخشی ان یفعل بعض امتہ بقبرہ الشریف ما فعلتہ الیہود والنصاری بقبور انبیائھم فنھی عن ذالک

ترجمہ: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سمجھ لیا کہ اس بیماری سے وفات ہونے والی ہے" تو آپ خوف زدہ ہوئے کہ کہیں جہلاء امت ہمارے مرقد انور (قبر شریف) کی ایسی ہی تعظیم نہ شروع کر دیں جیسا کہ اہل کتاب اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کی کرتے آرہے ہیں۔ پس آپ نے قبر شریف کی تعظیم سے روک دیا، یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی اور امت کو اس فعل بد سے متنبہ و آگاہ کر دیا۔

مزید فرماتے ہیں "والدلیل علی ذم الوجھین قولہ صلے اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد

ترجمہ: قبروں کی تعظیم وغیرہ کی مذمت کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ہے کہ:۔

"یا اللہ میری قبر کو ایسا نہ کرنا کہ لوگ بتوں کی طرح اس کی پرستش شروع کر دیں"

اور امت کو آگاہ فرماتے ہوئے متنبہ کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ غضب اس قوم پر ہے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم نہ کرنا قبر پہ میری سر کو خم تم

بریلوی قائد | مفتی نعیم الدین صاحب خانصاحب کے ترجمہ قرآن کے تفسیری فوائد بیان کرتے ہوئے وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ الآیۃ کا حاشیہ لکھتے ہیں:۔

"جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے احبار و رہبان کو رب بنایا کہ انہیں سجدہ کرتے اور ان کی عبادتیں کرتے"

شارحین احناف کی قلم سے | واضح ہو گیا کہ قبور کی تعظیم و تکریم قبروں کو بتوں کی مانند بنا دیتی ہے۔ چنانچہ اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد الحدیث (اے اللہ میری قبر کو ایسا نہ بنائیو کہ جہلا بتوں کی طرح اس کی پوجا شروع کر دیں) اس امر کا ثبوت ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم | میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

"ولولا ذالک لابرز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ مسجدا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اگر یہ خطرہ پیش نظر نہ ہوتا کہ کہیں امت قبر شریف کو یہود و نصاریٰ کی طرح عبادت گاہ نہ بنالے، تو آپ کا مرقد انور حجرہ شریف سے باہر بنایا جاتا۔

گویا کہ مرقد انور کے حجرے میں بنوانے کی حکمت یہی تھی کہ امت کا جاہل طبقہ یہود و عیسائیوں کی طرح کہیں قبر شریف کی پرستش ہی نہ شروع کر دے۔

خلاصہ و مطلب شیخ محمد نجدیؒ نے کتاب التوحید میں جو کچھ قبروں کی تعظیم اور عرسوں کے خلاف لکھا ہے وہ علی قاری حنفی کے قول و فتوے کی روشنی میں لکھا ہے۔ لہٰذا اچھروی صاحب کا یہ دعوے کہ:۔

"قبروں کی تعظیم و تکریم بذریعہ عرس اور میلہ اور ان پر چراغاں و

خلاف سنتِ خیر القرون ہے"

لاف زنی ہے۔

اسلام ایسی تعظیم سے بالکل انکاری ہے، اس لئے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع کر دیا۔ نہ صرف یہی بلکہ بلند و پختہ قبروں کو بتوں کی ذیل میں شمار کرتے ہوئے ان کو مسمار کرنے کی غرض سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مامور فرمایا اور حضرت علیؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں اس حکم کو عملی طور پر جاری کرنے کی غرض سے ابی الہیاجؒ کو مامور فرمایا تھا کہ اس حکم کا نفاذ و اجراء حضرت امام شافعیؒ نے بچشم خود اپنے زمانہ میں مشاہدہ فرماتے ہوئے کتاب الام میں نقل کیا ہے۔

چنانچہ حدیث کے واضح الفاظ یہ ہیں:۔

"لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات

القبور و المتخذین علیھا المساجد و السرج رواہ ابوداؤد"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والترمذی والنسائی (مشکوٰۃ باب المساجد طبع مطبوعہ نور محمد دہلی)

ترجمہ: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی اور قبروں کو مسجد بنانے اور ان پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ایسے ہی سالانہ عرس واجتماع وغیرہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تجعلوا قبری عیدا کا اعلان فرما کر عرسوں وغیرہ کی حرمت وممانعت واضح فرمادی جس کی تشریح ووضاحت ملا علی قاریؒ اور نواب قطب الدین سے ہو چکی۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ یہ کام اہل اسلام کے نہیں بلکہ یہ کردار یہود و نصاریٰ کے ہیں چنانچہ لعن اللہ الیھود و النصاری الحدیث کے الفاظ اور حنفی شارحین حدیث ملا علی قاریؒ، شیخ عبدالحق دہلویؒ اور نواب قطب الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہم کی تشریح اور خاتمۃ الحفاظ حافظ ابن حجرؒ کی تصدیق سے ذکر ہو چکا۔

تیرے رندوں پہ سارے کھل گئے اسرار دیں ساقی
ہوا علم الیقیں، عین الیقیں، حق الیقیں ساقی

یہودیت اسلامی بھروپ میں

بریلویہ کا پختہ قبریں بنوانا اور ان پر چراغ جلانا، غلاف ڈالنا اور عرس وغیرہ، یہ سب اہل کتاب کی تقلید ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور دلائل نبوت یہ پیشین گوئی فرمائی کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"امت کے جہلاء کا بدنصیب گروہ بعد اپنے پیشواؤں کے اہل کتاب کا نمونہ ثابت ہوگا"

۱۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے الفاظ یہ ہیں:۔

لا تقوم الساعة حتی تاخذ امتی باخذ القرون قبلها شبرا بشبر و ذراعا بذراع فقیل یا رسول اللہ کفارس والروم فقال و من الناس الا اولئك (فتح الباری مطبوعہ مصر جلد ۱۳ ص ۲۵۶)

ترجمہ: قیامت واقع نہیں ہوگی جب تک کہ امت کی اکثریت پہلی قوموں کی نمونہ نہ ہو جائے۔ اس پر صحابہؓ نے عرض کیا:۔

"یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، کیا مسلمان کفارِ فارس اور کفارِ روم کا کردار اختیار کر کے ان کا نمونہ ہو جائیں گے"؟

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا:۔

"ہاں فارس و روم کے کفار ہی کی تقلید اختیار کر کے ان کی عملی تصویر ہو جائیں گے"

دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

لتتبعن من کان قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموهم (بحوالہ مذکور) قیل یا رسول اللہ الیهود و النصاری قال فمن

ترجمہ: ضرور ہے کہ امت کی اکثریت بُوبہو پہلی امتوں کی مانند و مثل ہو جائے۔ حتیٰ کہ پہلی امتوں سے کوئی ضب (سانڈھے) کی سوراخ میں بھی داخل ہوا ہوگا تو ضرور ہے کہ امت سے کوئی ایسا بھی کرہی گزریگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سُن کر صحابہؓ نے عرض کیا :۔
"یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا امت کے لوگ یہود و نصاریٰ کی مانند ہو جائیں گے"؟
جواباً فرمایا :۔
"یہ ہو کر رہے گا"

دونوں حدیثوں کی مطابقت | خاتمۃ الحفاظ حافظ ابن حجر دونوں حدیثوں کی تطبیق بیان کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں کہ :۔
"بظاہر دونوں حدیثیں اگرچہ مختلف ہیں یعنے پہلی میں اہل فارس و روم کا نمونہ ہونے کی تصریح ہے اور دوسری میں یہود و نصاریٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی وضاحت۔ لیکن دونوں کا مقصود صرف ایک ہی ہے۔ اس لئے کہ علامہ کرمانی فرماتے ہیں :۔
"الروم نصاریٰ وقد کان فی الفرس یھود"
یعنے اہل روم میں اکثریت نصاریٰ کی ہے اور فارس میں یہودی لوگ بھی آباد ہیں۔ لہٰذا مطلب واضح ہے کہ مسلمان اہل کتاب کا نمونہ ہوں گے"

علامہ عینی | رقمطراز ہیں :۔
"فان قلت ھذا مغائر لما تقدم انفا انھم کفارس (قلت) الروم نصاریٰ و فی الفرس کان یھود" (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری)
ترجمہ : پس اگر تو یہ اعتراض کرے کہ دوسری حدیث پہلی حدیث کے مخالف ہے، اس لئے کہ اس میں فارس و روم کا نمونہ ہونے کی تصریح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور دوسری حدیث میں یہود و نصاریٰ سے کی عملی تفسیر ہونے کی وضاحت تو میں پورے دعوے سے یہ کہوں گا کہ :۔

اہل روم چونکہ عیسائی ہیں اور ملکِ فارس میں یہود بھی آباد ہیں، اس لئے دونوں حدیثوں کا منشا یہی ہے کہ امت کی اکثریت یہود و نصاریٰ کا نمونہ ہو کر رہے گی "

تاریخ کی روشنی میں

احادیث اور شارحین کی واضح تشریحات سے قطع نظر تاریخی شواہد بھی اس امر کا ثبوت ہیں کہ عراق کا ملک و علاقہ مدت مدید و عرصہ بعید سے فارس کے زیر حکومت رہنے کی وجہ سے فارس کا جزو لاینفک قرار پا چکا تھا۔

مزید برآں خود عراق کی آبادی بھی کچھ اس قسم کی تھی کہ مشرکین قبائل عرب کے ساتھ ہی ساتھ عراق میں یہود اور نصاریٰ بھی آباد تھے۔ نہ صرف یہی بلکہ عراق کی سرحدیں چونکہ شام سے ملتی ہیں اور شام عیسائیت کا مرکز اور روم کی زیر حکومت ہونے کے سبب سے روم کا جزو شمار ہو رہا تھا۔ حالانکہ شام کی اکثریت مشرک عربوں پر مشتمل تھی۔ تاہم فارس و روم کا درمیانی ملک ہونے کی حیثیت سے عراق، روم و فارس یعنے یہودیت و عیسائیت سے بھی متاثر تھا

سب سے بڑی بات یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اہل عراق کفر پر اس درجہ مصر تھے کہ اسلام اور مسلمانوں کو اذیت دینے میں تمام ہمسایہ ملکوں سے پیش پیش تھے۔ نہ صرف یہی بلکہ سرزمین عراق فطری طور پر ہی چونکہ فتنہ و فسادات کا مرکز اور کفر کا سرچشمہ واقع ہوئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنابریں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عراق کو راس الکفر اور فتنہ و فسادات کا منبع اور شیطانی کردار کا مرکزی دارالاشاعت قرار دیا ہے۔

چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عراق سے متعلق پیشین گوئیوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال اور تاریخ و جغرافیہ کی تصریحات اور عراق سے ظاہر ہونے والے فتنوں اور اس سے پیدا شدہ گمراہ فرقوں کی تفصیل ہم اپنے رسالہ اکمل البیان میں پوری شرح وبسط سے بیان کر چکے ہیں کہ قیامت تک کے وہ تمام ہولناک فتنے جو امت پر آنے والے ہیں، وہ سب کے سب عراق ہی سے ظاہر ہوں گے۔

مقصد و مدعا یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشین گوئی جو یوں ارشاد فرمایا کہ:۔

"امت کی اکثریت یہود و نصاریٰ کا عملی نمونہ ثابت ہوگی"

اس کا آغاز و ظہور اور ابتداء عراق ہی سے ہوئی۔ یعنے یہود و نصاریٰ کے عمل و کردار کا مظہر اتم عراقی لوگ ہی ثابت ہوئے اور ان کے مذہب و طریق کو روز افزوں اس درجہ ترقی ہوئی کہ عالم اسلام کی بہت بڑی اکثریت عملاً یہود و نصاریٰ کے مذہب و طریق یعنے قبر پرستی کی علمبردار ہو رہی ہے۔

جو بات نبی فرماتے ہیں معیار صداقت ہوتی ہے
خود لفظ شکل بن جاتے ہیں اور سچی ثابت ہوتی ہے

اسلام میں یہودیت کو کیسے فروغ ہوا؟

احادیث اور حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ کے فرمان سے یہ حقیقت ظاہر ہو چکی ہے کہ قبروں کی مروجہ تعظیم و تکریم یہودیوں کا طرز عمل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ یہودیانہ رسم و رواج مسلمانوں میں کیونکر جاری ہوا اس کی جستجو کے لئے زیادہ کتابوں کی ورق گردانی کی ضرورت نہیں، کیونکہ پیر صاحبؒ نے غنیۃ الطالبین میں روافض کے مذاہب اور فرقوں کی فہرست پیش کرتے اور ان کے مخصوص عقائد و اعمال گنواتے ہوئے پورے دعویٰ سے لکھا ہے:۔

فقد شبهت مذاهب الروافض باليهودية قال الشعبي محبة الروافض محبة اليهود (غنیہ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور صفحہ ۲۰۵)

ترجمہ: پس تحقیق رافضی یہود کے مشابہ ہیں۔ شعبی فرماتے ہیں کہ:۔ "روافض سے محبت کرنا یہود سے محبت کرنا ہے"

رافضیوں کی اگر پوری تاریخ بیان کی جائے تو مضمون طویل ہو جائے گا اس لئے یہاں صرف یہی ذکر کر دینا کافی ہے کہ صنعا جو یمن کا سرسبز و شاداب علاقہ ہے، اس میں یہودی النسل لوگ آباد تھے۔

ان کا سرگروہ عبداللہ بن سبا تھا جو نہایت ہوشیار تھا۔ قوم اس کو عزت کی نظر سے دیکھتی۔ خلافتِ عثمانیؓ میں جب صنعا کا علاقہ فتح ہوا اور پوری قوم نے اسلام قبول کر لیا تو ابن سبا دربارِ خلافت میں حاضر ہو کر خاص منصب کا خواہاں ہوا۔ خلیفۂ وقت نے اس کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی درخواست کو رد کر دیا۔

پس اس نے فطری تقاضا کے تحت جل بھن کر امیر المومنین کے خلاف غلط پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے بلوا کر تنبیہ فرمائی، مگر یہ باز نہ آیا۔ حضرت عثمانؓ نے اسے مدینہ منورہ سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ یہ مدینہ منورہ سے نکل کر بصرہ پہنچا اور اپنی عداوت کو بروئے کار لایا یعنے حضرت عثمان کے خلاف خوب زور و شور سے پروپیگنڈا شروع کر دیا جس کا نتیجہ شہادت عثمانؓ کی صورت میں برآمد ہوا۔

جب حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے اور صحابہ کی اکثریت نے حضرت عثمان کو شہید کرنے والے باغیوں کو سزا دینے کا مطالبہ کیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی کسی خاص مصلحت کے پیش نظر اس مطالبہ کو پورا نہ کیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی الگ الگ دو جماعتیں ہو گئیں۔

اس وقت ابن سبا کو اپنے بغض و عداوت کو بروئے کار لانے کا خوب موقعہ میسر آیا۔ پس اس نے اسلامی لباس میں یہودیت کو فروغ دینے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس نے مسلمانوں کے گمراہ کرنے کے لئے پہلی طرح تو یہ ڈالی۔

"عیسےٰ علیہ السلام جب کہ دوبارہ دنیا میں تشریف لا سکتے ہیں تو افضل الانبیاء اور سید الرسل اس سے زیادہ احق ہیں کہ وہ دوبارہ تشریف فرما ہوں"

لیکن اس عہد میں صحابہ رضی اللہ عنہم بکثرت موجود تھے۔ اس لئے ابن سبا کا مسئلہ رجعت (حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ تشریف فرما ہونا) ناکام ہو کر رہ گیا۔

اس ناکامی کے بعد ابن سبا نے پینترا بدلا اور جب اہل بیعت کا راگ الاپنا شروع کیا جس میں اسے کامیابی ہوئی۔ چنانچہ اس نے یہودی عقائد و اعمال کو اسلامی سانچہ میں ڈھالنا شروع کیا۔ یعنے روافض کی شکل میں یہودیت کو فروغ دے دیا۔

چنانچہ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے روافض و یہودی اعمال و عقائد کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موازنہ و مقابلہ کرتے ہوئے غنیۃ الطالبین میں ایک فہرست پیش فرمائی ہے طالبِ تفصیل کو غنیۃ الطالبین کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

زبانِ حال سے اشکال کی تشریح کرنے دے
عوام الناس کی خاطر ذرا توضیح کرنے دے

معترض بآسانی یہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اہل سنت کے پیرو ہیں اس لئے انہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ شیعہ سنی باہمی عداوت کا نتیجہ ہے اس لئے ہم حضرت پیرانِ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصدیق کی غرض سے خود شیعہ مذہب کی مستند کتب سے دکھا دینا چاہتے ہیں کہ روافض کا مذہب اور ان کے امتیازی عقائد و اعمال عبد اللہ بن سبا یہودی کی اختراع ہیں۔

چنانچہ بطور شہادت رافضی مذہب کی تین مستند کتابوں کے اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔

شیعہ مذہب کی پہلی شہادت "چوں عبد اللہ (ابن سبا) مے دانست کہ مخالفانِ عثمان در مصر بسیار اند روئے توجہ بداں دیار نہاد بمصریاں ملحق گشتہ باظہار تقوی و علم خویش بسیارے از اہل مصر را بفریفت۔ بعد از رسوخ عقیدہ آں طائفہ بایں شان در میان نہاد کہ نصاریٰ مے گویند کہ عیسےٰ مراجعت نمودہ از آسمان بر زمین نازل خواہد شد۔ بہ ہمگنان روشن است کہ حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوات افضل از عیسےٰ است۔ پس او برجعت اولیٰ باشد و خداے عز و جل وے را نیز بایں وعدہ فرمودہ۔ چنانچہ مے گوید کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعداز آنکہ سفہائے مصر بہ یں معنی عبداللہ را مصدق داشتند
باایشاں گفت کہ ہر پیغمبرے را خلیفہ و وصی ے بودہ است۔
خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی است کہ بجلیۂ زہد وتقوے
وعلم وفتوے آراستہ است وبشیمۂ کرم وشجاعت وشیوۂ امانت
ودیانت وتقوے پیراستہ واست بخلاف نص محمد علیہ السلام
برعلی ظلم جائز داشتند وخلافت کہ حق وے بود باو نگذاشتند
اکنوں نصرت ومعاونت آنحضرت برجہانیاں واجب ولازم
است واتباع اقوال وافعال او ذمت عالمیاں ازسے متحتم
ولبیارے ازمردم مصر کلمات ابن سبا را در خاطر جا دادہ پاتے
از دائرۂ مطالفت ومطاوعت عثمان بیرون نہادند۔"

(روضۃ الصفا جلد دوم صـ۲۹۲)

ترجمہ: جب عبداللہ (ابن سبا) نے معلوم کیا کہ عثمانؓ کے مخالفین (اعداء) مصر میں بہت زیادہ ہیں تو یہ مصر پہنچا اور اہلِ مصر کو لاف زنی سے اپنے علم وتقوے پر فریفتہ کرلیا اور اپنے اثر ورسوخ سے عقیدہ رجعت کا اظہار کیا کہ جب عیسائی حضرت عیسےٰ کے دوبارہ تشریف فرما ہونے کا یقین رکھتے ہیں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے پختہ وعدہ فرمایا ہے:۔

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ

پس سفہائے مصر نے ابن سبا کے اس عقیدہ پر یقین کیا (۲) بعد ازاں ابن سبا نے دوسرا عقیدہ یوں ایجاد کیا کہ:۔

"چونکہ ہر پیغمبر کا خلیفہ اور وصی ہوتا ہے۔ بنا بریں رسول اللہ صلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم کے اصل خلیفہ اور وصی حضرت علیؓ ہیں جو زہد و تقوے اور علم و فتوے سے آراستہ اور شجاعت و امانت و دیانت وغیرہ خصائل و فضائل سے خوب پیراستہ ہیں مگر امت نے خلاف نصوص ظلماً آپ کو خلافت سے محروم کر دیا۔ لہٰذا اب فرض اور وقت ہے کہ حضرت علی کی ہر ممکن طریق سے مدد کر کے ان کو خلیفہ بنایا جائے۔"

چنانچہ ابن سبا کی اس پُر فریب چال میں مصر کے بہت سے لوگ آ گئے اور حضرت عثمانؓ کے خلاف بغاوت کر دی۔

دوسری شہادت " ذکر بعض اھل العلم ان عبد اللہ ابن سبا کان یھودیا فاسلم و والی علیا علیہ السلام و کان یقول وھو علی یھودیۃ فی یوشع بن نون وصی موسیٰ بالغلو فقال فی اسلامہ بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی علی علیہ السلام مثل ذالک و کان اول من اشھر بالقول بفرض امامۃ علی و اظھر البراءۃ من اعدائہ و کاشف مخالفیہ و اکفرھم فمن ھٰھنا قال من خالف الشیعۃ اھل التشیع والرفض ماخوذ من الیھودیۃ (رجال کشی ص)

ترجمہ: بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ عبداللہ بن سبا یوشع بن نون کے مذہب کا یہودی تھا۔ پس جب یہ مسلمان ہوا تو اس نے اپنے آبائی مذہب کے عقیدہ کہ یوشع بن نون موسیٰ علیہ السلام کے وصی ہیں، کے پیش نظر یوں غلو کیا کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خلیفہ اور وصی ہیں"

چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی کی خلافت کے فرض ہونے کو شہرت اسی نے دی ہے اور اپنے اس عقیدہ کے مخالفین کو کافر قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ کے مخالفین شیعہ کو یہودیت سے ماخوذ مانتے ہیں۔

تیسری شہادت "عبد اللہ بن سبا وکان من اظھر الطعن علی ابی بکر وعمر وعثمان والصحابۃ وتبرا منھم وقال ان علیا علیہ السلام امرہ بذالک فاخذہ علی شئالہ عن قولہ ھذا فاقر بہ فامر بقتلہ فصاح الناس الیہ یا امیر المومنین اتقتل رجلا یدعو الی حبکم اھل بیتکم و الی ولایتک والبراءۃ من اعدائک فصیرہ الی المدائن وحکی جماعۃ اھل العلم من اصحاب علی علیہ السلام ان عبد اللہ بن سبا کان یھودیا فاسلم و والی علیہ السلام وکان یقول وھو علی یھودیۃ فی یوشع بن نون بعد موسیٰ علیہ السلام بھذہ المقالۃ فقال فی السلامۃ بعد وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فی علی علیہ السلام واظھر البراءۃ من اعدائہ وکاشف مخالفیہ فمن ھناک قال من خالف الشیعۃ ان اصل الرفض ماخوذ عن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیھودیۃ (فرق الشیعہ لابی محمد الحسن بن موسیٰ النوبختی من اعلام القرن الثالث الھجرۃ ص۲۲ مطبع نجف)

ترجمہ: عبداللہ بن سبا ہی پہلا وہ شخص ہے جس نے ابی بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور دیگر صحابہ کے خلاف طعن وتشنیع اور مذمت وبرائی کا سلسلہ شروع کیا اور اس تمام یاوہ گوئی کو حضرت علی علیہ السلام کے نام سے موسوم ومنسوب کیا۔

پس جب، کہ حضرت علیؓ کو اس کی اس غلط گوئی کا علم ہوا تو آپ نے اسے حکماً طلب کیا اور اس یاوہ گوئی کی اصلیت بیان کرنے کو فرمایا تو ابن سبا نے اقرار کیا کہ:۔

"واقعی میں نے آپ پر یہ افترار کیا ہے"۔

اس پر حضرت علی علیہ السلام نے اس کو قتل کرا دینے کا حکم فرمایا۔ یہ معاملہ دیکھ کر شیعانِ علی نے شور برپا کیا کہ اے امیر المومنین! آپ ایسے شخص کو کیوں قتل کرتے ہیں جو آپ کی اور اہل بیت کی محبت کا علمبردار، آپ کی ولایت وخلافت کو برحق مانتا اور آپ کے دشمنوں کی برائی میں سب سے زیادہ پیش پیش ہے۔

پس اس شور وغوغا سے متاثر حضرت علیؓ نے ابن سبا کو مدائن کی طرف نکل جانے کا حکم دیا۔

حضرت علی کی اہل علم جماعت وصحابہ سے مروی ہے کہ:۔

"ابن سبا یوشع بن نون کے مذہب وطریق کا یہودی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے آبائی مذہب وعقیدہ کے پیش نظر حضرت علی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خلافت ونیابت کا صحیح حقدار مشہور کیا اور اس نے علی کی خلافت کے فرض ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا پرچار شروع کیا اور اپنے اس عقیدہ کے مخالفین کو دشمنِ اہل بیت و کافر وغیرہ قرار دیا۔"

یہی وجہ ہے کہ مخالفینِ مذہب شیعہ رافضی مذاہب کو یہودیت سے ماخوذ مانتے ہیں۔

اہل کوفہ پر روافض کا رنگ

تاریخی حقیقت ہے کہ روافض کا منحوس وجود کوفی آب و گل کے خمیر کا اثر ہے اور اس کو جھٹلایا بھی نہیں جا سکتا کہ حنفی مذہب کا منبع بھی عراق ہی ہے جس سے یہ سمجھ لینا بالکل آسان ہے کہ حنفی عوام روافض کے اعمال و عقائد سے ضرور متاثر ہوتے ہوں گے۔

نہ صرف یہی بلکہ تاریخی شواہد اس امر کا ثبوت ہیں کہ روافض کے عقاید سے متاثر اہلِ علم اہلِ سنت والجماعت اہلِ کوفہ کی دو جماعتیں ہو گئیں۔ ایک گروہ تو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے افضل سمجھتا ہوا اپنے کو علوی کہلانے لگا اور جو لوگ ان کے ہم عقیدہ نہ ہوئے بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو افضل جانتے تھے۔ یہ عثمانوی کہلانے لگے۔

حتیٰ کہ علوی و عثمانوی نسبتیں موجبِ فخر ٹھہریں۔ چنانچہ صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر کی ایک روایت میں یوں ہے:۔

عن عبد الرحمٰن وکان عثمانیا فقال لابن عطیة

وکان علویا (صحیح البخاری باب اذا اضطر الرجل الی النظر فی شعور اھل الذمۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: عبدالرحمٰن سلمی نے جو عثمانی تھے انہوں نے ابن عطیہ علوی سے کہا۔
حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ان امتیازی نسبتوں کی تشریح فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"وھو مشہور بجماعۃ الکوفۃ (فتح الباری مطبوعہ مصر جلد ۶ صفحہ ۱۲۳)

مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فیض الباری شرح صحیح بخاری میں بھی لکھا ہے کہ:۔

"یہ دونوں نسبتیں ایک مدت تک فخریہ جاری رہیں اور پھر امتداد زمانہ سے خود بخود مفقود ہو گئیں"

یہ شہادت اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ کوفہ و عراق کے اہل علم اہل سنت والجماعت جب روافض کے عقیدہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے تو عوام جہلا کا روافض کے اعمال و عقائد سے متاثر ہونا یقینی ہے۔

فقہ حنفی مذکورہ حقائق سے قطع نظر خود فقہ حنفی اس امر کا ثبوت ہے کہ متاخرین فقہاء کی بے احتیاطی سے روافض کے کئی ایک مسائل اس میں داخل ہو چکے ہیں۔

مسائل کی فہرست اور کتب روافض سے ثبوت پیش کرنے کی بجائے ہم اس کے متعلق دو ہندوستانی علماء احناف کی شہادتیں پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

سید دیدار علی شاہ[1] خطیب مسجد وزیر خاں نے اپنے رسالہ "ہدایت الغوی بارشاد علی" میں مذکورہ حقیقت کو جس وضاحت سے بیان کیا ہے، بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں:۔

"(۱) ابوجعفر خزاعی جو امام ابوحنیفہ نام سے ہے، قرآن مجید کے

---

[1] موجودہ دور کے قائد و صدر ربر طویہ سید ابوالحسنات خطیب مسجد وزیر خاں، کے والد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام سے قرآن کے متعلق قرأت موضوعہ کی اور زیادتی کے ساتھ مخالف قرآن موجودہ کے ایک کتاب جمع کردی ہے "

(ہدایت الغوی بارشاد علی ص ۱۹)

(۲) بلاشک یہ ابو حنیفہ بھی ابو حنیفۃ النعمان بن منصور رافضی ہے نہ امام ابو حنیفہ النعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ " (حوالہ مذکور)

مولانا محمد عبدالحی لکھنوی جن کو اعلیٰ حضرت بریلویہ اپنی مصنفات میں بطور دلیل پیش کرتے ہیں، مذکورہ حقیقت کو بیان کرتے ہوئے اپنے رسالہ میں رقمطراز ہیں :-

وکم من حنفی حنفی فرعا مرجیا وزیدی اصلا وبالجملۃ فالحنفیۃ لھا فروع باعتبار الاختلاف العقیدۃ فمنھم الشیعۃ ومنھم المعتزلۃ ومنھم المرجیۃ" (الرفع والتکمیل ص۳۲ مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ ۱۳۰۱ھ ملحقہ میزان الاعتدال)

ترجمہ : اور کتنے حنفی فروعات میں حنفی اور اصل میں زیدی شیعہ یا مرجی حاصل کلام یہ کہ حنفیہ کی باعتبار اختلاف عقیدہ کئی شاخیں ہیں پس ان میں شیعہ بھی ہیں اور معتزلی اور مرجیہ بھی۔

اس پر مزید شواہد بھی گنوائے جا سکتے ہیں مگر یہاں صرف اشارہ ہی مقصود ہے کہ :-

حنفی عوام کا روافض کے عقائد واعمال سے متاثر ہونا کوئی تعجب خیز بات نہیں "

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت کا خلاصہ ممکن ہے کہ مضمون کی طوالت طبع گرامی پر گراں گزر رہی ہو مگر ذہن نشین رکھنے کی غرض سے بطور خلاصہ ضرور ملاحظہ فرماتے چلیے۔

۱۔ روافض کی اصلیت کیا ہے؟

۲۔ یہ اسلام دشمن گروہ کس مکاری سے عالم اسلام پر مسلط ہوا؟

۳۔ اس گروہ نے اپنی اسلام دشمنی کے کس طرح مظاہرے کئے؟

۴۔ کتاب وسنت کی تعلیم سے ناواقف مسلمان روافض کے مصنوعی دعوئے محبت اہل بیت سے کس طرح متاثر ہوئے؟

۵۔ علمائے سوء اور جاہل مشائخ نے اپنے ذریعہ معاش کو مستحکم بنانے کی غرض سے روافض کے عقائد باطلہ کو اسلامی لباس میں ملبوس کر کے قبوریین کا مذہب کس طرح ایجاد کیا؟

میرے ہمراہ اک منزل پلٹ چلنا گوارا کر
نزاع کفر و ایماں کے نتائج کا نظارہ کر

تحریک کا آغاز روافض کی معتبر کتب سے گزر چکا کہ ابن سبا صنعانی یہودی نے اپنی اسلام دشمنی کے نتیجہ میں مسلمانوں کو اصل شاہراہ اسلام سے گمراہ کرنے اور ان میں دائمی عداوت برپا کرنے کی غرض سے محبت اہل بیت کے خوشنما لیبل سے مسلم نما یہود کی جو تحریک شیعان علی کے نام سے چلائی۔ اگرچہ اس کی یہ تحریک عراقی و ایرانی وغیرہ نومسلموں کے لئے اپنی جگہ نہایت ہی دلچسپ تھی مگر فتنہ خوارج نے جو شیعان علی ہی کا بگڑا ہوا گروہ تھا، کی اسلام دشمنی نے ابن سبا کی تحریک کو کامیاب بنانے میں سونے پر سہاگہ کا کام دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جب ابن سبا کی اسلام دشمنی کا راز کھلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپ نے اس کو طلب کیا۔ اس مردود نے اپنی مکاری کا اعتراف کیا۔ اس پر جناب علیؓ نے اس مردود کو قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا۔

مگر روافض یعنے شیعانِ علی آڑے آئے اور انہوں نے حضرت علی کو ابن سبا کے قتل سے یہ کہہ کر روک دیا کہ :۔

"یہ آپ کا خیر خواہ، اہل بیت کا شیدائی اور ہمارا سرگروہ ہے۔"

بنابریں اسے معاف کر دیا جائے پس ابن سبا بال بال بچ گیا۔

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس مردود کو مزید موقعہ مل گیا کہ اپنی اسلام دشمنی بروئے کار لائے۔

تحریک تیز ہو گئی ابن سبا کی تحریک تیزی سے پھیل رہی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت کا حادثہ پیش آگیا۔

اگرچہ سیاسی اعتبار سے ابن سبا کی تحریک کا حضرت علیؓ کی شہادت سے خاتمہ ہو گیا مگر اعتقادی و مذہبی حیثیت سے اس تحریک کو بہت تقویت پہنچی کربلا کے ہولناک حادثہ سے روافض اندر ہی اندر متلاشی تھے کہ ایک جگہ جمع ہو کر میدان سیاست کو شعلہ زار بنائیں۔

چنانچہ مختار ثقفی مکار آگے بڑھا جس نے شہدائے کربلا کا انتقام لینے کا نعرہ بلند کیا۔ روافض کا گروہ اس کے گرد جمع ہوا اور کافی خون خرابہ کے بعد وہ کوفہ و نواحِ کوفہ کا حکمران ہو گیا۔

اس ظالم نے ابن سبا کی اسلام دشمنی کا ریکارڈ بھی توڑ کے رکھ دیا یعنی روافض کی تحریک جو ذہنی طور پر یہودیانہ توہمات کا نمونہ تھی۔ مختار نے اسے قبر پرستی کا عملی نمونہ بنا دیا۔

روافض یہود کا نمونہ ہو گئے مختار نے دیکھا کہ روافض کا گروہ میرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیدائی ہو چکا ہے تو اس نے اپنی اسلام دشمنی کے مظاہرے شروع کر دیئے جس کی ابتداء اس مردود ..... نے یوں کی کہ :-

"حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ جس کرسی پر اکثر تشریف فرما ہوا کرتے تھے (جو ان کے بھانجے حضرت جعدہ بن امہانی بنت ابو طالب کے پاس تھی) اس شیطان نے وہ کرسی حضرت جعدہ سے طلب کی۔"

جعدہؓ چونکہ اسے بطور یادگار محفوظ کئے ہوئے تھے۔ لہٰذا انہوں نے وہ کرسی تو نہ دی مگر اس کی شرارت سے محفوظ رہنے کی غرض سے ایک دوسری کرسی مختار کے پیش کر دی۔

اس مردود نے وضو کیا اور اس کرسی کو سامنے رکھ کر دو رکعت نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس کو تعظیماً بوسہ دیا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بوسہ دینے کا حکم دیا۔ پس اس کے تمام حاشیہ بردار روافض نے تعظیماً کرسی کو بوسہ دیا۔

چنانچہ روافض آج بھی مختار کی سنت پر عمل کرتے دیکھے جا رہے ہیں یعنے ٹھیکری، انگوٹھی، رومال وغیرہ سامنے رکھ کر نماز پڑھتے اور بعد نماز آنکھوں پر رکھتے اور چومتے بھی ہیں۔

تابوت سکینہ مختار نے ایک نہایت بیش قیمت مرصع صندوق منگایا۔ اس کرسی کو اس میں بند کر کے چاندی کی زنجیر و قفل سے مقفل کر کے کوفہ کی جامع مسجد میں رکھوا دیا اور اس پر فوجیوں کا پہرہ مقرر کر کے یہ حکم جاری کر دیا کہ :-

"ہر ایک نمازی بعد نماز اس صندوق کو بوسہ دیا کرے۔ کیوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لئے یہ ویسے ہی تابوت سکینہ ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے لئے تابوت سکینہ تھا۔ پس ہماری کامرانی کا راز اسی میں مضمر ہے۔"

شہدائے کربلا کے مزارات مختار نے صرف کرسی اور تابوت سکینہ کے بوسہ وغیرہ پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ نجف اشرف میں حضرت علی کی جو فرضی قبر ہے اُس کو اور شہدائے کربلا کے مزارات کو پختہ بنوا کر اُن پر مزین عمارتیں کھڑی کر دیں۔

مزارات پر غلاف اور چراغاں کا انتظام کیا، مسافر خانے بنوائے، نیاز و ایصال ثواب کے نام پر لنگر جاری کروا دیئے اور روافض کو ان کی زیارت اور تعظیم میں بوسہ و سجدہ وغیرہ کا حکم دیا۔

یا علیؓ اور یا حسینؓ کے نعرے رائج کر کے ان کو ہر درد کی دوا، اور ہر مرض کی شفا اور ہر مشکل و مصیبت کو دور کرنے کا ذریعہ مشہور کر دیا۔ چنانچہ رافضی گروہ یہود کی طرح قبر پرستی کا عملی نمونہ بن گئے۔

غرضیکہ مروجہ تعظیم بزرگان اور ایصال ثواب وغیرہ رسومات کا اصل موجد مختار ثقفی ہے۔ حضرت حسینؓ کے فضائل و مناقب اور ان کی شہادت سے متاثر جاہل سُنّی مسلمان بھی ان توہمات میں مبتلا ہو گئے اور کربلا کی زیارت کا جذبہ پیدا ہوتا گیا اور شہداء کی قبور بالخصوص حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مزار تو مشرکانہ اعتبار سے بت پرستی کی انتہا پر منتج ہونے لگا۔ نہ صرف یہی بلکہ روافض کی سیاسی سرگرمیوں کا مخصوص سیاسی مرکز بن گیا۔

بدکرداری کی انتہا اور قتل "اپنی شامت اعمال کے نتیجہ میں مختار نے بتدریج اپنی پارسائی سے الہام اور وحی کا دعوےٰ کیا، پھر اپنی نبوت کی بیعت لینے لگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اس کی نبوت اور بداعمالیوں کو ختم کرنے کی غرض سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے داماد حضرت مصعب رضؓ بن زبیرؓ نے جو کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ (خلیفہ) رضی اللہ عنہم کے بھائی تھے، مختار پر لشکر کشی کر کے ۶۷ھ ہجری میں اسے جہنم رسید کیا۔

مختار نے شہداءِ کربلا کی پرستش وغیرہ کو چونکہ عام فروغ دیا تھا اور وہ روز افزوں ترقی پذیر تھی۔ لہذا متوکل علی اللہ عباسی خلیفہ نے اپنے عہد میں شرعی و سیاسی اعتبار سے اسلام و مسلمانوں کے لئے خطرناک محسوس کرتے ہوئے ۲۳۶ھ میں کربلا کی طرف سفر کو ممنوع قرار دے کر مزار کی ملحقہ عمارتیں یعنے مسافر خانہ اور لنگر وغیرہ کو مسمار کروادیا (تاریخ الخلفاء اردو صـ ۲۳۳ مطبوعہ صدیقی لاہور)

مختصر یہ کہ رافضی مذہب کی تحریک اگرچہ ابن سبا نے شروع کی تھی مگر اس تحریک میں مشرکانہ توہمات و رسومات (قبور کی پختگی و تعظیم وغیرہ) کو اس کے جانشین مختار ثقفی نے فروغ دیا۔

زنگیوں کا رفض مختار کے بعد رافض کی تحریک مذہبی حیثیت میں جاری رہی۔ حتی کہ زنگیوں نے (جو کہ رافضی تھے) خروج کیا اور بصرہ وغیرہ کے قرب و جوار میں قتلِ عام شروع کر دیا۔ آبادیوں کو آگ لگائی حتے کہ ۲۵۶ھ سے ۲۷۰ھ تک جنگ رہی اور بقول مؤرخ صولی ایک کروڑ پچاس ہزار آدمی قتل ہوئے اور صرف شہر بصرہ میں ایک ہی روز میں تیس ہزار مسلمان شہید ہوئے۔

زنگیوں کے سپہ سالار بہبود نے برسرِ منبر حضرت عثمان، طلحہ زبیر، عائشہ رضی اللہ عنہم پر لعنت کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اس کی شامت اعمال نے اسے دعوئے نبوت پر آمادہ کیا اور نبوتِ کاذبہ کا یہ مدعی بھی ۲۷۰ھ میں جہنم رسید ہو گیا (ص ۲۴۴، ۲۴۵)

قرامطہ کا خروج اور مظالم قرامطی بھی رافضی تھا۔ بحرین میں ۲۸۶ھ میں خروج کیا، آہستہ آہستہ اس گروہ کی بحرین، عراق اور عرب پر بھی حکومت ہو گئی۔

یہ اس درجہ اسلام دشمن تھے کہ ۳۱۲ھ میں حاجیوں کے قافلے بُری طرح لُوٹے اور ان کو تہ تیغ کر دیا تھے کہ ۳۱۳ھ میں کسی نے بھی حج نہیں کیا۔

پھر ۳۱۸ھ میں عین ایام حج میں مکہ معظمہ پر حملہ کر کے حاجیوں کا قتل عام کیا، چاہِ زمزم کو لاشوں سے پاٹ دیا اور حجر اسود کو گرزوں سے توڑ کر دیوارِ بیت اللہ سے نکالا اور بحرین اپنے ہمراہ لے گیا اور تیئس ۲۳ برس تک حجر اسود ان ہی کے قبضہ میں رہا۔

۳۲۷ھ میں فی شتر حاجیوں سے پانچ دینار ٹیکس یا محصول وصول کرنے کی شرط پر حج کی اجازت دی۔" (حج ٹیکس کی ابتداء قرامطہ سے ہوئی) (ملخصاً تا صفحہ ۲۶۲)

شام و مصر میں ۳۵۷ھ میں شام و مصر میں عبیدی خاندان کے رافضی برسر اقتدار آئے اور ۳۶۰ھ میں دمشق کے اندر بھی شیعہ حکومت قائم ہوئی

۳۹۳ھ میں مصر کی رافضی حکومت کے گورنر نے دمشق کے ایک سُنّی امیر کو گدھے پر سوار کر کے تمام شہر میں پھرایا جس کے ساتھ منادی یہ بکواس کر رہا تھا کہ:

"یہ ہے اس شخص کی سزا جو ابوبکرؓ و عمرؓ سے محبت رکھے"

اور بالآخر اسے شہید کروا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۵ھ میں خود عبیدی شاہ مصر نے بہت سے سُنّی علماء کو تہ تیغ کیا اور مسجدوں کے دروازوں اور شارع عام پر کتبے آویزاں کئے :۔

"جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو نام بنام گالیاں دی گئیں اور اپنے رافضی عمال کو حکم دیا کہ صحابہ کو گالیاں دی جائیں"

مقصد و مدعا یہ کہ "افریقہ، مصر، شام، حجاز، یمن، عراق اور بحرین میں رافضی راج قائم ہو گیا اور ہندوستان میں ملتان، قرامطی رافضیوں کی نشر و اشاعت کا مرکز ٹھہرا" (تاریخ الخلفاء اردو ص ۲۷۵)

دیلمیوں کا اقتدار عباسی حکومت مختلف سازشی اور حملہ آور گروہوں کی وجہ سے زوال پذیر ہو کر رہ گئی چنانچہ ۳۳۴ھ میں دیلمیوں نے ترکوں کو شکست دے کر اقتدار حاصل کر لیا۔

چونکہ معز الدولہ دیلمی رافضی تھا۔ بنا بریں اس نے عباسی خلیفہ متقی اللہ کو معزول کر کے اس کی دونوں آنکھیں نہایت بے رحمی سے نکلوا دیں اور ارادہ یہ کیا کہ بنو فاطمہ سے کسی شخص کو خلیفہ مقرر کر کے عباسی خلافت کو رافضی خلافت سے بدل دیا جائے مگر اس کی پارٹی کے برسر اقتدار رافضیوں نے اسے اس ارادہ سے یہ کہہ کر روک دیا کہ :۔

"تیسرا وقار ختم ہو جائے گا"

چنانچہ مشیروں کا مشورہ تسلیم کر کے اس نے مستکفی باللہ عباسی کو خلیفہ مقرر کر دیا اور مستکفی باللہ نے از روئے خوشامد معز الدولہ کو امیر الامراء کا منصب دار بنا دیا جس کا انجام یہ ہوا کہ معز الدولہ نے حکومت کی باگ ڈور خود سنبھال لی اور اپنے ہی نام کا سکہ جاری کروا دیا۔

خلیفہ کو پانچ ہزار دینار روزانہ کا وظیفہ دے کر معطل بنا دیا۔ چند سے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ معز الدولہ کو مستکفی باللہ سے بھی بدگمانی ہوئی تو اسے گرفتار کر کے اس کی آنکھیں بھی نکلوا دیں اور المطیع اللہ عباسی کو اس کی جگہ خلیفہ مقرر کر دیا اور ایک سو دینار روزانہ اس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

جب کہ معز الدولہ نے اس ترکیب سے اپنا رعب جما لیا تو اسے روافض کا پارٹ ادا کرنے میں کوئی حجاب باقی نہ رہا۔

چنانچہ ۳۵۱ھ میں اس کے اشارہ پر بغداد کی تمام مساجد کے دروازوں پر رافضیوں نے یہ لکھوا دیا (نقلِ کفر، کفر نہ باشد):۔

۱۔ "معاویہؓ پر لعنت۔

۲۔ پھر اس پر لعنت جس نے حضرت فاطمہؓ کا جائز حق باغ فدک ظلماً غصب کیا۔

۳۔ اس پر بھی لعنت جس نے حضرت حسنؓ کو اپنے نانا جی کے پڑوس میں دفن ہونے سے روک دیا۔

۴۔ اس پر بھی لعنت ہو جس نے ابوذرؓ کو مدینہ سے نکال دیا"

اس پر بغداد میں رنج و غصہ کی لہر دیکھی تو راتوں رات مذکورہ عبارتیں مٹا دی گئیں اور پھر معز الدولہ نے حکماً یہ لکھوایا:۔

"معاویہ پر لعنت اور پھر ان لوگوں پر لعنت جنہوں نے اہل بیت پر ظلم کیا"

تعزیہ کی ابتداء | ۳۵۲ھ میں عاشورہ (محرم) کے دن معز الدولہ نے تمام کاروبار بند کروا دیئے۔ نانبائیوں اور باورچیوں کو کھانا پکانے سے حکماً روک دیا۔

عورتیں ماتمی لباس پہنے، سر کے بال کھولے روتی پیٹتیں اور حسین

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ماتم کرتی ہوئیں بصورت جلوس بازاروں میں نکلیں۔ سُنّی بے چارے دم بخود رہ گئے۔

عید غدیر خم | اسی سال ۳۵۲ھ میں ذی الحجہ کو معز الدولہ کے حکم سے عید غدیر خم بڑی دھوم دھام سے منائی گئی اور خوب ڈھول بجائے گئے۔

(تاریخ الخلفاء اردو ص ۲۶۸)

سنہ ۳۵۳ھ | عاشورہ محرم کو معز الدولہ نے دوبارہ ماتمی جلوس نکالنے کا حکم دیا اور سُنیوں کو شرکت پر مجبور کیا۔

عوام تو شامل ہوتے مگر غیور و متدین سُنّی اس کو برداشت نہ کر سکے بنا بریں بہت بڑا خونی ہنگامہ ہوا۔ اس کے بعد رافضیوں نے اس ماتمی جلوس کو مقدس مذہبی رسم اور کارِ ثواب کی حیثیت سے ہر سال منانا شروع کیا۔ بغداد و عراق کے علاوہ دوسرے ممالک بھی اس سے کم و بیش متاثر ہوتے۔

سُنیوں پر اثر | ذکر ہو چکا کہ کوفہ کے اہل علم اہل سنت بھی روافض کے غلو سے متاثر ہوتے بغیر نہ رہ سکے تو بے چارے عوام کالانعام اور دین سے غیر مانوس امراء اور فوجیوں وغیرہ ملازمین کا روافض کے اعمال و عقائد سے متاثر ہونا امر لازم تھا۔

علماء سُوء کی رال ٹپکی | شکم پرور کاہل ملاؤں اور مشائخ زادوں نے سُنّی عوام اور سرمایہ دار ملازمین کو روافض کے اعمال و عقائد سے متاثر پایا تو اس اسلام دشمن گروہ نے اپنے ذریعہ معاش کو فروغ دینے اور مستحکم کرنے کی غرض سے رافضی عقائد و اعمال کو اہل سنت کے سانچہ میں عوام کے روبرو اپنے سُنّی بزرگانِ دین کی تعظیم اور ایصالِ ثواب کے نام سے پیش کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ان کے لئے آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام کا مصداق ثابت ہوا:

۱۔ یہ طریقہ ان کا ذریعہ معاش ہو گیا۔

۲۔ عوام روافض کی تقلید میں ان (روافض) کی پارٹی میں شامل ہونے سے رک گئے۔

۳۔ کربلا کے مزارات کی نقل میں سنّی صلحا کی قبریں پختہ بنوانے اور ان پر غلاف، عالیشان عمارتیں تعمیر کرنے کی تحریک شروع ہوئی۔

۴۔ سالانہ ماتمی جلوس کی نقل میں عرس، نیاز حسین وغیرہ خیرات اور دانکی تقسیم کی بجائے ایصالِ ثواب ختم اور عام لنگر کا رواج ہوا۔

۵۔ "یا علی، یا حسین" کے نعرے کی جگہ یا محمد، یا رسول اللہ، یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ اور دیگر صلحاء کے نام کے مشرکانہ وظیفے رواج پذیر ہوئے۔

۶۔ یا علی مدد کی نقل میں سنّی صلحاء سے استغاثہ شروع ہوا اور ان کی خوشنودیٔ مزاج کے لئے ان کے نام کی نذر و منت کا سلسلہ شروع ہوا۔

دیگر ممالک سے قطع نظر صرف ہندوستان میں روافض کی تقلید و نقل میں سنّی قبور پر ہیں کے مذہب کی ترویج جن وجوہات کی بنا پر ہوئی، درج ذیل ہے۔

سندھی و ہندی مسلمان چونکہ ہندو بت پرست اقوام ہی سے مشرف باسلام ہوئے۔ ان کے قلوب ہندو ذہنیت سے متاثر تھے۔ ان کی اکثر بادیاں بھی ہندو ہی تھیں۔ شادی و غمی، موت و پیدائش بلکہ ہندوؤں کی قومی و مذہبی رسومات میں ان کو شرکت کے اکثر مواقع میسر تھے۔

ہندو سادھوؤں اور مہنتوں وغیرہ کی مڑھیوں کو پختہ اور نقش و نگار سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزین کرنا ، ان میں چراغ جلانا ، ان پر سالانہ میلے اور اجتماع ، پھر سالانہ ایصالِ ثواب کے طور پر شزادھوں کے نام سے کھانے کا عام سلسلہ اور نوافی کے نام شربت وغیرہ کا رواج بھی ان کے سامنے تھا۔

ہندو بزرگوں کی مڑھیوں کی تعظیم، جھک کر بوسہ وسجدے کا عام رواج بھی وہ دیکھ رہے تھے۔ استھانوں کے گدی نشین مہنتوں اور برہمنوں کی تعظیم کا سلسلہ کچھ ان سے پوشیدہ نہیں تھا۔

بنابریں جب کہ روافض کے عقائد واعمال (تعظیم بزرگان اور ایصالِ ثواب کے نام سے) اسلامی لباس میں ان کے سامنے آئے تو انہیں قبوریین کے اس مذہب کو قبول کرنے میں ذرہ بھر بھی جھجک محسوس نہ ہوئی۔

ہندوستان میں ملتان قرامطی مذہب کا مدت تک مرکز رہا اور یہ سب سے زیادہ قبر پرست اور مشائخ پرست واقع ہوئے ہیں۔ ان کی صحبت واثر سے سندھ و ملتان میں قبوریین کے مذہب کو بہت فروغ ہوا۔

چنانچہ سندھ وملتان کی مشہور گدیاں، خانوادے، بڑے بڑے مزارات خانقاہیں، قبر پرستی، مشائخ پرستی، نقلی حج[1] اور روافض کی بڑی بڑی جاگیریں یہ سب قرامطہ ہی منحوس یادگار ہیں۔

پیر پگاڑو کی پرستش کا یہ عالم کہ سندھ کے اشتہاری ڈاکو اور قاتل رحیم خٹر کو گرفتار کرکے مقدمات کی بنا پر جب پھانسی کا حکم سنایا گیا اور وہ پھانسی کے تختہ پر کھڑا ہوا تو اخبارات نے اس کا آخری کلمہ اور نعرہ یوں نقل کیا ہے:

"اے پیر پگاڑو مدد کر"

مغلیہ خاندان کا پہلا سربراہ تیمور، رافضی تھا۔ ہندوستان میں رفض کو فروغ دینے میں اس نے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔

---

[1] لواری کا حج وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ تعزیہ و ذوالجناح کے جلوس و ماتم وغیرہ کی ترویج تیمور ہی کی بدولت کا نتیجہ ہے۔ غرضیکہ سُنّی مسلمانوں میں قبر پرستی کے رواج دینے میں تیمور کا خاص حصہ ہے۔

حیدر آباد دکن میں روافض کا خوب زور و شور رہا ہے حتےٰ کہ خاندانِ آصفیہ رافضی چلا آیا ہے۔ چنانچہ تقسیم ہند ۱۹۴۷ء تک جو نواب حکمران رہا اس کا رافضی ہونا محتاج تعارف نہیں۔

مغل سلاطین تیمور کے بعد آنے والے مغل سلاطین اگرچہ تیموری قماش کے نہ تھے، مگر ان کی اکثر بیگمات سے کچھ تو ایران کے رافضیوں کی بیٹیاں اور کچھ ہندو زادیاں تھیں۔

چنانچہ مغلیہ خاندان کی حکومت کے کل پُرزے ان ہی بیگمات کے اقرباؤ رشتہ دار تھے، یا پھر نام کے مسلمان اور کردار کے ملحد۔ لہٰذا بمصداق:۔

"الناس علی دین ملوکھم"

عامۃ المسلمین، روافض و ہندوانہ رسومات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور قبر پرستی کا شکار ہو گئے۔

عوام تو کیا مشائخ و علما کا بادشاہ کو روزانہ تعظیماً سجدہ کرنا ایک خاص درباری رسم تھی۔ بنابریں صلحا کی قبروں کی تعظیم کے لئے درباری سجدہ بھی خصوصیت سے مروج ہوا۔

اکبر کی لامذہبیت، سورج وغیرہ کی پرستش اور داراشکوہ کا اجلادین و مذہب کہ:۔

"قرآن مجید اور اپ نشدھ (وید) یا اسلام اور ویدک دھرم ایک ہی ہیں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شہرت بھی قبوریین کے مذہب کی ترویج کا خاص سبب ہوئی۔

خلاصۂ کلام ہندوستان میں قبر پرستی، مشائخ پرستی کا سلسلہ اگرچہ ہندوانہ ذہنیت کا نتیجہ ہے مگر اسلامی لباس میں اس کی ترویج روافض کی نقل ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں جو اسلامی فقہ اشاعت پذیر ہوئی، اس کا اور قبوریین کے مذہب کا منبع و صدر دفتر عراق ہے

چنانچہ عہد حاضرہ میں بریلوی حنفی فرقہ جو اہل سنت کا واحد اجارہ دار بھی ہے، روافض کی تقلید، ہندوانہ توہمات سے متاثر مدت مدید سے چلا آ رہا تھا مگر کتابی صورت میں اس مذہب کے توہمات کے دلائل وغیرہ کا نشان تک بھی نہیں تھا۔

جس دوست کو ہمارے اس بیان میں شک و شبہ ہو وہ آج سے اڑھائی سو سال پہلے کی ہندوستانی علما کے اسلام کی تصنیفات کو بنظر غائر ایک بار نہیں بلکہ مکرر سہ کرر خوب گھنگال کر دیکھے، اگر وہ فطری طور پر کج فہم نہیں بلکہ متلاشی حق واقع ہوا ہے تو یقیناً وہ ہمارے بیان کی تصدیق پر مجبور ہوگا۔

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

قبوریین کے مذہبی فرقے قبر پرست اگرچہ بڑی وسیع برادری ہیں جن میں اکثر جہلا کالانعام ہیں جو ہر ننگے دھڑنگے، پاگل سے پاگل مرد عورت کو قلندر اور مختار کل مان کر ان کے قدموں پر سجدہ کرتے اور ہر گھوڑے شاہ، بوہڑ شاہ، کھنگر شاہ، روڑے شاہ، چپ شاہ، چوہے شاہ، فرضی و مصنوعی قبروں کے بھنگی، چرسی، افیون خور، عیاش و لٹیرے، حرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوروں کا آلۂ کار بن کر ہر قبر پر میلہ کی رونق کا موجب اور غنڈے و بدکردار قسم کے مجاوروں و گدی نشینوں کے سامنے بھی سربسجود ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ نہ کوئی ایسا جنگل و ویرانہ ہے اور نہ ہی کوئی ریلوے لائن یا نہر اور دریا کا کنارہ اور نہ ہی کوئی چھوٹی سے چھوٹی بستی یا گاؤں اور شہر کہ جہاں روڈے شاہ و کوڑے شاہ کی قبر نہ ہو اور پھر اس پر دھوم دھام سے ایسا میلہ نہ ہوتا ہو کہ اس کی بدمعاشیوں کو دیکھ کر شیطان بھی نادم نہ ہو۔ اور ان عام شرکیہ مراکز سے قطع نظر مشاہیر صلحاء کی قبور ہیں کہ ان پر بدمعاشی اور شرکیہ رسومات کی وہ بھرمار ہے کہ بنارس والہ آباد بلکہ سومنات کے مندر پر بھی ان کا وہم و گمان نہیں ہو سکتا

مدعیانِ علم | جو کچھ ذکر ہوا اس کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اسلام سے بے خبر عوام جہلاء کا کردار اور حرام خور مجاوروں اور عیاش ولیٹرے قسم کے گدی نشینوں اور پیرزادوں کا نتیجہ ہے۔ اہل علم و مذہبی طبقہ کے لوگ مذکورہ جملہ مشرکانہ حرکات سے بیزار عوام کو اس سے دور رہنے کی تلقین کرتے اور حتی الوسع روکتے رہے ہیں۔

وجودی و حلولی | قبور پر ہی کے یہ گروہ صرف قبور کے سامنے ہی سجدہ ریز نہیں بلکہ اپنے پیر و مرشد کے سامنے بھی سربسجود اور اس شرک اکبر کو وہ تعظیم بزرگان جانتے ہیں اور قبور پر بڑی دھوم دھام سے سالانہ عرس مناتے ہیں۔

ہمارے گرد و پیش (پنجاب میں) پیر محل ضلع لائل پور، فتح پور گوگیرہ، دھیڑ ضلع ساہیوال، کھرپیڑ متصل پتو کی ضلع لاہور ان کی گدیاں ہیں۔

اشاعت مذہب کی خاطر آفتاب قادری، تحفہ عرفانی وغیرہ ان کی تصنیفات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع شدہ ہیں جن میں خالی روافض اور ہندو مذہب کے توہمات کو حل کرا شاعت کی گئی ہے۔

بریلوی اہل بدعت قبوریین کے مذاہب و فرقوں میں سے حلولی و وجودی وغیرہ بہ نسبت بریلویہ کے بہت پرانے فرقے ہیں۔ ان کے عقائد و اعمال کا ذکر اور ان کا رد و تردید متاخرین کی تصنیفات میں موجود ہے۔

مگر عہد جدید کا بریلوی مذہب بالکل نیا مذہب ہے جو عہد انگریز کی سے ویسے ہی پیداوار ہے جیسا کہ مرزائیت اور فتنۂ انکار حدیث وغیرہ۔ اس مذہب کو کتابی صورت میں مدون (جمع) کرنے کی ابتداء خالصاحب احمد رضا بریلوی نے کی ہے۔

چنانچہ خالصاحب نے "حسام الحرمین" میں اس کا یوں اعلان کیا ہے:

زمانے میں میں ہوا اگرچہ سب سے آخر
مگر لاؤں گا وہ جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے یہ ہرگز اچنبا نہ جان کہ جمع ہو اک شخص میں سب جہاں

(صفحہ ۱۱۵، ۱۱۹ مطبوعہ اہل سنت بریلی)

اچھروی صاحب کا مقصد طلب زر ہے۔ بنابریں نہ یہ وجودی ہیں نہ بریلوی۔ ان دونوں میں سے جو بھی بھاری فیس دے دے، اسی کی مجلس کو رونق دینے پر مستعد ہیں ؎

حافظا گر وصل خواہی، صلح کن با خاص و عام
با مسلماں اللہ اللہ با ہنودواں رام رام!

اگرچہ مقیاس حنفیت کا اکثر حصہ بریلوی لٹریچر ہی سے ماخوذ ہے۔ مگر اچھروی صاحب طالب جاہ و زر ہیں۔ لہٰذا باوجود خالصاحب کی توصیف و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف کے پھر بھی عام قبوریین کی خوشنودی مزاج کی بنا پر بریلوی مذہب سے مخالفت بھی کر گذرتے ہیں۔

چنانچہ بطور نمونہ خانصاحب کا قول فتاوی افریقہ سے پڑھیئے:۔

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ما من مولود فی سرته من تربته التی خلق منها حتی یدفن فیها وانا وابوبکر وعمر خلقنا من تربة واحدة فیها ندفن"

ترجمہ: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا۔ یہاں تک کہ (مرنے کے بعد) اسی (مٹی) میں دفن کیا جائے گا اور میں اور ابوبکر، عمر ایک ہی مٹی سے بنے ہیں۔ اسی میں دفن ہوں گے۔

(مطبوعہ رضوی پریس ۱۳۳۶ھ ص۸۵)

خانصاحب کی قلم اعلان کر رہی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے اور جس مٹی سے پیدا ہوئے اسی میں دفن ہوں گے اور بزبان قرآن حکیم جو مٹی سے پیدا ہوا وہ بشر یا آدمی ہے۔

گویا کہ خانصاحب "بشر" کا ترجمہ "آدمی" سے کرتے ہوئے اعتراف و اعلان کر رہے ہیں کہ:۔

"انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بشر و انسان ہی تھے"

اچھروی صاحب کی مخالفت احناف کے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہہ کر پکارنا (بشر ماننا) کفر ہے۔ (مقیاس حنفیت طبع اول ص۶۸ - طبع ثالث ص۶۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصۂ کلام | یہ کہ بریلوی مذہب خانصاحب کی ایجاد ہے جو محض انگریز کے اشارہ پر جاری شدہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بریلوی عقیدہ کے علماء و عوام "بریلوی رضوی" نام سے موسوم ہونے کو باعثِ فخر جانتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ "مدائح آنحضرت" نامی شائع شدہ رسالہ (جو کہ بریلویہ میں مقبول عام ہے) میں خانصاحب کی ناجائز مدح وستائش کے علاوہ اعلیٰ حضرت خانصاحب سے فریاد و استغاثہ بھی کیا گیا ہے۔

بلفظہٖ پڑھیئے ؎

مشکلیں میری آسان فرمایئے — میرے مشکل کشا احمد رضا
ایسا ہے میرا مرشد احمد رضا — سب کا ہے مشکل کشا احمد رضا
کون دیتا ہے؟ کس نے دیا؟ — جو دیا تم نے دیا احمد رضا
بات ہے ایمان کی حق کی قسم! — آپ سے ایمان ملا احمد رضا،
دل ملا، آنکھیں ملیں، ایمان ملا — جو ملا تم سے ملا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۰، ۲۶، ۴۷، ۴۸)

روافض کے عقائد کا رنگ

روافض کے امتیازی عقائد کو دو نمبروں میں پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ اولاً حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ کی کتاب غنیۃ الطالبین سے،

۲۔ پھر ان ہی عقائد کو روافض کی معتبر کتب سے۔

تاکہ مذعیان اہل السنت والجماعت پر واضح ہو جائے کہ حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ ان عقائد کو گمراہ فرقے کے عقائد جانتے ہوئے عامۃ المسلمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو خبردار کر رہے ہیں کہ :-
"اسلام اور مسلمانوں کو ان عقائد باطلہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ عقائد موجب لعنت اور جہنم ہیں"

۳۔ تیسرے نمبر میں یہ عقائد باطلہ بریلوی لٹریچر اور خود مجدد بریلویہ اعلیٰ حضرت سے پیش کئے گئے ہیں۔

تاکہ حق شناس اور شیدائیانِ سنتِ مصطفےٰ، بآسانی فیصلہ کر سکیں کہ روافض کے امتیازی عقائد کو سنّی لباس و بہروپ میں پیش کرنے کا پارٹ کسی بیرونی اشارہ سے مسلمانوں کے اندر پھوٹ پیدا کرنے کی غرض ہی سے کیا گیا ہے۔

خلوصِ دل سے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالےٰ فقیر[1] کی اس سعی اور محنت کو قبول فرماتے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور ہمسائگت کا موجب گردانے۔ عامۃ المسلمین کو اس سے استفادہ اور صراط المستقیم کی طرف رجوع کی توفیق فرمائے۔

۱۔ خدا خود رسولِ خدا ہو کے آیا،

روافض کے عقائد معتبر کتبِ روافض سے

حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :-

ا۔ وادعت الیضا ان علیا کان الٰھا (غنیہ ص۲۷۴)

ترجمہ : روافض کا دعوےٰ ہے کہ حضرت علیؓ خود خدا ہیں۔

ب۔ زعموا ان جعفرا ھو اللہ (غنیۃ ص۲۰۱)

ترجمہ : روافض کا خیال ہے کہ حضرت جعفرؒ خود خدا ہی ہیں۔

غنیۃ الطالبین کی تصدیق کے لئے روافض کی معتبر و مستند کتاب "اصول کافی" سے

[1] مرحوم ۲۱ اگست ۱۹۶۲ء کو فوت ہو چکے ہیں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج- ان اللہ تعالٰی فی خمسۃ اشخاص النبی و الہ یعنی فی النبی و الہ وھم العباس وعلی و جعفر وعقیل (غنیۃ ص۲۰۲)

ترجمہ: رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل یعنی عباس، علی، جعفر اور عقیل رضی اللہ تعالٰی عنہم خود ہی خدا ہیں۔

صرف ایک ہی حوالہ عرض کیا جاتا ہے۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے نام سے اصول کافی میں ایک قول یوں مروی ہے:۔

"نحن عین اللہ فی خلقہ"

ترجمہ: اللہ تعالٰی کی مخلوقات میں ہم اہل بیت خود خدا ہی تو ہیں۔

د- رافضیوں کا عقیدہ زبان زد عام یوں بھی ہے کہ خدا کے نور سے ہیں پانچوں تن
نبیؐ فاطمہؓ، علیؓ اور حسینؓ و حسنؓ

روافض کا عقیدہ ملاحظہ فرمانے کے بعد اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بریلوی عقیدہ بھی سنتے چلئے۔

۱- قائد بریلویہ خانصاحب فرماتے ہیں کہ:۔
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود اللہ تعالٰی کے نور ہی سے پیدا شدہ ہیں"

ان کے الفاظ یہ ہیں:۔
"اللہ سبحانہٗ وتعالٰی نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا" (ملفوظات حصہ اول ص۶)

۲- اچھروی صاحب نے مذکورہ قول کو عام فہم بنانے کی غرض سے مقیاس حنفیت میں یوں لکھا ہے:۔

ا- نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نور محض پیدا کیا اور نور ہی رہے اور نور ہی رہیں گے۔ ہاں ہمارے نفع کے واسطے انسانی لباس پہناکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کے سامنے مبعوث فرمایا۔" (طبع اول ص۔ طبع ثالث ص۔)

ب "جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، پاک و مبرا، بے مثل یدین، بے مثل ساق اور بے مثل وجہ پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ایسے ہی تم کو بھی نبی اکرم، نور مجسم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعضاء پاک پر کوئی مثل قائم کرنا منع ہے۔" (طبع اول ص۸۳۔ طبع ثالث ص۔)

ج۔ مذکورہ عقیدہ کو مقیاس حنفیت کے تیسرے ایڈیشن میں ص۲۲۵ پر یوں لکھا ہے:۔

"خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ"

ترجمہ: تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

۳۔ **پیر جماعت علی شاہ علی پوری وغیرہ کا عقیدہ** ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

۴۔ بریلویہ کا ایک گروہ یوں بھی کہتا ہے ؎

شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں
خدا خود رسولِ خدا ہو کے آیا

۵ ایک گروہ یہ کہتا ہے ؎

محمد سرِ قدرت ہے کوئی رمز اس کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

۶۔ احد دے وچ میم ٹکا کے احمد نام دھرایا ای
قدرت کامل ظاہر ہوئی گھر عبداللہ جایا ای؟

کلیات خواجہ نور حسن
چینیٹ ضلع شیخوپورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ میم مطلب رمز پچھانی نی ، احد احمد ہکو جانی نی
وچہ غیر نہ ذات سمانی نی آپے گھر عبداللہ جمیاں نی

(جوہر فریدی مصنفہ غلام فرید بانیدہ ضلع ساہیوال)

۸۔ عرب ہوں لے پر وچہ عین نہیں میرا نام احمد ہے پر وچہ میم نہیں
عین نہیں تو رب ہے میم نہیں تو احد ہے (تحفہ عرفانی ص۳۵)

۹۔ مولوی محمد عظیم کھریپڑی ضلع لاہور آفتاب قادری میں لکھتے ہیں :۔

نور اپنے تھیں نور نبی دا ظاہر وچہ لیایا
احد دا اس گیت سنایا تد ایہہ رتبہ پایا
احد دے وچہ میم رلایا لیا بہ قید یزدانی ۔
تا پھر نام رکھایا اپنا سلطانی یزدانی

روافض کا عقیدہ متعلقہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم واہل بیت، آپ ملاحظہ فرما چکے اور بریلوی عقیدہ بریلوی قائدین کی زبان سے بھی سن چکے۔

یہود ونصاری کا عقیدہ متعلقہ عزیر وسیح علیہما السلام۔ آپ نے قرآن مجید کے الفاظ میں بارہا سنا اور پڑھا ہوگا (هُوَ اللّٰهُ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ) یعنے انسانی لباس میں یہ خود خدا ہی ہیں۔ جیسا کہ اچھڑی صاحب کا اعلان ذکر ہو چکا کہ :۔

"انسانی لباس پہنا کر دنیا کے سامنے مبعوث فرمایا"

جس سے ظاہر ہے کہ روافض و بریلوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانی صورت میں خدا جانتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک

اللّٰھم لا تجعلنا منھم ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب کلی ہے

شیخ جیلانی لکھتے ہیں :۔

ومن ذلك ان الامام يعلم كل شئ ماكان و مايكون من امر الدنيا و الدين حتى عدد الحصى وقطر الامطار

ترجمہ : رافضیوں کے عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ ہمارے ائمہ کو علمِ غیب کلی حاصل ہے یعنی جو کچھ ہوا اور آئندہ ہونے والا ہے خواہ امرِ دین ہو یا دنیا اس سب کچھ کا علم ہمارے ائمہ کو ہے حتیٰ کہ ریت و کنکر کے ذرات، بارش کے قطروں کی مقدار اور درختوں کے پتوں وغیرہ کی گنتی و تعداد کا بھی ان کو علم ہے۔

{غنیۃ الطالبین ص ۱۹۹}

۱۔ اصول کافی میں ہے :۔

"باب ان الائمة عليهم السلام يعلمون ماكان و ما يكون"

ترجمہ : باب ہے اس بیان میں کہ ائمہ کرام کو ماکان و مایکون کا علم غیب کلی حاصل ہے۔

ب۔ اس باب میں حضرت امام جعفر سے ایک قول اس طرح مروی ہے :۔

"انی لاعلم ما فی السموت و ما فی الارض و اعلم ما فی الجنة و اعلم ما فی النار و اعلم ماكان و ما يكون"

ترجمہ : تحقیق میں جانتا ہوں ہر اس شے کو جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ بلکہ جنت و دوزخ میں جو کچھ ہے، میں اسے بھی کما حقہٗ جانتا ہوں حتےٰ کہ جو کچھ ہوا اور آئندہ ہونیوالا ہے، مجھے اسکا پورا پورا علم ہے (اصول کافی ص[illegible])

ج۔ حیات القلوب میں لکھا ہے :۔

"ہمہ چیز احصار کردہ ایم در امام مبین یعنے لوح محفوظ یا امیر المومنین[1]" ترجمہ :۔ دونوں جہان کی تمام چیزیں لوح محفوظ میں مرقوم اور حضرت علی کے علم میں ہیں

[1] ص ۸۴۵ مطبوعہ نولکشور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں :۔

"حضرت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکبر صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا۔

شرق تا غرب، عرش تا فرش سب انہیں دکھایا، ملکوت السمٰوٰت والارض کا شاہد بنایا اور روز اول سے آخرت تک کا سب ماکان و مایکون انہیں بتایا۔ اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔

علم غیب حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا۔ نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر، ہر رطب و یابس جو پتہ گرتا ہے، زمین کے اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے، سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا۔

یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پورا علم نہیں بلکہ علم حضورؐ سے ایک چھوٹا سا حصہ ہے"

(انباء المصطفیٰ ص۳)

۲۔ مزید لکھتے ہیں :۔

"حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دربارہ معجزات و ادراک مغیبات کی یہی حالت ہے کہ رب عزوجل نے انہیں ظاہری جوارح و سمع و بصر کی طرح باطنی صفات و عطا فرمائی ہیں کہ جب وہ چاہیں خرق عادات فرمائیں۔ چاہیں نہ فرمائیں"

اولیاء اللہ کو بھی علم غیب ہے خانصاحب تو یہاں تک کہتے ہیں کہ انبیاء سے قطع نظر اولیاء اللہ کو بھی علم غیب کلی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالےٰ نے اپنے مقبول بندوں کو جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامانِ غلام کے کفش بردار ہیں علوم غیب دیتا ہے۔"
(ملفوظات حصہ دوم ص۲۳)

مزید سنیئے عرض۔ غوث کو مراقبہ سے حالات منکشف ہوتے ہیں ارشاد۔ نہیں بلکہ انہیں ہر حال (ماکان و مایکون) یوں ہی مثل آئینہ پیش نظر ہے (ملفوظات حصہ اول ص)

تشریح سے لکھتے ہیں "ماکان و مایکون تو ان حادثات کا نام ہے جو اول روز سے آخر تک ہوئے اور ہوں گے۔"
(ملفوظات حصہ سوم ص۹)

اچھروی کی بھی سنیئے "ہمارا تو عقیدہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عالمین کا علم غیب کلی حاصل ہے۔"
(طبع اول ص۱۶۰۔ طبع ثالث ص)

اور سنیئے لکھتے ہیں :-
"ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے علم غیب کلی کے قائل ہیں جس کے اجزاء تمام مخلوقات ہیں۔" (طبع اول ص۱۸۳۔ طبع ثالث ص)

خلاصہ یہ کہ بریلویہ کے چھوٹے بڑے سب افراد کا عقیدہ ہے کہ:-
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کلی ہے۔"
جس کا مطلب یہ ہے کہ درختوں کے ہر پتہ کے گرنے، زمین کے ہر ایک ذرہ، بارش کے ہر قطرہ کے گرنے اور ہر ایک دانہ کا جو کہ زمین کی اندھیریوں میں پڑا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بلکہ اولیاء کو بھی علم ہے اور یہی عقیدہ روافض کا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ذکر ہو چکا کہ "بریلوی عقیدہ کا اصل سرچشمہ یا ماخذ روافض کا عقیدہ ہی ہے"

کہاں توفیق ہے ان کو رہِ سنت پہ چلنے کی ؟
قیاس ڈراتے کے پیچھے یہ اپنے کو لگاتے ہیں

حنفی مذہب کا عقیدہ | روافض و بریلوی عقیدہ ملاحظہ فرمانے کے بعد اب حنفی مذہب کا اصل عقیدہ بھی سنیئے۔

حنفی مذہب کے امام الائمہ، ابن الہمام نے اپنی تصنیف "مسایرہ" (جس کی شرح ابن کمال نے مسامرہ لکھی ہے) جسے قائد ملتِ بریلویہ اور اچھروی صاحب خود دلیل و سند مانتے ہوئے بطور حجت اپنی تصانیف میں پیش کرتے ہیں، میں علم غیب کے متعلق واضح الفاظ میں لکھا ہے:۔

"وکذا علم المغیبات ای وکعدم علم بعض المسائل عدم علم المغیبات فلا یعلم النبی منها الا ما اعلمه الله تعالٰی به احیانا و ذکر الحنفیة فی فروعهم تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب" لمعارضة قوله تعالٰی قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ (کتاب المسامرۃ طبعۃ الکبری الامیریہ مصر ۱۳۱۷ھ ص ۱۰۸)

ترجمہ: اور اسی طرح غیب کی باتوں کا علم یعنی مثل بعض مسائل کے معلوم نہ ہونے کے لئے نہ جاننا غیب کی باتوں کا۔ پس نہیں جانتے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان (غیب کی باتوں) میں سے مگر وہ (باتیں) جن کی اللہ تعالٰی نے آپ کو کبھی کبھی اطلاع دے دی اور ذکر کیا (علماء) حنفیہ نے اپنی فروع میں صراحت سے تکفیر کی ہے اس اعتقاد کی کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں"

بوجہ معارض ہونے کے اس قول خداوندی کے :-

"قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ"

ترجمہ : اے پیغمبر کہیئے کہ نہیں جانتا کوئی بیچ آسمانوں کے اور زمین کے غیب کو مگر اللہ تعالےٰ ہی "

فیصلہ خود فرمایئے ہم نے احقاق حق کی غرض سے روافض و بریلویہ کے عقیدے کو خود ان کی تصنیفات سے بلفظہٖ نقل کر کے حنفی مذہب کا عقیدہ بھی اصل کتاب سے پیش کر دیا ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری نے بھی یہی الفاظ نقل کئے ہیں۔

اب یہ آپ کا فرض ہے کہ حنفی مذہب کا عقیدہ تسلیم کرتے ہوئے اصلی حنفی بن جائیں یا بریلوی عقیدہ کو قبول کر کے یہودیت کا پارٹ ادا کریں ؎

امام بو حنیفہ کے خلاف ہیں سب عمل ان کے
مگر جب پوچھئے اپنے کو حنفی یہ بتاتے ہیں

۳۔ مختارِ کل

روافضیوں کا عقیدہ ہے کہ :-

"ان اللہ فوض تدبیر الخلق الی الائمۃ وان اللہ قد اقدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الخلق العالم وتدبیرہ (عنیہ ص۲۰۷)

۱۔ اصول کافی میں حضرت امام باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام سے ایک قول یوں مرقوم ہے :-

"ونحن ولاۃ امر اللہ فی عبادہٖ"

ترجمہ : اور ہم اللہ تعالیٰ کیطرف سے اس کے بندوں کے ہر امر میں مختار کل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :۔ اللہ تعالےٰ نے تدبیرِ خلق میں ہمارے ائمہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مختار کل بنا دیا ہے۔

ب۔ انما قسم اللہ بین الجنۃ والنار وانا الفارق الاکبر[1]

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہمیں یہ کلی اختیارات ہیں کہ جسکو چاہیں ہم جنت میں بھجوائیں اور جسے چاہیں دوزخ میں پہنچائیں اور ہم ہی فارق اکبر ہیں۔

رافضیوں کا عقیدہ آپ سن چکے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے ائمہ مخلوق کے ہر دنیوی نفع و نقصان اور دینی معاملہ حتےٰ کہ دوزخ و جنت میں پہنچانے کے سلسلہ میں مختار کل ہیں۔

اس کو ذہن نشین کرتے ہوئے احمد رضا خاں کی بھی سنیے :۔

۱۔ وہ (نبی صلے اللہ علیہ وسلم) بتملیک الٰہی جنت کے مالک کارخانہ الٰہی کے مختار ہیں، ضمانتیں فرماتے ہیں، ذمے لیتے ہیں، عطا فرماتے ہیں، بیع کر دیتے ہیں۔

ہر عاقل جانتا ہے کہ بیع وہی کرے گا جو خود مالک ہو یا مالک کی طرف سے ماذون و مختار ہو ورنہ فضولی ہے جس کا قصد فضول اور عقد بیکار۔

الحمد للہ اہل حق کے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نفاذ و تصرف کی دونوں وجہیں حاصل ہیں۔ حقیقت عطا کیجئے تو وہ ضرور جناں و ملائکہ کے مالک ہیں اور ذاتیہ لیجئے تو مالک حقیقی کے ماذونِ مطلق و نائب کل (الامن والعلیٰ ص۱۸۲)

۲۔ مزید تشریح سنیئے :۔

حضرت جل جلالہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرما دیں

---

[1] اصول کافی ص۱۱۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمایا۔

حدیث میں ہے کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ گیاہ اذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے"

فرمایا:۔

"اچھا نکال دیا، اس کا کاٹنا جائز کر دیا"

اگر اللہ سبحانہٗ تعالےٰ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمادیں، تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے مستثنیٰ فرمادیں"

[الامن والعلی لناعی المصطفیٰ بدافع البلاء ملقب بہ تاریخی اکمال الطامہ علی شرک سوی بامور العامہ مطبوعہ نوری کتب خانہ ص ۱۵۳]

اچھروی صاحب مختارِ کل کے دلائل گنواتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ایک مسئلہ اس حدیث پاک سے آپؐ کے مختار کل ہونے کا ثابت ہو گیا" (طبع اول ص ۱۶۹۔ طبع ثالث ص)

مزید لکھتے ہیں:۔

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار سے بجائے اس کے کہ مجرم کفارہ ادا کرنے، آپؐ نے اپنی طرف سے مجرم کو ساٹھ مسکین کا کھانا عطا کر دیا اور کفارہ کے ادا ہونے کی سند بھی دے دی۔ کیا یہ مختارِ کل ہونے کی دلیل نہیں؟

(طبع اول ص)

اور بھی کئی ایک مثالیں آپؐ کے مختارِ کل ہونے کی ذکر کی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء بھی مختار کل ہیں بریلویہ کا اصل مقصد قوالِ قبور کا مختارِ کل ثابت کرنا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ تو محض عوام کی آنکھوں پر پٹی باندھنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ملفوظات میں ہے :-

"عرض ـــــ کیا غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے ؟

ارشاد ـــــ بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے"

(ملفوظات حصہ اول ص۱۰۲)

خانصاحب کے قول سے ظاہر ہے کہ زمین و آسمان کو قائم و برقرار رکھنا، خدائی طاقت سے باہر ہے۔ اس کو برقرار رکھنا غوث ہی کا کام ہے یعنے اس سلسلے کا مختارِ کل غوث ہی ہے۔

مفتی احمد یار گجراتی جاء الحق ص۱۸۷ میں اولیاء کے مختارِ کل ہونے کے متعلق لکھتے ہیں :-

؎ اولیاء را ہست قوت از الٰہ تیر جستہ باز گرداند ز راہ،

ترجمہ : اولیا کو اللہ تعالٰے سے یہ قدرت ملی ہے کہ (تقدیر کا) چھوٹا ہوا تیر واپس کر لیں۔

اچھروی صاحب مقیاس حنفیت میں اولیا کے مختارِ کل ہونے کے ثبوت میں ایک بزرگ کی نظم بطور سند و دلیل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"نیست خلل ہیچ ولی را بموت قوتِ امداد نہ زو گشت فوت

موت ولی ہست حیات ابد ہر کہ نہ اقرار کرد گشت رد"

برابر کے مختار ہیں حضرات بریلویہ کے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور شیخ عبدالقادرؒ اور دوسرے بزرگ تو کیا عام بھیک منگے فقیر بھی جو چاہیں کر گزریں۔ انہیں کوئی روک ٹوک نہیں۔ کیونکہ وہ بھی مختارِ کل ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقین نہ آئے تو خانصاحب کا فیصلہ سنیئے :۔

"ایک فقیر بھیک مانگنے والا ایک دوکان پر کھڑا کہہ رہا تھا کہ ایک روپیہ دے دو، وہ نہ دیتا تھا۔ فقیر نے کہا۔ روپیہ دیتا ہے تو دے ورنہ تیری ساری دوکان الٹا دوں گا۔ اس تھوڑی سی دیر میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔

اتفاقاً ایک صاحب دل کا گذر ہوا، جن کے سب لوگ معتقد تھے۔ انہوں نے دوکان دار سے فرمایا :۔

"اسے جلدی روپیہ دے دے ورنہ دوکان لوٹ لی جائے گی"

لوگوں نے عرض کیا :۔

حضرت یہ بے شرع جاہل کیا کر سکتا ہے ؟"

فرمایا :۔

"میں نے اس فقیر کے باطن پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے بھی، معلوم ہوا، بالکل خالی ہے، پھر اس کے شیخ کو دیکھا، اسے بھی خالی پایا اس کے شیخ کے شیخ کو دیکھا۔ انہیں اہل اللہ پایا اور دیکھا کہ وہ منتظر کھڑے ہیں کہ کب اس کی زبان سے نکلے اور میں دوکان الٹ دوں۔ تو بات کیا تھی کہ شیخ کا دامن قوت کے ساتھ پکڑے ہوئے تھا۔

ائمہ دین فرماتے ہیں کہ :۔

"حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دفتر میں قیامت تک کے مریدوں کے نام درج ہیں۔ جس قدر غلامی میں ہیں یا آئندہ ہونے والے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور پُرنور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔
رب عزوجل نے مجھے ایک دفتر عطا فرمایا جو کہ منتہائے نظر تک وسیع تھا اور اس میں قیامت تک کے میرے مریدوں کے نام تھے اور مجھ سے فرمایا :۔
"وھبتلم لك" (میں نے یہ سب تمہیں بخش دیئے)
(ملفوظات حصہ دوم ص ۶۳، ۶۴)

کیا اب بھی روافض و بریلوی عقیدہ میں کوئی فرق ہے ؟

سلف لکھ گئے جو قیاس اور گمان سے صحیفے ہیں اترے ہوئے آسمان سے

احمد رضا بھی مختارِ کل ہیں

روافض جس طرح حضرت علی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور اپنے دوسرے مخصوص ائمہ کو مختارِ کل مانتے ہوئے ان کے نام کے وظیفے جپتے اور مدد و امداد کے لئے ان کو پکارتے ہیں، ویسے ہی بریلوی دوست نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور شیخ عبد القادرؒ اور اپنے دوسرے پسندیدہ بزرگوں کو بھی مختارِ کل جانتے ہوئے امداد و مشکل کشائی کے لئے پکارتے ہیں۔ حتےٰ کہ احمد رضا خانصاحب کو بھی مختارِ کل مانتے ہوئے پکارتے ہیں۔
چنانچہ مداحِ اعلیٰ حضرت کے مختلف مقامات سے چند اشعار درج ذیل ہیں :۔

مشکلیں میری آسان فرمائیے — میرے مشکل کشا احمد رضا
ایسا ہے مرشد احمد رضا — سب کا ہے مشکل کشا احمد رضا
اگر مصیبت میں کوئی چاہے آقا مدد — دفع فرما دیں بلا احمد رضا
دین و دنیا میں میرے بس آپ ہیں — میں ہوں کس کا آپ کا احمد رضا
کون دیتا ہے ؟ مجھے کس نے دیا ؟ — جو دیا تم نے دیا احمد رضا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں عالم میں تیرا ہے آسرا ہاں مدد فرما احمد رضا

مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۰،۲۶،۴۷،۴۸

خانصاحب کا دعوے حسام الحرمین میں قائد بریلویہ نے اپنی عظمت وشان یوں بیان کی ہے :۔

زمانہ میں میں اگرچہ ہوا آخر وہ لاؤں گا جو اگلوں سے ممکن نہ تھا

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہاں

(حسام الحرمین مصنفہ خانصاحب ص ۱۱۹ مطبوعہ اہل سنت بریلی)

اصلیت واقعہ روافض وبریلویہ کا عقیدہ ان کی مسلمہ کتب سے آپ کے سامنے ہے۔ ساتھ ہی یہ امر بھی محتاج بیان نہیں کہ اہل کتاب اور ہنود وغیرہ مشرکین بھی اپنے مخصوص بزرگوں سے یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ :۔

"وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہماری مشکلات ومصائب کے دور کرنے میں مختار وماذون ہیں"

چنانچہ اسی عقیدہ ونظریہ کی بنا پر مشرکین وکفار اپنے اپنے مخصوص بزرگوں کو پکارتے اور ان کی نذر ونیاز دیتے ہیں۔

یاد رکھیئے مختار کل کا عقیدہ اگر اہل السنت کا عقیدہ ہوتا تو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کو اسے روافض کے عقائد میں گنوانے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو اس کو روافض کے عقائد میں گنوایا ہے تو صرف یہی دلیل کافی ہے کہ یہ عقیدہ اہل اسلام کا نہیں، بلکہ روافض اور ابن سبا یہودی کی اسلام دشمنی کا نتیجہ ہے۔

بر رسولاں بلاغ باشد وبس

وہ شاید قفس ہی میں عمریں گنوائیں گئیں بھول صحرا کی جن کو فضائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ قبورِ صلحاء کو بوسہ و سجدہ

روافض کا اپنے بزرگوں کی قبروں کو پختہ بنوانا، ان پر غلاف و چراغ اور گنبد و عمارتیں کھڑی کرکے ان کو مزین کرنا، بطور تعظیم و تکریم ان کے پاس اعتکاف، طواف و بوسہ اور ان کو سجدہ وغیرہ، شہدائے کربلا نجف اشرف، موسیٰ کاظم وغیرہ کے قبور سے ظاہر ہے۔

نہ صرف یہی بلکہ روافض کا یہ مخصوص شعار ہے کہ اپنے مخصوص بزرگوں، تو کیا عوام کی قبروں کو بھی پختہ بنواتے ہیں اور پھر ان کی تعظیم و تکریم وغیرہ، تعزیہ و ذوالجناح کے سالانہ جلوسوں سے ظاہر ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روافض کی دیکھا دیکھی بریلویہ بھی اپنے پسندیدہ بزرگوں کی قبروں کو پختہ بنوانے کے عادی ہیں، ان کے گرد اعتکاف، ان کو بوسہ، ان سے مدد و استمداد کو سنت خیر القرون ثابت کرنے پر کمربستہ ہیں۔

چنانچہ اچھروی صاحب مقیاس حنفیت طبع اول ص۲۵، طبع ثالث ص۱۵۵ میں لکھتے ہیں:۔

"چنانچہ ان امور سے ان کا منع کرنا ان کے جواز کی بین دلیل ہے کیونکہ ان امور (قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم اور ان پر غلاف ڈالنا، چراغ جلانا اور مختلف رسومات سے ان پر اجتماع یا عرس و میلہ کرنے) کا ثبوت پہلے خیر القرون میں چلا آتا تھا اور انکے شر القرون میں ان حسنات (مذکورہ امور) کی نیکی انکو بھلی معلوم نہ ہوئی تو انہوں نے بند کیا الخ"

یہود کی قبر پرستی کی وجہ سے ان پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لعنت پھٹکار بلکہ پختہ و بلند قبور کی تمام عمارتوں کو بتوں کی فہرست میں شامل و شمار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے ان کو برباد کرنے کا حکم دربار نبوت اور خلافت راشدہ کے دربار سے ہی نہیں بلکہ تعامل خیر القرون کا اٹل فیصلہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حنفی مذہب کے ممتاز ائمہ ابن ہمام اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہم سے ذکر ہو چکا۔ حتیٰ کہ روضۃ انور کے گرد طواف و اعتکاف اور جھک کر سلام و بوسہ اور سجدہ کی حرمت خود بریلوی قائد کی قلم سے آپ پڑھ چکے۔

جب مرقد انور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی تعظیم و تکریم ناجائز و حرام ہے تو دوسرے بزرگوں کی قبروں سے ایسا سلوک بالاولیٰ ناجائز و حرام ہوا۔

جس سے ظاہر ہے کہ قبروں کا پختہ بنوانا اور مروجہ تعظیم و تکریم اہل السنت کا عمل و شعار نہیں بلکہ روافض کی نقل یا یہود کا عمل و کردار ہے جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

ترے رندوں پہ ساقی کھل گئے اسرار دیں ساقی
ہوا علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین ساقی

۵۔ حیاتِ انبیاء و اولیاء

۱۔ وان علیا وسائر الائمۃ لم یموتوا بل ھم باقون الی ان تقوم الساعۃ (غنیۃ ص۱۹۹)

ترجمہ: حضرت علی اور تمام ائمہ فوت نہیں ہوئے بلکہ قیامت تک باقی ہیں۔

۲۔ ویقولون بامامۃ جعفر وانہ حی لم یمت (غنیہ ص۲۶۳)

قائد ملت بریلویہ فرماتے ہیں:۔

"انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی جسمی دنیاوی ہے، ان پر تصدیق و وعدہ الٰہیہ کے لئے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرما دی جاتی ہے۔ اس حیات پر وہی احکام دنیویہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: امام جعفر زندہ ہیں، نہیں مرے ہیں۔ ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا۔ ان کی ازواج کا نکاح حرام نیز ازواجِ مطہرات پر عدت نہیں۔ وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے، نماز پڑھتے ہیں..... انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں سے ازواجِ مطہرات پیش کی جاتی ہیں، وہ ان سے شب باشی کرتے ہیں۔

(ملفوظات حصہ سوم ص۲۶)

۳۔ وقولهم هو حي لم يمت ولا يموت (غنیہ ص۲۰۴)

ترجمہ: موسیٰ بن جعفر زندہ ہیں، وہ نہیں مرے اور نہ مریں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہم اور جمیع ائمہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالےٰ عنہم زندہ ہیں، مرے نہیں۔

؎ فتنہ گر یوں تری جدت طرازیاں اخلاق اور علم سے یوں بے نیازیاں

انبیاء کی حیات کا ذکر ملاحظہ فرمانے کے بعد اب اولیاء اللہ کی زندگی دیکھئے، ملفوظات حصہ سوم ص۲۴،۲۵ میں لکھا ہے کہ:۔

"سید احمد بدوی کبیر کی قبر پر دھوم دھام سے سالانہ عرس ہوتا اور امام عبدالوہاب شعرانی ہر سال حاضر ہوتے۔

یہ میلہ (عرس) تین دن ہوتا ہے۔ ایک سال حضرت شعرانی کو تاخیر ہوگئی اور آخری دن پہنچے۔ جو اولیائے کرام مزار مبارک پر مراقب تھے، انہوں نے فرمایا:۔

"کہاں تھے؟ دو روز سے حضرت مزار مبارک کا پردہ اٹھا اٹھا کر فرماتے ہیں:۔

"عبدالوہاب آیا، عبدالوہاب آیا؟"

انہوں نے فرمایا:۔

"کیا حضرت کو میرے آنے کی اطلاع ہوتی ہے"؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے فرمایا :۔

"اطلاع کیسی؟ حضور (سید احمد کبیر بدوی) فرماتے ہیں" :۔

"کتنی ہی منزل پر کوئی شخص میرے مزار پر آنے کا ارادہ کرے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اس کی حفاظت کرتا ہوں۔ اگر اس کا ایک ٹکٹ ٹارسی کا جاتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے گا (یہ کیوں گم ہوا)"

؎ لباسِ خضر میں یاں سینکڑوں راہزن بھی پھرتے ہیں
اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

مزید سنیئے "حضرت شعرانی ایک مرتبہ اسی عرس پر حاضری کے لئے چلے آتے تھے۔ ایک تاجہ کی کنیز پر نگاہ پڑی، فوراً نگاہ پھیر لی، کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے :۔

"النظرة الاولیٰ لك والثانیة علیك"

ترجمہ : پہلی نظر تیرے لئے ہے اور دوسری تجھ پر لیعنے پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا۔

خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی، مگر وہ آپ کو پسند آئی۔ جب مزار شریف پر حاضر ہوئے، ارشاد فرمایا :۔

"عبدالوہاب وہ کنیز تمہیں پسند ہے؟"

عرض کی

"ہاں! اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیئے"

ارشاد فرمایا :۔

"اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کر دی"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں۔ معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزارِ اقدس کی نذر کر دی۔ خادم کو اشارہ ہوا، انہوں نے آپ کی نذر کر دی۔

ارشاد فرمایا:

عبدالوہاب! اب دیر کاہے کی ہے؟ فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔ (ملفوظات حصہ سوم ص۳۵)

بریلوی دوستو: اگر اہل قبور قبروں میں ایسے ہی زندہ ہیں تو انہیں قبروں سے نکال کر بالمشافہ کام چلائیے۔

اخلاق کی عبا جو تیری داغدار ہے
ہستی سے تیری بزمِ زمانہ کو عار ہے

۶۔ سالانہ عرس و ختم

روافض کے سالانہ تعزیہ و ذوالجناح کے جلوس، کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہر سال دیکھے اور سُنے جا رہے ہیں۔

جس کی رونق کا موجب بھی خود بریلوی مرد اور عورتیں ہی ہیں اور ایصالِ ثواب و نیاز و فاتحہ کا سلسلہ بھی محتاج تعارف نہیں کیونکہ خود بریلوی حضرات کے گھروں میں ایصالِ ثواب کا یہ سلسلہ عام اور

بریلویہ کی نیاز و فاتحہ اور عرس و ختم وغیرہ سب روافض کی نقل ہی ہے۔ بریلوی دوست دوسرے ائمہ سے قطع نظر اگر صرف حضرت امام ابوحنیفہؒ یا ان کے ارشد تلامذہ قاضی ابویوسف امام محمد حسن بن زیاد اور زفر رحمہم اللہ تعالیٰ کے عمل و فتوے سے یہ ثابت کر دکھائیں کہ یہ تمام بزرگ اپنے عہد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شربت و برفانی پانی وغیرہ کا وسیع انتظام ہر سال دیکھا جا رہا ہے اور پھر تعزیہ و ذوالجناح کی تعظیم بھی ہر سال دیکھنے میں آ رہی ہے۔

اپنے ممتاز شیوخ اکابر صلحا امت کی قبور پر عرس ختم وغیرہ کیلئے سفر کرنے اور نیاز و فاتحہ ختم کے عادی تھے تو ان کو منہ مانگا انعام دیا جائیگا ورنہ ..... الخ

۷۔ بریلویہ کے کعبے

روافض کا مشہد کربلا اور نجف اشرف وغیرہ کی طرف حج اور اس کو حرم کعبہ کی مثل ٹھہرانا وغیرہ محتاج بیان نہیں۔

لیکن بریلوی دوستوں نے روافض کی نقل میں اپنے پسندیدہ بزرگوں کی قبور کو جس طرح کعبہ قرار دیا ہے۔ بطور نمونہ سنتے چلیئے۔

حج فقیر بر آستانہ پیر شائع کردہ انجمن نقشبندیہ قصور سنہ ۱۳۷۳ھ میں متعدد مقامات پر اپنے مشائخ کی قبور کی طرف سفر اور ان کے گرد طواف کو حج کعبہ لکھا ہے۔ چند حوالے درج ذیل ہیں:۔

مزارات دہلی ہمہ کام بخش — بدلہائے عشاق آرام بخش

چہ گوئم ازاں کعبہ عارفین — کہ آں نیست جز روضۂ قطب دیں

مختصر یہ کہ قطب الدین دہلوی کے روضہ کے عارفین کا کوئی کعبہ نہیں (حوالہ مذکور ص ۲۹)

خانہ کعبہ طواف کرتا ہے "جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں، جب وہ اپنے خاص مقام پر ہوتے ہیں تو خانہ کعبہ کو حکم دیا جاتا ہے کہ ان کے گرد طواف کرے (حوالہ مذکور ص ۲۹)

کسی مرید نے اپنے شیخ کی عقیدت میں یوں بھی کہا ہے:۔

جھکتے ہیں ہم نماز میں کعبہ کے روبرو — کعبہ جھکا ہوا ہے ترے در کے سامنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کی ضرورت نہیں واضح اور جلی الفاظ میں نقشبندی بریلویہ نے یوں بھی لکھا ہے :۔

"بہ حج کسے رود کہ اورا پیر نباشد"

ترجمہ : حج کرنے کو وہ جاتا ہے جس کا پیر نہ ہو۔ (حوالہ مذکور ص۳۳)

حوالہ مذکور ص۲۳ پر لکھا ہے :۔

"تیرے پیر کے روضے پر جاکر سات دفعہ طواف کرلے حج ہو جائیگا"

بحوالہ انوار صوفیہ جلد ۵ نمبر ۴ بابت ماہ جنوری ۱۹۰۹ء لکھا ہے :۔

"قبلۂ عالم ہست مرشد ما ۔۔۔ طاعتش بہ ز صد نماز

غلاموں کو تیرے ہے گویا مدینہ ۔۔۔ علی پور سیداں جماعت علی شاہ

انوارِ صوفیہ بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۰ء میں لکھا ہے :۔

؎ مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی

ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

انوارِ صوفیہ بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۲۴ء میں لکھا ہے :۔

؎ سرکار علی پور بھی ہیں شاہِ مدینہ ۔۔۔ پروانہ سا وہ عشق محمد میں فنا ہیں

؎ سوال حج پہ محشر میں جو پوچھیں گے تو کہدوں گا [1]

میں زائر ہوں علی پور کا علی پور والیا شاہا

جو دیکھا کعبے طواف کرکے رہا مدینے کے زائروں میں [2]

نظر میں آیا ہو بہو تو ہزار بار دیکھا سر جھکا جھکا کر

نیست کعبہ در دکن جز درگہِ گیسو دراز ۔۔۔ پادشاہِ دین و دنیا خواجہ بندہ نواز

ترجمہ : دکن میں آپ (خواجہ بندہ نواز گیسو دراز) کے دربار کے سوا کوئی کعبہ نہیں۔ (ص۲۰)

---

[1] [2] فقیر آستانہ سر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مرشد سے مرید کہہ رہا ہے :-

میرا کعبہ قبلہ مسجد منبر　　مصحف تے قرآن وی توں
میرے فرض فریضے حج زکوٰۃ　　صوم صلوٰۃ اذان وی توں
چا چڑھ واتگ مدینے جاتم کوٹ متھن بیت اللہ ؟
رنگ بناں بے رنگی آیا کیتم روپ تجلی[1]

(حج فقیر مبا ستانہ پیر ص۴۵)

غلام فرید بازیدوی ضلع ساہیوال جوہر فریدی میں لکھتا ہے :-

قاری نہیں کوئی شعلہ باری لیلقدر چمکارا ای
کھڑا کوثر حوض نشانی مسجد عرش منارا ای
روضہ کعبے واتگ وسیندا　　سجدہ جدھر ہمارا ای !

عقیدت مندانِ احمد رضا کہتے ہیں، اے احمد رضا ؎

تیری تعظیم ہے سرکارِ عرب کی تعظیم　　تو ہے اللہ کا، اللہ تیرا

آخری فیصلہ خانصاحب فرماتے ہیں کہ :-

"کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ کا مزار، قبلہ ہے روح کا۔ (ملفوظات) ج ۲ ص۶۲"

۸۔ روافض کا ریکارڈ بھی توڑ دیا

روافض کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی کے والد ابوطالب اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین شریفین جنتی ہیں۔

چنانچہ شیعہ سنی اتحاد کے پیش نظر مشاہیر علماء وغیرہ کی اس تجویز پر مغربی پاکستان کے

اعلیٰ حضرت بریلوی سے اگرچہ ذکر ہو چکا، تاہم یاد دہانی کے لئے درج ذیل ہے :-

"ہمارے نزدیک صحیح و راجح یہ ہے کہ حضور اقدس

---

[1] مدائح اعلیٰ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیعہ مبلغ اعظم نے اپنے ہفتہ وار "اخبارِ صداقت" (گوجرہ ضلع لائل پور) میں شیعہ کی ترجمانی جن الفاظ سے کی وہ یہ ہیں :-

"سُنیوں سے صلح کی آسان صورت یہ ہے کہ وہ اعلان کر دیں کہ ہم خاتم الانبیاء کے والدین شریفین کو کافر نہیں کہیں گے"

(اخبار صداقت مجریہ ۸ جنوری ۱۹۵۷ء)

صلے اللہ علیہ وسلم کے آباء و امہات حضرت عبداللہ و آمنہ سے حضرت آدم علیہ السلام وحوا تک سب اہل توحید و اسلام اور نجات ہیں"۔

(احکام شریعت جلد ۲ ص ۸۸)

مبلغ شیعہ مولوی اسمٰعیل اور دوسرے تمام علماء و عوام شیعہ صرف اس بات پر اتفاق کے لئے آمادہ تھے کہ :-

"سُنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین کو کافر نہ کہیں"۔

مگر خانصاحب نے تو ان خواہش سے بڑھ چڑھ کر عبدالمطلب، ہاشم، عبد مناف سے اوپر تک کے تمام کو جنتی کہنے کا اقرار کر لیا ہے ؎

کون کہتا ہے ہم تم میں جدائی ہوگی یہ خبر کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

۹- یا علی رضؓ یا حسین رضؓ کا نعرہ

روافض کا اسلئے بھی نعرہ یا علی یا حسین، عوام و خواص کی زبان پر چونکہ اکثر جاری رہتا ہے اور کتبوں کی صورت میں آویزاں دیکھا جا رہا ہے۔

بنابریں اس کے دلائل

حضرات بدعتیوں نے اس نعرہ کی نقل میں "یا رسول اللہ"، "یا محمدؐ"، "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً لِلّٰہ"

"ہمچوں گدائے مستمند مدد خواہم ز خواجہ نقشبند"

"معین الدین اجمیری تو کشتی پار کر میری"

"تو سلطانی و قیوم زمانی" "ز آفات جہاں دل تنگ دارم"

"مدد کن یا مجدد الف ثانی" اور مدائح اعلیٰ حضرت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنوانے کی ضرورت نہیں۔ | اشعار وغیرہ در و دیوار اور کتبوں کی صورت میں آویزاں کرنے کے عادی ہیں۔ جو بریلویہ کے رافضی ہونے کی بیّن دلیل ہے۔

۱۰۔ خلافتِ راشدہؓ سے انکار

روافض کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی خلافت غلط، ناجائز بلکہ غصب و ظلم ہے۔

چنانچہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے خلاف ان کی زہرناکی سرائی محتاجِ بیان نہیں۔

بریلوی، مسئلہ خلافت میں روافض سے بھی چار قدم آگے ہیں۔

چنانچہ بریلویہ کے موجودہ قائد یا صدر مرکزی حزب الاحناف وجمعیۃ العلماء کل پاکستان سید ابوالحسنات محمد احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خاں کی کتاب "اوراقِ غم" سے پڑھیئے :۔

خلافت پر اترے تو سُنیئے لطیفہ — یہ لگتی ہے راتے جی و خفیفہ
کہ اجماع سے چُن کے اہل لثقیفہ — بنانا تھا حضرت حسنؓ کو خلیفہ
تو نہ ہوتے اتنے تفنن کے جھگڑے — تشیع کے قصے تسنن کے جھگڑے
نہ یوں اہل اسلام آپس میں لڑتے — نہ امت میں یہ اختلافات پڑتے

نکلتی نہ باتیں فساد و خلل کی!
نہ شاخیں فدک کی، نہ راہیں جمل کی

{اوراق غم مصنفہ ابوحسنات ص ۱۶۶}

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ عاشورۂ محرم کا ماتم

روافض کا عاشورۂ محرم میں سیاہ لباس میں ملبوس ننگے سر سینہ خوانی، عام مشاہدہ ہے جس پر دلائل گنوانے کی ضرورت نہیں۔

بریلوی دوست عاشورۂ محرم میں ماتم و نوحہ اور مرثیہ خوانی کو جس درجہ کار ثواب اور موجب اجر جانتے ہیں، وہ بھی موجودہ قائد بریلویہ کی تصنیف اوراقِ غم سے ملاحظہ فرمائیے ؎

۱۔ ہم تو ننگے سر ہیں اس لئے کہ نہیں سر پہ پدر
پر تیرے سر سے اٹھا کون، کہ ہے ننگے سر
بولی منہ پیٹ کے کہ تم سے کہوں میں کیوں کر
ہائے سوگ میں ہوں، دوں دوسرے ماتم کی خبر
ایک مدت سے برا سیمہ و بے ہوش ہوں
دھم محرم سے سیاہ پوش ہوں!
بس ارے بس زمین اب تو ہلی جاتی ہے
لے مجھے فاطمہ ننگے سر نظر آتی ہے

۲۔ اُن کے فرزند دلبند کو غریب الوطنی، مصیبت زدگی، بیکسی، تشنہ کامی کی حالت میں ہم شکار تیر بلا بنا کر جور و جفا، ستمگاروں سے بھوکا، پیاسا سیدانِ کربلا میں شہید کرائیں گے۔

ابراہیم خلیل اس خبر کے سنتے ہی زار و قطار اشکبار ہوئے۔ ارشاد ہوا کہ:۔

"اے خلیل جو ان کے غم میں روئے گا، اسے اس قدر ثواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا فرمائیں گے کہ جتنا تمہیں تمہارے فرزند کی قربانی میں عطا ہوا۔"
(اوراق غم ص۲۲)

۳۔ زبیر آلِ محمد ارواحِ انبیاء غوغا بر آمد" (اوراق غم ص۲۹۲)
ترجمہ: آلِ محمد کے ماتم کی غرض سے انبیاء کی ارواح نے شور برپا کیا۔

۱۲۔ تعزیہ داری

روافض کی تعزیہ داری محتاجِ تعارف نہیں، کیونکہ ہر سال مشاہدہ میں آتی ہے۔

لیکن بریلوی دوستوں کے نزدیک تعزیہ داری کی تعظیم اور اس کی تمثال پاس رکھنا جس درجہ کارِ ثواب ہے، بریلوی قائد کے برادرِ خورد ابوالبرکات سید احمد صاحب کے شائع کردہ اشتہار ۱۹۵۳ء کے الفاظ سے پڑھیے:

"تعزیہ داری کی اصل صرف اسی قدر تھی کہ روضہ پرنور شہزادہ گلگون قبا حسین شہید ظلم وجفا صلوٰۃ اللہ وسلمہ علی جدہ الکریم وعلیہ کی صحیح نقل مطابق اصل بنا کر بہ نیت تبرک مکان میں رکھنا، اس میں شرعاً کوئی حرج نہ تھا۔ کیونکہ تصویر مکانات وغیرہ غیر جانداروں کی بنانا، بیچنا سب جائز و مباح ہے اور ایسی چیزیں کہ بزرگانِ دین کی طرف منسوب ہو کر عظمت پیدا کریں۔ ان کی محبت بڑھائیں۔ ان کی تمثال بہ نیت تبرک رکھنا جائز ہے۔"

۱۳۔ احترامِ انبیاء علیہم السلام

بریلوی دوست عوام کو اہلِ توحید سے بیزار کرنے کی غرض سے یہ پروپیگنڈا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کہ :۔

یہ لوگ انبیاء علیہم السلام اور بزرگان کی توہین کرنے کے عادی ہیں"

بنابریں ذرا بریلوی دوستوں کے ادب و احترام انبیاء کا نمونہ بھی دیکھتے چلیئے :۔

؎ خادم ہیں تیرے سارے جتنے حسین جہاں کے
یوسف سے تجھ پہ قرباں شیریں مقال والے

(الواعظ علی پوری)

؎ برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان بشکل صدر الدین خود رحمۃ للعلمین آمد

(احمد یار بہاول پوری)

مزید سنیئے چاروں صاحب شریعت و کتاب انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کی توہین کا رنجدہ منظر بھی دل تھام کر سنتے ہی چلیئے۔

عقیدت مند پیر جماعت علی شاہ کی شان میں یوں کہتا ہے :۔

؎ حور و ملک عرش پر فرش زمین پہ تیرے
کھڑے ہیں دست بستہ چاروں کتاب والے

بریلویہ کا شافع مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ :۔

قبر میں جب نکیرین سوال کریں گے تو ربی اللہ ، نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دینی الاسلام کے جواب سے نجات ہوگی"

مگر بریلوی حضرات کا عقیدہ بالکل اس کے برعکس ہے۔

چنانچہ خود ان ہی کے الفاظ میں پڑھیئے :۔

؎ نکیرین آ کے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے؟
ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا خاں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب واضح ہے کہ بریلویوں کو قبر میں بھی وہابی اللہ کہنا میسر نہیں، بلکہ وہابی احمد رضا کا نعرہ بلند کریں گے۔

۲۔ ساقیٔ کوثر مسلمانوں کا تو عقیدہ ہے کہ:۔

"ہمارے ساقیٔ کوثر ختم المرسلین، سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں"۔

مگر بریلوی حضرات کو مسلمانوں کے ساقیٔ کوثر کی ضرورت ہی نہیں، کیوں کہ ان کے ساقیٔ کوثر احمد رضا خاں ہیں۔

چنانچہ بریلویہ کی زبان سے سنیئے ؎

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے جام کوثر کا پلا احمد رضا،

(مدائح اعلیٰ حضرت)

۳۔ مسلمانوں کا تو عقیدہ ہے کہ:۔

"محشر میں عرشِ عظیم کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں"۔

مگر بریلوی دوستوں کو عرشِ عظیم کے سایہ کی ضرورت نہیں، بلکہ ان کے لئے وہاں بھی مسلمانوں کے برخلاف دوسرا سایہ ہوگا ؎

حشر میں ہو جب قیامت کی تپش اپنے سایہ میں چھپا احمد رضا

بریلوی معتقدات کی چونکہ بات چل نکلی ہے لہٰذا بریلویہ کے اعلیٰ حضرت کے دو مزید عجیب و غریب فتوے سنتے چلئے۔

وضو میں مسح کا طریق محتاجِ بیان نہیں، کیوں کہ ہر نمازی ہر وضو میں دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کرنے پر مامور ہے۔

لیکن خانصاحب لکھتے ہیں:۔

"ف مسئلہ: مسح کے لئے ہاتھ کی ضرورت نہیں، اگر لکڑی بھگو کر سر پر پھیر دی کہ چہارم سر تر ہو گیا، مسح ہو گیا"۔ (کتاب الطہارت صفحہ ۲۶۰)[1]

---

[1] العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو سے پہلے سر کا مسح | خانصاحب لکھتے ہیں :۔

"بے وضو شخص نے پانی کے برتن میں اپنا سر داخل کیا۔ یہاں تک کہ چہارم سر کو پانی لگ گیا، مسح ادا ہو گیا" (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ ص ۲۵۶)

نماز میں احتلام | احتلام عرف عام اور لغت عرب میں منی کے اس اخراج کو کہتے ہیں جو کہ حالت نیند میں خارج ہوتی ہے۔ عالم بیداری یعنی جاگتے ہوئے احتلام نہیں ہوتا۔

حقیقت احتلام کو ذہن نشین رکھتے ہوئے اعلیٰ حضرت کا فتوے "نماز میں احتلام ہونے اور نماز کے صحیح و جائز ہونے" سے متعلق سنتے چلئے :۔

"مسئلہ ۵ نماز میں احتلام ہوا اور منی باہر نہ آئی کہ نماز تمام کر لی اس کے بعد اتری تو غسل واجب ہوگا، مگر نماز ہو گئی" (العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ص ۱۱۸)

اچھروی صاحب | تو فقہ وہابیہ کے نام سے منی پاک ہونے کا مسئلہ بیان کر کے مذاق اڑاتے ہیں لیکن بریلوی قائد نماز میں احتلام ثابت کر رہے ہیں

بریلوی دوست : ایمانداری سے کہنا کہ نماز بھی محل شہوت ہو سکتی ہے؟ اور آپ کو نماز ہی میں احتلام ہوا کرتا ہے ؟ ؎

کئے اس پیار میں بھی آپ نے لاکھوں ستم ہم پر
خدا نا خواستہ تم خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

اہل قبور سے ڈاک سروس | عالمی لوکل و ہوائی ڈاک کا سلسلہ تو آپ کے سامنے ہے کہ انسانی آبادی کے ہر حصے سے ڈاک آ اور جا رہی ہے لیکن بریلویہ نے اس کاریکارڈ مات کرتے ہوئے اہل قبور کے ساتھ ڈاک سروس کا سلسلہ بھی قائم کر رکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ حضرت بریلوی یہ فرماتے ہیں :-

"ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا:-

"میرا کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے۔ پرسوں فلاں شخص آنے والا ہے، اس کے کفن میں (میرے لئے) اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا"

صبح کو صاحبزادہ نے اٹھ کر اس شخص کو دریافت کیا، معلوم ہوا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں۔

تیسرے روز خبر ملی، اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ لڑکے نے فوراً نہایت عمدہ کفن سلوا کر اس کے کفن میں رکھ دیا اور کہا:-

"یہ میری ماں کو پہنچا دینا"

رات کو صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور اپنے بیٹے سے کہا:-

"خدا تمہیں جزائے خیر دے، تم نے بہت اچھا کفن بھیجا ہے"

(ملفوظات حصہ اول ص۸۳ مطبوعہ نظامی پریس بدایوں ۱۳۳۸ھ)

نیاز و فاتحہ بریلوی دوستو! اگر خانصاحب کا قول و فتویٰ صحیح ہے تو پھر آپ حضرات کو گیارہویں وغیرہ کی نیاز و فاتحہ کا مروجہ سلسلہ ترک کر کے اپنے مرنے والوں کے ذریعہ بالکل اصل چیزیں ہی اپنے بزرگوں تک پہنچانے کا طریق اختیار کرو۔

کیونکہ اس صالحہ بی بی کی سفارش سے ظاہر ہے کہ بریلوی دوست جنت کی نعمتوں سے بالکل محروم اور قطعاً مایوس ہیں، اگر کچھ امید اور توقع ہوتی تو اس بی بی کو اپنے بیٹے سے نیا اور عمدہ کفن طلب کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

سونے پر سہاگہ خانصاحب اعلیٰ حضرت کی آخری وصیت ملاحظہ فرمادیں:-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں :۔

" اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ میں ہر ہفتہ دو یا تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔

دودھ کا برف خانہ ساز اگر بھینس کے دودھ کا ہو، مرغ پلاؤ خواہ بکری کا، شامی کباب، پراٹھے اور بالائی، فرنی، اردو کی پھریری دال بعد ادرک و لوازم۔ گوشت بھری کچوریاں، سیب کا پانی، انار کا پانی، سوڈے کی بوتل، دودھ کا برف، (چھوٹے مولانا نے عرض کیا) :۔

" اسے تو حضور پہلے لکھ چکے ہیں "

فرمایا :۔

" پھر لکھو، اگر روزانہ ایک ہو سکے یوں کرو یا جیسے مناسب جانو مگر بطیب خاطر " (وصایا شریف احمد رضا خاں ص۸ مطبوعہ گلزار عالم پریس بریلی)

اس سے ظاہر ہے کہ بریلوی حضرات جنت کی نعمتوں سے محروم ..... یہی وجہ ہے کہ یہ اپنے ورثاء سے عمدہ چیزیں بھجوانے کی درخواست و فرمائش کرتے ہیں۔

حقہ پینے والوں کیلئے خانصاحب کو حقہ سے خاص محبت تھی جو اُن کے ارشاد سے واضح ہے :۔

" جو بغیر بسم اللہ کھائے پیئے، اس کے کھانے پینے میں شیطان شریک ہوتا ہے ..... حقہ پیتے وقت (میں بسم اللہ) نہیں پڑھتا " (ملفوظات حصہ دوم ص۹۲، ۹۳ مطبوعہ نظامی پریس بدایوں ۱۳۳۸ھ)

میراث میں آئی انہیں مسندِ ارشاد زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف رحمہ اللہ کی تصانیف

۱	مقیاس حقیقت	۶۰۰ روپے	۱۲	اکمل البیان (عربی)	زیر طبع
۲	نتائج التقلید	ختم ہے	۱۳	البشریٰ لسعادۃ الدارین (عربی)	" "
۳	تاریخ التقلید	۴۰۵۰ "	۱۴	عقیدہ حیات النبی حصہ اول	۱۰۵۰ روپے
۴	پیغام جیلانی	۳۰۵۰ "	۱۵	" " حصہ دوم	زیر طبع
۵	مقام اہلحدیث	۲۰۵۰ "	۱۶	رسول اللہ کی نماز	۱۰۰ "
۶	بریلوی عقائد و اعمال	۱۰۵۰ "	۱۷	فلاح دارین	زیر طبع
۷	بریلویت کا پس منظر	۱۰۲۵ "	۱۸	الشہاب الثاقب	" "
۸	رکعات قیام رمضان من اقوال اصحاب النعمان	۱۰۲۵ "	۱۹	فرقہ وجودیہ کی اصلیت اور پہچان	" "
			۲۰	شانِ محمد (پنجابی نظم)	۲۵ پیسے
۹	اکمل البیان فی شرح حدیث نجد قرن الشیطان	۷۵ پیسے	۲۱	شمع توحید " "	۳۷ "
			۲۲	سیرۃ النبی " "	۱۰ "
۱۰	اکابر علمائے دیوبند کا مذہب	۷۵ "	۲۳	شائع روز جزاء "	۱۰ "
۱۱	فرقہ ناجیہ	۷۵ "	۲۴	حقیقت ایمان "	۱۰ "

مناظرہ بجہ کلاں، ولایت محمدی، تعویذ محمدی، تاریخ اہل حدیث پنجابی نظم اور بکراد یدی سے اردو نثر میں تھا جواب نایاب ہیں، نانک کا پیغام سکھ سنگتوں کے نام، نانک کی ہر داس سکھ سنگتوں کے پاس، گیانی جی کیوں مسلمان ہوتے وغیرہ بھی رسائل تھے۔

دار الاشاعت اشرفیہ سندھوڈاکخانہ بلو کی براستہ چھانگا مانگا ضلع لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ سُنت کے عقائد

اسلام ہی نہیں بلکہ تمام آسمانی صحائف کا متفقہ بیان ہے کہ :-
"انسان کی ابتدائی پیدائش مٹی سے ہوئی"
اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی اسلام کا ہی پیش کردہ عقیدہ ہے کہ :-
"انسانی ہدایت و رہنمائی کے لئے جس قدر بھی انبیاء ہوئے ،
وہ سب کے سب اولادِ آدم علیہ السلام ہی کے فرد بشر ہیں"
قرآن مجید میں اس مضمون کی بکثرت آیات ہیں ۔ بطور مثال صرف دو آیات اور ان کا ترجمہ بانی مذہب بریلویہ احمد رضا خاں کے مترجم قرآن مجید اور اس کے حاشیہ سے ملاحظہ فرمائیے :-

۱۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ (پ ۸ ۔ سورہ اعراف ۔ رکوع ۴)

ترجمہ : اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں ،
کہ میری آیتیں پڑھتے ۔

مفتی صاحب حاشیہ ۴۲ میں لکھتے ہیں :-
"مفسرین کے اس میں دو قول ہیں ۔ ایک تو یہ کہ رسل سے مراد تمام رسول ہیں ۔ دوسرا یہ کہ خاص سید عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم مراد ہیں۔ جو تمام خلق کی طرف رسول بنائے گئے ہیں اور صیغہ جمع تعظیم کے لئے"

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان بیان فرماتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:۔

۲۔ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ جَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ (پ ۲۰ ۔ سورہ عنکبوت ۔ رکوع ۳)

ترجمہ: اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی۔

سید المفسرین بریلویہ ۳ نبوت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء ہوئے سب آپ کی نسل سے ہوئے"

دربارِ نبوت کا اعلان قرآن مجید کی آیات اور رضا خانی ترجمہ ملاحظہ فرمانے کے بعد اب امام ابوحنیفہؒ کی تصنیف "فقہ اکبر" کی شرح ملا علی قاری سے دربارِ رسالت کا فرمان پوری توجہ سے سنیئے۔

قاری صاحب بحوالہ مسند احمد مندرجہ ذیل حدیث لاتے ہیں:۔

"——— انه سئل عن عدد الانبياء مائة الف و اربعة وعشرون الفا والرسل منهم ثلثمائة وعشر او لهم ادم و اخرهم محمد صلى الله عليه وسلم" (شرح فقہ اکبر مطبوعہ کانپور ۲۵۸ اور مطبوعہ مجتبائی دہلی ۶۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے انبیاء علیہم السلام کی تعداد سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ:۔

"ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی گزرے ہیں جن میں تین سو دس ۳۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ہیں، حضرت آدمؑ پہلے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری ہیں "

حنفی مذہب کا عقیدہ مومن صادق کے لئے اگرچہ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ہی کافی ہیں مگر مسلمانوں میں چونکہ مذہب پرستی کی وبا پھوٹ چکی ہے اور ہر مسلمان اپنے ہی فرقہ و مذہب کی مصنفات (کتابوں) کو سند و دلیل مانتا ہے۔

لہٰذا حنفی مذہب کے عقائد کی درسی کتاب "شرح عقائد نسفی" جو بریلوی مدارس میں بھی پڑھائی جاتی ہے، اس سے نبی کی تعریف کا مسئلہ نقل کیا جاتا ہے

"والرسول انسان بعثه الله تعالےٰ الی الخلق لتبلیغ الاحکام" (شرح عقائد نسفی مطبوعہ کانپور و مجتبائی ص۱۴۲)

ذکر ہو چکا ہے کہ شرح عقائد نسفی حنفی مذہب کے عقائد کی بنیادی کتاب ہے۔ چنانچہ اکابر بریلویہ نے اس عبارت کا اردو ترجمہ اپنی مصنفہ کتب میں جس انداز سے درج کیا ہے۔ نمبروار ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ سید المفسرین بریلویہ مفتی نعیم الدین (جو احمد رضا خانصاحب کے دستِ راست اور ان کے ترجمۂ قرآن کے مفسر و محشی ہیں) نے بریلوی عقیدت مندوں کے عقائد کی درستگی کے لئے ایک مختصر رسالہ "کتاب العقائد" کے نام سے لکھا ہے۔

"نبوت کا بیان" کے عنوان سے شرح عقائد نسفی کی عبارت کا ترجمہ یوں درج کیا ہے:۔

"اللہ تعالےٰ نے خلق کی ہدایت کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے واسطے بھیجا، ان کو نبی کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء، وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے۔" (کتاب العقائد صـ طبع دہم)

۲۔ سردار صاحب لائلپوری کے استاد، حضرت ابوالعلیٰ محمد امجد علی صاحب اعظمی نے عقائد متعلقہ نبوت" کی سرخی سے اپنی مصنفہ کتاب "بہارِ شریعت جو بانیٔ مذہب بریلویہ خانصاحب کی مصدقہ بھی ہے میں شرح عقائد نسفی کی عبارت کا مختصر ترجمہ یوں لکھا ہے:۔

"عقیدہ، انبیاء سب بشر تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔" (بہار شریعت حصہ اول صـ)

۳۔ حکیم الامت بریلویہ مفتی احمد یار گجراتی نے اپنی مصنفہ کتاب "جاء الحق" میں (جو کہ پیر جماعت علی شاہ علی پوری کی مصدقہ ہے، بلکہ "جاء الحق" نام ہی ان کا مجوزہ ہے) اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے:۔

"نبی جنس بشر ہی میں آتے ہیں اور انسان ہی ہوتے ہیں، جن یا فرشتہ نہیں۔" (جاء الحق پہلا باب سطر اول صـ۱۶۴ ساتواں ایڈیشن)

آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

(لفظ) بشر، کفار بہ نیتِ اہانت کہتے تھے اور رب تعالیٰ نے (صلے اللہ علیہ وسلم) کو انسان "یا عبد" بطورِ تعظیم فرمایا۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ اور اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا لہٰذا یہ الفاظ (مسلمانوں کو) تعظیماً کہنا جائز ہے۔" (جاء الحق صـ۱۶۲)

مزید تشریح کے لئے لکھتے ہیں:۔

"ہم بھی عقیدہ کے ذکر میں کہتے ہیں کہ نبی بشر ہی ہوتے ہیں۔" (جاء الحق صـ۱۶۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ | حکیم الامت بریلویہ (گجراتی) اپنی دوسری تحقیقی تصنیف میں لکھتے ہیں :۔

"وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ۝

ترجمہ : نبی کا کلام رب کا فرمان ہوتا ہے۔

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

ترجمہ : (اے لوگو! گھبراؤ نہیں) میں تم جیسا ہی بشر ہوں، فرشتہ یا جن کے جنس سے نہیں ہوں۔" (رحمت خدا بوسیلہ اولیاءؒ)

۴۔ صدر مرکزی حزب الاحناف وجمعیت العلماء کل پاکستان | ابوالحسنات محمد احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خاں لاہور نے اپنے مصنفہ رسالہ میں شرح عقائد نسفی کی عبارت کا ملخص، اردو میں یوں لکھا ہے :۔

"نبی وہ بشر ہے جو خدا کی طرف سے آئے اور احکام الٰہی اس پر بذریعہ وحی آتے ہوں، جس قدر بھی انبیاء گزرے سب بشر ہی تھے۔" (العقائد ص ۱۵،۱۶)

؎ بنتی نہیں ہے بات بناوٹ کی بال بھر
کھل جاتی ہے اخیر کو رنگت خضاب کی

بانی مذہب بریلویہ کا فیصلہ | شرح عقائد نسفی کے الفاظ اور اکابر علماء بریلویہ کے ترجمہ کی موجودگی میں اگرچہ کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ تاہم علمی اضافہ کے لئے اب قائد بریلویہ سے انبیاء کا بشر و بندہ ہونا قرآن مجید کی آیات کے ترجمہ اور ان کی تفسیر و حاشیہ سید المفسرین بریلویہ سے ملاحظہ فرمائیے :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ (پ۱۳۔ ابراہیم ع۲)

ترجمہ: ان کے رسولوں نے کہا ہم ہیں تو تمہاری طرح کے انسان مگر اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے احسان فرماتا ہے۔ (کنز الایمان)

۲۔ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ (پ۱۵۔ بنی اسرائیل ع۱۰)

ترجمہ: تم فرماؤ اگر زمین پر فرشتے ہوتے تو ان پر ہم رسول بھی فرشتہ ہی اتارتے۔ (کنز الایمان)

۳۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (پ۱۶۔ آخر سورہ کہف)

ترجمہ: تم فرماؤ، ظاہر صورت بشری میں (تو) میں تم جیسا ہی ہوں۔ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے (کنز الایمان)

سید المفسرین بریلویہ "تم ہی جیسا" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"مجھ پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں" (خزائن العرفان)

پارہ چوبیس سورہ حٰم سجدہ کی آیت ۶ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ الآیہ کا ترجمہ یوں کیا ہے:۔

"تم فرماؤ آدمی ہونے میں میں تم جیسا ہوں، مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے"

صدر الافاضل تم جیسا کا فائدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ظاہر میں کہ میں دیکھا بھی جاتا ہوں، میری بات سنی بھی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مغایرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں ہے تو پھر تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ میری بات نہ تمہارے دل تک پہنچے، نہ تمہارے سُننے میں آئے اور میرے تمہارے درمیان کوئی روک ہو۔

بجائے میرے کوئی غیر جنس جن یا فرشتہ آتا تو تم کہہ سکتے تھے ..... کہ ہمارے اور ان کے درمیان تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیوں کہ میں بشری صورت میں ہوں، مجھ سے مانوس ہونا چاہیئے۔"

خانصاحب نے فتاوی افریقہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بشر خاکی ہونے کا جو ثبوت پیش کیا ہے، پڑھیئے:۔

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"ما من مولود فی سرته من تربته التی خلق منها حتی یدفن فیها وانا وابوبکر وعمر خلقنا من تربة واحدة فیها ندفن"

ترجمہ: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے گا اور میں ابوبکر و عمر ایک ہی مٹی سے بنے ہیں، اسی میں دفن ہوں گے (مطبوعہ رضوی پریس ص ۳۵ ۱۳۳۶ھ)

خانصاحب کی قلم اعلان کر رہی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے اور جس مٹی سے پیدا ہوئے اسی میں مدفون ہیں اور بزبان قرآن حکیم جو مٹی سے پیدا ہوا وہ بشر یا آدمی ہے گویا کہ خانصاحب بشر کا ترجمہ آدمی سے کرتے ہوئے اعتراف کر رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بشر و انسان ہی تھے ۔

بس اگلے فسانے فراموش کردو تعصب کے شعلے کو خاموش کردو

سید المفسرین کی تشریح اور خاں صاحب کے مذکورہ فتوے کو ذہن نشین رکھتے ہوئے مفتی نعیم الدین صاحب کا اعلان اعلیٰ حضرت کے ترجمہ (کنز الایمان) کے حاشیہ و تفسیر (خزائن العرفان) سے پڑھیے ۔

مفتی صاحب آیت شریف اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ (پ ۹ ۔ سورہ اعراف ۔ رکوع ۱۹ صفحہ ۲۰۲) کی تفسیر و حاشیہ میں فرماتے ہیں :

"امی ہونا آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے ۔ کہ دنیا میں کسی سے پڑھے نہیں اور کتاب وہ لائے جس میں اولین و آخرین غیبوں کے علوم ہیں ۔

خاکی و بر عوج عرش منزل امی و کتاب خانہ در دل

۳۔ بشریت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کفر ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام سے کفار کی مخالفت کی اصل وجہ بشریت انبیاء سے انکار ہی فرمائی ہے ۔

اس موضوع کی آیات قرآن مجید میں بکثرت ہیں مگر بطور مثال صرف چار آیات ملاحظہ فرمائیے ۔ جن کا ترجمہ و تفسیر خانصاحب کے مترجم قرآن مجید کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے ۔

۱۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَھُمُ الْھُدٰٓی اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ (پ ۱۵ ۔ بنی اسرائیل)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ترجمہ: اور کس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا، جب کہ ان کے پاس ہدایت آئی مگر صرف اسی لئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔" (کنزالایمان)

سید المفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

"(کافر) رسولوں کو بشر ہی جانتے رہے اور ان کے منصب نبوت کو اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے مقر اور معترف نہ ہوئے،

یہی ان کے کفر کی اصل تھی اور اسی لئے وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے:"

۲۔ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝ (حوالہ مذکور)

ترجمہ: تم فرماؤ۔ اگر زمین میں فرشتے ہوتے تو ان پر رسول بھی فرشتہ اتارتے"

ف کیوں کہ وہ ان کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں انسان بستے ہیں تو ان کا غیر جنس ملائکہ سے رسول طلب کرنا نہایت بیجا ہے۔"

۳۔ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (شروع سورہ انبیاء)

ترجمہ: یہ کون ہیں تمہیں جیسے آدمی تو ہیں۔

ف "یہ کفر کا ایک اصول تھا کہ جب یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کر دی جائے گی کہ وہ تم جیسے بشر ہیں تو پھر کوئی ان پر ایمان نہ لائے گا۔"

۴۔ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا (پ۲۸۔ سورہ تغابن ع۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے تو کافر ہوئے۔

ف: اوّل، انہوں (کافروں) نے بشر کے رسول ہونے سے انکار کیا اور یہ کمال بے عقلی اور نافہمی ہے کہ بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا۔"

بریلوی ترجمہ وتفسیر کا خلاصہ یہ ہوا کہ کفار کی کمال بے عقلی ہے کہ:۔

"بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کر لیا"

جس سے ظاہر ہے کہ بریلوی قائدین کا متفقہ عقیدہ یہی ہے کہ:۔

"جو کوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بشریت سے انکار ہی ہے اسلام سے اسے کوئی سروکار نہیں۔"

؎ راہِ طلب میں جذبۂ کامل ہو جس کے ساتھ
خود اس کو ڈھونڈ لیتی ہے منزل کبھی کبھی

۴۔ عبدہٗ ورسولہٗ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

بریلوی دوستوں کے پروپیگنڈا کی ایک آئیٹم یہ بھی ہے کہ:۔

"اہل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بندہ کہہ کر آپؐ کی توہین کرتے ہیں۔"

لہٰذا اس کی اصلیت بھی خود بریلوی امام احمد رضا خانصاحب کے ترجمہ اور مفتی صاحب کی تفسیر وحاشیہ سے مختصر سی تمہید کے بعد ملاحظہ فرمائیے۔

قرآن مجید کی تلاوت ومطالعہ سے ظاہر ہے کہ جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کو امر ونہی مقصود ہے۔ وہاں تو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم کو یا ایھا النبی اور یا ایھا الرسول سے خطاب فرمایا ہے۔ مگر اس کے برخلاف جہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت، بے مثل شان اور اپنے حضور میں قرب و عزت کا اظہار مقصود ہے وہاں اپنی کبریائی کا کا اظہار فرماتے ہوئے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدہٗ (بندے) کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ تاکہ پوری مخلوقات پر ظاہر ہو جائے کہ دربارِ الٰہی میں انتہائی قرب صرف عبدیت ہی ہے اور نبی و رسول کا مقام عبد کے بعد ہے۔

چنانچہ قرآن مجید کی دو آیات کا ترجمہ و تفسیر بریلوی امام و مفسر سے پڑھیئے:۔

۱۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا، مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تک۔

ف: سید المفسرین بریلویہ نے اس کی تفسیر یوں لکھی ہے:۔

"جب سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم شب معراج درجات عالیہ و مراتب رفیعہ پر فائز ہوتے تو رب عزوجل نے خطاب فرمایا:۔

"اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) یہ فضیلت و شرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا؟"

حضورؐ نے عرض کیا:۔

"اس لئے کہ تو نے مجھے عبدیت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا"

۲۔ اللہ تعالےٰ نے جب قرآن مجید جیسے غیر فانی معجزہ سے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبیب (صلے اللہ علیہ وسلم) کو سرفراز فرمایا تو یوں اعلان فرمایا:۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۝ (شروع سورہ فرقان پ۱۸)

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو"

بریلوی ترجمہ و تفسیر کے الفاظ ہی شہادت ہیں کہ رب العزت اپنے حبیبؐ کی شان کو دوبالا کرنے کے لئے "عبد" یعنے بندہ فرما رہے ہیں۔

اگرچہ بریلوی دوستوں کے لئے خانصاحب کا ترجمہ ہی کافی و بس ہے تاہم علمی اضافہ کے لئے حنفی مذہب کا فیصلہ بھی سنتے چلئے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان نبوت بیان کرتے ہوئے امام صاحبؒ نے فقہ اکبر میں مذکورہ حقیقت کو جس وضاحت سے ذکر فرمایا ہے، وہ بھی ملاحظہ فرماتے چلئے:۔

و محمد علیہ الصلوٰۃ و السلام حبیبہ و عبدہ و رسولہ

ترجمہ: محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے حبیب، بندے اور رسول ہیں۔

حنفی مذہب کے فقہاء اور شارحین نے حضرت امام صاحب کی فقہ اکبرؒ کی شرح لکھتے ہوئے "عبدہ" کی تشریح و وضاحت جس طرح فرمائی ہے، اسے بھی ایک نظر ملاحظہ فرماتے چلئے:۔

علامہ ابو المنتہی لکھتے ہیں:۔

ثم اشار امام الاعظم بقولہ عبدہ الی فائدتین اعنی تشریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الامة عن قول النصاری قال ابو سلیمان القاسم
الانصاری لما وصل محمد صلے اللہ علیہ وسلم
الی الدرجات العالیة و المراتبة الرفیعة فی المعراج
اوحی اللہ تعالے الیہ فقال یا محمد لما اشرفک قال
یارب انت اعلم قال بنسبتی الی نفسک بالعبودیة
فانزل فیہ قولہ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا
قال صلے اللہ علیہ وسلم لا تطرونی کما اطری النصاریٰ
فی مدح عیسیٰ حتی کفروا فقالوا انہ ابن اللہ وقولوا
فی حقی انہ عبد اللہ ورسولہ حتی لا تکونوا امثالھم
(شرح فقہ اکبر ملا علی القاری مجتبائی دہلی)

ترجمہ: پھر حضرت امام اعظم صاحب نے اشارہ کیا ہے ساتھ قول عبدہٗ کی طرف دو فائدوں کے۔

۱۔ اول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کمال بزرگی اور عظمت کا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے کے کامل اور اکمل "عبد" یعنے بندے ہیں۔

۲۔ دوم قول نصاریٰ سے امت کے محفوظ رہنے کو۔

کہا ابو سلیمان قاسم انصاری نے کہ:۔

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معراج کی رات بلند درجے اور عالی مرتبہ پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کی طرف وحی کیا اور فرمایا:۔

"اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ساتھ کس مرتبہ اور شان کے ہم آپؐ کو شرف اور بزرگی دیں؟"

تو حضورؐ نے عرض کیا:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسے میرے رب تو ہی بہتر جانتا ہے"

پس فرمایا اللہ تعالےٰ نے :-

"آپؐ کے لئے میرے بندے ہونے کا مرتبہ بہت اعلیٰ اور عظیم الشان ہے"

پس اسی مرتبہ اور شان کے ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنا یہ فرمان نازل فرمایا :-

"سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ"

یعنے پاک ذات ہے اس مالک کی جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی اور اسی کی تشریح میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا ہے

"کہ میری شان میں غلو و مبالغہ نہ کرنا جس طرح کہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو اِبْنُ اللّٰہِ کہہ کر کافر ہو گئے اور اے میری امت کے لوگو تم مجھے اللہ تعالےٰ کا بندہ اور رسول ہی کہنا اور ماننا تاکہ تم عیسائیوں کی طرح گمراہ اور بدراہ نہ ہو جاؤ۔

۲۔ ملا علی قاریؒ | "عبدہٗ" کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"و قدم العبودیۃ متقدمھا وجود علی الرسالۃ والدلالۃ علی عدم استنکافۃ عن ذالک المقام بل الاشارۃ الی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مفتخر بذالک المرام ؎

لا تدعنی الا بیا عبدھا فانہ اشرف اسمائھا"

(شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص۱۲۲)

ترجمہ : آپؐ کے "عبدہٗ" یعنی بندہ ہونے کو رسول یا مقام رسالت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے مقدم کیا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ بندہ ہونا آپ کی شان کے منافی نہیں بلکہ بندہ ہونا آپ کے لئے انتہائی فخر اور باعث عزت ہے۔

چنانچہ عربی شاعر نے اس حقیقت کو شعر میں یوں بیان کیا ہے کہ:۔

مجھے بندہ کے سوا دوسرے نام سے قطعاً یاد نہ کیا جائے۔ اس لئے کہ عبد سے موسوم ہونا انتہائی شرف و کمال ہے"

بانی مذہب بریلویہ احمد رضا خانصاحب نے امام ابوحنیفہؒ کے قول و فتوے کو تسلیم کرتے ہوئے تصدیقی مہر یوں ثبت کی ہے:۔

"تمہارا دین یہ ہے اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ عبدہٗ پہلے فرمایا اور رسولہٗ بعد کو۔ کہ عبد کے درجہ سے نہ بڑھانا"

(ملفوظات احمد رضا خانصاحب حصہ چہارم ص ۳۷ مطبوعہ نظامی پریس بدایوں)

خانصاحب کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے پہلے ہیں اور رسول بعد کو۔ لہٰذا یاد رہے کہ آپؐ کو بندہ کے مقام سے نہ بڑھانا۔

یہ مدعی اسلام تو ہیں ساتھی ہیں مگر بیگانوں کے
تقوے کی تو بو ہی نہیں اور رنگ نہیں ایمانوں میں

۵۔ نورِ ھدایت و نبوّت

بریلوی دوست اہل حدیث سے بیزاری کا جو باطل پروپیگنڈا کر رہے ہیں ان میں سے ایک بہتان یہ بھی ہے کہ:۔

اہل حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے سے انکاری ہو کر آپ کی توہین کا موجب ہیں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا باطل پرستوں کے باطل پراپیگنڈا کی حقیقت خود بریلویہ کی قلم ہی سے ملاحظہ فرمائیے :۔

حکیم الامت بریلویہ مفتی احمد یار صاحب اپنے مصنفہ "رسالہ نور" میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے رب کے نور ہونے کے نو یہ معنی ہیں کہ :۔

الف۔ حضورؐ خدا کے نور کا ٹکڑا ہیں۔

ب۔ نہ یہ کہ رب کا نور حضور کے نور کا مادہ ہے۔

ج۔ نہ یہ کہ حضور خدا کی طرح ازلی، ابدی، ذاتی نور ہیں۔

د۔ نہ یہ کہ رب تعالےٰ حضورؐ میں سرایت کر گیا ہے۔

تاکہ شرک و کفر لازم آئے۔ آپ ایسے ہی نور ہیں، جیسا کہ اسلام اور قرآن نور ہیں۔ (رسالہ نور مصنفہ مفتی احمد یار گجراتی طبع مطبوعہ مشہور آفسٹ لیتھو پریس کراچی)

نور کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا قرآن شریف یا اسلام یا فرشتے عطائی طور پر رب کے بنانے سے نور ہیں کہ اسی نے انہیں نور بنایا، یہ نور بن گئے" (رسالہ نور ص۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہدایت ہیں آگے چل کر نور سے متعلق مفسرین کے اقوال بھی نقل کئے ہیں :۔

۱۔ چنانچہ تفسیر روح البیان کے حوالہ سے "سراجا منیرا" کی تفسیر نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"نور الذی جعل اللہ لہ فارسلہ الی الخلق"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو نور بنایا اور خلق کی طرف بھیجا۔

۲۔ مزید لکھتے ہیں:۔

"تفسیر بیضاوی نے اسی آیت کے تحت فرمایا ہے۔ "ویقبس من نورہ انوار البصائر"

ترجمہ: حضور کے نور سے بصیرت کے نور حاصل کئے جاتے ہیں۔

(رسالہ نور ص۱۵ مفتی احمد یار گجراتی)

مفتی بریلویہ کی تحریر سے اظہر من الشمس ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے نہیں۔

جو یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے نور کا جزو یا حصہ ہیں، یا اللہ تعالیٰ کا نور آپ میں سرایت کر گیا ہے، وہ کافر و مشرک ہے۔ جیسا کہ مفتی صاحب کے الفاظ:۔

"تاکہ کفر شرک لازم آئے"

سے ظاہر ہے۔ بلکہ حضورؐ ویسے ہی نور ہیں جیسا کہ اسلام اور قرآن مجید نور ہیں

کنز الایمان ترجمہ قرآن اور تفسیر خزائن العرفان

حکیم الامت بریلویہ کی بیان کردہ حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے اب بریلویہ کے امام و مقتدا کے ترجمہ اور سید المفسرین بریلویہ کی تفسیر کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے:۔

۱۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا (تغابن)

ترجمہ: تو ایمان لاؤ، اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا۔

سید المفسرین تفسیر کرتے ہوئے اس پر لکھتے ہیں:۔

"نور سے مراد قرآن شریف ہے، کیوں کہ اس کی بدولت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح ہوتی ہے

۲۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (پ۶ - مائدہ - ع ۲)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (کنز الایمان)

سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا۔ کیونکہ آپ سے تاریکیٔ کفر دور ہوئی اور راہِ حق واضح ہوئی" (خزائن العرفان)

۳۔ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (پ۲۲ - احزاب - ع ۶)

ترجمہ: اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا ہے اور چمکا دینے والا نور ہے۔ (کنز الایمان)

"درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نورِ نبوت نے پہنچائی اور کفر و شرک کے ظلماتِ شدیدہ کو اپنے نورِ حقیقت افروز سے دور کر دیا اور خلق کے لیے معرفتِ الٰہی تک پہنچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کی تاریک وادیوں میں راہ گم کرنے والوں کو اپنے نورِ ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نورِ نبوت سے ضمائر و ابصار اور قلوب و ارواح کو منور کیا۔" (خزائن العرفان)

سید المفسرین کے زیرِ خط الفاظ نورِ نبوت، نورِ ہدایت اعلان کر رہے ہیں کہ:

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نورِ ہدایت ہیں"

مبارک ہیں وہ لوگ جو نورِ نبوت کی درخشانی سے نورِ ایمان سے فائز ہوئے

نورِ نبوت و ہدایت سے متعلق قائد بریلویہ کا فیصلہ خالصاحب نے رہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کی بریلویت کے لئے آخری وقت بستر مرگ پر جو آخری وصیت فرمائی اور نورِ نبوت کا فیصلہ کر گئے، ملاحظہ فرمائیے:۔

"اس وقت دو وصیتیں آپ سے کرنا چاہتا ہوں، ایک تو اللہ (جل جلالہٗ) و رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اور دوسری خود میری۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت کے [illegible] حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے [illegible] روشن ہوئے۔ ان سے ہم روشن ہوئے۔

اب ہم تم سے کہتے ہیں، یہ نور ہم سے لو۔ تمہیں اس کی ضرورت ہے کہ تم روشن ہو۔

وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت، ان کی تعلیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم، اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت" (وصایا شریف حضرت خانصاحب ص۳ مطبوعہ کوہ پریس پرنٹنگ پریس لاہور)

خانصاحبؒ کی وصیت کے الفاظ کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کا وہ نور ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے واسطہ و ذریعہ سے تابعین ائمہ مجتہدین و محدثین رحمہم اللہ میں منتقل ہوتا ہوا قیامت تک جاری و باقی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ نور نبوت اور ہدایت ہی ہے۔ جس کی ضیا بایں رہتی دنیا تک اہل ایمان کو مستنیر کرتی رہیں گی۔

حکیم الامت اور سید المفسرین بریلویہ کی تشریح امام بریلویہ کی وصیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اظہر من الشمس ہو چکا کہ :۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور سے نہیں بلکہ آپؐ قرآن مجید اور اسلام کی طرح نورِ ھدایت ہیں۔"

مبارک ہیں وہ لوگ جو کہ نورِ ہدایت سے مستنیر ہیں۔

؎ رمز و ایما اس زمانے کے لئے موزوں نہیں
اور آتا بھی نہیں مجھ کو سخن سازی کا فن

۶۔ علمِ غیب

اہل السنت کا عقیدہ ہے کہ :۔

ا۔ علمِ غیب ذاتی طور پر صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے۔

ب۔ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی فرشتہ، جن، نبی یا ولی کو بالکل نہیں۔

ج۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو غیب دان جاننا کفر و شرک ہے۔

قرآن مجید کی اکثر آیات میں اس کی تصریح ہے۔ بطور مثال چند آیات اور ان کا ترجمہ و حاشیہ رضا خانی ترجمۂ قرآن مجید سے..... ملاحظہ فرماتے چلئے

ا۔ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پ۔ سورہ انعام رکوع ۷)

ترجمہ: اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی، انہیں وہی جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے، وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کوئی خشک، جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔ (ص ۱۶۱ رضاخانی ترجمہ قرآن)
حاشیہ ۹ میں سید المفسرین بریلوی نے لکھا ہے:۔

"کتاب مبین سے مراد لوح محفوظ ہے، اللہ تعالیٰ نے ماکان وما یکون کے علوم اس میں مکتوب فرمائے ہیں (حاشیہ ص ۱۶۱)

۲۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (پ ۹۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۲۳)

ترجمہ: تم فرماؤ، میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں۔ مگر جو اللہ چاہے وہ۔ اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو بھلائیوں کا بہت ڈھیر جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی۔ میں یہی ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔"

حاشیہ میں لکھا ہے:۔

"معنے یہ ہیں کہ میں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا۔ جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع اور اس کی عطا سے ..... بھلائی جمع کرنا اور برائی نہ پہنچنا، اسی کے اختیار میں ہو سکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو۔ کیونکہ جس کی ایک صفت ذاتی ہے اس کے تمام صفات ذاتی۔ تو معنے یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کر لیتا اور برائی نہ پہنچنے دیتا۔

بھلائی سے مراد راحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر غلبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بھلائی سے مراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مومن کر لینا ہو اور برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا تو حاصل کلام یہ ہوگا کہ اگر میں نفع و ضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اسے منافقین و کافرین تمہیں سب کو مومن کر ڈالتا اور تمہارے کفر ہی حالت کی مجھے تکلیف نہ پہنچتی "

(رضا خانی ترجمۂ قرآن ص۲۰۸)

بریلوی مشائخ کا ترجمہ و تفسیر مسلمانوں کو آگاہ کر رہے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کلی ہوتا اور آپ مختار کل بھی ہوتے تو یقیناً آپ کو کوئی دکھ و رنج نہ پہنچتا اور نہ ہی کوئی کافر و منافق باقی رہتا اور نہ ہی آپ کو عمر بھر کوئی بیماری، یا کفار و منافقین کی طرف سے پریشانی ہوتی ۔

مزید سنیئے قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ (پ۱۵ ۔ خاتمہ سورہ کہف)

سید المفسرین بریلویہ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے شانِ نزول کی سرخی سے دوسرا قول یوں نقل کرتے ہیں :۔

(۲) ایک قول یہ ہے کہ جب آیت کریمہ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نازل ہوئی تو یہود نے کہا کہ :۔

"ہمیں توریت کا علم دیا گیا ہے اور اس میں ہر شے کا علم ہے"

اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی ۔

مدعا یہ کہ ہر شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور اتنی بھی نسبت نہیں رکھتا، جتنی ایک قطرے کو سمندر سے ہو"

خانصاحب کا فیصلہ سید المفسرین بریلویہ کے پیش کردہ قول کی تشریح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود امام بریلویہ کی زبان سے سنیئے :-

"ہم اہل السنت والجماعت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ نے حضورؐ کو علم غیب عنایت فرمایا۔

رب عزوجل فرماتا ہے :-

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝

ترجمہ : یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں۔

تفسیر معالم و تفسیر خازن میں ہے :-

"یعنے حضور کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بھی تعلیم فرماتے ہیں"

(ملفوظات حصہ اول ص۳۴)

خانصاحب کے الفاظ | اعلان کر رہے ہیں کہ :-

"حضور صلے اللہ علیہ کو اللہ جل وعلا کی طرف سے جو علم غیب عطا ہوا، وہ بلا بخل آپؐ نے امتیوں کو پہنچا دیا، کوئی چیز چھپا نہیں رکھی آگے چل کر بجمال وضاحت خانصاحب خود ہی فرماتے ہیں :-

"میں نے اپنی تمام کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام اولین و آخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الٰہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک قطرے کے کروڑویں حصہ کو کروڑ سمندر سے ہے" (ملفوظات حصہ اول ص۳۵)

اٹل فیصلہ | سے اظہر من الشمس ہے کہ تمام انبیاء و رسل اور اولین و آخرین (جن میں خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں) کو جو کچھ بھی اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا ہے وہ پورے کا پورا علم ذات باری تعالےٰ کے علم کے بالمقابل ایسا ہی ہے جیسا کہ کروڑ ہا سمندروں کے سامنے ایک قطرہ کا کروڑواں حصہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بریلویہ کا باطل شکن وار اگرچہ بریلوی ترجمہ و تفسیر اور ملفوظات سے علم غیب کلی کے قائلین کی تردید ہو چکی مگر آخر ہی باطل شکن وار بھی ملاحظہ فرماتے چلئے :-

خانصاحب اپنے خودنوشت رسالہ "خالص الاعتقاد" میں لکھتے ہیں:

"ہماری تقریر سے روشن و تاباں ہو گیا کہ تمام مخلوق کے جملہ علوم مل کر بھی علم الٰہی سے مساوی ہونے کا شبہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اس کا خطرہ بھی گزرے۔

ہم قاہر دلیلیں قائم کر چکے کہ علم مخلوق کا جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہونا عقل و شرع دونوں کی رو سے یقیناً محال ہے۔

علم ذاتی اور علم بالاستیعاب محیط تفصیلی یہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں۔ بندوں کے لئے صرف ایک گونہ علم بعطائے الٰہی ہے۔ ہم نہ علم الٰہی سے مساوات مانیں، نہ غیر کے لئے علم بالذات جانیں اور عطائے الٰہی سے بھی بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع۔

میرا مختصر فتوے ابناء المصطفیٰ، بمبئی مراد آباد میں تین بار ۱۳۱۸ھ سے ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو کر شائع ہوا۔ ایک نسخہ اس کا رسالہ "الکلمۃ العلیا" کے ساتھ مطبوعہ ہوا، مرسل خدمت ہے۔ اس سے بڑھ کر جس امر (علم غیب کلی) کا اعتقاد، میری طرف کوئی نسبت کرے، مفتری و کذاب اور اللہ کے یہاں اس کا حساب ہے۔" (خالص الاعتقاد۔ شائع کردہ مرکزی حزب الاحناف ہند۔ مطبوعہ ۲۸ رمضان ۱۳۶۱ھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریلوی دوستو خانصاحب نے اعلان کر دیا کہ ہم علم غیب کلی کے ہرگز قائل نہیں اور نہ ہی ایسا فتوے دینے کی ہمیں جرأت ہے کہ ہم علم الٰہی سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کی مساوات مانیں۔

پس اگر کوئی بے عقل اور دین سے ناواقف میری طرف علم غیب کلی کی نسبت کرے تو وہ مفتری و کذاب ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ذمہ ہے اس کا حساب ۔

عجب مشکل میں آیا سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

مفتی احمد یار صاحب گجراتی خانصاحب اور مفتی نعیم الدین صاحب کی تصریحات کے بعد اب حکیم الامت بریلویہ کا فیصلہ بھی "جاء الحق" طبع ہفتم سے ملاحظہ فرماتے چلئے :۔

"غیب وہ چھپی ہوئی چیز ہے، جس کو انسان نہ تو آنکھ، ناک، کان وغیرہ حواس سے محسوس کر سکے اور نہ بلا دلیل بداہۃً عقل میں آسکے۔

لہٰذا پنجاب والے کے لئے بمبئی غیب نہیں کیونکہ وہ یا تو آنکھ سے دیکھ آیا ہے، یا سن کر کہہ رہا ہے کہ بمبئی ایک شہر ہے۔ یہ حواس سے علم ہوا۔" (جاء الحق طبع ہفتم ص۳۵)

حکیم الامت بریلویہ آگے چل کر پورے دعوے اور واضح الفاظ میں لکھتے ہیں :۔

"حضور علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کو رب تعالےٰ نے اپنے بعض غیوب کا علم دیا۔" (جاء الحق ص۳۹ طبع ہفتم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید سنیئے "میں غیب نہیں جانتا بغیر خدا کے بتائے" (حوالہ مذکور ص۸۳)

وضاحت سے مفتی صاحب بحوالہ تفسیر صاوی اعلان کر رہے ہیں:۔

۱۔ لو کان لی علم حقیقی بان اقدر علی ما اریده وقوعه لو استکثرت من الخیر حضور کا علم غیب جاننا نہ جاننے کی طرح ہے کیونکہ آپ کو اس چیز کے بدلنے پر قدرت نہیں جو اللہ تعالےٰ نے مقدر فرمائیں تو معنے یہ ہوئے کہ اگر مجھ کو علم حقیقی ہوتا اس طرح کہ میں اپنی مراد کے واقع کرنے پر قادر ہوتا تو خیر بہت جمع کر لیتا" (جاء الحق ص۸۳)

مکمل تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ اس آیت کے بھی مفسرین نے دو مطلب بیان فرمائے ہیں۔

۱۔(۱) غیب ذاتی کوئی نہیں جانتا۔

(۲) کل غیب (علم غیب کلی)..... کوئی نہیں جانتا"

(جاء الحق طبع ہفتم ص۹۱)

معاملہ صاف کر دیا لکھتے ہیں:۔

"مدارک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی ہو اسے غیب نہیں کہا جاتا۔ غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں"

فتاوےٰ بزازیہ فقہ حنفیہ کی مستند کتاب ہے، جس سے خانصاحب بھی اپنی مصنفات میں حجت پکڑتے ہیں۔ اگر تصدیق مطلوب ہو تو احکام شریعت حصہ سوم ملاحظہ فرمائیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ یہ کہ حکیم الامت بریلویہ نے جاء الحق میں جو یوں لکھا ہے کہ :۔

"علم غیب عطائی کو علم غیب کہنا ہی جہالت ہے"۔

فتاوی بزازیہ میں اس حقیقت کو یوں آشکارہ کیا گیا ہے :۔

"واما اعلام اللہ تعالٰی بخیار عبادہ بالوحی و الالہام لم یبق بعد الاعلام غیبا"

ترجمہ : اللہ تعالٰی جب کہ اپنے برگزیدہ بندوں (انبیاء علیہم السلام) کو بذریعہ وحی یا الہام بتا دے (ان پر ظاہر کر دے) تو یہ عطائی علم ہوا جو کہ بعد اعلام و اطلاع غیب نہیں رہتا۔

خانصاحب کے دادا مرشد پیر حمزہ شاہ سے سنیئے

"علم غیب خاص رب العزت کی صفت ہے جو عالم الغیب والشہادۃ ہے اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہے، وہ بے دین ہے اس واسطے کہ آپؐ کو بذریعہ وحی کے امور مخفیہ کا علم ہوا تھا جسے علم غیب کہنا گمراہی ہے۔

ورنہ جمیع مخلوقات نعوذ باللہ عالم الغیب ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو بعطائے الٰہی علم ہوا، آپؐ نے وہ امت کو پہنچا دیا مثلاً پورا قرآن مجید علم غیب ہی ہے جو ہمارے سامنے اور علم میں ہے" (خزینۃ الاولیاء صـ۱۵)

ہمارا کام ہے کہنا بتا دینا تمہارا کام ہے مانو، یا نہ مانو

مستند کتب فقہ حنفیہ

بریلویت کے بانی و امام کا فیصلہ آپ ملاحظہ فرما چکے۔ اتمام حجت کے لئے اگرچہ اسی قدر کافی ہے تاہم فقہائے احناف کا متفقہ عقیدہ اور فیصلہ بھی ایک نظر دیکھتے چلیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کے پانچ سو حنفی علما کا متفقہ فتوے

اورنگ زیب عالمگیر نے فقہ حنفیہ کا خلاصہ مرتب کرنے کے لئے پانچ سو مشاہیر حنفیہ کی مجلس بٹھائی۔ چنانچہ اس عہد کے سالاکھ روپے کے مصارف سے جو کتاب فقہ مرتب ہوئی وہ فتاویٰ عالمگیری کے نام سے شہرہ آفاق ہے۔

قائلینِ علم غیب کلی کی تردید میں پانچسو علما۔ کی متفقہ مجلس نے جو کچھ لکھوایا وہ یہ ہے :۔

"رجل تزوج امرأة ولم يحضر الشهود قال خدا اور رسول را گواہ کردم او قال خدائے را و فرشتگان را گواہ کردم کفر (فتاویٰ عالمگیری جلد ثانی صـ۲۱۲ مطبوعہ نولکشور)

ترجمہ : اگر کوئی مرد مسلمان بغیر گواہوں کی موجودگی یہ کہہ یا سمجھ کر۔ کہ میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کو یا فرشتوں اور خدا کو گواہ کر کے اس عورت سے اپنا نکاح کرتا ہوں تو اس نے کفر کیا۔

فتاویٰ قاضی خاں حنفی مذہب کی کتب فقہ میں ہدایہ شریف سے بھی مستند ہے۔ بریلویہ کے علم غیب کلی کی تردید میں قاضی خان مرحوم نے جو فیصلہ دیا ہے۔ وہ بلفظہ یہ ہے :۔

رجل تزوج امرأة بغير شهود فقال الرجل للمرأة (خدائے را و پیغامبر را گواہ کردم) قالوا يكون كفرا لانه اعتقد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب وهو ما كان يعلم الغيب حين كان في الاحياء فكيف بعد الموت (فتاویٰ قاضی خاں جلد ۴ صـ۸۸۳ مطبوعہ نولکشور)

ترجمہ : اگر کوئی مرد مسلم کسی عورت سے بغیر شرعی گواہوں کے یوں کہہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح کرے کہ میں اپنے نکاح کے دونوں گواہ اللہ اور رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کرتا ہوں تو اس نے صریح کفر کیا۔

اس لئے کہ اس نے یہ اعتقاد کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور میرے نکاح کا آپ کو علم ہے۔ حالانکہ آپ کو کلی علم غیب اپنی زندگی میں بھی حاصل نہیں تھا پھر وفات کے بعد کیوں کر حاصل ہو سکتا ہے۔

رکن مذہب حنفی ملا علی قاری نے حضرت امام ابو حنیفہؒ کی فقہ اکبر کی شرح میں حنفی مذہب کا متفقہ فیصلہ علم غیب کلی سے متعلق صراحت سے یوں نقل کیا ہے:

"ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلم الغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم الله احیانا وذکر الحنفیة لتصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالٰی قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ" (شرح فقہ اکبر ص۱۸۵)

ترجمہ: جان لو یہ کہ انبیاء کو علم غیب نہیں تھا مگر جو کبھی اللہ تعالیٰ نے ان کو بتا دیا..... اور حنفیوں نے اس بات کی تصریح کر دی ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا وہ کافر ہے۔

اس واسطے کہ یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ (اعلان کر دے اے میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ آسمان اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی علم غیب نہیں ہے) کے متعارض ہے۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے موضوعات کبیر میں اہل بدعت کی جھوٹی و من گھڑت حدیثوں کو آشکار کرتے ہوئے ص۹۹ میں جو کچھ لکھا ہے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا مضمون تو گزر چکا ہے۔ یہاں صرف اتنا ذکر کر دینا کافی ہے کہ بدعتی یہ عقیدہ رکھتے ہیں :-

ان علم رسول اللہ منطبق علی علم سواء بسواء لکل ما یعلمہ اللہ یعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (موضوعات کبیر ص۹۹)

تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم، اللہ تعالیٰ کے علم پر پورا پورا منطبق ہے۔ پس جس طرح تمام غیوب اللہ تعالیٰ جانتا ہے، ایسے ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کلی ہے۔

یعنے آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرح کماحقہٗ علم ہے، حتیٰ کہ وقوع قیامت[1] کے وقت و زمانہ کا بھی آپؐ کو علم ہے اور صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منافقین نے جو بہتان عظیم باندھا (لگایا) آپ کو اس کے غلط و باطل ہونے کا قبل از وحی یقینی طور پر علم تھا اور ان بدعتیوں کا یہ باطل عقیدہ کتاب و سنت کے خلاف ہے اور ایسے بدعتی (محمد عمر اچھروی وغیرہ) عیسائیوں کی طرح غالی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی سنت کے مخالف و دشمن ہیں۔

چنانچہ قاری صاحب کے آخری الفاظ یہ ہیں :-

ثم اعلم ان الناس لا مراء فی انہم مخالفۃ لسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (موضوعات کبیر ملا علی قاری مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۱۰۱)

؎ تجھ کو کرتے ہیں ہزاروں دشت طے — مضطرب کیوں پہلی ہی منزل میں ہے؟

---

[1] محمد عمر اچھروی نے مقیاس حقیقت میں دعوے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم ہے اور صدیقہ کی عصمت و پاکدامنی کا علم قبل از وحی تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مصنفہ کتاب "مرآۃ الحقیقت" میں فرماتے ہیں :۔

"من یعتقد ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب فھو کافر لان علم الغیب من صفات اللہ سبحانہ وتعالیٰ" (مرآۃ الحقیقت مطبوعہ مصر سطر ۱۰ ص ۲)

ترجمہ : جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کلی ہے..... وہ کافر ہو گیا۔ کیونکہ ایسا علم غیب خاصہ خداوندی ہے۔

غنیۃ الطالبین میں بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ :

"ان الامام یعلم کل شئ ما کان وما یکون من امر الدنیا والدین" (ص ۱۹۹)

ترجمہ : رافضیوں کے عقائد باطلہ میں سے ایک یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے ائمہ معصومین کو علم غیب کلی حاصل ہے۔

پیر صاحب کی پوری عبارت پیغام جیلانی[1] میں نقل کر دی گئی ہے۔

یا محمدؐ کا وظیفہ اور مساجد و مکانات

کی دیوار پر لکھنا یا کتبہ لٹکانا

بریلوی دوستوں کے غلط پروپیگنڈا اور باطل عقائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اہلحدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں کیونکہ آپ کے اسم مبارک کا وظیفہ کرتے اور بوقت مصیبت آپ کے نام کی دہائی دینے اور امداد کے لئے پکارنے سے منع کرتے اور روکتے ہیں۔

---

[1] قیمت : ۳.۵۰ روپے دارالاشاعت اشرفیہ سندھلو کی ضلع لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مولوی محمد عمر اچھروی مقیاس حنفیت میں لکھتے ہیں:۔

"اس حدیث پاک سے دو مسئلے ثابت ہوئے۔

(۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مصیبت کے وقت یا محمداہ یعنے متصرف فی الامور سمجھ کر غائبانہ اپنی حاجت میں پکارنا۔

(۲) یا حرفِ ندا سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھنا۔

یہ ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ اور عمل وفتوے، جو خیر القرون سے ہے"۔ (مقیاس حنفیت طبع اول۔ طبع ثالث ص۲۱۲ ص۲۸۶)

دروغ گورا حافظہ نباشد آپ نے یہ مثل و کہاوت سنی تو ضرور ہوگی اگر ایسا دروغ گو انسان دیکھنا میسر نہ ہوا ہو تو آیئے آپ کو مشہور بریلوی واعظ مولوی محمد عمر دکھائیں جو ان سطور میں یا محمد کہہ کر پکارنے کا ثبوت پیش کر رہے ہیں لیکن شروع کتاب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اسم گرامی "یا محمدؐ" سے کہہ کر پکارنے کو منع و حرام قرار دے چکے ہیں۔

چنانچہ طبع اوّل ص۸۲ طبع ثالث ص۲۷ میں لکھتے ہیں:۔

"لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (سورہ نور۔ رکوع ۹)

ترجمہ: اے مومنو! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے نہ بلاؤ (پکارو) جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو (نام لیکر) بلاتے ہو"

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یار رہے اور زمانہ کی طرح رنگ بدلنے والے

حکیم الامت بریلویہ کا فتوے مفتی احمد یار گجراتی جو بریلویہ میں حکیم الامت کے نام سے مشہور اور صاحب تصنیف ہیں، اپنی مایہ ناز کتاب جاء الحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھتے ہیں :۔

"حضور علیہ السلام کو یا محمد یا اسے ابراہیم کے باپ یا اے بھائی، باوا وغیرہ برادری کے الفاظ سے یاد کرنا حرام ہے اور اگر اہانت کی نیت سے پکارا تو کافر ہے (جاء الحق مصنفہ مفتی احمد یار بدایونی طبع ہفتم صفحہ ۱۶۴)

مزید صراحت سے مفتی صاحب فرماتے ہیں :۔

۱۔ "ان (حضور صلے اللہ علیہ وسلم) کا نام لے کر (یا محمد کہہ کر) نہ بلاؤ۔ جیسے بعض (تمہارے) بعض کو بلاتے ہیں" (جاء الحق طبع ہفتم صفحہ ۱۶۵)

اور سنیئے۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں :۔

۲۔ "ان کو نام سے پکارنا یا بھائی وغیرہ کہنا حرام ہے"

تفسیر روح البیان میں زیر آیت لا تجعلوا ہے :۔

"و المعنی لا تجعلوا نداءکم ایاہ وتسمیتکم لہ کنداء بعضکم بعضا باسمہ مثل یا محمد ویا ابن عبداللہ"

ترجمہ : معنے یہ ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارنا یا نام لینا، ایسا نہ بناؤ جیسا کہ بعض لوگ بعض کو نام سے پکارتے ہیں، جیسے یا محمد اور یا ابن عبداللہ (جاء الحق صفحہ ۱۶۵)

مفتی بریلویہ نے تو صرف تفسیر روح البیان کے حوالہ پر اکتفا کیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ جملہ مفسرین اہل سنت نے :۔

"یا محمد کہہ کر پکارنے کو کفر و حرام اور موجب حبط اعمال" قرار دیا ہے۔

دوسرے مفسرین و شارحین حدیث سے قطع نظر مذہب حنفی کے شارح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا فیصلہ ایک نظر دیکھتے چلیے۔

قاری صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کتاب الایمان کی مشہور حدیث اخبرنی عن الاسلام الحدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں :۔

"قال ناداہ باسمہ اذا الی مۃ تختص بالامۃ فی زمانہ او مطلقا وھو ملک معلم ولو لم یقل لہ تعالٰے " لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا اذا الخطاب للادمیین فلا یشتمل الملائکۃ الا بدلیل او قصد بہ المعنی الوصفی دون المعنی العلمی ولم ار من ذکر ھنا ما ورد فی الصحاح من نداء بعض الصحابۃ باسمہ فذالک قبل التحریم وقیل انہ زیادۃ فی التعمیۃ اذ کانوا یعتقدون انہ لا ینادیہ بہ الا العربی الجلف ویحتمل ان یکون ھذا قبل التحریم فدائہ صلی اللہ علیہ وسلم (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کتاب الایمان جلد ۱ ص۲۵ مصری)

ترجمہ : کہا گیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد اس وقت خطاب کیا جب کہ قرآن مجید میں امت کو یا محمد کہہ کر پکارنے کی حرمت وممانعت نازل ہو چکی تھی۔

تو مطلب یہ ہوگا کہ امت کو تو آپؐ کی عین حیات یا محمد کہہ کر پکارنا منع و حرام ہے اور جبرائیل کو بحیثیت فرشتہ ومعلم کے جائز اور امت کو یا محمد کہہ کر پکارنے کے حرام ومنع کی پہلی ..... آیت شریفہ لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی نہ پکارو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہو، لیکن ملائکہ اس سے بوجہ غیر جنس ہونے کے مستثنیٰ ہیں اور کتب صحاح میں جو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپ کو نام لے کر پکارنا مروی ہے، وہ سب روایات قبل تحریم یعنے نزول آیت سے پہلے کی ہیں۔

قادری صاحب کے فیصلہ سے ظاہر ہو گیا ہے کہ جن روایات میں صحابہ کا یا محمد کہہ کر پکارنا وارد ہے وہ روایات تحریم سے پہلے کی ہیں۔

لہذا اچھروی صاحب کا ادب مفرد وغیرہ کے حوالہ سے یا محمد کہہ کر پکارنے کا ثبوت خود اچھروی کے مسلمہ امام کے فتوے ہی سے غیر معتبر ثابت ہو گیا۔

پاس انہیں گر اپنا ذرا ہو جان اپنی بھی ان پہ فدا ہو
کرتے ہیں نامنصفیاں اور کہتے ہیں نافرماں ہمیں

آخری فیصلہ اگرچہ حکیم الامت بریلویہ اور حنفی شارحؒ کا فیصلہ ہوتے ہوئے مزید سند و دلیل کی ضرورت نہیں تاہم کنز الایمان ترجمہ قرآن مجید میں اعلیٰ حضرت بریلویہ نے مذکورہ آیت شریفہ کا ترجمہ یوں لکھا ہے:۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

ترجمہ: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا کہ تم ایک دوسرے کو نام سے پکارتے ہو۔

خانصاحب نے آیت شریفہ:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (۲۶) پ۲۶ الحجرات

ترجمہ: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو، نبیؐ کی آواز سے، اور ان کے حضور چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو۔ کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ (کنز الایمان)

صدر الافاضل تفسیری نوٹ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اس آیت میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اجلال واکرام و ادب واحترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں۔

جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں، اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب وتعظیم وتوصیف وتکریم والقاب عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو، کہ ترک ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔

(رضا خانی ترجمہ قرآن مجید ص۶۱۳ مطبوعہ کراچی)

امام بریلویہ کا اٹل فیصلہ اگرچہ قاری صاحب کے تشریحی الفاظ کے ہوتے کسی بھی حنفی کو انکار واعراض کی گنجائش نہیں، تاہم خانصاحب کا فیصلہ بھی سنتے چلئے۔ لکھتے ہیں کہ:۔

عموم آیات قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار (حدیث) احاد سے اسناد محض ہرزہ وباقی ہے۔ (انباء المصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم، احمد رضا خانصاحب۔ مطبوعہ گلزار عالم پریس لاہور ص۶ بار ہفتم)

حدیث جب کہ قرآن مجید کی آیات کے عموم کے خلاف ہو تو اسے تسلیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا جائے گا۔ غرضیکہ اگر کوئی حدیث "یا محمد" کہنے کے ثبوت میں مل بھی جائے تو وہ آیات تحریم کے خلاف ہونے کی وجہ سے بقول امام بریلویہ ناقابل قبول و عمل ہی نہیں بلکہ ہرزہ بافی قرار دی جائے گی۔ لہٰذا اچھروی وغیرہ کی ہرزہ بافی بیکار ہو کر رہ گئی۔

ٹکڑے ٹکڑے کر کے امت کو پریشان کر دیا ؟
خود بڑی تقریر کے ماہر بنے ہیں آپ

بریلوی ترجمہ و تفسیر اور خانصاحب کے پیش کردہ اصول حدیث سے عیاں ہے کہ :-

"اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کو آپ کے اسم مبارک سے پکارنے کو منع اور حرام قرار دیا ہے"

پس جو شخص آپ کو بعد وفات کے یا محمد کہہ کر پکارتا ہے۔ اس سے بڑھ کر آپ کا بے ادب اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان اور کون ہوگا ؟

یا محمد در و دیوار یا کتبہ پر لکھا ہوا سامنے آئے گا تو دیکھنے والے کے ذہن میں فوراً یا محمد کی آواز و خیال پیدا ہوگا، جس سے آپ کی بے ادبی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوگی۔

مگر ہمارے بریلوی دوست ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر اس درجہ کمربستہ ہیں کہ اپنے امام و بانی مذہب کے ترجمہ و تفسیر بلکہ اصول حدیث کو بھی ٹھکراتے ہوئے، دکان، مکان، مساجد کے در و دیوار، قاعدے، سپارے قرآن مجید کے شروع، کیلنڈروں، حتیٰ کہ کاروں، بسوں اور ٹرکوں وغیرہ پر یا محمد لکھنے کو فخر اور باعث ثواب سمجھے ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ ان کا یہ فعل وعمل اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے بلکہ یہ وہ بدعت ہے جو صرف شیطان ہی کی ایجاد ہے اور آیت شریفہ :-

زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ (پ ۱۴ - سورہ نحل - رکوع ۸)

کا مصداق ہے۔

تفسیر وترجمہ، رضاخانی مترجم قرآن مجید سے پڑھیئے :-

"شیطان نے ان کے کرتک (کرتب واعمال) ان کی آنکھوں میں بھلے کر دکھائے۔ تو آج وہی ان کا رفیق ہے اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے"

سید المفسرین بریلویہ اس کی تفسیر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اور انہوں نے اپنی بدیوں کو نیکیاں سمجھا، دنیا میں اسی (شیطان) کے کہے پر چلتے ہیں اور جو شیطان کو اپنا رفیق کار بنائے وہ ضرور ذلیل وخوار ہوا۔

یا یہ معنے کہ روز آخرت شیطان کے سوا انہیں کوئی رفیق نہ ملے گا اور شیطان خود ہی گرفتار عذاب ہوگا۔ ان کی کیا مدد کریگا

بریلوی دوستو ضد وعناد اور کینہ کو دل سے نکال کر ٹھنڈے دل سے غور کرو کہ ہم آپ کے سامنے صرف وہی کچھ پیش کرتے ہیں جو کہ آپ کے مقتدا، یا بانی بریلویت کا مذہب وفتوے ہے۔

پس اگر اہل حدیث آپ کے بزرگوں کا فتوے پیش کرنے سے گمراہ ہیں تو آپ کے بزرگ کیوں کر حامئ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم اور متقی و پرہیزگار ہو سکتے ہیں ؟

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

دارِ دنیا سے کسی روز سفر ہے کہ نہیں
دادِ محشر کا کچھ خوف و خطر ہے کہ نہیں

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر جگہ حاضر و موجود ہیں ؟

بریلوی دوستوں کے باطل عقائد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ :۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ زمین و آسمان میں موجود ہیں"

حالانکہ یہ کفار قدیم اور موجودہ بت پرستوں کا مذہب و عقیدہ ہے اور اسی عقیدہ کی بنا پر وہ اپنے بزرگوں کے بت بنا کر سامنے رکھتے ہوئے یہ خیال دل میں رکھتے ہیں کہ :۔

"ہمارے بزرگوں کے ارواح ، جہاں جہاں بھی ان کے مجسمے موجود اور رکھے ہیں ان میں جلوہ گر اور حاضر ہیں"

مسئلہ بزرگ کا فتوے بڑے پیر صاحب نے (جن کو بریلوی دوست زبانی کلامی قادر مطلق اور حاجت روا مانتے ہوئے ان کے نام کی گیارہویں دیتے اور وظیفے پڑھتے ہیں ، غنیۃ الطالبین میں اللہ تعالےٰ کو ہر جگہ حاضر و موجود ماننے والوں کی تردید یوں فرمائی ہے :۔

"وھو بجملة العلو مستو علی العرش مجتو علی الملك
محیط علمه بالاشیاء الیه یصعد الکلم الطیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و العمل الصالح یرفعه (غنیۃ الطالبین ص۱۲۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات اوپر کی جانب عرش معلیٰ پر زمین و آسمان کی پوری مملکت پر اس طرح احاطہ کئے ہوتے ہے کہ ہر شے کا اسے علم ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ الیہ یصعد الکلم الطیب الآیۃ

مزید سنیئے پیر صاحب فرماتے ہیں:۔

"ولا یجوز وصفه بانه فی کل مکان بل یقال انه فی السماء علی العرش (غنیۃ الطالبین مترجم مطبوعہ اسلامیہ لاہور ص۱۲۶)

ترجمہ: یہ کہنا یا عقیدہ رکھنا جائز نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی ذات ہر جگہ موجود ہے بلکہ یہ کہنا اور عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ اللہ کی ذات عرش پر ہے اور اس کا علم ہر شے اور ہر مکان کو محیط ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کا فیصلہ بھی ان کی تصنیف کتاب الوصیت سے دیکھتے چلیئے

"و نقر بان اللہ تعالیٰ علی العرش استوی" (کتاب الوصیت ملحقہ فقہ اکبر مترجم مطبوعہ لاہور ص۲۰۰)

ترجمہ: ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی ذات ہر جگہ نہیں بلکہ عرش معلیٰ پر ہے۔

اصلیت آپ کے سامنے ہے کہ امام ابو حنیفہؒ اور پیر صاحبؒ اعلان و وصیت فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کو ہر جگہ حاضر ماننا جائز نہیں۔

جب حقیقت یہ ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر ماننا آپؐ کی توہین و بے ادبی اور امام ابو حنیفہؒ اور پیر صاحبؒ کے حکم سے بھی انکار ہی ہے (اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو نافرمانی سے بچائے)

؎ گر اسلام کی کچھ حمیت ہے تم کو تو جلدی سے اٹھو اور اپنی خبر لو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر کا معنی | جو چیز آنکھوں کے سامنے موجود ہے، عرف عام میں اس کو حاضر کہا جاتا ہے اور جو آنکھوں کے سامنے موجود نہ ہو اسے غیر حاضر کہتے ہیں مثلاً طالب علم مدرسہ میں حاضر ہے، ملازم ڈیوٹی پر حاضر ہے اور اس کے برعکس جو طالب علم و ملازم اپنی ڈیوٹی و حاضری کی جگہ پر موجود نہ ہو، اس کو غیر حاضر کہہ کر غیر حاضری لگائی جاتی ہے۔

عام مثال | یہ ہے کہ حاضر کا لفظ ادنیٰ یعنی ملازم اور چھوٹے آدمیوں کے متعلق مستعمل ہے۔

چنانچہ حاضری کے وقت جب طلبا یا ملازمین کی حاضری کا جائزہ لیا جاتا ہو نام لینے پر کارخانہ کا ملازم یا طالب علم کہتا ہے "حاضر جناب"۔

عدالت کی طرف سے نوٹس جاری ہوتا ہے کہ:۔

"تمہارے خلاف فلاں شکایت ہے، حاضر عدالت ہو"

تعمیل کنندہ لکھتا ہے:۔

حکم سے اطلاع پائی، "حاضر" ہو جاؤں گا"۔

مطلب یہ کہ حاضر کا لفظ سامنے موجود ہونے یا طلبا و ماتحت ملازمین اور ملزمین کے سلسلہ میں مستعمل ہے۔

لہٰذا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاضر کے لفظ سے تعبیر کرنا ہی آپؐ کی توہین اور بے ادبی ہے۔

بزرگوں اور اعلیٰ افسروں | کے لئے حاضر کا لفظ ہمارے محاورے اور لغت میں قطعاً مستعمل نہیں بلکہ علماً و مشائخ اور بادشاہ، وزیر، حتیٰ تحصیلدار، تھانیدار اور پٹواری وغیرہ ملازمین کے لئے "تشریف لائے" یا "لا رہے ہیں" اور "تشریف رکھتے ہیں" کا محاورہ مستعمل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرضیکہ ہر جگہ حاضر کا عقیدہ رکھنا اور حضورؐ کو ہر جگہ موجود ماننا، عقل و نقل حتےٰ کہ ہر لغت و زبان اور محاورہ کے سراسر خلاف ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کو ایسے باطل عقید سے سے محفوظ رکھے۔

مانو نہ مانو جانِ جہاں تمہیں اختیار ہے
ہم نیک و بد جناب کو سمجھائے جاتے ہیں

ہر جگہ حاضر کا عقیدہ معراج، ہجرت اور جہاد سے انکار ہے۔

بفرض محال اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ آپؐ ہر جگہ حاضر و موجود ہیں تو پھر واقعۂ معراج سے انکار لازم آئے گا۔ کیوں کہ آپؐ جب کہ بیت المقدس اور آسمانوں میں پہلے ہی موجود تھے تو جبرائیل کا براق لے کر حاضر ہونا اور آپؐ کا اس پر سوار ہو کر بیت المقدس تشریف لے جانا، انبیاء علیہم السلام کی امامت، ہر آسمان کے ملائکہ کا مبارکباد کہنا، اللہ تعالےٰ سے بلا واسطہ ہمکلام ہونا، پچاس نماز کی فرضیت اور موسیٰ علیہ السلام کے مشورہ سے تخفیف کروانا وغیرہ سب ہی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ باطل و بیکار اور من گھڑت کہانی ثابت ہوگی۔

مکہ مکرمہ سے ہجرت اور مدینہ منورہ میں اقامت پھر جہاد اور اُحد میں آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے زخمی ہونے وغیرہ کے واقعات سے انکار لازم آئے گا۔

آپ کی موجودگی میں جبکہ انبیاء امام نہیں ہو سکتے تو بیت اللہ، مدینہ منورہ، مسجدِ نبوی حتےٰ کہ دنیا بھر کی مساجد میں کسی امتی کی امامت کیسے جائز ہو سکتی ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ مرض الموت میں جب شدت مرض کے باعث آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نماز پڑھانے پر مامور فرمایا۔

پھر چند لمحات کے بعد جب قدرے افاقہ ہوا تو دو صحابہ کے سہارے مسجد میں تشریف فرما ہوئے، صدیقؓ پیچھے کھسکنے لگے، آپؐ نے اسے روک دیا اور اس کے بائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھائی یعنے آپؐ صدیق کے امام اور صدیقؓ صحابہؓ کے امام ٹھہرے۔

جب آپؐ کا مامور فرمودہ صدیق بھی آپؐ کی موجودگی میں امام ہو کر نماز نہیں پڑھا سکتا تو پھر دوسرے کسی امتی کی امامت آپؐ کی توہین ہے یا نہیں؟

دوسری طرز سے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت صدیقؓ فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا امام ہو کر نماز پڑھانا اس امر کا ثبوت ہے کہ:۔

ہر جگہ حاضر ہونے کا عقیدہ عہد خیر القرون میں قطعاً نہیں تھا۔

اگر یہ لوگ (صحابہ کرامؓ) آپ کو حاضر مانتے ہوتے تو مصلیٰ نبوی پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے اور فرائض خلافت سرانجام دینے کی جرأت ہی ہرگز نہ کرتے۔

بریلوی تفسیر و ترجمہ لغت و محاورہ اور عقلی دلائل سے قطع نظر اب بریلوی ترجمہ و تفسیر کے الفاظ سے ہر جگہ حاضر کے عقیدے کی تردید ملاحظہ فرمائیے:۔

۱۔ وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ (پ۴۔ آل عمران۔ رکوع ۱۳)

ترجمہ: اور یاد کرو اے محبوبؐ جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے، مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے (۳)

حاشیہ: اے محبوبؐ! جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے بقصد احد برآمد ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ بیان جنگِ احد کا ہے جس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں شکست کھانے سے کفار کو بڑا رنج تھا۔ اس لئے انہوں نے بقصد انتقام لشکر گراں مرتب کر کے فوج کشی کی۔

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ لشکر کفار احد میں اترا ہے تو آپؐ نے اصحابؓ سے مشورہ فرمایا۔

اس مشورت میں عبد اللہ بن سلوک کو بھی بلایا گیا جو اس سے قبل کبھی کسی مشورت کے لئے بلایا نہ گیا تھا۔ اکثر انصار اور اس عبد اللہ کی یہ رائے ہوئی کہ حضور مدینہ طیبہ ہی میں قائم رہیں اور جب کفار یہاں آئیں تب ان سے مقابلہ کیا جائے۔"

یہی سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی مرضی تھی۔ لیکن بعض اصحاب کی رائے یہ ہوئی کہ "مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر لڑنا چاہیئے" اور اسی پر انہوں نے اصرار کیا۔

سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے اور اسلحہ زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے۔ اب حضورؐ کو دیکھ کر اصحاب کو ندامت ہوئی اور انہوں نے عرض کیا کہ :۔

"حضور کو رائے دینا اور اس پر اصرار کرنا ہماری غلطی تھی، اس کو معاف فرمایئے اور جو مرضی مبارک ہو وہی کیجئے۔"

حضور نے فرمایا کہ :۔

"نبی کے لئے سزاوار نہیں کہ ہتھیار پہن کر قبل از جنگ اُتار دے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین احد میں چہار شنبہ، پنج شنبہ کو پہنچے تھے، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ ایک انصاری کی نماز جنازہ پڑھ کر روانہ ہوئے اور پندرہ شوال ۳ھ روز یک شنبہ احد میں پہنچے۔

تفصیل کے بعد آگے چل کر لکھا ہے:۔

"اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت رہی جس میں حضرت ابوبکر، علی، عباس، طلحہ، سعد تھے۔ اسی جنگ میں دندان اقدس شہید ہوا اور چہرۂ اقدس پر زخم آیا۔" (رضا خانی ترجمہ قرآن ص)

ترجمہ و تفسیر کے الفاظ آپ کے سامنے ہیں اور بآواز بلند کہہ رہے ہیں کہ ہر جگہ حاضر کا بریلوی عقیدہ بالکل جھوٹ ہے کیونکہ:۔

ا۔ اگر آپ احد میں موجود ہوتے تو دولت خانہ سے برآمد ہو کر میدان احد میں پہنچنے کی ضرورت کیا تھی؟

ب۔ اگر احد میں آپ موجود دیکھ رہے تھے تو رضا خانی تفسیر کا یہ جملہ "جنگ لی کہ لشکر کفار احد میں اترا ہے" معاذ اللہ بے کار ہو کر رہ جائیگا۔

ج۔ ایک جماعت کا یہ مشورہ کہ حضور مدینہ ہی میں قائم رہیں کا فقرہ اعلان کر رہا ہے کہ صحابہ کا متفقہ عقیدہ تھا کہ آپ ہر جگہ حاضر نہیں بلکہ آپ ایک ہی جگہ تشریف رکھتے ہیں۔ تب ہی تو مدینہ سے باہر نکلنے کے مشورہ کی مخالفت اور مدینہ میں قائم رہنے کی تاکید کر رہے ہیں۔

د۔ دوسری جماعت اس پر مصر ہے کہ مدینہ سے باہر نکل کر میدان احد میں پہنچ کر مقابلہ کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ بالآخر آپؐ مدینہ سے باہر نکلے اور میدانِ احد میں پہنچ کر مقابلہ کیا۔

۹۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی امامت کا حکم آپؐ نے اپنے ایک خاص صحابی کو دیا جو تا واپسی آپؐ کی نیابت میں فرائض امامت سرانجام دیتا رہا۔

۱۰۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت جو آپؐ کے ہمراہ رہی، یہ میدانِ احد میں ہی ہمراہ تھی۔ مدینہ منورہ میں ان بزرگوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں تھا جس سے ظاہر ہے کہ آپؐ مدینہ میں نہیں بلکہ میدان احد ہی میں حاضر و موجود تھے

۱۱۔ احد ہی کے میدان میں دندانِ مبارک کی شہادت ہوئی۔ ہر جگہ تو کیا خود مدینہ میں ان کی شہادت کا کوئی بھی قائل نہیں جس سے ظاہر ہے کہ آپؐ مدینہ سے غیر حاضر اور احد میں حاضر تھے۔

رواج و رسم کی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں
رضا کارانہ اس بیگار میں پکڑے ہوئے ہیں

۱۲۔ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الایۃ (پ ۱۱۔ سورہ توبہ۔ رکوع ۱۳)

اس آیت کا شان نزول حاشیہ میں بتفصیل لکھا ہے۔ بخوفِ طوالت چند اقتباسات عرض ہیں:۔

"ابو عامر جو زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گیا تھا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے پر حضورؐ سے کہنے لگا:۔

"آپؐ اس (مسجد ضرار) میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرما دیجئے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور نے فرمایا :۔

"کہ اب تو میں سفر تبوک کے لئے پابہ رکاب ہوں ، واپسی پر اللہ کی مرضی ہوگی تو وہاں نماز پڑھوں گا"

جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع میں ٹھہرے ۔ (حاشیہ ۹ میں لکھا ہے) اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی اور جب تک حضورؐ نے قبا میں قیام فرمایا۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے ، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لاتے تھے ۔

خلاصہ :(ا) اگر آپؐ ہر جگہ حاضر ہیں تو منافقین نے مسجد ضرار میں نماز پڑھانے کی خواہش کیوں کی ؟

ب۔ جواباً آپؐ نے تبوک کے سفر سے واپسی پر کا خیال کیوں ظاہر فرمایا ؟

ج۔ آپؐ جب کہ ہر جگہ حاضر کے عقیدہ کے مطابق خود مسجد ضرار میں بھی حاضر و موجود ہیں تو پھر اللہ تعالےٰ نے ممانعت کیوں فرمائی ؟

د۔ آپؐ جب کہ عقیدہ باطلہ کی رو سے مسجد قبا میں ہمیشہ ہی حاضر ہیں تو ہر ہفتہ اہتمام سے حاضری کا مطلب و مقصد کیا ہوا ؟

۳۔ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْکَ بِالْاِفْکِ عُصْبَةٌ مِّنْکُمْ الایۃ (پ۱۸۔ رکوع ۲)

ترجمہ : بے شک وہ ایک بہت بڑا بہتان لائے ہیں ، تمہیں میں کی ایک جماعت ہے ۔

سید المفسرین بریلویہ | اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"بڑا بہتان سے مراد حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر تہمت لگانا ہے۔

۵ھ میں غزوۂ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ضرورت کے لئے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں آپ کا ہار ٹوٹ گیا۔ اس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں۔

ادہر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل (ہودج) شریف اونٹ پر کس دیا اور انہیں (محمل کسنے والوں کو) یہی خیال رہا کہ ام المومنین اس محمل شریف میں ہیں۔

قافلہ چل دیا، آپ آکر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہو گا۔

قافلہ کے پیچھے گری پڑی چیز کو اٹھانے کے لئے ایک صاحب رہا کرتے تھے۔ اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے جب وہ آئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو بلند آواز سے انا للہ و انا الیہ راجعون پکارا، آپ نے کپڑے سے پردہ کر لیا، انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی، آپ اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں، الخ

(حاشیہ رضا خانی ترجمہ قرآن مجید ص ۴۱۸)

بریلوی دوستو ذرا سوچ کر جواب دو کہ:۔

۱۔ جب آپ غزوۂ بنی المصطلق کے لئے تشریف لے گئے تو کیا غازی مجاہدین اور مسجد نبوی کے نمازیوں کو یعنے دونوں جگہ آپ ہی خود نماز پڑھایا کرتے تھے یا کہ آپ صرف قافلۂ مجاہدین کو نماز پڑھاتے تھے اور مسجد نبوی میں کوئی دوسرا نائب امام تھا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) جب آپؐ مدینہ میں بھی حاضر و موجود تھے تو پھر قریب مدینہ پہنچنے کا مطلب کیا ہوا؟

(ج) آپؐ جب کہ ہر جگہ موجود و حاضر اور عالم الغیب تھے، پھر صدیقہؓ کے ہار ٹوٹنے، تلاش کرنے، پیچھے رہ جانے اور خالی محمل کی روانگی وغیرہ سے آپؐ نے کیوں خبر نہ دی؟

(د) منافقین نے جو بہتان باندھا، اس کی تغلیط اور باطل ہونے کا اعلان یہ کہہ کر کیوں نہ کر دیا کہ ہم تو خود صدیقہؓ کے پاس موجود تھے، تم کیوں افترا کرتے ہو؟

(ہ) اگر صحابہ رضوان اللہ علیہم آپؐ کو حاضر و ناظر جانتے اور مانتے ہوتے تو صادق مومنین، منافقین کے بھرے میں کیوں آتے؟ بلکہ منافقین کو بہتانِ عظیم افترا کرنے کی جرأت ہی نہ ہوتی۔

بریلوی دوستو! حقیقت، آپ کے بانیانِ مذہب کی قلم سے نقل کر چکے ہوئے ناصحانہ گذارش ہے کہ خدارا ہوش کرو، جھوٹے واعظوں کے بہکاوے میں آکر اپنی عاقبت خراب نہ کرو، وقت ہے سمجھ، سوچو اور ٹھنڈے دل سے غور کرو۔ وما علینا الا البلاغ المبین

یا نہ رکھ منزلِ یوسف میں قدم اے طالب
یا نہ کر شرط کہ واں گرگ نہ ہو، چاہ نہ ہو

انکار صرف شکم پری کیلئے ہے،

حقیقت سے اغماض تو ہو سکتا ہے مگر اس کا جھٹلانا اور دل سے انکار ناممکن ہے، مثلاً:-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ فرعون نے حکومت کے نشہ اور شیطانی بہکاوے میں آکر اللہ تعالےٰ کی ہستی سے زبانی زبانی تو انکار کیا لیکن دل سے خدا کی ہستی کا قائل تھا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے :۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

ہمارے بریلوی دوستوں کے دل تو عقائد صحیحہ کو تسلیم کرتے ہیں، چنانچہ ان کی تصنیفات شاہد ہیں۔

اگرچہ مضمون ماسبق میں بریلوی قائدین کی قلم و زبان سے کافی شواہد ذکر ہو چکے تاہم معلومات کے لئے امام بریلویہ کا "ہر جگہ حاضر و موجود ہونے" سے انکار و فرار ملاحظہ فرمائیے۔

وہابی کش حدیث سے بریلویت فنا ہو گئی

خانصاحب فرماتے ہیں :

"میں یہاں ایک وہابی کش حدیث بیان کرتا ہوں کہ اس مسئلہ سے متعلق عادت کریمہ تھی، کبھی شب میں اپنے اصحاب کرام کا تفقد احوال فرماتے۔

(۱) مثلاً ایک شب نماز تہجد میں صدیق اکبرؓ پر گزر فرمایا، صدیق اکبرؓ کو دیکھا کہ بہت آہستہ پڑھ رہے ہیں۔

(۲) فاروق اعظم کی طرف تشریف لے گئے، ملاحظہ فرمایا کہ بہت بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

(۳) بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے۔ انہیں دیکھا کہ جا بجا سے متفرق آیتیں پڑھ رہے ہیں۔ صبح ہر ایک کے طریق کا سبب دریافت فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیقؓ نے عرض کیا :۔
یارسول اللہ ! میں جس سے مناجات کرتا ہوں، اسے سنا لیتا ہوں
اوروں سے کیا کام کہ بلند آواز کروں ؟
فاروقؓ نے عرض کیا :۔
"یارسول اللہ ! میں شیطان کو بھگاتا اور سوتوں کو جگاتا ہوں ....."
حضرت بلال نے عرض کیا :۔
پاکیزہ کلام ہے کہ اللہ اس کے بعض کو بعض سے ملاتا ہے "

(ملفوظات شریف حصہ دوم صـ۴۲)

ناظرین | بریلویہ کی وہابی کش حدیث آپ کے سامنے ہے لہٰذا انصافاً کہیئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر علم غیب کلی تھا، اور آپ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے تہجد وغیرہ کے حالات کو سنجر بی جانتے تھے بلکہ خود ان کی اقامت گاہوں اور تہجد کے مصلے پر حاضر اور موجود بھی تھے تو پھر آپؐ کو رات کے وقت خاص اہتمام سے چل اور گھوم پھر کر تفقد حالات کی ضرورت ہی کیا تھی۔

حدیث کو تو صحیح ماننا ہی پڑے گا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی اقامت گاہ سے چل کر صحابہ کے گھروں میں گھوم پھر کر تہجد کے حالات معلوم کرنے پر یقین کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں، جس کا انجام یہ ہوگا کہ :۔

آپؐ صحابہ کے پاس موجود و حاضر نہیں تھے اور نہ ہی صحابہ آپؐ کو اپنے پاس حاضر مانتے تھے۔

خلاصہ کلام یہ کہ خود بریلوی امام کی پیش کردہ حدیث نے بریلویہ کے وہمی و ہوائی ہر جگہ حاضر کے عقیدہ کو راکھ کا ڈھیر کر دیا ہے۔

مزید ثبوت | خانصاحب لکھتے ہیں :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مدینہ طیبہ میں مجاورت ہمارے ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے کہ حفظِ آداب نہیں ہو سکے گا۔ (احکام شریعت حصہ دوم ص۸۲)

میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

خانصاحب کا فتوے پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ مدینہ طیبہ ہے تو تمام روئے زمین سے بھی افضل مگر اس میں چونکہ مرقد انور ہے، جہاں حضورؐ استراحت فرما (موجود) ہیں لہذا کما حقہٗ احترام ناممکن ہو جائے گا۔ بنابریں مدینہ منورہ میں اقامت و رہائش مکروہ ہے۔

جس سے ظاہر ہو گیا کہ جہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوں، ان کا ادب و احترام امر لازم ہے۔

پس اگر بریلوی عقیدہ کی رو سے آپؐ ہر جگہ حاضر و موجود ہیں تو پھر مدینہ منورہ کی خصوصیت ہی کیا ہے۔ پوری دنیا میں آپؐ کے حاضر و موجود ماننے سے تمام دنیا میں حفظِ آداب نہیں ہو سکتا۔ لہذا بریلوی دوستوں کو دنیا سے کوچ کر کے زندہ در گور ہو جانا چاہیئے۔

اور سنیئے خانصاحب اپنے ایک پیر بھائی کی تعریف اور ان کے جنازہ کی تفصیل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جب ان کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا، مجھے بلا مبالغہ وہی خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی۔

ان کے انتقال کے دن مولوی امیر احمد مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں۔

فرمایا:۔

برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے الحمدللہ یہ جنازہ مبارک میں نے پڑھایا۔" (ملفوظات حصہ دوم ص۲۲)

خانصاحب کے بیان سے ظاہر ہے کہ چونکہ حسب تشریح حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے خوشبو آتی ہے۔

۱۔ پس روضہ انور کے قریب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی موجودگی کی وجہ سے خوشبو پائی۔

۲۔ برکات احمد کے جنازہ میں آپؐ شریک تھے، اس لئے وہاں بھی خوشبو پائی۔

نتیجہ صاف ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود اطہر (ذات گرامی) جہاں بھی حاضر و موجود ہوگا، خوشبو کی لپٹیں آئیں گی۔

لہٰذا ہر جگہ حاضر و موجود ہونے سے تمام روئے زمین سے خوشبو ہی خوشبو مہکنی چاہیئے۔ کسی بھی جگہ جیسے کہ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر، گندگی وغیرہ جگہوں سے بجائے بدبو کے خوشبو ہی آنی چاہیئے ورنہ بدبودار نجس و ناپاک جگہوں کو خاص اور مستثنیٰ کہنے کی کوئی دلیل چاہیئے ورنہ پھر ہر جگہ حاضر کا عقیدہ غلط ٹھہرے گا کیونکہ آخر یہ بھی تو جگہ ہی ہیں۔

سلف گئے جو قیاس اور گمان سے
صحیفے ہیں اترے ہوئے آسمان سے

سب سے واضح ثبوت ۱۔ گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں۔

۲۔ برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے"

یہ الفاظ ڈھنڈورا ہیں کہ آپ ہر جگہ نہیں بلکہ کسی خاص مقام سے سوار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر جنازہ کی شرکت کے لئے مقامِ جنازہ پر تشریف فرما ہوتے۔

بریلوی دوستو بات کھل کر سامنے آگئی کہ خدا ہے ہر جگہ حاضر جان کر اپنے امام کو یا وہ گو اور جھوٹا تسلیم کرو یا پھر ان کو حق گو، سچا مانتے ہوئے "ہر جگہ حاضر" کے عقیدہ کو مذہب باطل تسلیم کرو اور غلط توہمات ہونے کا اعلان کر دو۔

من نہ گویم ایں کن یا آں کن مصلحت بیں و کار آسان کن

مولوی اچھروی کی زبانی خانصاحب سے ہر جگہ عملاً تردید ملاحظہ فرمانے کے بعد اب اچھروی صاحب کی مقیاس حنفیت سے واضح ثبوت بھی دیکھتے چلیئے :۔

"آپ نے فرمایا کہ لا تجعلوا قبری عیدا یعنے عید کی طرح بلند آواز سے میری جنت کے پاس صلوٰۃ وسلام اور دعائیں نہ پڑھنا بلکہ آہستہ اور عجز سے آواز نکالنا تاکہ ایسا نہ ہو کہ بجائے تزکیۂ نفس اور بخشش کے پچھلی عبادت بھی اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ کی رو سے ضائع کر جاؤ" (طبع اول ص۲۴۱ طبع ثالث ص۵۵۵)

اچھروی صاحب کے الفاظ کہ :۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ اپنی جنت (قبر) میں موجود ہیں لہٰذا قبر شریف کے پاس اونچی آواز حبطِ اعمال کا موجب ہے"

سے ظاہر ہے کہ آپؐ جہاں بھی تشریف فرما ہوں، وہاں ہی بلند آواز اور شور موجب حبط اعمال ہوگا۔

جس سے ظاہر ہے کہ بریلویہ کے دل مانتے ہیں کہ آپؐ ہر جگہ حاضر و موجود ہیں، تب ہی تو صبح شام مساجد میں باآواز بلند اپنے من گھڑت درود کا شور برپا کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا کہ عملاً انکاری اور زبانی قائل ہیں ۔

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

بریلویوں کا مروجہ سلام و درود

اہلحدیث کا مذہب تو یہ ہے کہ درود شریف افضل ترین وظیفہ ہے۔ اس کی کثرت سے ہر قسم کے غم، وہم اور تفکرات دور ہوتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کی رحمت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربت و ہمسائیگی کا موجب ہوگا۔

نماز ہو یا کوئی بھی دعا، حتیٰ کہ کوئی بھی ورد وظیفہ عند اللہ منظور نہیں جب تک کہ اس میں درود شریف نہ ہو بلکہ مشاہدہ یہ ہے کہ درود شریف کو روایت و نقل کرنے کا شرف صرف ائمہ اہلحدیث ہی کو حاصل ہے۔ ان کی جمیع مصنفات صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس اور ایمان افروز و بصیرت افروز لفظ سے بھرپور ہیں۔

نہ صرف یہی بلکہ ائمہ اہلحدیث کو درود شریف سے اس درجہ شغف ہے کہ انہوں نے وہ تمام کے تمام الفاظ درود جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں مقبول و معروف تھے کتابی صورت میں جمع کرتے ہوئے امت کے سامنے بطور تحفہ پیش کر دیئے ہیں جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

مگر اس سب کچھ کے باوجود ہمارے بریلوی دوست باطل پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ :۔

"اہلحدیث درود نہیں پڑھتے بلکہ درود کے منکر ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت واقعہ | یہ ہے کہ ہمارے بریلوی دوستوں نے جو درود الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور صل علی نبینا، صل علی رسولنا کے الفاظ سے از خود اختراع کئے اور بنا رکھے ہیں، اہل حدیث ان کے ورد وظیفہ یا پڑھنے پڑھانے کو بدعت و ناجائز و امنع دلائل سے کہتے ہیں۔

کھلا چیلنج | اگر کوئی بریلوی عالم اپنے مجوزہ درود الصلوٰۃ والسلام علیک اور صل علی نبینا کا ثبوت صحیح حدیث یا کم از کم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی مروجہ مجلسی طریق یا فرداً فرداً پڑھنے پڑھانے کا ثبوت دکھلا دے تو انشاء اللہ العظیم اسے یک صد روپیہ انعام دیں گے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے ۔۔۔ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

رضاخانی ترجمہ قرآن سے فیصلہ | یہ حقیقت ہے کہ بانی بریلویت خانصاحب نے قرآن مجید کا ترجمہ اور مفتی بریلویہ نے اس کی تفسیر و حاشیہ محض بریلویت کو فروغ دینے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے ہی کی غرض سے شائع کیا ہے۔

آیئے بریلویوں کے مجوزہ صلوٰۃ اور درود کے ناجائز و غلط ہونے کا فیصلہ اس سے سنیئے۔

سورہ احزاب بائیسویں پارہ کی آیت شریفہ:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

ترجمہ: اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(حاشیہ ۱۰۱) سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے۔ ہر ایک مجلس میں آپؐ کا ذکر خیر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس (ایک مرتبہ) سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ مستحب ہے۔

یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں، اور نماز کے آخری قعدہ میں بعد تشہد درود شریف سنت ہے (فقہاء احناف کا فتوے یہی ہے کہ سنت اگر رہ جائے مثلاً درود تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس کے برعکس اہلحدیث اور شافعیہ کا اٹل فیصلہ ہے کہ درود کے بغیر نماز بالکل نہیں ہوگی، خواہ بے عذر سے رہ جائے یا عمداً چھوڑ دیا جائے، نماز لوٹانی ہی پڑے گی) اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل واصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے اور مستقل طور پر حضورؐ کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔

مسئلہ | درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔

درود شریف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تکریم ہے علماء نے "اللّٰھم صل علیٰ" کے معنے یہ بیان کئے ہیں کہ:

یا رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما الخ

(حاشیہ رضا خانی ترجمہ قرآن مجید ص ۵۰۶)

واضح ہو گیا | (۱) درود شریف میں آل کا لفظ ضروری ہے۔

(۲) ابتداء میں باتفاق علماء اللھم صلی علیٰ محمد بھی لازمی ہے۔

لیکن بریلوی صلوٰۃ میں نہ ہی تو آل کا ذکر ہے اور نہ ہی صل علیٰ نبینا کی ابتداء اللّٰھم سے ہوتی ہے۔

اس لئے یہ من گھڑت سلام و درود ہوا جو خود بریلوی مذہب کے قول و فتوے سے بھی غلط و ناجائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں !!

مختارِ کل

مختارِ کل کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ چاہے کر گزرے اور اسے کوئی مانع نہ ہو، نہ ہی اسے کسی کے مشورہ اور مدد وغیرہ کی ضرورت ہو، ایسی ہستی صرف اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک ہی کی ہے۔

چنانچہ آیۃ الکرسی میں مولا کریم خود ہی اعلان فرما رہے ہیں :-

۱۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (پ۳۔ رکوع ۲)

ترجمہ : اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے، بغیر اس کے حکم کے۔ (رضا خانی ترجمۂ قرآن مجید ص۴۹)

۲۔ **پوری صراحت** سے ارشاد ہے :-

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ (پ۲۵۔ آخر سورہ شوریٰ)

ترجمہ خانصاحب سے سنیئے

"اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمینوں کی سلطنت، وہ پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے چاہے بیٹے دے ۹ یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں، اور جسے چاہے بانجھ کر دے ۱۰ بے شک وہ علم و قدرت والا ہے۔

تفسیر ہی حاشیہ ۱۰۰،۹،۸ ملاحظہ فرمائیے :۔

جیسا چاہتا ہے تصرف فرماتا ہے، کوئی دخل دینے اور اعتراض کرنے کی مجال نہیں رکھتا۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرماتے، جسے چاہے بیٹے دے یا بیٹے اور بیٹیاں ملا کر دے، اور جسے چاہے اس کے اولاد ہی نہ ہو۔ وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے، جسے جو چاہے دے۔

انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت لوط اور حضرت شیث علیہما السلام کے صرف بیٹیاں ہی تھیں۔

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند ہی تھے، کوئی دختر ہوئی ہی نہیں۔

(۳) سید انبیاء حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند اور چار صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔

(۴) حضرت یحیٰی اور حضرت عیسٰی علیہما السلام کے کوئی اولاد ہوئی ہی نہیں۔ (حاشیہ رضاخانی ترجمہ قرآن مجید ص۵۸۱)

بریلوی ترجمہ و تفسیر آگاہ کر رہے ہیں کہ قادر مطلق اور مختار کل صرف اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک ہی ہے، جیسا چاہے وہ کرے، اسے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں اور نہ ہی کسی رسول و نبی کو اس پر اعتراض کی گنجائش نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چاروں فرزند آپ کی گود ہی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملت فرما گئے تھے کہ ابراہیم آپ کے فرزند کی وفات جب ہوئی تو فرقت
وجدائی سے نڈھال فرما رہے تھے۔

ولا نقول الا ما یرضی ربنا و انا بفراقك یا ابراهیم
لمحزونون (صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۷۶ مطبوعہ نور محمد)

ترجمہ: کہ اے ابراہیم تیرے فراق وجدائی کا غم تو بہت ہے لیکن کوئی بات
کہہ نہیں، مرضیٔ مولا پہ شاکر ہوں۔

مختارِ کل کی وضاحت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ مختار کل کی تشریح
یوں فرماتے ہیں:

الخلیقة مفتقرة الیه لم یخلقهم لاجتلاب نفع ولا
دفع ضر ولا لداع دعاه الیه ولا لخاطر له و فکر
حدث بل ارادة مجردة کما قال و هو اصدق القائلین
ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝ منفردة
بالقدرة علی اختراع الاعمال و کشف الضر والبلوی
وتقلیب الاعیان و تغیر الاحوال کل یوم هو فی شان
یسوق ما قدر الی ما وقت (غنیۃ الطالبین مترجم مطبوعہ اسلامیہ لاہور ص ۱۲۳)

ترجمہ: پوری مخلوقات اس کی طرف محتاج ہے۔ اس نے کسی کو دوسرے
کے نفع یا نقصان میں مختار نہیں بنایا اور نہ ہی مخلوقات کو کسی دوسرے کی
درخواست وخیال کی وجہ سے پیدا کیا ہے بلکہ اس نے محض اپنے ہی ارادہ
سے پیدا کیا ہے۔

جیسا کہ اس نے خود ہی فرمایا ہے:

"عرش مجید کا مالک ہے، جو چاہتا ہے کرتا ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنی قدرت میں یکتا ہے، حالات کو پیدا کرنے اور نفع نقصان کے اولنے بدلنے میں وہ خود ہی مختار و قادر ہے۔
چنانچہ فرماتا ہے:۔

"ہر روز اپنے کار مخصوصہ میں ہے"

وقت معین تک اسی طرح چلاتا ہے جو اس نے مقدر کیا ہے۔

مزید فرماتے ہیں | یعلم ما فی السمٰوٰت السبع و ما بینھن و ما تحتھن و ما فی الارض و ما تحتھن و ما تحت الثری و ما فی قعر البحار و منبت کل شجرۃ و کل شجرۃ و کل ذرع ینبت و مسقط کل ورقۃ وحدہ ذالک کلہ وعدد الحصی والرمل و التراب و مثاقیل الجبال و مکائیل البحار و اعمال العباد و اسرارھم و انفاسھم و کلامھم و یعلم کل شئ لا یخفٰی علیہ شی من ذالک رغنیۃ الطالبین[۱۲۶]

ترجمہ: یہ اسی کا خاصہ ہے کہ وہ جانتا ہے ہر اس شے کو جو ساتوں آسمانوں میں اور جو اُن کے درمیان اور ان کے نیچے ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ زمینوں میں ہے اور اس کو جو ان کے درمیان اور ان کے نیچے ہے، اور جو کچھ کہ تحت الثریٰ کے بھی نیچے، اور سمندر اور دریاؤں کی انتہائی گہرائی میں ہے اور ہر بال و ہر درخت اور جڑی بوٹی وغیرہ۔
انگوری کے نکلنے کی جگہ اور انتہا کو بھی جانتا ہے اور تمام انگوریوں کے پتوں کی گنتی اور ان کے گرنے وغیرہ کے وقت، جگہ بلکہ تمام کنکریوں، ریت و خاک کے ذرات اور پہاڑوں کے وزن کی مقدار اور سمندروں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تول وماپ اور بندوں کے نیک و بد جمیع اعمال اور ان کے سینوں کے تمام خفیہ راز بلکہ سانس کی تعداد اور گفتگو اور اس کے الفاظ و حروف وغیرہ۔
ہر شے کو کلی طور پر جانتا ہے۔ تمام اشیاء میں سے کوئی ادنے سے ادنے شے بھی اس سے مخفی نہیں ہے۔

ناطق فیصلہ | پیر صاحبؒ کا یہ ہے کہ :۔
ذات الٰہی ہی مختار کل اور قادر مطلق ہے۔ اسے کسی وزیر، مشیر، معاون و مددگار کی ضرورت قطعاً نہیں و لا حمن و لا شریك و لا ظهير و لا وزير و لا نتہ و لا مشير له (غنیۃ الطالبین ص ۱۲۲)

خلاصۂ کلام | پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہوا کہ تمام مخلوقات سے مخلوق کے کسی ادنے یا اعلے فرد کو اس نے کسی کے نفع و ضرر میں مختار نہیں بنایا۔ وہ جو چاہے کرے، قادرِ مطلق اور مختارِ کل صرف وہی ہے اور پوری کی پوری مخلوق اسی کی محتاج اور دستِ نگر ہے ؎

جسے چاہے رحمت کا حلہ عطا کرے جسے چاہے در در سے دُر دُر کرائے

بریلوی دوستوں کا غلط پروپیگنڈا | بریلویت کا چونکہ باوا آدم ہی نرالا ہے اس لئے وہ غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو مختارِ کل بنا دیا ہے۔ جمیع تصرفات ان کے اختیار میں ہیں۔
چنانچہ کہہ رہے ہیں :۔

اللہ کے پلڑے میں وحدت کے سوا کیا ہے
جو لینا ہے وہ لے لیں گے محمد سے

بنا بریں مناسب سمجھا گیا کہ بریلویت کے اس پروپیگنڈے کی حقیقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی خود خانصاحب ہی سے آشکار کر دی جائے۔

۱۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ (پ۱۱۔ سورہ یونس۔ رکوع ۵)

ترجمہ: تم فرماؤ میں اپنی جان کے بُرے بھلے کا ذاتی طور پر اختیار نہیں رکھتا، مگر جو اللہ چاہے۔

۲۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (پ۱۱۔ آخر سورہ یونس)

ترجمہ: اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا، اور اگر تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں۔

حاشیہ ۲ میں لکھا ہے:

وہی نفع و ضرر کا مالک ہے تمام کائنات اسی کی محتاج ہے وہی ہر چیز پر قادر اور جود و کرم والا ہے۔ بندوں کو اس کی طرف رغبت اور اس کا خوف اور اس پر بھروسہ اور اسی پر اعتماد چاہیے اور نفع و ضرر جو کچھ بھی ہے اسی کے اختیار میں ہے۔

(رضا خانی ترجمۂ قرآن ص۲۶۳)

۳۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (پ۹۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ترجمہ: تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں مگر جو اللہ چاہے ۵ اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کر لی ہوتی اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی ۶ میں تو یہی ڈر ۷ اور خوشی سنانے والا ہوں اُنہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔"

حاشیہ میں لکھا ہے:-

"معنے یہ ہیں کہ میں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا۔ جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالےٰ کی اطلاع اور اس کی عطا ہے ..... بھلائی جمع کرنا اور برائی نہ پہنچنا اسی کے اختیار میں ہو سکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو کیوں کہ جس کی ایک صفت ذاتی ہے اس کے تمام صفات ذاتی۔ تو معنے یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کر لیتا اور میں برائی نہ پہنچنے دیتا۔

بھلائی سے مراد راحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر غلبہ ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بھلائی سے مراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مومن کر لینا ہو اور برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا۔

تو حاصل کلام یہ ہوگا کہ اگر میں نفع و ضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اسے منافقین و کافرین تمہیں سب کر موسن کر ڈالتا اور تمہارے کفری حالت دیکھنے کی مجھے تکلیف نہ پہنچتی۔" (رضا خانی ترجمہ ص ۱۰۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کروا دیا کہ :۔

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں کسی کے نفع و نقصان کا مختار نہیں بنایا"

۴۔ مزید سنیئے " قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ (پ۲۹۔ سورہ جن)

"ترجمہ : تم فرماؤ میں تمہارے کسی بھی برے یا بھلے کا مالک نہیں"

(رضا خانی ترجمہ قرآن مجید صفحہ ۶۸۲)

قرآن مجید کا فیصلہ ابی طالب کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری، محبت اور برادر میں اعانت کوئی چھپی بات نہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دلی خواہش اور آرزو یہی تھی کہ مسلمان ہو جائیں۔

چنانچہ مشہور ہے کہ ان پر جب موت طاری ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی دلی آرزو کو ہمدردانہ طریق پر ان کے کان میں آہستہ طور پر فرمایا کہ :۔

"اے میرے پیارے و ہمدرد چچا آپ میرے کان ہی میں کلمہ پڑھ دیجئے تاکہ روز قیامت اپنے مولا کریم کے حضور تمہاری نجات کی سفارش کر سکوں"

لیکن ان کا ایمان عند اللہ منظور نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے صاف انکار کر دیا اور باری تعالیٰ کی طرف سے یوں تنبیہ نازل فرمائی۔

۱۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (پ۲۰۔ سورہ قصص۔ رکوع ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ : بے شک یہ نہیں کہ جسے تم اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر لو۔ ہاں جسے چاہے اللہ ہدایت فرماتا ہے۔

مسلماں ہے تو دل میں عظمتِ قرآں پیدا کر
شرابِ معرفت پی، دیدۂ عرفاں پیدا کر

تفسیر و حاشیہ | اور شانِ نزول یوں بیان کیا گیا ہے :۔

"مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کی موت کے وقت فرمایا :۔

"اے چچا کہو لا الہ الا اللہ میں تمہارے لئے روزِ قیامت شاہد ہوں گا۔

انہوں نے کہا :۔

"اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لا کر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا۔۔۔۔۔۔۔"

اس کے بعد ابو طالب کا انتقال ہو گیا۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔" (حاشیہ ترجمہ قرآن احمد رضا خان ص۴۶۶)

بریلوی ترجمہ اور تفسیر | ڈھنڈورا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مختارِ کل ہیں اور اگر انہیں کچھ اختیار و قدرت ہوتی تو کم از کم اپنے چچا کو ضرور مسلمان کر لیتے۔

نیز اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ آیت بھی بطور تنبیہ نازل نہ ہوتی :۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ (تحریم۔پ۲۸)

ترجمہ : اے نبی تم اپنے اوپر وہ چیز کیوں حرام کئے لیتے ہو جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے۔"

شانِ نزول: (۱) سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے محل میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئیں، حضورؐ نے حضرت ماریہ قبطیہ کو سرفراز خدمت کیا۔ یہ حضرت حفصہ پر گراں گزرا، حضور نے ان کی دلجوئی کے لئے فرمایا کہ:۔

"میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا۔"

(۲) ایک قول اس آیت کا شانِ نزول میں یہ بھی ہے:۔

"..... زینب کے یہاں میں نے شہد پیا ہے۔ اس (شہد) کو میں اپنے اوپر حرام کرتا ہوں۔" (قرآن مجید مترجم احمد رضا خان ص۹۶۶)

آپ مختارِ کل یا اپنی مرضی کے مالک ہوتے تو لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ کی تنبیہ کیوں نازل ہوتی۔ گویا کہ بریلوی ترجمہ و تفسیر ثبوت ہے کہ حضورؐ اپنی مرضی کے مالک یا مختارِ کل نہیں بلکہ تابعِ فرمانِ مولا ہیں۔

۳۔ عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ۝ (پ۳۰۔ سورہ عبس)

ترجمہ: تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اس پر کہ اس کے پاس نابینا حاضر ہوا۔

شانِ نزول کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

"نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عتبہ، ربیعہ، ابوجہل، عباس، ابی بن خلف اور امیہ بن خلف اشرافِ قریش کو اسلام کی دعوت فرما رہے تھے، اس درمیان عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا حاضر ہوئے اور انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بار بار ندا کر کے عرض کیا کہ :۔
"جو اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو سکھایا ہے مجھے تعلیم فرمایئے"
یہ بات حضور کو ناگوار گزری اور آثارِ ناگواری چہرۂ اقدس پر نمایاں ہوئے ..... اس پر یہ آیات نازل ہوئیں" (حاشیہ رضا خانی ترجمہ قرآن ص۴۹۶)

حضورؐ کی زندگی کے اکثر و بیشتر واقعات قرآن مجید، تفاسیر اور کتبِ احادیث و سیر میں بتفصیل مذکور و منقول ہیں جو آپ کی منشا و خواہش کے خلاف ظہور ہوئے یعنی آپ کی رضا و خواہش اور منشا کچھ دوسری تھی لیکن مولا کریم نے اس سے روک دیا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

غرضیکہ نہ ہی تو آپؐ اپنی جان کے نفع و نقصان کے مالک و مختار ہیں اور نہ ہی دوسرے کسی کے نفع و ضرر کا آپ کو مختارِ کل بنایا گیا ہے۔ بلکہ آپ ہر حال تابع مرضیٔ مولا ہیں۔ چنانچہ خود بریلوی ترجمہ و تفسیر کے الفاظ سے ذکر ہو چکا۔

وضاحت رضا خانی ترجمۂ قرآن کریم سورہ کہف کی آیت شریفہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کی تفسیر یوں لکھی ہے :۔
"مجھ پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں" (حاشیہ ص۴۶۴)

بریلوی تفسیر سے عیاں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مختارِ کل مشہور کرنا اور جاننا شریعت اسلامیہ سے لاعلمی اور ناواقفیت کی بنا پر ہے بلکہ گمراہی اور جہالت ہے۔

کیونکہ جیسے عام انسانوں پر بشری امراض و عوارض طاری ہوتے ہیں اور ان کے دفع دور کرنے میں کوئی انسان مختار نہیں، ویسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہ تو غیروں کے عوارض و امراض دور کرنے میں مختار ہیں نہ ہی خود اپنے نفع و ضرر کو روکنے یا دور کرنے میں مختار ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم الامت کا فیصلہ اگرچہ بریلوی ترجمہ و تفسیر کے ہوتے ہوئے مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں تاہم مفتی احمد یار گجراتی کی مصنفہ "جاء الحق" سے تفسیر "صاوی" کی عبارت بھی ایک نظر دیکھتے چلیئے :۔

"او ان علمه بالغيب فلا علم من حيث انه لا قدرة له على تغيير ما قدر الله فيكون المعنى حينئذ لو كان لي علم حقيقي بان اقدر على ما اريد وقوعه لاستكثرت من الخير وما مسني السوء

ترجمہ : حضور علیہ السلام کا علم غیب جاننا نہ جاننے کی طرح ہے کیوں کہ آپؐ کو اس چیز کے بدلنے پر قدرت نہیں جو اللہ نے مقرر فرما دی۔

تو معنے یہ ہوئے کہ اگر مجھ کو علم حقیقی ہوتا، اس طرح کہ میں اپنی مراد (منشا) کے واقع کرنے پر قادر ہوتا تو بہت سی خیر جمع کر لیتا۔

یہ توجیہ نہایت ہی نفیس ہے کیونکہ آیت کے معنے یہ ہیں کہ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی خیر جمع کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی" (جاء الحق اڈیشن ساتواں ص۸۸)

مفتی صاحب کا بیان کردہ معنے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود اپنے ذاتی نفع و نقصان کے بھی مالک و مختار نہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کو منظور ہو آپ اسی کے تابع ہیں۔

جب کہ اصلیت یہ ہے تو پھر دوسرے کسی کے نفع و نقصان کے کیسے مالک و مختار ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال مختارِ کل کا عقیدہ خود بریلوی مذہب کے اماموں کی تحریر سے بھی باطل ہی ہے۔ بریلوی دوستو ؎

عاقل کو تو کافی ہے بس اک حرفِ حکایت
نادان کو کافی ہے نہ دفتر نہ رسالہ

عرس یا میلہ اور مستورات کا قبروں پر جانا

اس مسئلہ کی پوری تحقیق اور بریلوی عقائد باطلہ کی مفصل تردید ذکر ہو چکی یہاں صرف اسی قدر مقصود ہے کہ عرس دگیارہویں کا ثبوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، صحابہ رضوان اللہ علیہم، ائمہ دین امام مالک، ابو حنیفہ، شافعی اور احمد رحمۃ اللہ علیہم سے اگر کوئی بریلوی دوست دکھا دے تو اسے ہر وہ منہ مانگا انعام دے دیا جائے گا جو اخلاقاً اور شرعاً جائز ہو۔

ہمارے مخاطب محمد عمر اچھروی نے سب سے بڑا فرضی و من گھڑت افسانہ جو مقیاس حنفیت میں پیش کیا ہے وہ صرف یہی ہے کہ:

"ہم بزرگ کی برکت (یوم وصال) والی مقررہ رات میں (عرسوں پر) حاضری دیتے ہیں" (طبع ثالث ص۱۸)

(۳) عورتوں کو مزارات پر جانے سے روکا جاتا ہے۔ تو مستورات حضرت عائشہ کی سنت کو ادا کرتی ہوئیں مردوں کی نظروں سے پوشیدہ وہاں پہنچتی ہیں" (طبع ثالث ص۱۷، طبع اول ص۱۶)

حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ رافضیوں کے عاشورۂ محرم کی تردید میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں کہ :۔

" اگر کسی کے یوم وفات کو مقرر و معین کرنا جائز ہوتا تو لکان یوم الاثنین اولی بذالك اذ قبضه الله تعالیٰ نبیہٗ محمدا صلے الله علیه وسلم فیه وکذالك ابو بکر الصدیق قبض فیه (غنیۃ الطالبین مطبوعہ اسلامیہ لاہور ص ۵۸۶)

مزید فرماتے ہیں " لاتخذ الصحابة والتابعون لهم اقرب الیه عنا واخص به" (ص ۵۸۶)

ترجمہ : اگر یوم وفات کا معین و مقرر کرنا جائز ہوتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہم کا یوم وفات ضرور مقرر فرماتے کیوں کہ یہ لوگ پوری امت سے خاص کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر حیثیت سے زیادہ تر قریب اور نزدیک تر ہیں۔

پس بقول پیر صاحب جب کہ عہد خیر القرون میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یوم وفات یا عرس منانا جائز و ثابت نہیں تو دوسرے کسی کا عرس کیوں کر جائز ہو سکتا ہے۔

قادری کہلوانے والو اگر واقعی آپ کو پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت ہے تو آپ کے قول و فتوے پر عمل کرتے ہوئے عرسوں وغیرہ سے تائب ہو کر دعوے مریدی کو صحیح ثابت کر دکھاؤ۔

مستورات کا عرسوں پر جانا اچھروی صاحب کے بہتان :۔

" کہ مستورات حضرت عائشہ صدیقہ کی سنت کو ادا کرتی ہوئیں ..... وہاں پہنچتی ہیں "

کی تردید احمد رضا خانصاحب کی قلم سے بھی پڑھیئے :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مسئلہ ۲۷: بزرگوں کے مزار پر عرسوں میں یا اس کے علاوہ عورتیں جاتی ہیں، وہاں بیٹھتی ہیں تو اس قبر میں ان کا ٹھہرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: عورتوں کو مزارات اولیاء و مقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے۔" (احکام شریعت حصہ اول صفحہ ۹)

فتاوی افریقہ میں فرماتے ہیں:۔

"ویستحب زیارۃ القبور للرجال وتکرہ للنساء الخ

یعنے کفایہ شعبی پھر تاتارخانیہ میں امام قاضی سے سوال ہوا:۔

"کیا عورتوں کا قبرستان کو جانا جائز ہے؟

فرمایا:۔

ایسی بات میں جائز و ناجائز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھو کہ جائے گی تو اس پر کتنی لعنت ہوگی؟

خبردار جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے، اللہ تعالے اور اس کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور جب گھر سے چلتی ہے سب طرف سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں اور جب قبر پر آتی ہے، میت کی روح لعنت کرتی ہے اور جب پلٹتی ہے، اللہ کی لعنت کے ساتھ پھرتی ہے۔

البتہ حاضری خاکبوسی آستان عرش نشان سرکار اعظم صلے اللہ علیہ وسلم اعظم المندوبات ہے۔" (السنیۃ الانیقۃ فی فتاوی افریقہ مطبوعہ رضوی پریس بریلی صفحہ ۱۶۷ سنہ ۱۳۳۶ھ)

دربار نبوت کا فیصلہ و اعلان اچھروی صاحب پر مجدد بریلویہ کی لعنت

ملفوظات حصہ دوئم میں بھی یہ فتوی تفصیل سے مذکور ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھٹکار کو ملاحظہ فرمانے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پھٹکار و لعنت بھی ملاحظہ فرماتے چلیئے :۔

۱۔ "لعن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زائرات القبور"

(مشکوٰۃ باب المساجد فصل ثانی)

۲۔ "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زورات القبور" (مشکوٰۃ باب زیارۃ القبور)

ترجمہ : قبروں کی زیارت کو جانے والی عورتوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

بریلوی دوستو اپنے واعظ کا فتوے اور اس پر اپنے قائد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت بھی سنتے ہوئے

جو اس کے امر میں خطا پائے گا　　وہ ظالم دیوانہ کدھر جائے گا

گیارھویں کی نیاز و فاتحہ

اگرچہ بریلوی دوستوں نے گیارہویں کے جواز میں کئی ایک فرضی افسانے اور من گھڑت دلائل مشہور کر رکھے ہیں مگر عہد حاضرہ کے بریلویوں میں چونکہ محمد عمر اچھروی سب سے بڑے مناظر و واعظ ہیں۔ لہذا ان کی مصنفہ مقیاسِ حنفیت سے گیارہویں کے جواز کا ثبوت نقل کر کے خود پیر بادشاہ (جسے جہلاء گیارہویں والا مشہور کئے ہوئے ہیں) کی قلم سے گیارہویں کا ناجائز ہونا پیش کیا جاتا ہے۔

اچھروی صاحب لکھتے ہیں :۔

"خدائی قانون سے بھی یوم وصال زیادہ متبرک ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس واسطے آپ کے اس گیارہویں دن مقررہ پر حضرت پیر صاحب کی طرف سے صدقہ خیرات کئے جاتے ہیں۔" (طبع اول ص۲۲۴، طبع ثالث)

مرید کے گھر سے مرشد کو کھانا

بریلویوں کے جواز گیارہویں کی بڑی دلیل آپ نے سن کی کہ پیر بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے صدقہ وخیرات ہے لیکن پیر بادشاہ کا فیصلہ ہے کہ:۔

"پیر کو مرید کی جان و مال سے نفع و فائدہ حاصل کرنا، اس کے گھر اور ملکیت سے کھانا ہی حرام ہے۔"

چنانچہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اعلان فرماتے ہیں:۔

"ولا ینبغی ان یرتفق من المرید بحال ولا بالانتفاع بماله ولا بخدمة"

آگے چل کر مکرر لکھتے ہیں:۔

"فلا یرتفق به ولا بماله" (غنیۃ الطالبین مترجم مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور ص۵۸۰)

حاصل یہ کہ مرید کی جان اور اس کے مال سے مرشد کو فائدہ حاصل کرنا ہرگز جائز نہیں۔

پوری وضاحت

سے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فصل سلک طریق الورع کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

"سیئات المقربین حسنات الابرار فطعام الشیخ مباح للمرید وطعام المرید حرام فی حق الشیخ لصفاء حالته ونزاهة رتبته وعلو منزلته وقربه من ربه عزوجل (غنیۃ ص۳۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: مقربین بارگاہِ عالی کے لئے وہ برائیاں ہیں جو کہ تمام صلحا کی نیکیاں ہوتی ہیں۔ لہٰذا مرید کو مرشد و مشائخ کے گھر سے کھانا پینا جائز و مباح ہے لیکن شیخ و مرشد کو مرید کے گھر سے کھانا پینا حرام ہے، اس لئے کہ مرشد کا مرتبہ اور قربِ الٰہی مرید سے زیادہ ہوتا ہے

بعد وفات فائدہ و ایصال کیا معنے؟ پیر صاحب نے جب کہ زندہ شیخ کو مرید کے گھر سے کھانا اور اس کی جان و مال سے فائدہ حاصل کرنا ناجائز و حرام قرار دیا ہے تو شیخ و مرشد کی وفات کے بعد ان کی طرف سے صدقہ و خیرات، کیا معنے؟ یہ تو وہی بات ہوئی:۔

"آں زمان میں تیرا احسان"

غور فرمائیے بریلوی دوست وعظ تو یہ کرتے ہیں کہ:۔

"ہم پیر صاحب کو صاحب کمال ولی مانتے ہیں"

لیکن نہ ہی تو ان کے مذہب کو صحیح مانتے ہیں اور نہ ہی آپ کے قول و فتوے پر عمل کرتے ہیں۔ حالانکہ بریلوی دوستوں کو یقین ہے کہ پیر صاحب حنفی بالکل نہیں بلکہ اصول و فروع میں آپ حنبلی ہیں اور ایسے حنبلی کہ دعا فرماتے ہیں:۔

اماتنا علی مذھبہ اصلا وفرعا وحشرنا فیہ۔

ترجمہ: "غنیۃ الطالبین ص۹۰ سطر ۴"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ عقیدہ و مذہب احمد بن حنبل پر فرمائے اور قیامت میں ان ہی کی جماعت میں اٹھائے۔

بریلوی دوستو! یہ دوغلی دوڑنگی اچھی نہیں ؎

دوڑنگا چھوڑ دے یکرنگ ہو جا سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام جیلانی ملاحظہ فرمائیے، جس سے عیاں ہو جائے گا کہ بریلویت پر پیر صاحب کس درجہ ناراض ہیں۔

بریلوی عجائبات

ہمارے بریلوی دوست عامۃ المسلمین کو اہلحدیث سے بیزار کرنے اور اپنے حلوے، کھیر اور بھاری نذرانے ہڑپ کرنے کے لئے اپنی مصنفات اور مجالسِ وعظ میں وہابیوں کے مخصوص مسائل کے نام وعنوان سے بالکل جھوٹ و بے بنیاد امور ذکر کرنے کے عادی ہیں۔

چنانچہ مولوی محمد عمر اچھروی نے مقیاس حنفیت میں "غیر مقلدین وہابیہ کے فقہ کے مسائل" کے عنوان سے ایک خاص باب منعقد کیا ہے جس میں مکر و فریب کے خوب جوہر دکھائے ہیں۔

بنابریں بریلوی فقہ کے چند حیا سوز عجائبات خود امام و بانی مذہب بریلویت کی قلم سے احکام شریعت سے ملاحظہ فرمائیے۔

خانصاحب سوال نمبر ۱ کا جواب و فتوے لکھتے ہیں:۔

"زن و شوہر کا باہم ایک دوسرے کو حیات میں چھونا مطلقاً جائز ہے۔ حتیٰ کہ فرج و ذکر کو بہ نیت صالحہ چھونا یا ٹٹولنا موجب اجر و ثواب ہے۔" (احکام شریعت[1] مطبوعہ اہل السنت برقی پریس مراد آباد ص ۱۵۲)

عورت، مرد کا ایک دوسرے کے فرج و ذکر کو چھونے کے اجر و ثواب کا فتوے ملاحظہ فرمانے کے بعد اب غیر محرم عورت کے فرج کو غور سے حالت نماز میں دیکھنے کے جواز کا فتوے بھی سنتے چلیئے:۔

---

[1] قیمت: ۳۰۰ روپے دار الاشاعت اشرفیہ سندھ ہو بلو کی ضلع لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں اگر بیگانہ عورت کی شرمگاہ پر نظر پڑ جائے، جب بھی نماز اور وضو میں خلل نہیں، مگر عورت کی باتیں اور بیٹیاں اس پر حرام ہو جائیں گی جب کہ فرج داخل پر نظر بشہوت پڑی ہو۔ اور اگر قصداً ایسا کرے تو سخت گناہ، مگر نماز اور وضو جب بھی باطل نہ ہوں گے۔"

(العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ مصنفہ حضور پرنور عظیم البرکت امام اہل السنت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خانصاحب قادری، جلد اول ص۶۶ حاشیہ ۳)

بریلوی دوستو آپ کے بانی مذہب کے دو فتوے بلفظہٖ آپ کے سامنے ہیں۔ انصافاً کہیئے کہ یہ اسلام ہے؟

ہماری ہر اک بات میں سفلہ پن ہے — کمینوں سے بدتر ہمارا چلن ہے
لگا نام آبا کو ہم سے کہن ہے — ہمارا قدم ننگِ اہلِ وطن ہے
بزرگوں کی توقیر کھوئی ہے ہم نے
عرب کی شرافت ڈبوئی ہے ہم نے

دو نادر فتوے آپ سن چکے اب فتاوی افریقہ سے پڑھیئے:۔

سوال نمبر ۹۳ "زید اگر ایامِ حیض میں عورت کی ران یا شکم پر الت کو مس کر کے انزال کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: پیٹ پر جائز ہے، ران پر ناجائز۔"

(فتاوی افریقہ ص۱۵۱ مطبوعہ رضویہ پریس بریلی مطبوعہ کراچی)

عرض: حضور! اولیا ایک وقت میں چند جگہ حاضر و ناظر ہونے کی قوت رکھتے ہیں؟

ارشاد: اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس ہزار جگہ دعوت قبول کر سکتے ہیں۔

عرض: حضور! اس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ عالمِ مثال سے، اجسامِ مثالیہ اولیاؒ کے تابع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ایک وقت میں متعدد جگہ ایک ہی صاحب نظر آتے ہیں۔

اگر یہ ہے تو اس پر شبہ ہوتا ہے کہ مثل تو شے کا غیر ہوتا ہے، اشال کا وجود شے کا وجود نہیں اور ان اجسام کا وجود اس جسم کا وجود نہ ٹھہرے گا۔

ارشاد: اشال اگر ہوں گے تو جسم کے، ان کی روح پاک ان تمام اجسام سے متعلق ہو کر تصرف فرمائے گی اور از روئے روح و حقیقت وہی ایک ذات ہر جگہ موجود ہے۔

یہ بھی تو ظاہر میں ورنہ سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا ہے اور اس پر کسی نے عرض کی:

"حضرت نے وقت واحد میں دس جگہ تشریف لے جانے کا وعدہ فرما لیا ہے۔ یہ کیونکر ہو سکے گا؟"

فرمایا:

"کرشن کنھیا کا فرقہ تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا۔ فتح محمد اگر چند جگہ ایک وقت میں ہو، کیا تعجب ہے؟"

یہ ذکر کر کے فرمایا:

"کیا گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے باقی جگہ مثالیں؟ حاشا! بلکہ شیخ بذاتِ خود ہر جگہ موجود تھے۔"

(ملفوظات اعلیحضرت بریلویہ حصہ اول مطبوعہ مراد آباد اہل السنت

برقی پریس صفحہ ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریلوی دوستو ایمانداری سے کہو کہ کرشن گھنیا کی حاضری سے دلیل پکڑنا کیا ہندوازم ہے یا نہیں۔ اگر یہ آپ کے نزدیک عین اسلام ہے تو پھر قرآن اور حدیث سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا وقتِ واحد میں میدانِ جنگ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی مساجد میں پنجگانہ نماز کی امامت کرانا، فیصلے کرنا اور مسائل بتانا اور جھگڑے چکانا ثابت کر دکھاؤ۔

احمد مرسل کی باتوں کی کہاں توفیق ہے؟

اب تو ہر جا قول مرشد یا طریقہ پیر ہے

۲۔ تماشائی شیخ اور بے حیا مرید کرشن گھنیا کی مثال سے اعلیٰ حضرت کی غرض دراصل اپنے پیر و مشائخ کو ہر جگہ حاضر و ناظر ثابت کرنا تھا۔ اس لئے خانصاحب نے دوسری مثال یوں پیش کی:۔

"احمد سجلماسی کے دو بیویاں تھیں۔ سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ:۔

"رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے دوسری بیوی سے ہم بستری کی، یہ نہیں چاہیئے"

عرض کی:۔

"حضور! وہ اس وقت سو رہی تھی"

فرمایا:۔

"سوتی نہ تھی، سونے میں جان ڈال لی تھی (یعنے تھی تو جاگتی مگر سونے والوں کی صورت بنا رہی تھی"

عرض کیا:۔

"حضور کو کس طرح علم ہوا؟"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا :۔

"جہاں وہ سور ہی تھی ۔ کوئی اور پلنگ بھی تھا ؟"

عرض کیا :۔

"ہاں ایک پلنگ خالی تھا"

فرمایا :۔

"اس پر میں تھا ۔ شیخ مرید سے کسی وقت بھی جدا نہیں ، ہر آن ساتھ ہے" (ملفوظات حصہ دوم ص۲۶)

یہ مدعیٔ اسلام تو ہیں ساتھی ہیں مگر بیگانوں کے !
تقوے کی تو بُو ہی نہیں اور رنگ نہیں ایمانوں میں

حیا سوز حرکت اس سے بڑھ کر بے حیائی اور کیا ہو گی کہ بریلوی اپنے مشائخ کے سامنے جماع کرتے ہیں اور پیر تماشائی حیثیت سے یہ پورا ماجرا سامنے دیکھ رہا ہے ۔ کیونکہ بقول خانصاحب :۔

"شیخ مرید (مریدنی) سے کسی وقت بھی جدا نہیں ، ہر آن ساتھ ہے"

بریلوی دوستو یہ حیا سوز مسائل و حرکات کیا اسلامی تعلیم کا نچوڑ و خلاصہ ہیں ؟

تصویر کا دوسرا رُخ خانصاحب کے ذہن میں چونکہ کرشن گھنیا کا تصور ہے اور کرشن گھنیا کا سینکڑوں بیویوں کے ساتھ عریاں ، رقص و ناچ ہندو تاریخ کی عجیب و غریب داستان ہے ۔

بنا بریں خانصاحب انبیاء علیہم السلام کو بھی کرشن گھنیا ہی کے لباس میں دیکھنے کے خواہش مند ہیں ۔

چنانچہ ملفوظات میں یہ حقیقت ان کی زبانی یوں منقول ہے :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرات میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔ وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔"

ملفوظات حصہ دوم صـ ۲۶

بریلوی دوستو اگر تو یہ اسلامی مسئلہ ہے تو پھر کتب حدیث و رجال سیر و تاریخ اور تفاسیر معتبرہ سے دکھا دیجئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے رحلت فرما ہونے کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن جو کہ ایک مدت تک زندہ رہیں۔ کبھی ان میں سے ایک بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مرقد انور کے اندر حاضر ہوئی۔

مذہب سے ہوتے واقف نہ دین حق کو پہچانا
پہن کر جبہ و عمامہ، لگے کہلانے مولانا

عورتیں نیاز و فاتحہ میں بریلویوں کے اعلیٰ حضرت کے قلم سے پڑھیئے:

"حضرت سیدی عبدالوہاب اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں حضرت سید احمد کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا، اس مجمع میں چلے آتے تھے۔ ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی۔ فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے:۔

"النظرۃ الاولیٰ لک والثانیۃ علیک"

ترجمہ: پہلی نظر تیرے لئے ہے اور دوسری تجھ پر یعنے پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا۔

خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی۔ جب مزار شریف پر حاضر ہوئے، ارشاد فرمایا:۔

"کنیز تمہیں پسند ہے؟"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کی :-

"ہاں ! اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیئے"

ارشاد فرمایا :-

"اچھا ! ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی"

آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں۔ معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کی۔ خادم کو ارشاد ہوا۔ انہوں نے آپ کی نذر کر دی۔

ارشاد فرمایا :-

"عبدالوہاب ! اب دیر کاہے کی ہے۔ فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو" (ملفوظات حصہ سوم صہ ۳۵)

بریلوی دوستو اگر آپ کے اعلیٰ حضرت کا یہ فرمان صحیح ہے تو مزاروں پر کنواری لڑکیاں بطور نذرانہ چڑھاؤ اور مجاوروں اور گدی نشینوں کی ہوس کو پورا کرو تاکہ یہ عیاش لوگ زنا بالجبر اور رنڈی بازی کے ارتکاب سے باز رہیں۔

جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب
اب معترض اس دین پہ ہر ہرزہ سرا ہے

نیوگ آریہ (ہندو) مذہب کا مشہور مسئلہ ہے کہ :-

"اگر شادی کے بعد اولاد نہ ہو تو خاوند کو چاہیئے کہ اپنی منکوحہ بیوی کو اجازت دے دے کہ وہ دوسرے مردوں سے اولاد حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

پس زنا کے ذریعے وہ عورت جو اولاد کرے گی یہ اس کے اصل خاوند کی جائز اولاد سمجھی جائے گی اور اس کی وفات کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی جائیداد کی اصل وارث اور مالک قرار پائے گی۔"

اس ہندوانہ مسئلہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے امام بریلویہ خانصاحب کا مبارک فتوے احکام شریعت سے پڑھیئے:۔

"مسئلہ ۱۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی منکوحہ عورت خالد کے ساتھ بھاگ گئی اور آٹھ دس برس کے بعد چند لڑکے اور لڑکیاں لے کر آئی کہ زید کا انتقال ہوگیا۔ وہ اولاد زید کی اولاد ہو کر شرعاً زید کا ترکہ پائے گی یا بوجہ اولادِ زنا ہونے کے ترکہ سے محروم رہیں گے؟ بینوا و توجروا۔

الجواب: بچہ اپنی ماں کا یقینی جزو ہے جس میں شک و احتمال کو اصلاً گنجائش نہیں۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو بچہ اس عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا، شاید کسی دوسرے کا ہو؟"

تفصیل کرتے ہوئے بطور قطعی فیصلہ لکھتے ہیں:۔

"غایت درجہ اس پر یقین کر سکتے ہیں کہ فلاں نے عورت سے جماع کیا اس قدر اور بھی سہی کہ اس کا نطفہ اس کے رحم میں گرا، پھر اس سے بچہ اس کا ہونے پر کیوں کر یقین ہوا؟

ہزار بار جماع ہوتا ہے، نطفہ رحم میں گرتا ہے اور بچہ نہیں بنتا تو عورت جس کے پاس اور زیرِ تصرف ہے، اس میں بھی احتمال ہے اور شوہر کہ دور ہے، احتمال اس کی طرف سے بھی قائم ہے۔

ممکن ہے طی ارضی پر قدرت رکھتا ہو کہ ایک قدم میں دس ہزار کوس جائے اور چلا آئے۔ ممکن ہے جن اس کے تابع ہوں اڑا کر لے جاتے یا بیوی کو اس کے پاس ہم بستری کے لئے لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے ہوں ۔ ممکن ہے کہ صاحب کرامت ہو، ممکن ہے کہ کرنے ایسا عمل جانتا ہو، ممکن ہے روحِ انسانی کی طاقتوں سے کوئی سبب اس پر کھل گیا ہو۔

ہاں ! اتنا ضرور ہے کہ یہ احتمالات عادۃً بعید ہیں، مگر وہ پہلا احتمال شرعاً اور اخلاقاً بعید ہے۔

زنا کے پانی کے لئے شرع میں کوئی عزت نہیں تو بچے زانی کی اولاد نہیں ٹھہر سکتے۔ اولاد اس کی قرار پانی ایک نعمت ہے۔"

مزید تشریح و تفصیل کرتے ہوئے خانصاحب آخری و قطعی دلیل یہ دیتے ہیں :

"زید اگر اقصیٰ مشرق میں ہے اور ہندہ منتہائے مغرب میں، اور بذریعہ وکالت ان میں نکاح منعقد ہوا۔ ان میں بارہ ہزار میل سے زیادہ فاصلہ اور صدہا دریا، پہاڑ اور سمندر حائل ہیں اور اسی حالت میں شادی کے وقت سے چھ مہینے بعد ہندہ کے بچہ پیدا ہوا، بچہ زید ہی کا ٹھہرے گا اور مجہول النسب یا ولد الزنا نہیں ہو سکتا۔ (احکام شریعت حصہ دوم مطبوعہ اہل السنت برقی پریس مراد آباد ص ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵)

بریلوی دوستو آپ کے سامنے ہے کہ مغویہ عورت سے جو اولاد پیدا ہو گی، وہ عورت کے اصلی خاوند ہی کی اولاد سمجھی جائے گی اور شرعاً و اخلاقاً اس کی وارث ہو گی۔

۱۔ ایمانداری سے کہیئے کہ ہندوستان میں جو مسلم عورتیں تا حال ہندوؤں اور سکھوں وغیرہ کے قبضے میں ہیں، کیا ان سے پیدا شدہ اولاد بھی ان عورتوں کے اصل (مسلم بریلوی) خاوندوں کی اولاد ہی شمار ہو گی اور پاکستانی املاک کی وارث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گی ؟

۲۔ اگر فتوے صحیح ہے تو پھر مغویہ عورتوں کی بازیابی کی کوشش کیوں کرتے ہو ؟

کیوں کہ خانصاحب کے فتوے کی رو سے مغویہ کو کھلی اجازت ہے کہ خاوند کی زندگی میں واپس آئے یا اس کی وفات کے بعد وہ اپنے اصلی خاوند کی پاکدامن بیوی یا بیوہ ہے اور اس کی وہ اولاد جو اس نے غیر مرد سے حاصل کی ہے ، یہ سب اس کے شرعی خاوند کی اولاد ہے ۔

بریلوی دوستو خدا لگتی کہیئے کہ آپ کے مقتدا نے آریہ مذہب کے مسئلہ نیوگ کا ریکارڈ بھی توڑ کے رکھ دیا ہے یا نہیں ؟

یا خدا توفیق دے ان کو تمام ضد کو چھوڑیں اور لیں اللہ کا نام

قادیانی دجال

یہ بات مرزائے قادیانی کی خود نوشت مصنفات سے ثابت ہے کہ قادیانی مذہب "منجملہ انگریز کی ایجاد ہے اور مرزا صاحب نے انگریز کی مخالفت کرنے والے اور اپنے منکرین کو جس درجہ مغلظات سنائی ہیں ، اعلےٰ حضرت بریلویہ نے اس سے بڑھ کر یہ پارٹ ادا کیا ہے ۔

مجاہدین کے بعد چونکہ متحدہ ہندوستان میں حضرات دیوبند کا گروہ بھی انگریز کو ہندوستان سے مار بھگانے پر سر دھڑ کی بازی لگاتے ہوتے تھا، بنابریں انگریز کی وفاداری اور برٹش گورنمنٹ کی حمایت میں اعلیٰ حضرت بریلویہ نے ان کے خلاف جو کچھ فرمایا وہ بلفظہٖ یوں ہے :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" دنیا میں سب سے بدترین، مرتد ہے۔ اس سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا۔ اس کا نکاح کسی مسلم، کافر، مرتد، اس کے ہم مذہب ہوں یا مخالف مذہب، غرض انسان، حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا جس سے ہوگا محض زنا ہوگا۔

مرتد مرد ہو خواہ عورت، مرتدوں میں سب سے بدتر مرتد منافق ہے۔ یہی ہے وہ کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔

خصوصاً وہابیہ دیوبندیہ کہ اپنے آپ کو خاص اہل سنت و جماعت کہتے، حنفی، چشتی، نقشبندی بنتے، نماز، روزہ ہمارا سا کرتے، ہماری کتابیں پڑھتے پڑھاتے " (احکام شریعت حصہ اول ص ۶۱ مطبوعہ اہل سنت برقی پریس مراد آباد)

بریلوی دوستو ایمانداری سے کہیئے کہ آپ کے اعلیٰ حضرت نے دجالِ قادیانی کی بدزبانی اور انگریز کی وفاداری کا ریکارڈ بھی مات کر دیا ہے یا نہیں۔

عجب واعظ کی دینداری ہے یارب
عداوت ہے اسے سارے جہاں سے

مسٹر جناح، مسلم لیگ اور تمام حامی و ممبر، ممکن ہے بعض دوستوں کو یہ وہم و شبہ یا غلط فہمی ہو کہ امام بریلویہ نے دیوبندیوں کے خلاف جو یاوہ گوئی کی ہے، یہ ان کے مذہبی عقائد و اعمال سے مخالفت کا نتیجہ ہے؟

لہٰذا اس وہم و شبہ کو دفع کرنے کی غرض سے مسلم لیگ ایسی خالص سیاسی جماعت کے خلاف ہم بریلویت کا متفقہ فتویٰ پیش کئے دیتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حقیقت ہے کہ مسٹر جناح اور مسلم لیگ کی غرض و غایت "منحوس انگریز کو ہندوستان سے ہمیشہ کے لئے بھگا کر اس کفرستان کے اندر دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست "پاکستان" کے نام سے قائم کرنا تھی"۔ مگر انگریز کو ہندوستان سے ہمیشہ کے لئے نکالنے کا عزم و ارادہ چونکہ انگریز کی پیدا کردہ و پروردہ جماعت بریلویہ کے لئے انتہائی اندوہگیں اور رنجدہ امر تھا۔

بنابریں بریلویہ کی مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند نے اپنے اصلی مرکز یعنی بریلی شہر میں اپنے خانصاحب کے سالانہ عرس کے موقعہ پر ۱۳۵۸ھ میں پورے جوش و خروش سے انگریز کی صدقِ دل سے وفاداری اور مسلم لیگ مسٹر جناح اور تحریکِ پاکستان سے بیزاری و نفرت کا جو عملی مظاہرہ کیا، وہ مرکزی حزب الاحناف کا "فتوئے مبارکہ" کے نام سے مشہور اور شائع شدہ ہے چونکہ بریلویت کا یہ فتوئے طویل ہے۔ لہٰذا اس کے خاص اور اہم ترین حصے نمبروار ملاحظہ فرمائیے اور بریلویت کی کفر نوازی، انگریز سے وفاداری، مسلم لیگ سے نفرت اور پاکستان سے برملا غداری کی داد دیجئے۔

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — حمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید کا خیال ہے کہ ضرورتِ وقت کا خیال کرتے ہوئے تمام کلمہ گوؤں کو ایک جگہ جمع ہو جانا چاہیئے .....

لہٰذا علمائے اہل سنت ان چند باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر جانبدارانہ بحکم شرع جواب عنایت فرمادیں:۔

(۱) یہ جماعت مسلم لیگ کیسی ہے؟ کیا ان سے ہم اہل سنت کا اتفاق و اتحاد شرعاً جائز ہے؟ اور کیا ان لیڈروں کا رہنما ہونا درست ہے اور ان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتبار صحیح ہے؟

(۲) مسلم لیگ کی حمایت کرنی، اس میں چندہ دینا، اس کا ممبر بننا، اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا کیسا ہے؟

(۶) جو شخص اپنے کو "سنی" کہتا ہے اور پھر مسٹر جناح کو رافضی بلکہ نیچری جانتے ہوئے اپنا پیشوا مانے اور قائداعظم لکھے اور اس کی حمایت کرے، مبلغ بن کر لوگوں کو اس (مسلم لیگ) کی طرف ترغیب دے، وہ کیسا ہے اور اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب وھو الموفق للصواب

(بریلویہ کی مرکزی حزب الاحناف ہند کی مجلس عاملہ نے بالاتفاق جو آخری فیصلہ یا فتوے مسلم لیگ اور اس کی ممبری اور مسٹر جناح سے متعلق دیا، وہ نمبروار نمونۃً ملاحظہ فرمائیں:۔)

(۱) ا۔ مسلم لیگ میں مرتدین، منکرین ضروریات دین شامل ہیں اس لئے اہل سنت وجماعت کا ان سے اتفاق واتحاد نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ توبہ کریں۔

ب۔ لیگ کے لیڈروں کو رہنما سمجھنا یا ان پر اعتبار کرنا منافقین ومرتدین کو رہنما بنانا اور ان پر اعتبار کرنا ہے، جو شرعاً ناجائز ہے، کسی طرح بھی جائز نہیں۔

(۲) ا۔ لیگ کی حمایت کرنا۔ ب۔ اس میں چندے دینا۔
ج۔ اس کا ممبر بننا۔ د۔ اس کی اشاعت وتبلیغ کرنا۔
منافقین ومرتدین کی جماعت کو فروغ دینا اور دین اسلام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ دشمنی کرنا ہے۔

(۶) اس شخص پر واجب و لازم ہے کہ فوراً توبہ کر کے سچا پکا مسلمان بن جائے۔ اگر رافضی کی تعریف حلال اور جناح کو اس کا اہل سمجھ کر کرتا ہے تو وہ مرتد ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے کلی مقاطعہ کریں۔ یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔" واللہ اعلم

حقیر فقیر درماندہ نفس شریر
ابوالبرکات سید احمد غفرلہٗ
ناظم دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور

الجواب ماحررہ استاذنا العلامۃ حق وصواب
فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری برکاتی داناپوری
عفر اللہ لہٗ ذنبہ المعنوی والصوری

دل پر ہاتھ رکھ کر سنیئے "پھر انہیں دین فروشوں میں سے چند دنیا پرستوں نے ایک جماعت بنائی۔ جس کا نام مظلم لیگ بغلط مسلم لیگ ہے۔ اس کا قائد و لیڈر محمد علی جینا ہے جس کا پہلا قائد سر سید احمد خان کولی علی گڑھ تھا" (لیڈروں کی سیہ کاریاں ص۴ مرتبہ داناپوری)

مزید سنیئے بریلویوں کے مقتدا نے تو دیوبندیوں کو مرتد، کافر اور ذریۃ البغایا قرار دیا، لیکن خانصاحب کی پروردہ و ٹریننگ دادہ مرکزی حزب الاحناف ہند نے تو مصور پاکستان و معمار پاکستان اور اس کے معاونین کو منافق و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتد ٹھہرا دیا۔

لطف کی بات یہ ہے کہ بریلوی مذہب کا فتوے خود بریلویت پر ہی حائد ہو رہا ہے یعنے اللہ تعالےٰ نے بریلویت کے سر میں نماک ڈالتے ہوئے مسلم لیگ اور مسٹر جناح کو اپنے مقصد و مشن میں کامیاب فرماتے ہوئے دنیا میں سرفراز کر دیا اور بریلویت انتہائی ڈھٹائی سے پاکستان میں سکونت پذیر اور اس کے استحکام اور خوشحالی کا دم بھرتی ہوئی اپنے ہی فتوے سے دیوبندیوں کی بجائے ..... نمونہ ثابت ہو رہی ہے ؎

کہہ رہی ہے حشر میں وہ آنکھ شرمائی ہوئی
ہائے کیسی اس بھری محفل میں رسوائی ہوئی
بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے!

فتاویٰ مبارکہ آپ ملاحظہ فرما چکے۔ اب مرکزی حزب الاحناف کی شائع کردہ کتاب "تجانب اہل السنہ عن اہل فتنہ" مصنفہ دانا پوری کے چند اقتباسات بھی ایک نظر دیکھتے چلئے:۔

۱۔ "مسلم لیگ کا دستور اساسی بکثرت کفریات اور ضلالات و وبالات پر مشتمل ہے" (تجانب اہل السنہ ص۱۱۸)

۲۔ "مسلم لیگ کے اکثر لیڈر عام طور پر ملی الاعلان کفر بکتے پھرتے ہیں اور ضروریات دین سے انکار کرنے میں انہیں کوئی باک نہیں" (حوالہ مذکور)

www.KitaboSunnat.com

مسٹر جناح | بحکم شریعت مسٹر جناح اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بنا پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے اور جو شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے کفروں پر مطلع ہونے کے بعد بھی اس کو مسلمان جانے یا اسے کافر نہ ماننے، یا اس کے کفر و مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے تو وہ بھی کافر و مرتد، شر الانام اور بے توبہ مرا تو مستحق لعنت عزیز علام ہے" (ص ۱۲۲ حوالہ مذکور)

صور پاکستان کے متعلق بھی مرکزی حزب الاحناف ہند کا فتوے سنتے چلیے :-

۱۔ "ڈاکٹر اقبال صاحب کا مقصود اصلی مذہب کی خاک اڑانا ہے"
(تجانب اہل السنہ ص ۳۳۵)

۲۔ ڈاکٹر صاحب ایسے اعتقاد رکھتے ہوئے کیسے مسلمان ہو گئے...
؟..... ڈاکٹر صاحب مسلمان ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کوئی اور اسلام گھڑ لیا ہے اور وہ اپنے اسی گھڑے ہوئے اسلام کی بنا پر مسلمان ہیں" (تجانب اہل السنہ ص ۳۴۵)

علامہ شبلی نعمانی سے متعلق بھی فتوے سنتے چلیے :-

"شبلی اعظم گڑھی کی نیچریت و دہریت اس کی کتابوں، سیرۃ النبی سیرۃ الفاروق اور سیرۃ النعمان میں اپنے زندیقی کرشموں کی بہار دکھا رہی ہے" (تجانب اہل السنہ ص ۲۸۹)

کفر دوستی اور اسلام دشمنی

اہل حدیث و دیوبندیوں کے خلاف (جو صوم و صلوٰۃ کے پابند اور اسلام کے حامل ہیں) خانصاحب نے جس زور و شور سے کفر و ارتداد کے فتوے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے رہے ہیں۔

اس کے برعکس اسلام سے عملاً انکار کرنے والے یعنے شراب خورو زناکار اور حرام خوروں، صوم وصلوٰۃ ایسے فریضہ سے عمر بھر دور وبیگانہ رہنے والوں سے جس درجہ ہمدردی اور ان کی اسلام دوستی کا ثبوت پیش کرکے کفر دوستی اور اسلام دشمنی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے، وہ خانصاحب کے فتاویٰ سے ملاحظہ فرمائیے۔

سوال ہوتا ہے:۔

مسئلہ ۳: اگر مرد یا عورت کافر نے اسلام قبول کیا اور عمر بھر نماز کا سجدہ نہیں کیا، آیا ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں؟

خانصاحب لکھتے ہیں:۔

الجواب: پنجگانہ نماز اس پر فرض تھی۔ اس نے شامتِ نفسی سے ترک کی۔ جنازہ کی نماز ہم پر فرض ہے۔ ہم اپنا فرض کیوں چھوڑیں۔" (فتاویٰ افریقہ مطبوعہ رضوی پریس دہلی صـ۵)

مزید سنیئے سوال ہوتا ہے:۔

"مسئلہ ۲۷: ایک شخص اہل اسلام سُنّی ہے اور وہ ظاہر شراب پیتا ہے اور حرام گوشت نصاریٰ کا یا کافروں کے ہاتھ کا ذبیحہ کھاتا ہے اور کلمہ کا شریک ہے، تو ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا اور بعد موت کے نمازِ جنازہ وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب: جب کہ وہ مسلمان ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے ..... اور اس کے جنازہ پر نماز فرض ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ جواب سوم ص۵ پر گزرا: (فتاوی افریقہ ص۹۲)

بریلوی دوستو اپنے امام کی کفر نوازی اور اسلام دشمنی دیکھ کر بھی بریلویت سے توبہ نہ کرو تو پھر خود ہی سمجھ لو کہ تمہارا حشر کن لوگوں کے ساتھ ہوگا؟

ہمیں واعظوں نے یہ تعلیم دی ہے — کہ جو کام دینی ہے یا دنیوی ہے
مخالف کی ریس اس میں کرنی بری ہے — نشاں غیرتِ دینِ حق کا یہی ہے
نہ ٹھیک اس کی ہرگز کوئی بات سمجھو
وہ دن کو کہے دن تو تم رات سمجھو

قریشِ مکہ کے بہروپ

میں

احادیث سے ثابت ہے کہ خاندان بنو ہاشم ملک عرب کا ہیرو اور مذہبی راہنما تھا۔ ہاشم عبد مناف کا اور عبدالمطلب ہاشم کا خلف الصدیق، مذہبی و نسبتی دخاندانی حیثیت سے تھا۔

ابوجہل، عتبہ، ولید، امیہ وغیرہ سے قطع نظر ابوطالب، ابی لہب وغیرہ ہاشمی خاندان کے افراد عبدالمطلب کے مذہب کے پرستار تھے۔

چنانچہ تاریخ گواہ ہے اور حدیث کے واضح الفاظ یہ ہیں کہ ابوطالب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلام سے انکار کرتے ہوئے آخری سانس اسی قول پر ختم کئے:۔

"انا اموت علی دین عبد المطلب"

ترجمہ: میں اپنی جان عبدالمطلب کے دین پر دے رہا ہوں"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ابولہب کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کا اصل باعث یہی ہوا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالمطلب اور اس کے عقیدے پر مرنے والے تمام لوگوں کو جہنمی کہہ دیا تھا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

(۱) "استاذنت ربی ان استغفر لها فلم یوذن لی و استاذنته فی ان ازور قبرها فاذن لی"

(۲) وعن ابی هریرة قال زار النبی صلی الله علیه و سلم قبر امه فبکی و ابکی من حوله فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لها فلم یوذن لی و استاذنته فی ان ازور قبرها فاذن لی

(صحیح مسلم جلد اول ص۳۱۴)

مختصر یہ کہ ہم نے اللہ تعالےٰ سے اپنی والدہ کے لئے دعاء و بخشش مانگنے کے لئے اجازت طلب کی تو اللہ تعالےٰ نے بخشش کے لئے دعا مانگنے کی اجازت تو نہ دی۔

پھر ہم نے قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی تو اللہ تعالےٰ نے زیارت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

چنانچہ حضور والدہ کی قبر پر زیارت کے لئے تشریف فرما ہوئے۔ خود بھی زار و قطار روئے اور اہل مجلس بھی روتے رہے۔

علامہ نووی | "فبکی و ابکی" کی شرح لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"قال القاضی بکاء صلی اللہ علیه وسلم علی ما فاتها من ادراک ایامه والایمان به"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: قاضی عیاض نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس بنا پر روئے کہ ان کو یہ صدمہ ہوا کہ والدہ نے میری نبوت کا زمانہ نہ پایا اور ایمان سے محروم ہی فوت ہو گئیں۔

اور سنیئے:۔

عن انس ان رجلا قال یارسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفی دعاہ فقال ان ابی وابا ک فی النار" (صحیح مسلم جلد ۱ ص۱۱۴ مطبوعہ نور محمدی)

ترجمہ: حضرت انس راوی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ:۔

"میرا (فوت شدہ) والد کہاں ہے؟ (جنت یا دوزخ میں)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"دوزخ میں ہے"

پس جب کہ وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا تو حضور نے اسے واپس بلایا اور فرمایا:۔

"صرف تیرا ہی باپ دوزخ میں نہیں بلکہ خود میرے والد بھی دوزخ ہی میں ہیں"

حضرت امام نوویؒ (این ابی) پر رقمطراز ہیں:۔

"فیہ ان من مات علی الکفر فانہ فی النار لا تنفعہ قرابۃ المقربین"

ترجمہ: جو شخص بھی کفر پر مرا وہ جہنمی ہے۔ اس کو انبیاء و صلحا کی قرابت و رشتہ داری آگ سے نجات نہیں دلا سکے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آگے چل کر "ان ابی وابائ" کی شرح لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ان من مات فی الفترۃ علی ما کانت علیہ العرب من عبادۃ الاوثان فھو من اھل النار" (مسلم ص۱۱۴)

ترجمہ: جو لوگ مذہب عرب یعنے بت پرستی کے دین پر فوت ہو چکے وہ دوزخی ہیں۔

اور یہ تاریخی حقیقت ہے کہ سردار عبداللہ، عبدالمطلب، ہاشم، عبدالمناف وغیرہ بت پرستی پر ہی مرے ہیں۔ بنابریں جو ان کے مذہب و عقیدہ کو موجب نجات مانتا ہے، وہ حقیقتاً ان کے مذہب کا ہی مبلغ ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صادق المصدوق صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلان ملاحظہ فرمانے کے بعد اب حنفی مذہب کے بانی کا اعلان بھی پڑھیئے:۔

حضرت امام صاحب فرماتے ہیں:۔

"ووالدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الکفر" (فقہ اکبر مع شرح ملا علی قاری ص۱۳۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں اور باپ کفر پر ہی فوت ہوئے ہیں۔

رکن مذہب حنفی حضرت قاری صاحب اس کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ھذا رد علی من قال انھما ماتا علی الایمان او ماتا علی الکفر ثم احیاھما اللہ تعالیٰ فماتا فی مقام الایقان"

ترجمہ: امام عالی مقام نے ان لوگوں کا رد فرمایا ہے۔ جو غلط عقیدت کی بنا پر یہ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے والدین اہل ایمان تھے، یا مرے تو کفر پر تھے لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کو دوبارہ زندگی بخشی اور مقام ایقان و ایمان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا خاتمہ ہوا۔[1]

فتوے مسئلۃ ابوطالب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین کی نبوت کا زمانہ پانے سے پیشتر فوت ہونے کی وجہ سے کفر پر مرے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ ابوطالب باوجود زمانہ نبوت پانے اور حضور کو دامن اور آپ کے دین کو سچا سمجھتے ہوئے اور آپ سے انتہائی محبت رکھنے اور سر دھڑ کی بازی لگا کر آپ کی حمایت کرنے کے باوجود بھی کفر پر ہی مرا۔ بلفظہ :۔

"ابوطالب عمه ای عم النبی صلی اللہ علیه وسلم وابو علی رضؓ مات کافرا ولم یؤمن به فقد ورد انه لما حضر

---

[1] حضرت ملا علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ وقد افردت لهذه المسئلة رسالة مستقلة ورفعت ما ذکره السیوطی فی رسائله الثلثة فی تقویة هذه المقالة بالادلة الجامعة المجتمعة من الکتاب والسنة واجماع الامة ومن غریب ما وقع فی هذه القضیة انکار بعض الجهلة من الحنفیة (شرح فقہ اکبر لعلی قاری ص۱۳۱ مجتبائی) پر

ترجمہ : ہم نے اس مسئلہ پر مستقل رسالہ لکھا ہے اور سیوطی وغیرہ کے ادعا و دلائل کا کتاب وسنت، اجماع امت اور قیاس کے واضح دلائل سے پُرزور رد کیا ہے اور بعض جاہل احناف کے غریب و باطل انکار کا بھی خوب رد کیا ہے۔ غرضیکہ قاری صاحب فرماتے ہیں ہم نے دلائل واضحہ کیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال حالت کفر پر ہی ہوا اور بلاشبہ جہنمی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو طالب الوفاۃ جاءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد عندہ ابا جہل و اخرا بہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا عم قل کلمۃ احاج لک بہا عند اللہ فقال ابو جہل اترغب عن ملۃ عبد المطلب و تکرر ھذا الکلام فی ذالک المقام حتی قال ابو طالب فی آخر المقام انا علی ملۃ عبد المطلب و ابی ان یقول لا الہ الا اللہ

(شرح فقہ اکبر لعلی قاری ص ۲۷۱)

ترجمہ: حضرت امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا سردار ابو طالب جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ہیں، کفر پر ہی فوت ہوئے حضرت ملا علی قاری ابو طالب کی وفات کے متعلق حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ابو طالب جب مرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما ہوئے اور ابو جہل وغیرہ سرداران قریش بھی وہاں موجود تھے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اے میرے شفیق چچا اگر تو کلمہ توحید کا اقرار کر لے تو میں قیامت کے دن تیری شفاعت کے لئے اللہ تعالےٰ سے ضرور جھگڑا کرونگا

یہ سن کر ابو جہل نے دوبارہ سہ بارہ کہا۔

اے ابو طالب! کیا تو بھی عبد المطلب کے دین سے منہ پھیر کر ہی مرے گا؟

پس ابو طالب نے ابو جہل وغیرہ کو مطمئن کرنے کی غرض سے آواز بلند اقرار کیا کہ عبد المطلب کے دین پر ہی اپنی جان خدا کے سپرد کر رہا ہوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکاری ہو کر کفر پر ہی مر گیا۔

کیا عبدالمطلب جنتی ہے؟ ابوطالب چونکہ رسول اللہ صلے اللہ وسلم کا ہر طرح مددگار تھا جب ابوطالب مر گیا تو آپ غمگین ہو کر بیٹھ گئے۔

ابی لہب نے آپ کا غمگین ہونا محسوس کیا تو حاضر ہو کر عرض کیا:

"یا محمد امضی لما اردت وما کنت صانعا اذکان ابوطالب حیا فاصنعه"

ترجمہ: اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جیسا کہ ابوطالب کی زندگی میں تو اپنے دین کی اشاعت کیا کرتا تھا ویسے ہی اب بھی کر، میں ہر حیثیت سے تیرا معاون ہوں۔ لا واللات لا یوصل الیك حتی اموت، لات کی قسم جب تک میں زندہ ہوں، تیری طرف کوئی دشمن آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکے گا۔

ابوجہل وغیرہ قریش نے یہ واقعہ سنا تو غصے سے لال پیلے ہو کر ابولہب کے پاس پہنچے اور اس سے کہا:

"کیا تو بھی صابی ہو گیا اور عبدالمطلب کا دین چھوڑ چکا ہے؟"

تو اس کے جواب میں ابولہب نے کہا:

"ما فارقت دین عبد المطلب ولکنی امنع ابن اخی ان یضام حتی یمضی لما یرید میں نے عبدالمطلب کا دین قطعاً نہیں چھوڑا بلکہ میں نے تو اپنے بھتیجے کی حمایت و اعانت کی ضمانت دی ہے تاکہ وہ اپنے مذہب کو علی الاعلان پھیلانے میں کوتاہی نہ کرے"

یہ سن کر گروہ قریش نے کہا:

"لقد احسنت واجملت وصلت الرحم"

ترجمہ: یہ تو آپ نے بہت اچھا اور صلہ رحمی کا کام کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی اس واقعہ کو چند ہی روز گزرے تھے کہ قریش ایک فارمولا بنا کر ابولہب کے پاس پہنچے اور کہا کہ :۔

"جس بھتیجے کی حمایت کے لئے تو سر دھڑ کی بازی لگا چکا ہے، ذرا اس سے یہ تو پوچھ کہ ہمارے سردار اور تیرے والد کے متعلق وہ کیا عقیدہ رکھتا ہے ؟"

چنانچہ ان کے بہکاوے میں آکر ابولہب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کرنے لگا :۔

"این مدخل عبد المطلب ؟ (عبد المطلب کا ٹھکانا کہاں ہے)

قال (آپؐ نے فرمایا) :۔

"مع قومہ (وہ اپنی قوم کے ساتھ ہی ہیں)"

یہ جواب سن کر ابولہب گروہِ قریش کے پاس گیا اور آپ کا یہ قول ان کے روبرو عرض کر دیا۔ ان سرکشوں نے کہا :۔

"ابولہب ! تم بات نہیں سمجھے، تمہارے بھتیجے کا منشا اس قول سے یہ ہے کہ سردار عبد المطلب دوزخ ہی میں ہیں"

اس مردود پارٹی کی یہ بات سن کر ابولہب حواس باختہ ہو گیا اور الٹے پاؤں اسی وقت دوبارہ حاضر ہو کر دریافت کرنے لگا :۔

"یا محمد ایدخل عبد المطلب النار (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کیا عبد المطلب جہنم میں ہے ؟"

اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

"من مات علی ما مات عبد المطلب دخل النار"

ترجمہ : جو کوئی اس عقیدہ پر مرا، جس پر عبد المطلب کو موت آئی، وہ جہنمی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ سن کر ابولہب آگ بگولا ہو کر بکواس کرنے لگا:۔

"واللہ لا یرحت لک الا عدوا ابدا" خدا کی قسم مجھ سے تو قطعاً بھلائی کی امید نہ رکھ، میں تیرا دشمن ہوں"

غرضیکہ ابولہب کی دشمنی کا اصل موجب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ:۔

عبدالمطلب قطعی دوزخی ہے، جو کوئی بھی عبدالمطلب کے مذہب کو حق مانتا ہے، وہ بھی جہنمی ہے" (ملخصاً تاریخ ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ مطبوعہ مصر)

حقیقت آشکار ہو گئی مختصر یہ کہ حضورؐ سے ابولہب کی انتہائی دشمنی کا اصل موجب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف یہی فرمان ہے کہ آپ نے عبدالمطلب اور ہر اس شخص کو، کہ جو بھی عقیدہ و مذہبِ عبدالمطلب کو برحق اور موجبِ نجات سمجھتا ہوا مر گیا یا زندہ ہے، جہنمی قرار دیا۔

اہل توحید سے بریلویہ کی عداوت عہد حاضرہ میں اہل توحید سے بریلویہ کی دشمنی کی اصل وجہ ظاہر ہو گئی کہ اہل توحید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و اطاعت میں عبدالمطلب اور ہر اس انسان کو جو عبدالمطلب کے عقیدہ کو برحق یا تقرب الی اللہ کا موجب مانتا ہے، کافر و جہنمی سمجھتے اور جانتے ہیں۔

برخلاف اس کے بریلوی عبدالمطلب کو اہل حق و نجات مانتے ہوئے ان کی نیاز و فاتحہ مثل دوسرے صلحاء امت جائز اور کارِ ثواب اور موجب نجات مانتے ہیں جیسا کہ خانصاحب کے فتوے سے ثابت ہے۔

یہی وجہ و سبب ہے کہ بریلوی ابوجہل و ابولہب کا پارٹ ادا کرتے ہوئے یا ان کے حقیقی مقلدین کی حیثیت سے اہل توحید سے دشمنی رکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ ابو طالب، ابوجہل وغیرہ عبدالمطلب کے عقیدہ کے مخالفین (مسلمانوں) کو صابی کے نام سے مطعون کیا کرتے تھے اور یہ انہیں کا پارٹ ادا کرتے ہوئے اہل توحید کو وہابی کہہ کر بدنام کرنے کی سعی میں مصروف ہیں۔

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی ظالم تجھے کفرانِ نعمت کی سزا

خانصاحب چونکہ کفارِ عرب کے عقائد و توہمات کو اسلامی لباس میں فروغ دینے پر کمربستہ ہیں۔ بنابریں اعلان کر رہے ہیں:۔

"ہمارے نزدیک راجح یہ ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے کے تمام آباء و امہات حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ سے حضرت آدم و حضرت حوا تک سب اہل توحید و اسلام و نجات ہیں تو انہیں ایصال ثواب میں حرج نہیں" (احکام شریعت حصہ دوم ص۸۸ مطبوعہ اہل سنت برقی پریس مراد آباد)

بریلوی دوستو فتوے آپ کے سامنے ہے لہذا یا تو عبدالمطلب، ہاشم، عبدمناف کی نیاز و فاتحہ دے کر مشرکین عرب کے مذہبی پیشواؤں کو صلحاء امت کے برابر کے اولیاء و بزرگ تسلیم کر کے ان کے عرس، یوم میلاد و وفات پر مجالس منعقد کر کے اپنے کو مشرکین عرب کا نمائندہ ثابت کرو۔ ورنہ خانصاحب کے مذہب یعنے بریلویت سے توبہ کر کے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول و فتوے اور صحیح احادیث کو تسلیم کرتے ہوئے اکابر قریش کے کفر کا اقرار کرو اور صدقِ دل سے مسلمان ہو جاؤ۔

من نہ گویم کہ ایں کن یا آں کن
مصلحت بیں و کار آسان کن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناز و نخرہ والی بیوی

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مشرکین عرب کے باطل عقاید و خیالات کی تردید فرماتے ہیں کہ مشرکین جو امر اپنے لئے باعث شرم جانتے ہیں۔ اس کو میری طرف منسوب کرتے ہوئے نہیں شرماتے یعنے اپنے لئے لڑکے پسند کرتے اور لڑکی کو ذلت جانتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس فرشتوں کو میری بیٹیاں قرار دیتے ہیں۔ اَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝

مگر آپ سن کر حیران ہوں گے کہ امام بریلویہ نے مشرکین عرب کا ریکارڈ بھی مات کر دیا ہے یعنے خدا کی طرف بیٹیاں منسوب کرنے کی بجائے ایک ناز و نخرہ والی سہاگن بیوی منسوب کر رہے ہیں۔ پھر بیوی بھی ایسی کہ بریلویوں کے اللہ میاں اس کی ایک ذرہ سی ناراضگی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

خانصاحب فرماتے ہیں:۔

حضرت موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ علیہ مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ احمد آباد میں ان کا مزار شریف ہے۔ میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ زناز وضع رکھتے ہیں۔

ایک بار قحط شدید پڑا۔ بادشاہ، قاضی و اکابر جمع ہو ہو کر حضرت کے پاس دعاء کے لئے گئے۔ انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں۔

جب لوگوں کی آہ و زاری حد سے گزری، ایک پتھرا اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لاتے اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مینڈھے بھیجئے یا اپنا سہاگ لیجئے"
سہاگن بیوی کا یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح اٹھیں اور جل تھل بھر دیئے۔ (ملفوظات شریف حصہ دوئم ص۳)

۲۔ ایک دن نمازِ جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے۔ ادھر سے قاضیٔ شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے، آئے۔
انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے۔ مردانہ لباس پہنیئے اور نماز کو چلیئے۔ اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا۔ چوڑیاں اور زیور، زنانہ لباس اتارا اور مسجد کو ساتھ ہو لئے۔
خطبہ سنا۔ جب نماز قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی: اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی، فرمایا:
"اللہ اکبر میرا خاوند حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کئے دیتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک سرخ لباس اور وہی چوڑیاں" (ملفوظات شریف حصہ دوم ص۸۱)

صاحب کمال اولیا امام بریلویہ کے ملفوظات شریف سے آپ کو معلوم ہو چکا کہ جس قدر کوئی شریعت کی مخالفت میں پیش پیش ہے۔ وہی ان کے نزدیک صاحب کمال ولی اللہ ہے۔
یہاں تو بالکل حد ہو گئی کہ شریعت کی صریح مخالفت اور زنانہ وضع حرام ماننے کے باوجود بھی موسیٰ سہاگ کو اس کی زبانی اپنے اللہ میاں کی ناز و نخرہ والی بیوی تسلیم کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ فتوے بھی دے رہے ہیں:
"آندھی تقلید کے طور پر ان کے مزار کے بعض مجاوروں کو دیکھا کہ اب تک بالیاں، کڑے، جوشن پہنتے ہیں۔ یہ گمراہی ہے، صوفی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب تحقیق اور ان کا مقلد زندیق" (ملفوظات ص۸۱)

خانصاحب بھی عجیب انسان و مفتی ہیں کہ موسیٰ سہاگ کو تو صدق دل سے اپنے اللہ میاں کی بیوی تسلیم کر رہے ہیں، لیکن انکے بھیس و لباس کو دوسروں کے لئے ذلیقیت شمار کر رہے ہیں ؎

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

کیا اعلیٰ حضرت بریلویہ مومن صادق؟

یا

اہل اللہ سے ہیں؟

اللہ والوں کو دنیا اور اس کی ناز و نعمت سے محبت بقدر ضرورت ہوتی ہے باوجود دنیا میں رہنے کے ان کی نظریں آخرت کی نجات اور رضائے الٰہی کی طرف لگی ہوئی ہوتی ہیں۔

چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری الفاظ اللھم بالرفیق الاعلیٰ اس کا ثبوت ہیں۔ بلکہ ایک اہل اللہ کے تذکرہ میں ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان کے بچے، رفیقۂ حیات، دیگر اعزہ و اقارب اور شفیق و مخلص دوست ان کی جدائی سے متاثر آبدیدہ ہوئے۔

یہ ماجرا دیکھ کر فرمایا کہ:۔

"آپ بھی میرے عجیب خیر خواہ ہیں کہ ایک مدت سے میں جس کی تلاش میں کوشاں بلکہ سرگرداں تھا۔ مجھے وہ وقت میسر آرہا ہے اور آپ غم میں مبتلا ہیں"

اللہ تبارک و تعالےٰ نے اس حقیقت یعنے مومن صادق کی موت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں جس نمایاں انداز سے بیان فرمایا ہے، رضا خانی ترجمہ سے ملاحظہ فرمائیے :-

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝ (فجر)

ترجمہ: اے اطمینان والی جان (یہ مومن صادق سے وقت موت کہا جائے گا) اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پھر میرے خاص بندوں میں داخل اور میری جنت میں آ۔ (رضا خانی ترجمہ قرآن مجید)

مقصود و مدعا یہ کہ دنیا کی تمام نعمتیں فانی و بے حقیقت ہیں اور آخرت و جنت کی نعمتیں غیر فانی اور ان کی لذت و شیرینی، نفاست، خوبصورتی وغیرہ بیان میں نہیں آسکتی۔

پھر کون عقل مند ہے کہ جسے ان غیر فانی لذت و نفاست بھری (من مرضی کی) نعمتوں کے میسر ہونے کا پورا پورا یقین ہو لیکن اس نالائق کا دل دنیا ہی کی فانی نعمتوں کا طلبگار رہے حتیٰ کہ مرتے وقت بھی اپنے ورثا سے آخری وصیت یوں کرے کہ :-

"اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ میں ہر ہفتہ دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔ دودھ کا برف تھان ساز اگر بھینس کے دودھ کا ہو، مرغ پلاؤ خواہ بکرے کا، شامی کباب، پراٹھے اور بالائی، فرنی اردو کی پھریری دال بعہ ادرک ولوازم، گوشت بھری کچوریاں سیب کا پانی، انار کا پانی۔ سوڈے کی بوتل، دودھ کا برف، (چھوٹے مولانا نے عرض کیا) :-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اسے تو حضور پہلے لکھا چکے ہیں"

فرمایا:۔

"پھر لکھو۔ اگر روزانہ ایک ہو سکے یوں کرو، یا جیسے مناسب جانو مگر بطیب خاطر" (وصایا شریف احمد رضا خاں ص۵ مطبوعہ گلزار عالم پریس لاہور)

بریلوی دوستو آپ کے حضور پُرنور اعلیٰ حضرت خانصاحب کی یہ وہ آخری وصیت ہے جو کہ موت سے چند منٹ پہلے لکھوائی اور اس پر خود آپ نے دستخط بھی ثبت کئے ہیں۔ لہٰذا آپ کا فرض ہے کہ پوری ——— اسلامی تاریخ سے ایسی کوئی ایک ہی مثال دکھا دیجئے کہ خیر القرون یا مابعد کے کسی صاحب کمال محدث، مسلم فقیہ اور اولیاء و صلحاء سے کسی ایک بزرگ نے مرتے وقت دنیا کے مرغوب کھانوں کی خواہش کی اور فہرست لکھوائی ہو جیسا کہ خانصاحب کی رال ٹپک رہی ہے۔

یہ ظاہر و ثابت ہو رہا ہے کہ خانصاحب یقین کر رہے ہیں کہ جنت کی نعمتیں تو میسر نہیں آئیں گی لہٰذا ورثاء ہی سے وصیت کرتے چلیں کہ:۔

ہفتہ میں ایک دو مرتبہ یہ مرغوب اشیاء پیچھے سے بھجوا دیا کریں ----------

مگر بوجہ سکرات موت آپ کو یہ خیال نہ آیا کہ یہ قطعاً نہیں پہنچ سکیں گی۔ غالباً خانصاحب کی اس آخری وصیت پر ہی شاعر نے تبصرہ کیا ہے ؎

سگِ دنیا پس از مردن بھی دامن گیر دنیا ہو
کہ اس کتے کی مٹی سے بھی کتا گھاس پیدا ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو قبلے | خانصاحب فرماتے ہیں :۔

"ایک صاحب کو بادشاہ نے سزائے موت کا حکم دیا۔ جلاد نے تلوار کھینچی۔ یہ اپنے شیخ کے مزار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے۔ جلاد نے کہا :۔

"لوگ اس وقت قبلہ کو منہ کرتے ہیں"

فرمایا :۔

"تو اپنا کام کر۔ میں نے قبلہ کو منہ کر لیا ہے۔ اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا (ملفوظات جلد ۲ صـ ۶۳)

یہ بھی مختارِ کل ہیں | خانصاحب فرماتے ہیں :۔

"ایک فقیر بھیک مانگنے والا ایک دکان پر کھڑا کہہ رہا تھا کہ :۔

ایک روپیہ دے دو" ورنہ دیتا تھا۔

فقیر نے کہا :۔

"روپیہ دیتا ہے تو دے ورنہ تیری ساری دوکان اُلٹ دونگا"

تھوڑی دیر میں لوگ جمع ہو گئے۔ اتفاقاً ایک صاحب دل کا گزر ہوا، جن کے سب معتقد تھے۔ انہوں نے دوکاندار سے فرمایا :۔

"جلد روپیہ اسے دے دے ورنہ دکان لوٹ لی جائے گی"

لوگوں نے عرض کیا :۔

"کہ حضرت یہ بے شرع جاہل کیا کر سکتا ہے"؟

فرمایا :۔

"میں نے اس فقیر کے باطن پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے بھی؟ معلوم ہوا بالکل خالی ہے۔ پھر اس کے شیخ کو دیکھا۔ اسے بھی خالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پایا۔ اس کے شیخ کے شیخ کو دیکھا، انہیں اہل اللہ پایا اور دیکھا وہ منتظر کھڑے ہیں کہ کب اس کی زبان سے نکلے اور ہیں دو کان الٹ دوں "

بریلوی دوستو کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے دو ہی قبلے تھے اور وہ عوام کی دولت پر ایسے ہی ہاتھ صاف کیا کرتے تھے۔

ایماندار سے کہو! یہ زٹلیات ہیں یا کہ قرآن و حدیث کی تعلیم کا نچوڑ و خلاصہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذر، نیاز، قبورِ بزرگان پر اوچھاڑ چڑھانا،

اور

مجاوریت

وہابی بزرگانِ دین کو نذر و نیاز دینا برا سمجھتے ہیں اور قبول کرنے والوں کو معاذ اللہ ٹھگ اور دین کے ڈاکو کہتے ہیں ——————

اور

احنافِ بزرگانِ دین کو نذر، نیاز دینا باعثِ برکت سمجھتے ہیں اور حرام کہنے والوں کو منکرِ قرآن و دشمنِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھتے ہیں۔

اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

قصص ۲۰/۶ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: کیا نہیں جگہ دی ہم نے ان کو امن والے حرم میں کھچے آتے ہیں اس کی طرف ہر شے کے پھل خاص ہماری طرف سے (رزق) ہے اور لیکن اکثر ان کے بے علم ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت بیت اللہ کے مجاوروں، کنجی برداروں کو اپنا احسان جتا رہا ہے کہ یہ تمہارے پاس جو پھلوں کے نذرانے چاروں طرف سے کھچے چلے آتے ہیں۔

کوئی ٹوکری پھلوں کی لا رہا ہے، کوئی جھولی بھر کر لا رہا ہے۔ کوئی گٹھڑی باندھ کر لا رہا ہے۔ ہر ملک سے چڑھاوے چڑھ رہے ہیں۔ یہ ہماری طرف سے رزق حلال پاک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کریمہ سے پانچ مسائل ثابت ہوئے :

۱۔ بیت اللہ کی کنجی برداری یعنے مجاوروں کا ثبوت ۔ جس سے مقاماتِ متبرکہ کی مجاوری بحکمِ الٰہی ثابت ہو رہی ہے ۔

۲۔ مقامات متبرکہ کی طرف پھلوں کے نذرانے لے جانا ۔ جیسا کہ اِلَیْہِ کی ضمیر ثبوت دے رہی ہے ۔

۳۔ مقامات متبرکہ کے چڑھاوے ۔ یہ خدائی رزق ، حلال ، پاک اور خاص خدائی انعام ہے ۔ جس پر اس کا احسان ہو اس کو ملتا ہے

۴۔ یہ رزق جو عوام وہاں لے جاتے ہیں ۔ جب وہ وہاں دیا جائے تو رِزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا یعنے پھر وہ خاص خدائی رزق ہونے کی وجہ سے متبرک بن جاتا ہے ۔ تو اگر مجاورین اس کو تقسیم کر دیں ، تو تبرکاً کھا لیا جاوے تو ثواب ہے ۔

ایک تو وہ رِزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا ہونے کی وجہ سے اور دوسری وجہ آگے حدیث شریف میں انشاء اللہ ذکر ہو گی ۔

۵۔ اگر مجاورین بے علم بھی ہوں تو رب العزت ان کے بے علم ہونے کی وجہ سے ان کے نذرانے میں فرق نہیں لاتا ۔ البتہ ان کو بے عمل نہ ہونا چاہیئے ۔ کیوں کہ بے عمل لائق مجاورت نہیں ۔

وہابی مولوی صاحب ! تم نے عجیب دلیل نکالی ، بیت اللہ کی مجاوری کا استدلال لے لیا ۔ یہ قبر ہے ، وہ بیت اللہ ہے ۔ کچھ تو خیال کرو ۔

اگر یہ مجاوری جائز ہوتی تو صحابہ کرام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نہ کرتے ؟ کیسی بناوٹی باتیں گھڑتے ہو ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(محمد عمر) بیت اللہ تو ابو جہل وغیرہ نے بھی تعمیر کیا، پھر ابراہیم علیہ السلام یا آدم علیہ السلام کی ابتدائی بنیاد سمجھ لوگے اور اس کے حرم خاص مضافات میں انبیاء علیہم السلام کی قبریں بھی ہیں۔ جن کا ثبوت بلفظہ موجود ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ الیہ کی ضمیر بیت اللہ کی طرف راجع ہے جس سے ثابت ہوا کہ نذر نیاز لوگ لاتے کعبہ کے لئے تھے، لیکن کماتے مجاورین تھے اور مجاوریت کا ثبوت قرآن کریم میں سے لَا یُجَاوِرُوْنَکَ سے ثابت ہے کہ ان منافقوں کو خدا آپ کی مجاوری نصیب نہ کرے۔

تیسری عرض یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۃ اطہر کی کنجی برداری اور مجاورت کا کام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خود سرانجام دیا ہے۔

مشکوٰۃ شریف ۱۴۹ / ابو داؤد ۲-۱۰۳ | حدثنا احمد بن صالح ابن ابی فدیک اخبرنی عمرو ابن عثمان بن ھانئ عن القاسم دخلت علی عائشۃ فقلت یا امۃ اکشفی لی عن قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صاحبیہ رضی اللہ تعالٰی عنہما فکشفت لی عن ثلثۃ قبور "

ترجمہ: محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کیا، اماں جان! میرے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم کی قبر سے اور صاحبین رضی اللہ عنہما سے اچھاڑ اٹھائیے تو آپ نے میرے لئے تین قبروں سے اچھاڑ کر ہٹایا۔

اس سے تین مسائل ثابت ہوئے :۔

۱۔ قبور کی زیارت کے لئے جانا۔

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا روضۂ اطہر کی کنجی برداری کرنا۔ ورنہ آپ سیدھے روضۂ اطہر پہ پہنچ جاتے۔

۳۔ قبر پر اچھاڑ کا ہونا ثابت ہے۔" (مقیاس حنفیت ص طبع پنجم)

کیا مجاورین قبور اکثرھم لا یعلمون کا مصداق ہیں ؟

معلوم ہوتا ہے کہ مدعی مجاورنیت نے پوری آیت پر غور نہیں کیا یا پھر معنے سمجھنے میں ان کو دھوکا ہوا ہے۔ ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے عمداً مغالطہ دینے کے لئے آیت شریفہ کا ابتدائی حصہ نقل نہ کرنے میں اپنی کامیابی سمجھی ہو۔

بہر حال پوری آیت ملاحظہ فرمائیے اور ترجمہ امام بریلویہ خانصاحب احمد رضا کی زبانی سنیئے اور مصنف کی دیانت داری کا جائزہ لیجئے۔

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

خانصاحب ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"اور کہتے ہیں (کفار مکہ) اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں اچک لے جائیں گے"

ف۵ : کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی، امان والی حرم میں۔ ف۶ جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں"۔ ف

حکیم الامت بریلویہ | مفتی نعیم الدین صاحب اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حاشیہ ۵ میں لکھتے ہیں :-

"یعنے سرزمین عرب سے ایک دم نکال دیں گے"

شانِ نزول :-

"یہ آیت حارث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف کے حق میں نازل ہوئی۔ اس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یہ تو ہم یقین سے جانتے ہیں کہ جو آپ فرماتے ہیں، وہ حق ہے۔ لیکن اگر ہم آپ کے دین کا اتباع کریں تو ہمیں ڈر ہے کہ عرب لوگ ہمیں شہر بدر کر دیں گے اور ہمارے وطن میں نہ رہنے دیں گے۔ اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا ہے"

ف : "امن والی حرم" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے :-

"جہاں کے رہنے والے قتل و غارت سے امن میں ہیں اور جہاں جانوروں اور سبزیوں تک کو امن ہے"

ف : "اکثر کو علم نہیں" کی تفسیر یوں لکھی ہے :-

"اور وہ اپنی جہالت سے نہیں جانتے کہ خوف و امن بھی اُسی کی طرف سے ہے اور ایمان لانے میں شہر بدر کئے جانے کا خوف نہ کرتے"

مغالطہ کے لیے جوڑ دلائل | ناظرینِ کرام! آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ مغالطہ کا عنوان تو ہے :-

"نذر، نیاز، قبور پر گائے دینے پر اچھا چڑھانا اور مجاور بنے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اس مقصد کے ثبوت کے لیے جو آیت شریفہ سرفہرست ہے اس کے مخاطب صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم (مسلمان) نہیں۔ بلکہ دشمنانِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کفارِ مکہ ہیں۔

اللہ تعالےٰ ان احسان فراموش کفارِ مکہ کو اپنے مخصوص انعامات یعنے پُرامن حرم میں سکونت اور غیر ذی زرع وادی میں پھلوں سے رزق پہنچانے کا ذکر فرماتے ہوئے ان کو اسلام کی ترغیب دلا رہے ہیں۔

چنانچہ اکثرھم لایعلمون کے قرآنی الفاظ اور خود اچھروی صاحب کا ترجمہ مذکورہ حقیقت کا ثبوت ہیں۔

کیا عہدِ حاضرہ کے مجاورین اس آیت کے مخاطبین کے جانشین ہیں؟

اگر تو اچھروی صاحب کے نزدیک عہدِ حاضرہ کے قبر پرست و مجاور بننے واقعی اس آیت شریفہ کے مخاطب لوگوں کے جانشین ہیں تو پھر ماشاء اللہ اہلِ توحید اچھروی کا بمصداق "چشم ما روشن و دلِ ماشاد"، ایک بار نہیں بلکہ ان گنت و لاتعداد مرتبہ "زندہ باد" کے نعروں سے خیر مقدم کرتے ہیں۔

اگر اچھروی صاحب اس آیت کے مخاطب صحابہ رضی اللہ عنہم (مسلمانوں) کو سمجھ کر عہدِ حاضرہ کے مجاوروں کو صحابہ کا جانشین ثابت کرنے پر مصر ہیں تو پھر ان کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش کریں گے کہ:

مولوی صاحب کچھ تو خدا کا خوف کرو، صحابہ رضوان اللہ علیہم کو،

اکثرھم لایعلمون بتلا رہے ہو۔

لہٰذا اپنی آخرت پر نگاہ کرتے ہوئے اپنی جان اور مسلمانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر رحم فرما کر اس مغالطے سے اشتہار کے ذریعے توبہ شائع فرمائیے کیوں کہ ؎

اگر بریں نمط قرآن خوانی — بہ بری رونق مسلمانی

خیر خواہی و بھلائی کے پیش نظر، تفسیر ابن کثیر مسلمہ تفسیر ہے، جس کو آپ بارہا مقیاس حنفیت میں بطور استدلال پیش کر چکے ہیں، اس آیت شریفہ کی تفسیر سنیئے :-

"مشرکین اپنے ایمان نہ لانے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کرتے تھے کہ ہم آپ کی لائی ہوئی ہدایت کو مان لیں تو ہمیں ڈر لگتا ہے کہ اس دین کے مخالف جو ہمارے چوطرف ہیں اور تعداد میں، مال میں ہم سے بہت زیادہ ہیں، وہ ہمارے دشمن جان بن جائیں گے اور ہمیں تکلیف پہنچائیں گے اور ہمیں برباد کر دیں گے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ حیلہ بھی ان کا غلط ہے، اللہ تعالےٰ نے انہیں حرم محترم میں رکھا ہے۔ جہاں شروع دنیا سے اب تک امن رہا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حالت کفر میں تو یہاں امن میں رہے اور جب خدا کے سچے دین کو قبول کریں تو امن اٹھ جائے۔

یہی تو وہ شہر ہے کہ طائف وغیرہ مختلف مقامات سے پھل فروٹ، سامان، اسباب، مال تجارت وغیرہ کی آمد و رفت یہاں بکثرت رہتی ہے۔

تمام چیزیں یہاں کھچی چلی آتی ہیں اور ہم انہیں بیٹھے بٹھائے روزیاں پہنچا رہے ہیں۔ لیکن ان میں اکثریت بے علم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی لئے ایسے رفیق چلے اور بے جا عذر پیش کرتے ہیں۔

مروی ہے کہ یہ کہنے والا حارث بن عامر بن نوفل تھا (تفسیر ابن کثیر مترجم مطبوعہ نور محمد کارخانہ کتب کراچی پارہ بیسواں ص ۳۶)

اگر شبہ ہو تو مزید سنیئے اچھروی صاحب نے قبور بزرگان پر اچھاڑ چڑھانے کے ثبوت میں جو حدیث پیش کی ہے اس کے عربی الفاظ ایک نظر پھر ملاحظہ فرمائیے:۔

"عن قاسم دخلت علی عائشۃ فقلت یا امہ الحدیث"

یہ الفاظ اعلان کر رہے ہیں کہ حدیث (واقعہ) کو بیان کرنے والے حضرت قاسم ہیں جو فقہاء سبعہ مدینہ کے ممتاز رکن اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مخصوص و ذی شان شاگرد ہونے کے ساتھ ہی صدیقہ کے محرم (حقیقی بھتیجے) یعنے حضرت قاسمؒ، حضرت صدیقہؓ کے چھوٹے بھائی محمد بن ابی بکرؓ کے فرزند ارجمند اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔

بنابریں وہ اپنی پھوپھی صاحبہ اور استاد محترم (حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا) کو مؤدبانہ انداز سے "یا امۃ" کے ممتاز لفظ سے خطاب کر رہے ہیں۔

مگر اچھروی صاحب چونکہ مسلمانوں کو مغالطہ دینا چاہتے ہیں بنابریں لکھتے ہیں:۔

"محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کیا اماں جان! الخ

غور فرمائیے اچھروی صاحب کی پیش کردہ حدیث کی سند آپ کے سامنے ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدثنا احمد بن صالح ابن ابی فدیك اخبرنی عمرو ابن عثمان بن هانی عن القاسم"

اسے بار ہا بار ملاحظہ فرمائیے اور پورے غور سے دیکھیئے کہ ان راویوں میں کوئی محمد نامی راوی بھی ہے مگر اچھروی صاحب ہیں کہ واقعہ حدیث بیان کرنے والے حضرت قاسم کی بجائے از خود ان کے والد محترم محمد کا نام ذکر کرتے ہوئے بھائی کی زبانی حقیقی بہن کو "اماں جان" کے لقب سے خطاب کر رہے ہیں۔

حالانکہ نہ ہی تو محمد رحمہ اللہ راوی ہیں اور نہ ہی وہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اماں جان کہہ کر خطاب کے حق دار ہیں ؎

خدا الٹی سمجھ کسی کو نہ دے ؟
دے موت اور یہ بلا کسی کو نہ دے

مزید اطمینان کے لئے قرآن مجید کی آیت شریفہ سے مجاوریت قبور کا ثبوت اور ترجمہ حدیث کے الفاظ سے۔ اگر کوئی کسر باقی رہ گئی ہو تو پوری تسلی کے لئے قبور پر اچھاڑ کے مدعی کا تیسرا نمبر یا اچھاڑ کے ثبوت کی دوسری دلیل کا جائزہ لیجئے۔

اچھروی صاحب نے (المغرب کے حوالہ سے جو حدیث پیش کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھروی صاحب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ "المغرب" کس فن کی کتاب ہے۔

اگر اصلیت یہی ہے کہ المغرب کی اصلیت سے آگاہی نہیں اور محض سنے سنائے المغرب کو حدیث کی کتاب سمجھ کر مذکورہ عبارت کو حدیث کا نام دے رہے ہیں تو یہ ان کی جہالت کا ثبوت ہے۔

اس کے برعکس اگر المغرب کی حقیقت سے آشنا ہونے کے باوجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عامۃ المسلمین کو دھوکہ دہی کے لئے حدیث بیان کر رہے ہیں تو پھر یہ بہت بڑا بہتان ہے کیونکہ،

۱۔ المغرب حدیث کی کتاب نہیں بلکہ لغت کی کتاب ہے۔

۲۔ جو عبارت اس کے حوالہ سے ذکر کی ہے وہ حدیث بالکل نہیں بلکہ کسی ایسے انسان کا بے سند قول ہے کہ جس کے علم و تقوے اور دیانت و صداقت وغیرہ تک کا علم نہیں اور یہ بھی خبر و پتہ نہیں کہ وہ خالی رافضی (شیعہ) ہے یا جاہل قبر پرست۔

بہر حال عبارت، دیوانے کی بڑ یا شیخ چلی کی ڑٹلی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ بنابریں اس ڑٹلی کو حدیث کا نام دے کر دھوکا دینا کما یتخبطہ الشیطٰن من المس کا مصداق نہیں تو اور کیا ہے؟

المغرب اور اس کے مصنف کی حقیقت

المغرب کے مصنف اگرچہ عملاً حنفی ہیں مگر اعتقاداً اپنے زمانے کے معتزلہ کے سردار ہیں۔

مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ لکھنوی نے المغرب کے مصنف علامہ مطرزی کا تعارف جس وضاحت سے کرایا ہے وہ بلفظہٖ یہ ہے:۔

"کان اماما فی الفقه والعربیة واللغة راسا فی الاعتزال (فوائد البهیة فی تراجم الحنفیة)

ترجمہ: اگرچہ علامہ مطرزی فقہ حنفی، عربیت اور لغت کے امام ہیں۔ مگر باوجود اس کے معتزلہ کے امام و پیشوا بھی ہیں۔

آپ کی وفات ۵۳۶ھ میں ہوئی ہے۔

کوئی اہل السنت اسلام کا مدعی ہے کہ جو معتزلہ ایسے گمراہ فرقہ کے امام کی بے سند عبارت کو حدیث ماننے پر آمادہ ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتا ہے کہ کسی رافضی کے ذہن کی اپج ہو جو مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے معتزلی امام نے درج کر دی ہو۔

اچھاڑا اٹھانے سے پہلے چڑھانے کا ثبوت ضروری ہے

مدعی "اچھاڑ بر قبور" کا حق تو یہ تھا کہ حدیث و شروح اور تاریخ و سیر کی کتب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے بحکم خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اچھاڑ چڑھانے کا ثبوت پیش کرتا اور یہ دکھاتا کہ اچھاڑ کا رنگ فلاں تھا، فلاں قسم اور فلاں ملک کے بنے ہوئے، سادہ یا بیل بوٹے سے مزین کپڑے کا تھا۔

مگر بمصداق پیدائش سے پہلے موت یا بالفاظ تخت کا تو نام نشان نہیں مگر تخت کے نقش و نگار اور زینت و دلکشی زور و شور سے بیان کی جا رہی ہے ؎

یہ بھیڑے ہیں اب دین کے پیشوا!
لقب ان کا ہے وارث انبیاء

مرض الموت کی شدت، بے قراری، بے ہوشی اور افاقہ وغیرہ ایک ایک سیکنڈ کی تفصیل کتب میں موجود ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں وفات اور عدم وفات کا اختلاف اور بالآخر موت کا متفقہ فیصلہ، جن حالات اور کپڑوں میں وفات ہوئی، ان کی رنگت و بناوٹ اور آپ نے جو ہدایات اور وصیتیں فرمائیں اور آپ کے آخری کلمات بھی عیاں را چہ بیاں کا مصداق ہیں۔

قبر اطہر کی جگہ، بناوٹ، غسل کی کیفیت، غسل دینے والوں کے نام بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری صراحت سے کتب میں مذکور ہیں۔

حتے کہ قبر اطہر میں فرش بچھانے، اس پہ پانی چھڑکنے بلکہ جس کنویں سے غسل کا پانی منگایا گیا، اس کا محل وقوع اور نام، اس کے مالک کا نام، اس سے پانی منگانے کی وجہ بھی تفصیل سے ہے۔

چنانچہ البدایہ والنہایہ میں ہے:۔

"بوقت وفات آپ نے حاضرین سے الوداعی سلام کہا اور ارشاد فرمایا کہ:۔

غیر صحابہ کو سلام پہنچا دینا"

بلکہ یہ بھی فرمایا کہ:۔

"تم گواہ رہو کہ قیامت تک کے متبعین سنت کو ہم نے سلام کہہ دیا ہے۔" (اصل الفاظ آرہے ہیں)

۲۔ فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض فی ھذین الثوبین (البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص۲۴۱ مصری)

ترجمہ: صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ان دو کپڑوں (چادروں) میں ہوئی۔

۳ وغسل وعلیہ قمیص وغسل من بئر کان یقال لھا الغرس بقباء کانت لسعد بن خیثمۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب منھا (جلد ۵ ص۲۶۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل اس حال میں دیا گیا کہ آپ کی قمیص مبارک آپ کے بدن مبارک پر ہی تھی اور غسل کے لئے غرس نامی کنویں کا پانی استعمال کیا گیا جو بستی قبا میں حضرت سعد کا کنواں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ اس لئے کہ آپ کو اس کنویں کا پانی بہت مرغوب تھا۔

۴۔ ثم ادرج فی ثلاثة الثواب لؤبین ابیض (ص۲۶۱)

ترجمہ: آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفن میں تین کپڑے دیئے گئے، جن میں دو سفید تھے۔

۵۔ فرفع فراش رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی توفی فیه لحفروا له تحته (ص۲۶۶)

ترجمہ: (جس جگہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی) پس اسی جگہ سے بستر علالت اٹھا کر وہاں قبر کھودی جو لحد کی صورت میں تھی۔

۶۔ یدخلون من هذا الباب فیصلون علیه ثم یخرجون من الباب الآخر (ص۲۶۷)

ترجمہ: (غسل و کفن سے فراغت کے بعد جنازہ اس کیفیت سے پڑھا گیا کہ) صحابہ کرام گروہ گروہ (جماعت) ایک دروازہ سے داخل ہو کر بغیر امام کے جنازہ پڑھ کر دوسرے دروازہ سے نکل جاتے۔

۷۔ جعل فی قبر النبی صلی الله علیه وسلم قطیفة حمراء (ص۲۶۸)

ترجمہ: قبر اطہر میں قطیفہ سرخ بطور فراش بچھایا گیا۔

۸۔ رشی قبر النبی صلی الله علیه وسلم رشا وکان الذی رشه بلال بن رباح بقربه بدأ من قبل راسه من شق الایمن حتی انتهی رجلیه (ص۲۶۱)

ترجمہ: قبر شریف درست کرنے کے بعد حضرت بلال نے پانی سے بھری ہوئی اپنی مشک اٹھائی اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی دائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب سے شروع کر کے پاؤں تک پانی سے چھڑکاؤ کیا۔

خلاصہ مطلب یہ کہ مرض الموت کی ابتداء سے لے کر قبر اطہر میں نیچے فرش بچھانے اور قبر پر پانی چھڑکنے کی طول طویل تفصیل مذکور ہے مگر قبر پر اچھاڑ کا وہم و گمان بھی نہیں۔

جس سے اظہر من الشمس ہے کہ قبر اطہر پر اچھاڑ کا مغالطہ محض من گھڑت ڈھکوسلا ہے جو محض :۔

ا۔ قبر پرستی کو فروغ دینے۔

ب۔ مجاورین قبور کی تائید و خوشنودی۔

ج۔ ان سے بھاری فیس و نذرانہ وصول کرنے کی غرض سے عہد حاضرہ کی جدت و ترقی سے متاثر ایجاد کیا گیا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

مدعی اچھاڑ کے دعویٰ کا انحصار اچھروی صاحب کے دعوے کا دار و مدار چونکہ صرف لفظ انکشفی لی پر ہی ہے۔ بنا بریں اس کا اصل منشاء و مقصد سمجھنے کے لئے قبر اطہر کی جگہ اور صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جائے رہائش جب ذہن نشین ہو جائے گی تو انکشفی لی کی پوری حقیقت سامنے آجائے گی۔

اتفاقی مسئلہ کتب حدیث، شروح و تاریخ، رجال و سیر کے دفاتر بلکہ اہل السنت، روافض، خوارج و معتزلہ وغیرہ تمام کے تمام گروہ اس پر متفق ہیں کہ :۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا واقعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن ان ہی کے حجرہ مقدس میں پیش آیا۔

جب وفات ہو چکی تو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو عین اسی جگہ قبر کھود کر دفن کر دیا گیا۔

چونکہ سولے اس مقدس حجرہ کے صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کوئی دوسرا سکونتی حجرہ یا رہائشی مکان نہ تھا۔ بنا بریں تا حین حیات صدیقہ رضی اللہ عنہا، قبر اطہر بن جانے کے بعد بھی اس حجرہ میں ہی مقیم رہیں۔ البتہ قبر اطہر اور اپنی رہائشی جگہ کو علیحدہ کرنے کی غرض سے بجائے دیوار کے کپڑے کے پردے کی آڑ سے دو کمرے بنا لئے۔

اگرچہ اس حقیقت پر دلائل و شواہد گنوانے کی ضرورت نہیں۔ تاہم اس جانگداز صدمہ سے متاثر ہونے کی غرض سے دلی توجہ سے سنیئے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ:۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عہد سے لے کر رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کو میری موت سے بڑھ کر کوئی صدمہ نہیں۔"

اور پھر اس لئے بھی کہ مرض الموت کے آخری لمحات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حاضرین مجلس کو آخری سلام سے سرفراز فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"و من کان غائبا من اصحابی فابلغوہ عنی السلام و اشھدکم بانی قد سلمت علی من دخل فی الاسلام و من تابعنی فی دینی ھذا الیوم الی یوم القیامۃ (البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص۲۵۳)

ترجمہ: میرے صحابہ میں سے جو اس وقت غیر حاضر ہیں، ان سب کو میرا آخری سلام کہہ دینا اور یاد رکھو، میں تمہیں گواہ کر کے اعلان کرتا ہوں، میں ان تمام لوگوں کو الوداعی سلام کہہ رہا ہوں، جو اس وقت سے تا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت اسلام میں داخل ہوں گے اور صدقِ دل اور یقینِ کامل اور پورے شوق و محبت سے میری اتباع کریں گے۔

(اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی ایمان و اسلام نصیب کرے اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے الوداعی سلام کا صحیح معنوں میں حق دار بنا کر حوضِ کوثر پر ہدیۂ سلام عرض کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین برحمتك یا ارحم الراحمین)

پوری توجہ سے سنیئے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا موقعہ کے گواہ کی حیثیت سے فرماتی ہیں:۔

۱۔ "لما ثقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشتد به وجعه استاذن ازواجه ان یمرض فی بیتی فاذن له الحدیث (صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم و وفاته)

ترجمہ: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جب مرض کا شدید حملہ ہوا تو آپ نے تمام ازواج مطہرات سے یہ خواہش ظاہر کی کہ آپ اگر راضی ہوں تو میں صدیقہ کے گھر میں بیماری کے دن گزاروں۔ اس پر تمام ازواج نے بکمال مسرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایامِ مرض گزارنے کی اجازت دے دی۔ (رضی اللہ عنہن)

۲۔ دوسری روایت میں بھی ہے:۔

قالت مات النبی صلی اللہ علیه وسلم وانه بین حاقنتی و ذاقنتی الحدیث (حوالہ مذکور)

ترجمہ: صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال میں ہوئی کہ آپ کا سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھا اور آپ میرے سینہ سے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔

۳۔ مزید صراحت سے ملاحظہ فرمائیے۔ صدیقہ فرماتی ہیں:۔

"ان من نعم اللہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی فی بیتی و فی یومی و بین سحری ونحری و ان جمع اللہ بین ریقی و ریقہ الحدیث" (مولف مذکور)

ترجمہ: اگرچہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ان گنت ہیں مگر وہ انعامات جن سے اللہ تعالیٰ نے مجھے خصوصیت سے نوازا ہے، یہ ہیں کہ:۔

۱۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں فوت ہوئے۔

۲۔ بالکل میری باری کے دن اس حال میں فوت ہوئے کہ آپؐ میرے سینہ سے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔

۳۔ آپؐ کا سر مبارک میری ہنسلی سے ملا ہوا تھا۔

۴۔ اللہ کا آخری فضل یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی موت کے وقت میرا اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھوک اس طریق سے جمع کر دیا کہ خشک مسواک کو میں نے اپنے منہ میں ڈال کر نرم کیا اور پھر وہی مسواک آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ سے تکیہ لگائے ہوئے اپنے منہ مبارک میں ڈال کر استعمال فرمایا۔

قبر اطہر کی تجویز و تعمیر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب دفن و قبر کا مرحلہ درپیش ہوا تو اپنی اپنی دانست کے مطابق صحابہ رضی اللہ عنہم نے مختلف مشورے دیئے۔

بالآخر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قبر شریف کے لئے جگہ تجویز کرنے کی ہمیں ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس امر میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ ہی ہماری رہنمائی فرما رکھی ہے۔"

چنانچہ آپؐ کا واضح فرمان یہ ہے:۔

"ما قبض اللہ نبیا الا فی موضع الذی یحب ان یدفن فیہ ادفنوہ فی موضع فراشہ رواہ الترمذی"

(مشکوٰۃ باب دفن المیت)

ترجمہ: اللہ تعالےٰ نبی کی روح عین اسی جگہ پر قبض فرماتے ہیں کہ جہاں نبی کی قبر منظور و پسند ہو، انہیں ان کی چارپائی والی جگہ پر ہی دفن کر دو۔

مزید سنیئے البدایہ والنہایہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"فرفع فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی توفی فیہ فحفر لہ تحتہ" (جلد ۵ ص ۱۶۶)

ترجمہ: پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آپؐ کا بستر علالت اٹھا کر عین اسی جگہ قبر اطہر کھود دی گئی۔

ماحصل یہ کہ جس مقدس حجرہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو شرفِ زوجیت بخشا اسی حجرہ میں آپ کی وفات ہوئی اور جائے وفات ہی میں قبر اطہر تعمیر ہوئی۔

جب تک صدیقہؓ زندہ رہیں، قبر اطہر کے پڑوس میں مقیم رہیں اور قبر اطہر کے پاس ہی بیٹھ کر تشنگانِ علومِ نبوی کو سیراب کرتی رہیں۔

بالآخر یہی مقدس حجرہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی آخری آرامگاہ قرار پایا، جس کی تفصیل آ رہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلند بخت حجرہ کی عمارت یہ حجرہ جسے شاعر نے اگرچہ "ٹوٹا ہوا حجرہ" کہا ہے مگر روئے زمین پر اس کی مثال و نظیر نہیں۔

و۔ جبرائیل امین اس حجرہ کا قاصد ہے۔

ب۔ عزرائیل ایسے باوقار ہیبت ناک ملک الموت کو بلا اجازت داخلہ کی جرأت نہیں۔

ج۔ باوجود اس سب کچھ کے اس قصر عالی کی عمارت کا یہ حال ہے کہ کچی اینٹ اور گارے سے بنی ہوئی ہے۔ مختصر چار دیواری ہے جس کے اوپر کھجور کی لکڑی اور شاخوں کی چھت ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:۔

"مجھے جو اس حجرہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا تو میں نے ماپنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے تو وہ کھجور کی ٹہنیوں کو چھونے کی سعادت سے بہرہ ور تھے"

مقام عبرت غالی قبوریین وغیرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں مبالغہ کرتے ہوئے زمین و آسمان کے جو قلابے ملا رہے ہیں (یعنے علم غیب و مختار کل من گھڑت افسانے بنا کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔

یعنے آپ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی باری اور گھر میں بستر علالت پر تشریف فرما ہیں اور اسی روز سے یہ دریافت شروع ہوئی کہ:

"کل کس گھر کی باری ہے اور پرسوں کس بیوی کے گھر قیام ہے، حضرت عائشہ کی باری کب آئے گی؟

چنانچہ صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسال فی مرضہ الذی مات فیہ یقول این انا غدا این انا غدا یرید یوم عائشۃ الحدیث

نہ صرف یہی بلکہ مرض الموت کا ظاہری سبب آپ کے تقاضائے بشریت کا ثبوت ہے۔

چنانچہ صدیقہ راوی ہیں :۔

۲۔ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضہ الذی مات فیہ یا عائشۃ ما ازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر فھذا اوان وجدت انقطاع ابھری من ذالک السم (بخاری)

ترجمہ : نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت میں فرماتے تھے کہ اے عائشہ بے خبری میں زہر ملا جو گوشت ہم نے خیبر میں کھایا تھا۔ باوجود علاج کے اب تو اس نے رگِ جان ہی کاٹ دی ہے۔

(اس زہر ملے کھانے میں شریک آپ کے ایک صحابی کی موت خیبر ہی میں واقع ہو گئی اور بالآخر اس زہر کا نتیجہ آپ کی موت کا ظاہری سبب ہوا) بوقتِ وفات آپ کی عمر تریسٹھ ۶۳ سال کی تھی۔ توفی وھو ابن ثلث وستین (بخاری)

مالی حالت جو لوگ آپ کو مختارِ کل، قاسم و داتا اعتقاد کرتے ہوئے دوسروں کو اس عقیدہ کی دعوت دیتے ہیں، مرض الموت ان حضرات کو آگاہ کر رہی ہے کہ :۔

"مختارِ کل، داتا و قاسم صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی پوری مخلوق اس کے در کی محتاج ہے "

سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اگرچہ اللہ تعالےٰ کے حبیب ہیں، مگر باوجود اس کے اللہ تعالےٰ کے محتاج ہی ہیں

۱۔ چنانچہ مرض الموت میں آپؐ کی مالی پوزیشن یہ ہے کہ آخری روز گھر میں دیا جلانے کے لئے تیل نہیں۔ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک انصاری عورت سے تیل عاریۃً حاصل کر کے رات کو چراغ جلایا

نہ صرف یہی بلکہ آپ کے ذمے قرض واجب الادا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف کے الفاظ یہ ہیں :۔

توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و درعہ مرھونۃ عند لیھودی بثلثین"

ترجمہ : آپ کی وفات کے وقت آپ کی زرہ مبارک کم و بیش سوا من اناج کے عوض یہودی کے پاس گروی پڑی تھی۔

عجب مشکل میں آیا سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

شدت مرض کا فلسفہ جہاں تک انسان کا اپنا بس چلتا ہے۔ اپنے آرام و راحت کے لئے ہر ممکن کوشش کر گزرتا ہے۔

اس کے برعکس جب انسانی بس کی حدود ختم ہو جائیں تو پھر درد و کرب میں مبتلا بے بسی کا نمونہ بن جاتا ہے۔

چنانچہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت اس منزل میں درس عبرت ہے۔ حضرت صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ :۔

" جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر شدت مرض کا حملہ ہوا تو آپ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں ہاتھ پانی میں بھگو بھگو کر چہرۂ انور پر پھیرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

" لا الہ الا اللہ موت میں بڑی سختیاں ہیں (اے معبود برحق تو اس میں میری مدد فرما)

پھر اسی حال میں آپ نے اپنا ہاتھ اوپر کو اٹھایا اور فرمایا :-

" یا اللہ اپنے پاس بلا لے"۔

حتّٰے کہ آپ کی روح قبض ہوئی اور ہاتھ گر گیا۔

اصل الفاظ یہ ہیں :-

فجعل یدخل یدیہ فی الماء فیمسح بھما وجھہ یقول لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات ثم نصب یدہ فجعل یقول فی الرفیق الاعلیٰ حتّٰی قبض و مالت یدہ" اوکما قال (صلی اللہ علیہ وسلم)

امت کو آخری اشارہ اور تاکیدی وصیت

صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

" لما نزل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طفق یطرح خمیصۃ لہ علی وجھہ فاذا اغتم کشفھا عن وجھہ و ھو کذالک یقول لعنۃ اللہ علی الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد یحذر ما صنعوا" اتھ

ترجمہ : جب آپ زیادہ بیمار ہوتے تو بیقراری میں کبھی تو آپ اپنے اوپر والی چادر سے اپنا منہ چھپا لیتے اور پھر جب گھبراہٹ زیادہ ہوتی تو منہ سے ہٹا دیتے اسی بے چینی کے عالم میں آپ نے فرمایا کہ :-

یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالےٰ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء (صلحاء) کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے"۔
یعنے آپ یہود مردود کے کردار سے امت کو آگاہ کرتے ہوئے عبرت دلا رہے تھے کہ اے افراد امت تم ایسا ہرگز نہ کرنا۔

دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت کے آخری وقت فرمایا:۔

لعن اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد
قالت ولو لا ذلک لابرز قبرہ غیر انی اخشی
ان یتخذ مسجدا"

ترجمہ: یہود پر اللہ تعالے کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ صدیقہ فرماتی ہیں کہ:۔

"اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ جہلاء امت قبر شریف کو کہیں سجدہ گاہ نہ بنا لیں تو پھر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر بجائے محفوظ حجرہ کے کسی کھلی جگہ بنائی جاتی"۔

صدیقہ مزید فرماتی ہیں:۔

"باوجود محفوظ حجرہ میں قبر بن جانے کے بعد مجھے تو اب بھی خطرہ ہی خطرہ ہے کہ یہود کی نقل میں یہود کے جانشین قبر المہر کو کہیں عبادت گاہ نہ بنالیں"۔

اس حدیث کی تشریح، شارحین حدیث حافظ ابن حجر، ملا علی قاری شیخ عبدالحق دہلوی اور نواب قطب الدین رحمہم اللہ کی شروحات کے الفاظ سے عرض ہو چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں صرف یہی گذارش ہے کہ مرقد انور صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرۂ صدیقہ میں ہونے کا راز و فلسفہ صرف یہی ہے کہ قبر اطہر شرک و بدعات سے محفوظ رہے بنابریں صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تاحین حیات اپنی سکونت و رہائش کپڑے کے پردہ کی آڑ سے حجرہ شریف میں قبلہ کے الٹے رُخ رکھی تاکہ بغیر اجازت کوئی عورت و غیر محرم تو کیا کوئی خاص محرم و عزیز بھی بلا اجازت قبر اطہر تک رسائی نہ کر پاتے۔

مزید انتباہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کی قبر پرستی کی نقل سے امت کو دور رکھنے کے لئے صرف لعنت پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ صحیح مسلم میں ہے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور انتباہ فرمایا:

"اے افراد امت تم سے پہلے نبیوں کی امتوں نے اپنے انبیاء و صلحاء کی قبروں کو چونکہ عبادت گاہ بنالیا ہے۔

بنابریں ہم تمہیں تاکید سے منع کرتے ہیں کہ تم ہرگز میری قبر یا دوسرے صلحاء کی) قبروں کو عبادت گاہ نہ بنانا"

اصل الفاظ یہ ہیں:

الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہاکم عن ذالک" (مشکوٰۃ باب المساجد)

اللہ تعالےٰ کے حضور دعاء اور امت کو انتباہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف تاکید ہی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اللہ تعالےٰ کے حضور انتہائی خشوع و توجہ سے یوں بھی فرمایا ہے:

"اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ترجمہ: باری تعالیٰ میری قبر کو ایسا نہ ہونے دیجئو کہ لوگ بتوں کی طرح اس کی پوجا کرنے لگیں۔

۲۔ اے افراد امت اللہ تعالیٰ کا سب سے خطرناک عذاب ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔

سرکردہ احناف کی شرح و ترجمہ ملا علی قاری شہرہ آفاق حنفی شارح نے اس حدیث کی شرح جس وضاحت سے فرمائی ہے، بلفظہٖ ملاحظہ فرمائیے، اور اس کا ترجمہ مولانا نواب قطب الدینؒ ایک نامور ہندوستانی حنفی کی قلم سے سنیئے:۔

قاری صاحب رطب اللسان ہیں:۔

ای لا تجعل قبری مثل الوثن فی تعظیم الناس و سجودھم للزیارت بعد ھم و استقبالھم نحوہ فی السجود کما نسمع و نشاھد الان فی بعض المزارات و المشاھد (مرقات جلد ۱، ص ۳۲۵ مصری)

الفاظ ترجمہ نواب صاحب نے ان الفاظ کا ترجمہ یوں ادا کیا ہے:۔

"فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی نہ کر میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے، سخت ہوا غضب اللہ تعالیٰ کا اس قوم پر کہ ٹھہرائیں قبریں اپنے انبیاؑ کی سجدہ گاہ۔"

تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"نہ کر میری قبر کو مانند بت کے جس تعظیم کرنے لوگوں کے اور بار بار آنے ان کے واسطے زیارت کے یعنے بطور میلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(عرس) کے اور متوجہ ہونے کے اس کی واسطے سجدہ ہونے کے جیسا کہ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں ہم اب بعضے مزارات اور مقامات کو یعنے مثل استھان (بت) وغیرہ کے" (مظاہر حق ۱/۱۵۴)

حجرۂ صدیقہؓ میں دفن ہونے کا فلسفہ مذکورہ تفصیل سے حجرۂ صدیقہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دفن ہونے کا راز و فلسفہ سامنے آگیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالے نے آپؐ کی قبر اطہر حجرہ صدیقہؓ میں اس لئے بنوائی کہ :-

صدیقہ ایسا مثالی موحد انسان تاحینِ حیات قبرِ اطہر کو بدعات و شرک کی نجاست سے کماحقہٗ محفوظ رکھے"

چنانچہ حسبِ منشائے الٰہی صدیقہ نے حسبِ سابق اپنی سکونت حجرہ کے انتہائی تنگ گوشہ میں رکھی تاکہ کوئی بڑے سے بڑا انسان بھی بلا اجازتِ صدیقہ قبر اطہر تک رسائی حاصل نہ کر پائے۔

چنانچہ مدعی اچھاڑ بر قبور کی پیش کردہ روایت اس کا ثبوت ہے کہ صدیقہ کا انتہائی عزیز و لاڈلا شاگرد اور خاص الخاص محرم (حقیقی بھتیجا) بھی یہ جرأت نہیں کر سکا۔ بلا اجازت تو کیا صدیقہؓ کے بغیر دکھلائے از خود دیکھ سکے؟

اجماعی و اتفاقی مسئلہ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت کے آخری ایام پھر وفات اور قبر اطہر کا حجرہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں ہونا مسلمات سے ہے، ویسے ہی قبر اطہر کی تعمیر (بن جانے) کے بعد تاحینِ حیات صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رہائش و سکونت بھی اسی مقدس حجرہ میں اس درجہ اتفاقی و اجماعی مسئلہ ہے کہ اس کے برعکس کتب حدیث، شروح، تاریخ و سیر اور رجال وغیرہ میں تو کیا کسی غالی سے غالی فردِ امت کی زبانی کوئی لفظ و حرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سننے میں نہیں آیا کہ :۔

و۔ " قبر اطہر بن جانے کے بعد حضرت صدیقہ اس مقدس حجرہ کو مقفل کر کے اپنے والد شفیق کے گھر چلی گئی۔

ب۔ یا فلاں انصاری و مہاجر نے بجمال مسرت اپنا مکان حضرت صدیقہؓ کو رہائش کے لئے دے دیا۔

ج۔ یا پھر خلیفہ اول نے فلاں مکان قیمتاً خرید کر یا فلاں جگہ خرید کر صدیقہ کی رہائش کے لئے مکان تعمیر کروا دیا"

صدیقہ کو حجرہ چھوڑنا کیوں گوارا نہ ہوا؟ حجرہ اگرچہ پہلے ہی مختصر سا تھا، پھر قبر اطہر کی تعمیر سے مزید تنگ ہو گیا، مگر بوجوہاتِ خاص صدیقہ کو حجرہ کا چھوڑنا کسی حال بھی گوارا نہ ہوا۔

۱۔ اولاً تو یہ آپ کے شرف زوجیت والی خاص قیامگاہ اور ذاتی ملکیت تھی۔

۲۔ دوسری امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے حجرات و قیام گاہوں سے محفوظ گھری ہوئی تھی۔

۳۔ مذکورہ ظاہری حالات کے علاوہ انوارِ نبوت اور وحی الٰہی کی تجلیات اور اللہ تعالیٰ کی مخصوص ترین رحمت و برکات سے مستنیر و مالا مال تھی۔

۴۔ ایک اہم خوبی و کمال اس حجرہ شریف کو یہ بھی حاصل تھا کہ اس کا ایک دروازہ مسجد کی جانب اس مخصوص حصہ میں کھلتا ہے جو کہ ریاض الجنۃ کی فضیلت سے سرفراز ہے۔

۵۔ مذکورہ پر ہی بس نہیں بلکہ دروازہ کی وجہ سے نمازِ جماعت اور ذکر الٰہی کے نور و سرور کا دائمی حظ و لطف حاصل تھا۔

۶۔ یہ مقدس حجرہ وہ لاثانی و بے نظیر مدرسہ تھا کہ دروازہ پر پردہ حائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(لٹکا ہوا) ہے اور صدیقہ حجرہ ہی میں تشریف رکھتے ہوئے ریاض الجنۃ میں بیٹھے تشنگانِ علوم نبوی کو سیراب اور سائلین کو فتوے دے رہی ہیں۔

۷۔ اس مقدس حجرہ سے علیحدگی صدیقہ کو اس لئے بھی ناگوار تھی کہ یہود و نصاریٰ کی قبر پرستی کا ہلاکت آفریں منظر آپ بچشم خود ملاحظہ فرما چکی تھیں۔

۸۔ نہ صرف انبیاء کی قبروں کی پرستش کا منظر ہی آپ کے سامنے تھا۔ بلکہ مرض الموت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری انتباہ ہی اعلان لعن اللہ الیھود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد ہیبت ناک اور گمراہ کن صورت میں آپ کے سامنے تھا۔

۹۔ حتیٰ کہ اس آخری وصیت کا راز و فلسفہ خود آپ ہی تو رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کو یوں بیان فرما رہی ہیں، ولولا ذلک لابرز قبرہ۔

۱۰۔ اسی پر بس نہیں بلکہ جہلاء امت یا خالی قبورین کی شرارتوں، بدعات، فتنہ انگیزیوں کو آپ اپنے علم، فضل اور مشاہدہ کی روشنی میں دیکھتی ہوئی اعلان فرما رہی تھیں غیر انی اخشی ان یتخذ مسجد باوجود پوری حفاظتی تدابیر کے مجھے تو خطرہ ہی خطرہ ہے کہ جہلاء امت (قبورین) کہیں قبر اطہر کو عبادت گاہ نہ بنالیں۔

۱۱۔ مذکورہ اور ان سے علاوہ دیگر خطرات کی پیش بندی کی غرض سے صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حجرۂ مقدس کا چھوڑنا کسی قیمتے و کسی حال بھی گوارا نہ ہوا۔

صدیقہ کی سکونت کا ظاہری نتیجہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہیبت و عظمت اور جلال و رعب کے نتیجہ میں عوام تو کیا خواص کو بھی یہ ہمت و جرأت نہ ہوئی کہ وہ صدیقہ کے حجرہ میں بغرض زیارت آمد و رفت جاری رکھ سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس کا نمونہ آپ کے سامنے ہے۔ حضرت قاسم رحمہ اللہ جو حضرت صدیقہ کے چھوٹے بھائی محمد کا جگر گوشہ یا آپ کا حقیقی بھتیجا ہے اور وہ ذیشان شاگرد ہے، جو فقہاء مدینہ منورہ کا ممتاز رکن، چوٹی کا مجتہد، فقیہ اور بے نظیر محدث ہے اور دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں اسے صدیقہ کے پاس جانے میں قطعاً جھجک یا روک ٹوک نہیں۔

مگر باوجود اس بے تکلفی اور آمد و رفت کے صدیقہ کی زندگی میں صرف ایک ہی مرتبہ قبور مطہرہ کی زیارت کی خواہش ہوئی ہے اور انتہائی ہیبت سے ہوتے ہوئے سوبار عرض کر رہا ہے کہ:۔

یا اماہ اکشفی لی عن قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" الحدیث

حالانکہ بے تکلفی سے حجرہ کے اندر اپنی شفیق پھوپھی کے پاس ہی تو بیٹھا ہے مگر یہ ہمت و جرأت نہیں کہ بغیر دکھلائے صدیقہ کے از خود پردہ اٹھا کر قبور مطہرہ کی زیارت سے شرف حاصل کر سکے۔

پس جب کہ انتہائی لاڈلے شاگرد و بھتیجے کو از خود زیارت کی جرأت نہیں تو دوسرے صحابہ یا تابعین رضی اللہ عنہم کو کیسے جرأت ہو سکتی ہے کہ عام طور یا خاص کر زیارت کے لئے حجرہ میں رسائی حاصل کر پائیں۔

حسب تشریح فتح الباری قاسم کی درخواست معاویہ کے عہد و زمانہ کی ہے گویا کہ صدیقہؓ کے آخری ایام زندگی ہیں۔

چنانچہ تفصیل آرہی ہے۔

حضرت صدیقہ نے اپنے سکونتی حصہ اور قبر اطہر کو الگ تھلگ کر لیا،

صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مقدس میں سکونت پذیر ہونے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر وجوہات آپ ملاحظہ فرما چکے۔

مزید برآں کہ اہل کتاب کی قبر پرستی کے خطرہ سے حفاظت کی غرض سے بالقاء الٰہی مزید اہتمام یہ کیا کہ اپنی اقامت گاہ اور قبر اطہر کو مستقل طور پر دو حصوں میں تقسیم کرنے یا دو الگ تھلگ کمروں کی صورت میں بنانے کی غرض سے دروازۂ مسجد کی قبلہ رُخ والی دہلیز سے مغربی دیوار کی سیدھ میں کپڑے کا طویل وعریض پردہ حد فاصل کے لئے لٹکا دیا۔

گویا کہ قبر اطہر کے حصہ کو الگ کر دیا اور اپنی سکونت کے حصہ کو الگ اور دروازہ مسجد میں پردہ کی آڑ سے تشنگانِ علوم نبوی کو سیراب کرنے کی غرض سے درس کا افتتاح کر دیا۔

صدیق اکبرؓ کی آخری آرامگاہ قبر اطہر سے قبلہ رُخ کا حصہ چونکہ حجرہ مقدس میں خالی تھا۔ بنابریں جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو صدیقہ نے اپنے والد بزرگوار کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک میں دفن کروا دیا تاکہ رفیقِ زندگی و یارِ غار، مزار کی بہار میں بھی خوب کھل کر لوٹے ؎

بلا منتِ کمال حسن کو مل گیا

فاروق اعظم کو بھی جگہ مل گئی صدیقؓ کے نورانی مرقد کے بعد بھی چونکہ قبلہ رُخ حجرہ میں کچھ جگہ باقی تھی، اس لئے صدیقہؓ اپنے دل میں اس کو اپنے لئے پسند کر رہی تھیں۔

ادھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اس میں دفن ہونے کے لئے دل ہی دل میں بے تاب تھے بالآخر جب کہ یہودی نے نمازِ فجر میں زہر آلود خنجر سے گہرا زخمی کر دیا۔ شدتِ زخم سے نڈھال ہو گئے۔

کافی دیر بعد قدرے افاقہ ہوا اور یقین ہو چکا کہ اب چند لمحات ہی دُنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ہوں اور عنقریب اپنے پیش رو بزرگوں سے ملاقات ہونے والی ہے تو دل کے سربستہ راز کو اپنے خلف الصدق عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا :۔

"بیٹا ! ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس جائیے اور ان سے درخواست کیجئے کہ عمر بن خطاب اپنے محترم رفقاء کے پاس دفن ہونے کی خواہش رکھتے ہیں"

چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ گئے۔ حسبِ فرمانِ ابا جان اصلیت عرض کر دی۔

اس کے جواب میں صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا :۔

"کنت اریدہ لنفسی فلاوثرنہ الیوم علی نفسی فلما اقبل قالہ ما لدیک قال اذنت لک یا امیرالمومنین قال ما کان شئ اھم الی من ذلک المضجع فاذا قبضت فاحملونی ثم سلموا ثم قل یستاذن عمر بن الخطاب وان اذنت فادفنونی والا فردونی الی مقابر المسلمین"

(صحیح بخاری باب ما جاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ : یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے منتخب کر رکھی تھی مگر اس وقت میں حضرت عمرؓ کو اپنے اوپر ترجیح دے کر اجازت دیتی ہوں۔ اس لئے کہ وہ اپنے محترم رفقاء کے پاس دفن ہونے کے زیادہ حق دار ہیں۔ ابن عمر جب واپس ہوئے تو باپ نے پوچھا :۔

"بیٹا ! کیا جواب ملا ؟"

عبداللہ نے عرض کیا :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ابا جان! خوش ہو جاؤ، جگہ مل گئی"

یہ بشارت سن کر امیرالمومنینؓ نے فرمایا:-

"میری تمام خواہشوں سے بڑھ کر یہی تمنا تھی کہ اپنے محترم رفقاء کے پاس دفن ہونا میسر ہو جائے۔

بیٹا! یاد رکھو جب میری روح قبض ہو جائے تو غسل و کفن اور جنازہ سے فارغ ہو کر میری چارپائی اٹھا کر حجرہ صدیقہؓ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر پھر دوبارہ گذارش کرنی ہوگی کہ عمر بن خطابؓ (اس میت) کو اپنے حجرہ مقدس میں دفن کرنے کی اجازت دیجئے پس اگر تو صدیقہ بخوشی دفن کرنے کی اجازت دے دیں تو حجرہ میں دفن کر دینا ورنہ وہاں سے لوٹ کر مسلمانوں کے قبرستان میں سپرد خاک کر دینا"

پس حسب وصیت ابن عمر والد محترم کا جنازہ اٹھائے ہوئے حجرۂ صدیقہ کے دروازے پر پہنچے اور دوبارہ اجازت مانگی تو صدیقہ نے فرمایا کہ:-

"میں تو پہلے ہی سے اجازت دے چکی ہوں"

بنابریں حضرت عمر صدیق اکبرؓ سے قبلہ رُخ ان کے گھٹنوں اور آنحضرت کے پائے مبارک کے برابر دفن کر دیئے گئے۔

آپ کے پاؤں مغربی دیوار کی بنیاد کھود کر رکھے گئے۔ بنابریں قبر ثلاثہ مطہرہ اور صدیقہ کی اقامت گاہ کا صحیح نقشہ اس صورت میں منتج ہوا۔

(عہد حاضرہ میں جالی کے اندر جو صورت نظر آ رہی ہے۔ ۸۸ھ عہد ولید کی تعمیر کا نتیجہ ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت صدیقہ کی حجرۂ مقدس میں سکونت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی درخواست اور صدیقہؓ کا اسے شرف قبولیت سے سرفراز کرنا، صدیقہؓ کی حجرہ میں اقامت و سکونت کا ثبوت ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں رطب اللسان ہیں:۔

"انما استاذنها عمر ان الموضع بیتها وکان فیه حق" (فتح الباری باب ما جاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد ۳ ص ۱۹۸ مصری)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو درخواست اس لئے کرنی پڑی کہ حجرۂ مقدس صدیقہ کا سکونتی مکان اور ان کی ذاتی ملکیت تھی۔

مقصد و مدعا

یہ کہ صدیقہ کے کپڑے کے پردہ کی آڑ (مثل دیوار) بنا کر اپنی اقامت گاہ یا سکونتی حصہ کو قبور مطہرہ کے حصہ سے بالکل علیحدہ کر رکھا تھا۔

ملک اشرف کی جالی

حضرت صدیقہ کی چار دیواری کا صحیح نقشہ اوپر ذکر ہو چکا۔ ۸۸ھ ہجری عہد ولید میں انجینیروں اور اکابر علماء و فقہاء کے مشورہ سے حجرۂ صدیقہ کے قبلہ رُخ والی دیوار تو حسب سابق تعمیر کر دی گئی مگر مشرقی و مغربی دیواروں کو قبلہ رُخ کے الٹے رُخ مثلث (تکون) شکل میں اس لئے طویل (لمبا) کر دیا گیا کہ بوقت نماز قبور مطہرہ نمازیوں کے سامنے نہ آئیں اور دیواروں کو اس قدر بلند کر دیا گیا کہ نظرِ انسانی ان کو پھاند کر قبور مطہرہ تک نہ پہنچ سکے۔

نیز لطف و کمال یہ کہ دیواروں کے اندر داخل ہونے کے لئے کوئی سوراخ باقی نہ رکھا گیا۔ مسجد اور روضۂ اطہر کی چھت کو ویسے ہی ایک کر دیا گیا جیسا کہ اب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ نورالدین نے اپنے عہد میں ولید کی دیواروں کے گرد محصورہ دیوار بنوادی جو پیتل کی جالی کے اندر ولیدی دیواروں کی مظہر ہے۔ اس میں بھی کوئی سوراخ باقی نہیں رکھا گیا۔

ریاض الجنۃ کی جانب جالی کا دروازہ ملک اشرف کی نصب کردہ پیتل کی جالی میں مسجد نبوی کی طرف ریاض الجنۃ کھلنے والے دروازے کا جو پورا پورا نشان دیا گیا ہے، یہ دروازہ بزبان حال اعلان کر رہا ہے:۔

۱۔ داخل ہوتے ہوئے قبلہ رخ یا دائیں جانب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر ہے اور پھر بالترتیب صاحبین کی قبور ہیں۔

۲۔ داخل ہوتے ہوئے بائیں جانب یا قبلہ کے الٹے رخ حجرۂ مقدس کا جو حصہ اب سونا یا خالی ہے۔ اس میں تاحینِ حیات، صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اقامت پذیر رہیں

صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وفات باختلاف روایت ۵۷ھ یا ۵۸ھ ہجری مدینہ منورہ عہد معاویہ میں ہوئی اور آپ کا نورانی مرقد باقی امہات المومنین کے ہمراہ جنۃ البقیع میں ہے۔

چنانچہ "اکمال فی اسماء الرجال" ملحقہ مشکوٰۃ مطبوعہ نور محمدی ص۶۱۲ میں ہے

ماتت بالمدینہ سنۃ سبع وخمسین و قیل سنۃ ثمان وخمسین..... وکان یومئذ خلیفۃ مروان علی المدینہ فی ایام المعاویۃ"

حقیقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پوتے اور صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھتیجے اور شاگرد کو بھی جب کہ بلا اجازت قبور مطہرہ تک رسائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناممکن ہے تو پھر کسی غیر محرم مرد یا عورت کو کیا مجال کہ صدیقہ کی رہائش گاہ یا سکونتی حصہ میں داخل ہو کر مرقد انور تک رسائی حاصل کر پائے۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مقصد بھی یہی تھا کہ قبر اطہر عام زیارت گاہ نہ بن سکے اور ہوتے ہوتے کہیں انبیاء بنی اسرائیل کی طرح عبادت گاہ نہ بن جائے۔

حضرت امام ابو حنیفہ کے استاذ بھی قبورِ مطہرہ کو نہیں دیکھ پائے

مرقد انور صلے اللہ علیہ وسلم تک رسائی کوئی آسان امر نہیں چنانچہ حضرت امام مالک باوجود انصاری اور خطیب و مدرس مسجد نبوی ہونے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ ایسے مشہور ائمہ بلکہ ان کے استاذ بھی براہِ راست مرقد انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہیں پائے۔

چنانچہ امام محمد روایت کرتے ہیں :-

" قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اخبرنی من رای قبر النبی صلی الله علیه وسلم وقبر ابو بکر وعمر مسنمة ناشزة من الارض علیها فلق من مدر ابیض" (باب تسنیم القبور وتحصیصها و کتاب الآثار امام محمد)

دوسرے تو کیا خود صدیقہ بھی گاہے ماہے ہی داخل ہوا کرتی تھیں!

اپنے رہائشی حصہ اور قبر اطہر کے درمیان کپڑے کے پردہ کی آڑ چونکہ حضرت صدیقہ نے اس لئے لگا رکھی تھی کہ میرے پاس آنے والے محرم مرد یا عورتوں کی نگاہ سے قبر اطہر محفوظ رہے۔ بنابریں خود بھی کم ہی قبر اطہر والے حصہ میں داخل ہوتیں تاکہ کسی دوسرے کو ان کی دیکھا دیکھی قبر اطہر تک رسائی حاصل کرنے کا وہم و گمان (خیال) نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ یہ حقیقت حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بیان سے واضح ہے:۔

"کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما ھو زوجی وابی فلما دفن عمر معھم فواللہ ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاء من عمر (مشکوٰۃ۔ دفن المیت)

ترجمہ: میں جب کبھی اپنے حجرہ کے اس حصہ میں داخل ہوتی جو پردہ کی آڑ سے قبر اطہر کے مخصوص کرنے کی غرض سے لگا رکھا تھا، تو یہ خیال کرتی ہوئی کہ میرے خاوند محترم اور شفیق ابا جان ہی تو ہیں، کپڑے وغیرہ کا عام حالات سے زیادہ احتیاط نہ کرتی۔ مگر جب حضرت عمرؓ بھی ان کے ساتھ دفن ہو گئے تو خدا کی قسم حضرت عمرؓ کے رعب و دبدبہ اور حیا سے متاثر پورے احتیاط (شدت) سے کپڑا سنبھال (چادر اوڑھ) کر داخل ہوتی۔

حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان اس امر کا ثبوت ہے کہ انہوں نے قبر مطہر اور اپنی اقامت گاہ کے درمیان پردہ کی حد فاصل لگا رکھی تھی۔

جب تک فاروقی مرقد نہ بنا، صدیقہ ویسے ہی بلا تکلف پردہ اٹھا کر قبر اطہر والے حصے میں داخل ہو جاتی۔ جیسا کہ بلا تکلف اپنے سکونتی حصہ میں ہوتیں، مگر جب فاروقی مرقد تعمیر ہو گیا تو اب قبور مطہرہ کے حصہ میں داخل ہونے کا قصد کرتیں تو پردہ کی آڑ اٹھانے سے پیشتر حضرت عمر کے رعب و دبدبہ سے متاثر پوری احتیاط سے کپڑا لپیٹ کر داخل ہوتی۔

عہد خیر القرون میں زیارت کا عام رواج ہی نہ تھا

صحابہ رضی اللہ عنہم چونکہ براہ راست جمال انور سے مستنیر تھے، اس لئے ان کو قبر اطہر کی زیارت کا کچھ زیادہ خیال نہ ہوا۔ چنانچہ صدیقہ کا بیان اور حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی درخواست کے واضح الفاظ اس کا ثبوت ہیں۔

رہا درود وسلام کا مسئلہ تو اس کے متعلق یہ مقدس ہستیاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے خود اپنے کانوں بارہا سن چکی تھیں کہ شرقاً غرباً وشمالاً وجنوباً جس حصۂ ارض (زمین) میں کوئی مسلمان (رہتی دنیا تک کا امتی) درود وسلام عرض کرتا ہے یا کرے گا، اللہ تعالےٰ اسی وقت اس کا درود وسلام ہم تک پہنچا دیتے ہیں اور ہم اس درود وسلام کا جواب اسی وقت لوٹا دیتے ہیں۔

نہ صرف یہی بلکہ اللہ تعالےٰ کو درود وسلام کی آواز اس درجہ محبوب ہے کہ اس کی تلاش وسماعت کے لئے فرشتوں کی مخصوص ولاتعداد جماعت مقرر وماموز فرما رکھی ہے جو روئے زمین پر ہر آن درود وسلام کی تلاش وجستجو میں رواں دواں چکر کاٹتے پھر رہے ہیں کہ جہاں کہیں کسی امتی کو درود وسلام کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے دیکھیں، فوراً قبر اطہر پر عرض کر دیں۔

چنانچہ احادیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

۱۔ "ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام (مشکوٰۃ باب صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: جو مسلمان ہم پر درود وسلام عرض کرتا ہے عین اسی وقت اللہ تعالےٰ من وعن ہم تک پہنچا دیتے ہیں اور ہم درود وسلام عرض کرنے والے کو جواب بھی دے دیتے ہیں۔

۲۔ "ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من امتی الصلاۃ (حوالہ مذکور)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی مخصوص تعداد اس پر مامور فرما رکھی ہے کہ وہ دن رات درود و سلام پڑھنے والوں کی تلاش میں رواں دواں رہتی ہے۔ جہاں کوئی درود و سلام پڑھنے والا ان کو مل جاتا ہے، اس کا درود و سلام فوراً ہم تک پہنچا دیتے ہیں۔

مذکورہ وجوہات کی بنا پر عہد خیر القرون میں مرقد انور پر حاضر ہو کر درود و سلام عرض کرنے کا رواج و چرچا عام نہ ہوا بلکہ وہ مقدس ہستیاں حضور کے فرمان اور اہل کتاب کی قبر پرستی سے خائف قبر اطہر پر حاضری دینے سے اس لئے بھی محترز رہیں کہ ہماری دیکھا دیکھی بعد میں آنے والی نسلیں یوں ہی مبتلائے شرک نہ ہو جائیں جیسا کہ قوم نوح کا حشر ہوا۔

اکشفی لی کا معنی اراکین مذہب حنفی کی قلم سے قبروں پر اچھاڑ چھاڑ نے کے مدعی کو چونکہ صرف "اکشفی لی" کا معنے سمجھنے میں دھوکا ہوا یا پھر اس نے مجاورین اور قبر پرست برادری سے خراج تحسین اور نذرانے وصول کرنے کی غرض سے عمداً قبروں کا اچھاڑ معنی کئے۔

حالانکہ عہد خیر القرون سے عہد حاضرہ تک کے شیوخ حدیث و شارحین حدیث میں سے کسی ایک نے بھی اکشفی لی سے اچھاڑ کا معنے مراد نہیں لیا بلکہ عہد خیر القرون اور آج سے دو سو سال قبل تک کے اہل علم بالاتفاق اکشفی لی سے وہ پردہ مراد لیتے یا معنے کرتے آئے ہیں جو صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی رہائش (اقامت گاہ) اور قبور ثلاثہ مطہرہ کو جدا جدا دو حصوں میں تقسیم کرنے کی غرض سے بجائے کسی دیوار وغیرہ کے کپڑے کا طویل و عریض پردہ حائل کر کے مستقل دو کمرے کر رکھے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرخیل احناف ملا علی قاری قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ متاخرین احناف کے سرخیل مانے جاتے ہیں جن کا سب سے بڑا شاہکار مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی صورت میں احناف کا آخری سہارا ہے۔

نہ صرف یہی بلکہ مرقاۃ کی تمہید میں خود قاری صاحب نے بڑے فخر و طمطراق سے لکھا ہے کہ :۔

"مرقاۃ کی تصنیف سے حنفی مذہب کو حق و صواب ثابت کرنا ہے"

چنانچہ قاری صاحب رحمہ اللہ اکشفی لی کا مطلب و مراد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"اے اظہری وادفعی الستارۃ عن قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (مرقاۃ جلد ۲ صفحہ ۳۷۹، باب دفن المیت فصل ثانی)

ترجمہ : ستارہ اٹھا کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صاحبین رضی اللہ عنہما کی قبروں کی زیارت سے مشرف فرمایئے۔

قاری صاحب نے اکشفی لی کا معنے "غلاف" نہیں بلکہ "ستارہ" کیا ہے جس سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ اگر قبورِ ثلاثہ مطہرہ سے اچھاڑ اٹھانا مقصود ہوتا تو قاری صاحب اس کا معنے "غلافِ قبر" کرتے۔

لیکن اس کے برعکس "ستارہ" کے معنے اعلان کر کے قاری صاحب نے پورے دعوے سے یہ ثابت کر دیا کہ :۔

"اس سے مراد قبروں کا غلاف نہیں بلکہ قبورِ ثلاثہ اور سکونتی حصہ کے درمیان جو پردہ تھا، حضرت قاسم نے اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھانے اور قبروں کی زیارت کی درخواست کی ہے۔"

مجمع البحار سے "ستارہ" کا معنے سنیئے!

مجمع البحار لغت حدیث کی مسلمہ کتاب ہے جس کے مصنف ہندوستانی مشاہیر احناف سے ہیں۔ جن کا نام نامی "محمد طاہر پٹنی حنفی گجراتی (کاٹھیاوار) ہے۔ ان کی پیدائش ۹۱۴ھ اور وفات ۹۸۶ھ ہے۔

گویا کہ آپ حضرت ملا علی قاری سے بعد آنے والوں سے ہیں۔ مجمع البحار کی تصنیف سے حضرت العلام نے اہل اسلام پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ یعنے کتب احادیث میں وارد الفاظِ حدیث کا معنے قرآن مجید کے الفاظ یا پھر خود احادیث کے واضح الفاظ سے کرتے ہوتے کتب لغت عربی سے بھی استشہاد کیا ہے۔

غرضیکہ اس احتیاط و خوبی سے معنے کو بیان کیا ہے کہ کتب شروح و لغت وغیرہ کے حوالے بھی ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

ایسے ذی شان و نامور محقق نے قاری صاحب کے بیان کردہ لفظ "ستارہ" کا معنی جس خوبی و کمال سے بیان کیا ہے، وہ حسب ذیل ہے:

ا۔ کشف الستارۃ ھو بکسر سین مستر یکون علی باب الدار (مجمع البحار جلد ۲ ص۹۵ مطبوعہ نولکشور)

ترجمہ: ستارہ سین کی کسر سے پڑھا جاتا ہے اور اس کا معنے وہ کپڑے وغیرہ کا پردہ ہے جو کہ مکانوں کے دروازوں پر حائل کیا یا لٹکایا جاتا ہے۔

ب۔ مزید صراحت کے لئے حنفی بزرگ رقمطراز ہیں:

"سترت علی بابی درنوکا"

ترجمہ: میں نے اپنے دروازہ پر دروکی پردہ حائل کیا (لٹکایا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری شریف حضرت انس رضی اللہ عنہ واقعہ مرض الموت بیان کرتے ہوئے رطب اللسان ہیں :۔

"فکشف ستر حجرۃ عائشۃ فنظر الینا ثم دخل الحجرۃ وارخی الستر" (صحیح البخاری کتاب المغازی باب وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ : نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حجرۂ صدیقہ کے دروازہ پر حائل شدہ (لٹکائے ہوئے) پردہ کو اٹھا کر مسجد کے نمازیوں کی نماز باجماعت کا پُرکیف منظر ملاحظہ فرمایا اور پوری مسرت سے مسکرائے۔ پھر دروازہ پر لٹکائے ہوئے پردہ کو حسب حال لٹکا کر حجرہ میں واپس تشریف فرما ہوئے

حنفی محقق اور حدیث کے الفاظ سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ احادیث میں وارد لفظ "ستارہ" (ستر) کا معنے یا مراد :۔

"کپڑے وغیرہ کا وہ پردہ ہے جو کہ دروازہ وغیرہ پر لٹکایا جاتا ہے"

دوسرا معنے حنفی محقق نے ستادہ یا ستر کا دوسرا معنے حدیث کے مصرح الفاظ سے یوں نقل کیا ہے :۔

ا۔ "فجعلت سترۃ بینہ وبین بول" (حوالہ مذکور)

ترجمہ : نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے میں نے پیشاب کی جگہ مخصوص و متعین کرنے کی غرض سے اپنے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا۔

ب۔ فاغتسلت وبیننا وبینہا ستر ثیستر ساقطا" (حوالہ مذکور)

ترجمہ : غسل کرتے وقت اس کے اور اپنے درمیان کپڑے کا پردہ حائل کر (لٹکا) دیا، تاکہ بدن کا نچلا حصہ پردہ کی آڑ میں رہے (دکھائی نہ دے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے الفاظ اور اراکین مذہب حنفی کی قلم سے

روز روشن کی طرح ظاہر و آشکار ہو گیا کہ ستارہ کپڑے وغیرہ کے اس پردہ کو کہتے ہیں جو مکانوں کے دروازہ پر یا اپنے اور دوسرے کے درمیان یا پھر مکان کو الگ تھلگ یا جدا جدا دو حصوں یا دو کمروں میں تقسیم کرنے کی بنا پر مثل دیوار حد فاصل کی غرض سے لٹکایا جاتا ہے۔

اکشفی لی سے مراد درمیانہ پردہ ہے

اگر کوئی غیر محرم اکشفی لی کی درخواست کرتا تو اس سے مراد وہ پردہ ہوتا ہے جو کہ مسجد کی طرف والے دروازہ پر حائل تھا۔ مگر یہاں یہ مراد نہیں۔ اس لئے کہ حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ آپ کے محرم بھتیجے اور ذیشان شاگرد بھی ہیں۔ جو حجرہ اقدس کے اندر صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فرزند ارجمند کی حیثیت سے تشریف فرما ہیں۔ بنا بریں اکشفی لی کا معنی و مراد "درمیانی پردہ ہی ہے"۔

آخری ضرب

مضمون ماسبق میں جو کچھ ذکر ہو چکا، اگرچہ مومن صادق کے لئے کافی ہے تاہم ضدی دوستوں کی فہمائش کے لئے حضرت قاسم کی درخواست سے سالہا سال پورے تیس سال بعد حمام واقعہ ذکر کیا جاتا ہے جو کہ تمام باطل شبہات و توہمات پر ایسی کاری ضرب ہے کہ فرضی و من گھڑت افسانہ اچھاڑ کی تار عنکبوت ہمیشہ کے لئے حباء منثورا ہو کر خاک میں ملکر رہ جاتی ہے۔

یعنے حسب تصریح فتح الباری حضرت قاسم کی درخواست کا واقعہ عہد معاویہؓ کے آخری ایام میں پیش آیا ہے یا پھر یوں سمجھئے کہ قاسم نے حضرت صدیقہؓ کے آخری ایام زندگی میں درخواست کی ہے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۵۸ھ آخری عہد معاویہؓ میں ہوئی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن آخری ضرب کا حمام تاریخی واقعہ ۸۸ھ عہد ولید بن عبدالملک کے حکومت کا واقعہ ہے

جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب توسیع وتعمیر مسجد نبوی کے سلسلہ میں سوائے حجرۂ اقدس کے باقی تمام امہات المومنین کے حجرے قیمتاً خرید کر شامل مسجد کرنے کی غرض سے شہید کر دیئے گئے اور ان کی دیواروں کے گرنے وغیرہ کی وجہ سے حجرہ اقدس کی مغربی دیوار کو شدید ضعف پہنچا اور وہ خود بخود گر گئی۔

بنا بریں حجرہ اقدس کی چار دیواری کو از سر نو پختہ کرنے کے لئے پوری کی پوری سابقہ چار دیواری شہید کر دی گئی۔

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پورے اہل مدینہ کو قبور مطہرہ کی زیارت کا عام شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ فتح الباری کے بالکل الفاظ یہ ہیں:۔

فظهرت القبور ثلاثة وكان الرمل الذي عليها قد انهار (فتح الباري باب ما جاء في قبر النبي صلى الله عليه وسلم جلد ۳ صـ ۱۹۹ مصری)

ثلاثہ قبور مطہرہ اپنی اصلی شکل میں کھل کر عوام کو دکھائی دے رہی تھیں (مدعی اچھاڑ کی بڑ کے مطابق اچھاڑ کا نام ونشان تک بھی نہ تھا بلکہ اوپر پڑی ہوئی ریت بھی نمایاں تھی۔

زیارت کا یہ عوامی واقعہ اور اس کے دوسرے شواہد

قبر اطہر پر اچھاڑ کا ثبوت تو عہد صحابہ رضی اللہ عنہم سے چاہیئے، مگر بمصداق "مدعی سست وگواہ چست" اگر عہد تابعین سے بھی ثبوت مل جاتا کہ:۔

"قبر شریف پر اچھاڑ تھا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ایک بات تھی مگر یہاں تو معاملہ صاف ہے کہ صحابہ سے تو نام و نشان نہیں ملتا اور نہ ہی کبار تابعین قبر اطہر کی زیارت سے شرف یاب ہونے کا ذکر کرتے وقت اچھاڑ کا تذکرہ کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ۹۸ھ کا عوامی واقعہ بھی اچھاڑ کے ذکر و نشان سے عاری ہے۔

اس لئے اظہر من الشمس ہے کہ:

"قبر اطہر پر اچھاڑ کے مدعی کا افسانہ سراسر فرضی، من گھڑت اور بالکل جھوٹا ہے"

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے فرضی اور من گھڑت مسائل ایجاد کرنے والے ملاؤں کے شر و فتنہ سے محفوظ رکھے اور صراط المستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

تمت بالخیر

المکتبۃ السلفیۃ
۹۹۔۔۔ ج ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
فون ۔۔۔ 15472

(طبع ہوئی مرزا فرخ پریس اپیلا روڈ لاہور)

کاتبہ: حبیب احمد سلیم، دفتر کتابت چٹان بلڈنگ ۸۸ میکلوڈ روڈ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ